فتوح السلاطین

یعنی

شاہنامۂ ہند

تصنیف مولنا عصامیؒ

بتصحیح

ڈاکٹر آغا مہدی حسین ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی (لندن)

ڈی لِٹ (پیرس) ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن)

آگرہ کالج۔ آگرہ

السلطان الہند

محمد شاہ بن تغلق

مصنفہ ڈاکٹر آغا مہدی حسین ایم اے پی ایچ ڈی ڈی لٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) تقریظ کتاب از قلم حقیقت رقم عالیجناب مستطاب مولوی عبداللہ العمادی دام برکاتہم و عم فیوضہم

رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

قرنہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب — لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

شاعر کا یہ تخیل درست ہو یا نہ ہو مگر واقعات کی دنیا میں اس حد تک تو بہر حال درست ہے کہ ہندوستان نے تاریخ ہند میں دو صدیوں کے اندر جو کاوشیں کی ہیں اور جو کتابیں لکھی ہیں ان سب میں شاید یہی ایک کتاب (محمد شاہ بن تغلق) ہے جسے حقیقت میں کتاب کہہ سکتے ہیں اور تاریخی تحقیق کا فاتحۃ الباب کہہ سکتے ہیں ہندوستانی اکاڈیمی الہ آباد کے حسن اہتمام نے اسکی اشاعت سے اہل نظر کے سامنے بحث و تدقیق کا ایک وسیع میدان پیش کر دیا ہے جس میں فاضل مولف کی حقیقت شناسی ہر جگہ پیش پیش ہے۔

ہندوستان اور خصوص اردو زبان کو ایسی پر مغز کتاب صدیوں کے بعد نصیب ہوئی ہے اور میری خواہش ہے کہ جامعہ عثمانیہ کی مجلس نصاب تاریخ اس جانب متوجہ ہو۔

عبداللہ العمادی۔ رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

۸ رجب ۱۳۵۶ھ

دیباچہ

۱۹۳۳ء کے دوران میں جبکہ میں لندن یونیورسٹی میں سلطان محمد بن تغلق پر ریسرچ کر رہا تھا مجھے انڈیا آفس کے قلمی نسخوں کی فہرست میں فتوح السلاطین کے ایک نسخہ کا ذکر ملا جسے میں نے فوراً حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن معلوم ہوا کہ دو سال پہلے سے وہ نسخہ مدراس یونیورسٹی کو بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے انڈیا آفس کے لائبریرین ڈاکٹر ایچ۔ این۔ رینڈل صاحب (Dr. H. N. Randle) سے درخواست کی کہ اُسے واپس منگا لیں۔ میری درخواست پر انہوں نے واپس منگا یا بھی لیکن یہ نسخہ مدراس سے اس وقت آیا جب کہ میں اپنا مقالہ ختم کر چکا تھا۔ اور لندن یونیورسٹی سے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکا تھا۔ مگر اسی وقت سے میں نے فتوح السلاطین کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور اس کا بہت سا مضمون مفید اور ضروری سمجھ کر اپنے مقالہ میں شامل کر دیا جو اس وقت زیر طبع ہے۔ اس وقت مجھے اس نسخہ کے شائع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ پہلے میں نے انڈیا آفس سے اجازت حاصل کی اور پھر اسی غرض سے اُس نسخہ کی عکسی تصویر لی۔ وہ کارگر ثابت نہ ہوئی تو میں نے درخواست کی کہ یہ نسخہ کچھ عرصہ کے لئے آگرہ کالج بھیج دیا جائے جہاں میں اطمینان سے اس کا ترجمہ کر سکوں۔ اور اس کتاب کو شائع بھی کر دوں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے میری درخواست کو منظور کر لیا۔ چنانچہ اکتوبر ۳۶ء سے میں نے آگرہ کالج میں بدستور اپنا کام شروع کیا، اور اپنی فرصت کے اوقات کو فتوح السلاطین کے مطالعہ میں صرف کرتا رہا۔ ڈیڑھ سال کی مسلسل محنت کے بعد اس قلمی نسخہ کو میں نے اشاعت کے قابل بنایا ہے اور اب یہ ناظرین کی نذر ہے۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔

میرے نزدیک اس نسخہ کی ایسی اہمیت ہے کہ اگر اسے ہندوستان کا شاہنامہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس میں محمود غزنوی سے لیکر سلطان محمد بن تغلق تک کے تاریخی حالات درج ہیں۔ دکن کے حالات بھی ہیں۔ خصوصاً علاؤالدین حسن کانگو بہمنی کے۔ واقعہ نگاری

ہیں جابجا مبالغہ سے کام لیا گیا ہے لیکن عمداً دروغ گوئی نہیں کی گئی ہے۔ البتہ سلطان محمدؐ کے
کے عہد کی تاریخ میں طنز اور ہجو بہت ہے۔

تاریخ نویسی اور شاعری کے لحاظ سے عصامی کو اگر ہندوستان کا فردوسی کہا جائے تو
بیجا نہ ہوگا۔ اس کے کلام میں ایسی ہی خوبیاں ہیں۔ ایسا دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا
دونوں محو ہو جاتے ہیں۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ لیکچر کے دوران میں عصامی کے اشعار سحر بیانی کا
کام دیتے ہیں۔ طالب علم بڑے شوق سے سنتے ہیں اور اس طریقہ سے تاریخی واقعات
بہت جلد ان کے ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں۔ ایک اور خوبی یہ ہے کہ واقعات کا تسلسل
عصامی نے بڑی ہوشیاری سے کیا ہے، اور برابر قائم رکھا ہے۔ ایک مضمون کو ایک جگہ
بیان کرنے کے بعد شاعر بھول ہی نہیں جاتا۔ اور ضرورت کے وقت پھر اسی کی طرف
اعادہ کرتا ہے۔ اور جہاں سے سلسلہ بیان چھوڑا تھا وہیں سے پھر اسے شروع کر دیتا ہے
یہاں تک کہ اختتام کو پہونچا دیتا ہے۔ عصامی کی زبان میں طلاقت ہے۔ اس کی قلم میں
روانی اور کلام میں اثر ہے۔ اس کے خیالات سلجھے ہوئے ہیں۔ اور تاریخ نویسی کا اس کو
ملکہ ہے۔ واقعات کی صحیح تاریخیں مسلسل دیتا چلا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ عصامی کا
شاہنامہ سینکڑوں برس کے گذرے ہوئے واقعات میں جان ڈال دیتا ہے اور مرے ہوئے
بادشاہوں شہسواروں اور امیروں کو حیات تازہ بخشتا ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ اور ایک خوبی
یہ ہے کہ ہر بیان کے آخر میں عصامی کچھ پند و نصیحت کرتا ہے۔ یہ نصیحت کمال درجہ موثر ہے
بس پڑھنے ہی سے اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

تاریخ نویسی میں عصامی کا مقابلہ حسن نظامی صاحب تاج المآثر سے اور منہاج
ابن سراج صاحب طبقات ناصری سے کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا بعض اعتبار سے اس کا
پلہ بڑھ بھی جائے گا۔ شاید عصامی کی سنہری مثال کو دیکھ کر ہی جلال الدین حمزہ آذری کو
خاندان بہمنی کی منظوم تاریخ لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ یہ تاریخ جو بہمن نامہ کے نام سے مشہور
ہے فتوح السلاطین کو ایک صدی سے زیادہ گذر جانے کے بعد نویں صدی ہجری میں
لکھی گئی)۔ اگرچہ زمانے اور سلسلے کے لحاظ سے اس کا مرتبہ ان کے بعد ہے (عصامی کے بعد

ضیاءالدین برنی کا دور ہے۔ برنی کی تاریخ فیروز شاہی عصامی کی فتوح السلاطین کے سات یا آٹھ سال بعد لکھی گئی۔

میرا خیال ہے کہ بہت سے مورخوں نے (مثلاً تاریخ برہان ماثر کے مصنف علی بن عزیز اللہ طباطبائی نے) عصامی کی نایاب تصنیف فتوح السلاطین سے فائدہ تو اٹھایا لیکن اعتراف نہیں کیا۔ اس وجہ سے نہ عصامی کا نام مشہور ہوا اور نہ فتوح السلاطین کا۔ خدا بھلا کرے نظام الدین احمد بخشی اور محمد قاسم فرشتہ کا کہ انہوں نے عصامی کی فتوح السلاطین کا ذکر کر دیا۔ اور اس کا ماخذ ہونا تسلیم کر لیا۔ لیکن تاریخ ہند میں جہاں امیر خسرو کا نام تاقیامت زندہ رہیگا وہاں عصامی کا نام بھی تا ابد باقی رہنے کے قابل ہے۔ اگر فردوسی کا شاہنامہ اور نظامی گنجوی کا خمسہ یادگار کے قابل ہیں تو عصامی کی فتوح السلاطین بھی قابل ذکر ہے۔ اور سخنوری میں عصامی کا مرتبہ فردوسی، نظامی اور سعدی کے برابر ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ادھر تو دنیا عصامی کو بھول گئی اور اُدھر کیڑوں نے فتوح السلاطین کے نسخہ پر اپنا تسلط کر لیا۔ بھلا ہو انڈیا آفس کے قابل لائبریرین (Dr. H. N. Randle) کا کہ انہوں نے فتوح السلاطین کے اس نسخہ کی حفاظت کی۔ تاہم وہ جابجا سے کرم خوردہ ہے، اور بہت الفاظ مٹے ہوئے ہیں۔ بعض ورق بھی نہیں ملتے۔ اور بعض جگہ تسلسل ندارد تقریباً ۷۴۶ شعر بالکل ہی جاتے رہے۔ عصامی نے ۱۲۰۰۰ شعر لکھے تھے۔ لیکن انڈیا آفس کے نسخہ میں تو مجھے ۱۱۵۴۲ ہی ملے۔ کاتب نے بھی غلطیاں کی ہیں، جنھیں میں نے حتیٰ الامکان درست کر دیا ہے۔

فتوح السلاطین کے مصنف کا نام معلوم نہیں بس اتنا ظاہر ہے کہ عصامی انکا تخلص تھا اور خاندانی نام تھا۔ خزینہ گنج الٰہی کی بنا پر جس میں آٹھویں نویں اور دسویں صدی کے شعرا کا تذکرہ ہے اس کا نام خواجہ عبد ملک عصامی لکھا گیا ہے۔ عصامی کا بیان ہے کہ "میرا ایک بزرگ فخر ملک عصامی بغداد کا وزیر تھا اور بڑے پایہ کا

---

[۱] انڈیا آفس کے فارسی قلمی نسخوں کی فہرست ملاحظہ ہو۔

مدبر تھا۔ چند وجوہ سے اس نے بغداد سے کنارہ کرکے ہندوستان کا رُخ کیا۔ یہ شخص ملتان میں آکر مقیم ہوا۔ اس کے ساتھیوں میں سے بعض تو ملتان میں رہے اور بعض اس کے ہمراہ دہلی چلے گئے۔ دہلی میں اُس وقت سلطان شمس الدین التمش کا دور تھا۔ جس نے فخر ملک عصامی کا استقبال کیا اور اپنا وزیر بنا لیا'' فتوح السلاطین کا مصنف جو بعد میں عصامی کے نام سے مشہور ہوا اسی عصامی کی نسل سے تھا۔ اس فخر ملک عصامی کا بیٹا صدر الدین (صدر الکرام) سلطان ناصر الدین بن التمش (۱۲۶۶-۱۲۴۱ء) کے زمانے میں وکیلدر مقرر ہوا۔ صدر الکرام کا بیٹا عز الدین یا اعز الدین سلطان بلبن کے زمانہ میں سرلشکر مقرر ہوا۔ یہ ہمارے عصامی کا دادا تھا۔ اس کی عمر ۱۳۲۷ء میں ۹۰ برس کی تھی۔ اسی کو سلطان محمدؒ نے جبراً دہلی سے دولت آباد روانہ کیا تھا۔ اس وقت عصامی کی عمر [۱۶] سولہ سال کی تھی اور اسے مجبوراً اپنے دادا کے ساتھ دہلی سے دولت آباد جانا پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عصامی کی پیدائش ۱۳۱۱ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر چالیس [۴۰] برس کی عمر تک عصامی دکن میں رہا۔ اور یہاں وہ سلطان محمدؒ کے عہد کی بغاوتوں کا مشاہدہ کرتا رہا سلطان کی باتیں اُسے بہت ہی تلخ گذرتی تھیں'' اور اسے وہ ظالم سمجھتا تھا۔ اس کے ظلم سہتے سہتے اور اس کی زیادتیاں دیکھتے دیکھتے اس کا دل پک گیا تھا اور ایسی فکروں میں مبتلا ہوا کہ اس کے سر کے بال قبل از وقت سفید ہوگئے'' اور اس نے ہندوستان کو چھوڑ دینے کا اور مکہ معظمہ جانے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ اس وقت تک عصامی کی شادی نہ ہوئی تھی، اور نہ اب وہ شادی کرنا ہی چاہتا تھا۔ ایسی صورت میں اولاد کی کوئی امید نہ تھی۔ لیکن وہ چاہتا تھا کہ کتاب کی صورت میں اپنی ایک یادگار چھوڑ جائے۔ اسی غرض سے اس نے فتوح السلاطین لکھی۔ جسے پانچ مہینے اور نو دن کی مسلسل محنت کے بعد پورا کیا۔ ۱۰ [ء] دسمبر ۱۳۴۹ء میں لکھنا شروع کیا تھا اور

۵ ۲۷ رمضان ۷۵۰ھ

۱۴ رمئی ۱۳۵۰ء[۱] میں ختم کیا۔

فتوح السلاطین سے پہلے عصامی نے چند کتابیں اور بھی لکھی تھیں لیکن ان کی کسی نے قدر نہیں کی اور وہ بہت جلد صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔ اپنی تصنیفات کے ضائع ہو جانے کے سبب عصامی بہت رنجیدہ رہتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کا حوصلہ پست ہو گیا تھا۔ وہ کسی اہل کمال کا متلاشی تھا۔ جو اس کا مربی بن جائے، اور جس کے سایہ میں وہ تصنیف کا بڑا کام انجام دے سکے۔ بیچارہ بڑی کشمکش اور پریشانیوں میں مبتلا تھا۔ اسی کلفت میں اسے ایک مدت گذر گئی۔ آخر ایک روز ایک قاصد نمودار ہوا۔ جس نے عصامی کو یہ خوش خبری سنائی "عصامی! تیری کلفتوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ دولت آباد کے قاضی نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے" عصامی نے بہت بے چینی کے ساتھ قاضی کا نام دریافت کیا۔ قاصد نے کہا کہ "اس قاضی کا نام بہاؤالدین ہے۔ اور سلطان علاؤالدین بہمنی نے اس کو حاجب قصہ کا خطاب دے رکھا ہے۔ قاضی فقیر دوست ہے اور اہل علم کا قدردان ہے۔ خود بھی نظم و نثر میں دخل رکھتا ہے۔" یہ سنکر عصامی بہت خوش ہوا۔ اور امیدوار دل کی طرح قاضی کے دولت خانہ پر حاضر ہوا۔ عصامی کو آتے دیکھ کر قاضی تعظیماً چند قدم آگے بڑھا۔ اور عصامی کو لے جا کر صدر میں بٹھایا۔ اور بہت خاطر مدارات کی۔ گفتگو شروع ہوئی۔ موقع کو غنیمت جان کر عصامی نے اپنے اشعار سنانے شروع کئے۔ قاضی عصامی کے اشعار سے محظوظ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ "تم جیسے شخص کو بادشاہ کے دربار کی زینت بننا چاہئے۔" یہ کہہ کر وہ عصامی کو سلطان علاؤالدین بہمنی کے دربار میں لے گیا۔ بادشاہ نے عصامی کی قدر کی۔ اور اسے ہندوستان کے بادشاہوں کی منظوم تاریخ لکھنے پر مامور کیا۔ تاریخ کی اس کتاب کا نام فتوح السلاطین رکھا گیا۔ یہی عصامی کی آخری تصنیف ہے جو غارت گری سے بچ گئی۔ وجہ یہ تھی کہ اسے سلطان علاؤالدین بہمنی کی سرپرستی

---

[۱] ۶ ربیع الاول ۷۵۱ھ

میں تیار کیا گیا تھا جو سلطان محمدؒ سے باغی ہو کر دکن میں خود مختار بن بیٹھا تھا۔ اس کا مفصّل حال میری کتاب "سلطان الہند محمد شاہ بن تغلق"[1] میں درج ہے۔

فتوح السلاطین ختم ہو گئی تو عصامی نے مکہ معظمہ کی راہ لی۔ اور پھر کبھی ہندوستان کا رُخ نہیں کیا۔

فتوح السلاطین میں کیا کیا ہے؟ اور سلطان محمدؒ کے حالات پر اس کے ذریعہ کتنی روشنی پڑتی ہے؟ یہ سب باتیں میں نے اس مقالہ میں جو لندن میں چھپ رہا ہے مفصّل بیان کی ہیں۔ اگر خدا کو منظور ہے تو فتوح السلاطین کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ جو شاہنامہ ہند کے نام سے مشہور ہو گا پھر مفصّل بیان کی جائیں گی۔

مہدی حسین

آگرہ کالج۔ مئی سنہ ۱۹۳۸ء

~~~~~~~~

[1] اس کتاب کو جولائی [illegible]ء میں ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد نے شائع کیا ہے
~~~~~~~~

فهرست کتاب فتوح السلاطین

۵۱ اصل میں "جہتائی" نام لکھا ہے دوسری جگہ اسی کتاب میں جھیتاپلی لکھا ہوا ہے۔

۵۲ اصل میں ایک جگہ "جوناں" لکھا ہے لیکن دوسری جگہ "جونا"

توحید باری عز اسمه

بنام خداوند هر دو جهان — کننده ابتداهای هر کار آگهان

هر آن نامه کآغاز از آن نام شد — در انجام کارش سرانجام شد

ز هر خامه کان نامه سرنامه نیست — بپوزشش گر آن خامه تر خامه نیست

مهندس نشان به چو گیسه و قلم — که کند بر سر نامه نامش رقم

وزان نامه کز اعتقادش مثبت — بگیرد جهان امتعت دمن امتعت

همه گیر رای مرد ایزد شناس — یکی در دل خود نهانی قیاس

کسی کو ترا بر قلم دست داد — چو گیری قلم چون نیابی بیاد

خدایی که از حکم او شد روان — بروی ورق خامهٔ ناتوان

دگر لی جه قدرت که دست دبیر — برآرد و زلی بر صحیفه حریر

هم از جنبش نوک کلک قدرش — سواد و بیاض جهان گشت نقش

همو خالق هر چه در دو آمدست — همه چیز از او در وجود آمدست

ز حکمت بجنبش در گردون گذار — بگوییم دو حرف کم خرده شمار

وگر خواستی صد هزار این چنین — رواق سپهر و بساط زمین

بیک دم زدن آشکارا شدی — ادا انجم و مرغزار آمدی

توحید باری عزّ اسمه

IM2.F.۱۴ — بنامِ خداوندِ هر دو جهان / کند ابتدا نامه کار آگهان

۲ — هر آن نامه کآغاز ازین نام شد / در انجامِ کارش سرانجام شد

۳ — ز هر خامه کان نامه سرنامه نیست / بسوزش کزان خام تر خامه نیست

۴ — مهندس همان به چو گیرد قلم / کند بر سرِ نامه نامش رقم

۵ — ازان نامه گر اعتقادش متین ست / بگیرد جهان اعتقادِ من این ست

۶ — همی گیر ای مردِ ایزدشناس / یکی در دلِ خود نهانی قیاس

۷ — کسی کو ترا بر قلم دست داد / چو گیری قلم چون نیاید بیاد

۸ — خدائی که از حکمِ او شد روان / بروی ورق خامهٔ ناتوان

۹ — وگرنی چه قدرت که دستِ دبیر / برآرد زنی بر صحیفه صریر

۱۰ — هم از جنبشِ نوکِ کلکِ قضاش / سواد و بیاضِ جهان گشت فاش

۱۱ — همو خالقِ هر وجود آمدست / همه چیز ازو در وجود آمدست

۱۲ — ز حکمت به شش روز کرد آشکار / نگوییم دو عالم که هژده هزار

۱۳ — دگر خواستی صد هزار اینچنین / رواقِ سپهر و بساطِ زمین

۱۴ — بیک دم زدن آشکاره آمدی / ابا انجم و مرغزار آمدی

۱۵ — ولی حکمتش چون چنین بود شد / جهان را بر آن سان که فرمود شد

۱۶ F.۱۵ — چو کن گفت تقدیر شد کارکن / دو باغِ گرانمایه افگند بن

۱۷ — یکی توشه برده ز اهلِ سبل / درو هم خس و خار و هم بار و گل

۱۸ — یکی گفته پیمائی اعمالِ ما / جزا خانهٔ جهد و اهمالِ ما

۱۹ — درو هفت آتش گه و هشت باغ / یکی را درو عیش و دیگر بداغ

۲۰ — چو مرغانِ بستان به بستان روند / در آتش گه آتش پرستان روند

۲۱	کند ہر چہ خواہد کس آگاہ نیست	خرد را دریں رہ گذرگاہ نیست
۲۲	حکیماں دریں راہ نعل افگنند	چہ قدرت کہ در قدرتش دم زنند
۲۳	بسے شمع ز آتش برافروختند	چو پروانہ بودند پر سوختند
۲۴	چہ خونہا کزیں جست وجو آب شد	کسے را کم ایں دجلہ پایاب شد

۲۵	شنیدم کہ روزی بروزی قدیم	بتاثیرِ تقدیرِ ربِّ العظیم
۲۶	یکے بر پئے مار پے می سپرد	بسے مور ازاں بند رفتن بمرد
۲۷	چو شد خواجہ تندرو نزدِ مار	بزد بر سرِ مار چوبے سہ چار
۲۸	چو بشکست چوبے کہ سرکوب بود	دو شد زندہ کرمے کہ در چوب بود
۲۹	گزید آنکہ آں خواجہ را خستہ مار	زمانے بر آمد ز ہر دو دمار
۳۰	خرد گفت چوں مار پُر زہر بود	سزد گر برو خواجہ در قہر بود
۳۱	وزاں زخم کز خواجہ آں مار خورد	روا است ار بجاں بردنش دفشرد
۳۲	یکے گفت از آں مورِ مسکیں چہ زاد	کہ در راہِ مارا فگنی سر نہاد
۳۳	وزاں کرمِ آسودہ در مغزِ چوب	چہ آمد کہ جاں داد ہنگامِ کوب
۳۴	چو در بینی اے تیز بیں ہر نفس	بہ بینی ہماں کت نماید بس
۳۵	چہ دانی کہ بر ہر کس و ناکسے	چہ سود و زیاں آید از ہر خسے
۳۶	یکے از خسے کرد روشن چراغ	ہماں خس بچشمِ دگر کرد داغ
۳۷	خدائے کہ سود و زیاں آفرید	گہے نوش و گہ نیش ازو شد پدید
۳۸	ہم مور را کام از نیش داد	ہم نیش در کامِ ماراں نہاد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۹ کسے را چہ زہرہ دریں ماجرا | کہ گوید حدیثے بچون و چرا

۴۰ ہمہ چیز را ضد از آں آفرید | کہ مقدار ہر جوہر آید پدید
۴۱ بہر سینہ بنہاد خوف و رجا | کہ ایں دل خراش آمد آں جانفزا
۴۲ بہشت و جہنم مہیا از دست | ہمہ مومن و گبر پیدا از وست
۴۳ فراز آفرید و نشیب آفرید | بریں خاک نہ خیمہ عالی کشید
۴۴ گناہ و عبادت عذاب و کرم | حیات و ممات و وجود و عدم
۴۵ شب و روز و مہر و مہ و صبح و شام | گل و خار و کوہ و کہ و صید و دام
۴۶ ہماں آتش و آب و ہم خاک و باد | ہماں درد و درمان و ہم ظلم و داد
۴۷ چہ زیبا چہ زشت و چہ پری چہ دیو | چہ درویش مسکیں چہ گیہاں خدیو
۴۸ ز تاثیر خلکش بداں ہر چہ ہست | سرے کو کہ از زیر چوگانش رست
۴۹ ہمہ یک بیک زیر فرمانِ اوست | چہ ادبارِ دشمن چہ اقبالِ دوست
۵۰ دگر دستے را کند پائے بند | دگر دشمنے را کند سربلند
۵۱ F.16 ہمہ محض داد است بیداد نیست | دگر می کشد جائے فریاد نیست
۵۲ یکے را ز دوزخ برد در بہشت | یکے را ز کعبہ کشد در کنشت
۵۳ جز او کس نداند کہ یک مشتِ خاک | چرا گہ بر اوج است گہ در مغاک
۵۴ ہر آں قطرہ آبے کہ ریزد ہوا | ہر آں ذرہ خاکے کہ گیرد نما
۵۵ بود خازنِ رزق جاں آورے | موکل برو نیز فرماں برے
۵۶ گہے خاک را زندہ دارد ز آب | کند گہ ہم از آب گیتی خراب
۵۷ ہمہ عاجزیم او چو راند قضا | چہ بر اولیائے چہ بر انبیا
۵۸ کسے را دریں پایگہ دست نیست | دگر ہست جز عاجزی ہست نیست

۵۹ ز تقدیرِ او هر دو عالم نگر — چو یک سا رشته سرسری باد و سر
۶۰ بسے جست وہمِ تفکر بسیچ — سرِ رشته زین رشته هیچ پیچ
۶۱ هم آخر بر رشته سر افگند ماند — سرِ رشته گم دید پا بند ماند
۶۲ نگر از موالیدِ تقدیرِ اوست — عقول از مجانینِ زنجیرِ اوست
۶۳ همان به که هر چیز کاید به پیش — بدانی ز دانا و بینائے خویش
۶۴ دگر نے تبرسم که چوں عاقلاں — جدا مانی از صحبتِ عاقلاں
۶۵ ز با پوزشش و عجز و عذر و نیاز — نوازش ازاں شاهِ عاجز نواز
۶۶ نماند ز ما بر یکے حال کس — همو بود و باشد همو هست و بس

۶۷ جهاں سربسر از نو و تا کهن — یکے قطره آمد ز دریائے کن
۶۸ ازاں قطره شد از سمک تا سماک — چو بد قطرهٔ آب یک ذرّه خاک
۶۹ از ربعِ مسکوں بقدر و قیاس — چه چیز است اے مردِ ایزد شناس
۷۰ در آدمی را چه عرض و چه طول — که گوید ثنایش زهی بوالفضول
۷۱ عصامی جو اول قلم بر گرفت — ز فکرش بدل آتشے در گرفت
۷۲ ز حیرت فرو ماند یکبارگی — که چوں راند آنجا سبکبارگی
۷۳ نه دستے که اندر نخستین ورق — بجا آورد حق بتوحیدِ حق
۷۴ نه قدرت که سر نامه بے نامِ او — نویسد که وا ماند از گفت و گو
۷۵ کند گر ز نامش تهی نامه را — شکست آورد گردِ هنگامه را
۷۶ ضرورت یکے تیغِ عذر آخته — سپر قولِ پیشینیاں ساخته
۷۷ فرو گفت ازیں چند بیتے سلیم — چو توحید پاک است نگویم سقیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۸	چه دانم من این نامه کردم سیاه	که نزدش عبادت بود یا گناه
۷۹	خدایا چو توفیق دادی نخست	زبانم به تحقیق گرداں درست
۸۰	که ایں نامه خوش خوش بپایاں برم	بنامِ تو زیں کوچگه بگذرم
۸۱	دراں دم که یک جرعه باقی بود	هماں به که ذکرِ تو ساقی بود
۸۲	چو خستم بیامرز ایں خاک را	شفیعم کن آں سیّدِ پاک را

نعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

۸۳	محمدؐ که مقصودِ عالم هموست	گرامی تر از نوحؑ و آدمؑ هموست
۸۴	نخستیں گلِ گلشنِ کائنات	که بشگفت از بادِ صبحِ نجات
۸۵	شبِ خلقت از نورِ او انورست	باصحابِ تحقیق روشن ترست
۸۶	هم از نورِ او صبحِ خلقت دمید	هم از خلقِ او بادِ رحمت وزید
۸۷ F.	شد از نقلِ اعجاز کامل نصاب	شهنشاهِ اقلیمِ فقرش خطاب
۸۸	عنایت کنِ فوجِ افلاکیاں	شفاعت کنِ زمرهٔ خاکیاں
۸۹	شهِ انبیا زبدهٔ کاینات	که باشد جهاں را طفیلش نجات
۹۰	بهوئے که نفسی زنند انبیا	همو امّتی گوید از بهرِ ما
۹۱	هموست مقصود از آن و ایں	دگر نے هباست آسماں و زمیں
۹۲	کس ایں راز خود چوں تواند نهفت	که خود گفت ایزد چو لولاک گفت
۹۳	ملایک همه داخلِ فوجِ او	گذشت از همه علویاں اوجِ او

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

صفتِ شبِ معراجِ محمد مصطفیٰ علیہ السلام

۹۴	بیک شب عناں داد شبدیز را	رہا کرد ایں خاکِ خونریز را
۹۵	شد از خاکِ پایش فلک سربلند	ز حرماں زمیں خاک بر سر فگند
۹۶	ملائک شد از دیدنش جاں فشاں	کواکب سعادت نثارش کناں
۹۷	گرفتہ بجاں جبرئیلش رکاب	کہ ناگاہ ازو نیز شد در حجاب
۹۸	بزد چوں گذشت از نہم نردباں	سراپردہ زاں سوئے کون و مکاں
۹۹	بگرداند چوں یک دو سہ بارگی	سوئے لامکاں تاخت یکبارگی
۱۰۰	گشادہ دری دید بے پردہ دار	دروں ترچو در رفت دادند بار
۱۰۱	تجلوت گہِ خاص بشتافتہ	محلے خوشش از فضلِ حق یافتہ
۱۰۲	چو بشنید بے شک درود و سلام	یقیں آنکہ شد با خدا ہمکلام
۱۰۳	شدہ جامۂ ہوشِ او چاک چاک	چو در گوش کرد آں مقالاتِ پاک
۱۰۴	ہم از جرعۂ اوّلیں مست شد	چو سیراب تر گردش از دست شد
۱۰۵	عنایت در آمد عنانش گرفت	طبیبِ کرم نبضِ جانش گرفت
۱۰۶	بہ ہوش آمد الحق بدید آنچہ دید	بگوشش خود احکام یک یک شنید
۱۰۷	چہ امر و چہ نہی و چہ صوم و صلوٰۃ	چہ ذکر و چہ فکر و چہ حج و زکوٰۃ
۱۰۸	سہ قسم آمد آں جملہ احکامِ پاک	یکے آنکہ گوید با حیامِ خاک
۱۰۹	دوم آنکہ مستور دارد مدام	بہ سیوم مخیّر بود والسّلام
۱۱۰	نیازش دراں حضرتِ بے نیاز	درِ رحمت از بہرِ ما کردہ باز
۱۱۱	ہمہ مغفرت بہرِ ما خواستہ	ہمہ یافتہ آنچہ واخواستہ
۱۱۲	چو باز آمد آں سرورِ انبیا	تجلوت گہ از حضرتِ کبریا

نوٹ ۔ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۳ نخستین چو زد دست بر مطهره — بجنبش بُد آں مطهره یکسره

۱۱۴ پس آنگه به بستر چو پہلو بسود — ہنوز از بے عجب بسترش گرم بود

۱۱۵ ہماں شب شد ایں رازِ مشکل عیاں — ابا عایشه مادرِ مومناں

۱۱۶ دگر روز کیں گنبدِ لاجورد — درِ خرمی بر جہاں باز کرد

۱۱۷ بصد خرمی از شبستاں بکاست — با نجم ہمه حالِ شب گفت راست

۱۱۸ ابوبکر را اوّل ایں راز گفت — پس آنگه باصحابِ خود باز گفت

۱۱۹ چو ایں مژدهٔ خوش بیاراں رسید — تو گوئی صبا بر بساتیں وزید

۱۲۰ ندارد دریں ره مجالِ محال — که در تحتِ قدرت نگنجد محال

۱۲۱ دلِ مومن ایں قصه را شد گوا — گواهِ دگر منطقِ مصطفےٰ[1]

۱۲۲ باہلِ دل ایں ماجرا درک است
ور آرد شکے کافری بیشک است

F.18 مناقبِ خلفائے اربعه و شجرهٔ شیخ الاسلام زین الحق والشرع والدین و مدحِ سکندرِ ثانی علاءالدنیا والدین ابوالمظفر بہمن شاه سلطان خلد الله ملکه

۱۲۳ ابوبکر صدیق و عادل عمر — ہماں دو یژه عثمان علی شیر نر

۱۲۴ شریعت یکے خانه شد استوار — درو چار رکن آمد ایں ہر چہار

۱۲۵ بصدق و بعدل و بشرم و نبرد — کسے نیست برتر ازیں چار مرد

۱۲۶ چو اوصافِ شاں گفت نتواں تمام — ہماں به که بر حکمِ خیر الکلام

۱۲۷ کنم مختصر ہم بریں یک سخن — که موصوفِ قرآں است ہر چار تن

۱۲۸ ہزار آفریں باد بر خاکِ شاں — بسے مژده بر روضهٔ پاکِ شاں

۱۲۹ علی چوں ازیں کارواں رخت برد — یکے خرقه بر پیرِ بصری سپرد

۱۳۰ حسن چوں سفر کرد ازیں کوچ گاه — شرف یافت ازو عبدِ واحد کلاه

نوٹ: مثنی کی تشریحات کے لیے ضمیمه ملاحظه

۱۳۱	رسید از وبر فضیلِ عیاض	که شد تازه از بوئے خلقش ریاض
۱۳۲	وزو خرقه بر پورِ ادهم رسید	ملک وار آں حلّه در بر کشید
۱۳۳	ازو یافت آں خواجهٔ مرعشی	حدیقه بصد فرحت و دلخوشی
۱۳۴	پس آنگه بصدق ارادت ربود	هبیره که تعریفش از بصره بود
۱۳۵	وزاں پس بخواجه علوکس عرب	به دینور نسبت کند در نسب
۱۳۶	وزو خواجه اسحاق چشتی نژاد	ببر در کشید آں لباسِ مراد
۱۳۷	پس آں خرقه بو احمدِ چشتی یافت	که حورش برشت و ملایک بیافت
۱۳۸	محمد که او نیز از چشت بود	ز سودائے خوش کرد ازاں مایه سود
۱۳۹	وزو یوسف آں پیرِ چشتی گرفت	چو در روحش هوائے بهشتی گرفت
۱۴۰	وزو یافت آں قطبِ چشتی سرشت	که بود و است مودود مقبولِ چشت
۱۴۱	وزو یافت آں اشرف الدین شریف	که شد زندنی نسبتِ آں حریف
۱۴۲	وزو یافت هارونی عثمان بهر	در آورد آں خلعتِ خوش ببر
۱۴۳	وزو در بر آں خرقه عهدے بعید	معین الدین آں پیرِ سنجری کشید
۱۴۴	وزو یافت آں قطبِ دیں بختیار	که اوشی د کاکیش خواند دیار
۱۴۵	وزو کرد در بر ملاذِ ملوک	فرید الحق آں شاهِ ملکِ سلوک
۱۴۶	وزو یافته خواجهٔ با نظام	بصد عزت آں خلعتِ احترام
۱۴۷	پس آں خواجه برهان دینِ غریب	چو بگرفت آں خرقه کامل نصیب
۱۴۸	بزین الحق آں پیرِ پیر جاده داد	که داند همو دادِ سجاده داد
۱۴۹	زهے خرقه کلاں در بر ایں کرام	رسید از محمد علیه السلام
۱۵۰	هر آں دل کزاں خرقه بوئے گرفت	دو عالم بیک تار موئے گرفت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۵۱ ازاں خرقہ دارد نصیبے تمام — شہ شیر دل خسرو نیک نام

۱۵۲ سرافراز دوران یک کامگار — کز و تازہ شد عہد اسفندیار

۱۵۳ بعہدش ز بیداد دوراں خجل — ز عدلش ہوائی جہاں معتدل

۱۵۴ چو از نہ فلک صیت عدلش گذشت — روان ملایک از و تازہ گشت

۱۵۵ جواں بخت شاہے کہ از رائے پیر — کند سرکشان جہاں را اسیر

۱۵۶ بہر سو کہ خیمہ زدہ لشکرش — ظفر پیش رو فتح شد رہبرش

۱۵۷ سری را کہ او خواست از تن جدا — فلک کرد در دم ز گردن جدا

۱۵۸ F.۱۹ تنے را کہ او کرد قید خیال — کشید آسماں گردنش در دوال

۱۵۹ بدہر دو رنگی یگانہ شدہ — بہ فیروز جنگی نشانہ شدہ

۱۶۰ علاؤالدیں آں شاہ گیتی پناہ — کہ آسودہ در عہد او داد خواہ

۱۶۱ ظفر خاں ز صلبش مقطر شدست — ازاں کنیتش بوالمظفر شدست

۱۶۲ دو صد لشکر از قوت یکتن است — کہ ہم بہمنی است و ہم بہمن است

۱۶۳ جہاں را بہ داد و دہش تازہ کرد — فلک را ز احساں پر آوازہ کرد

۱۶۴ محیط جہاں شد سپاہش چو آب — جہانگیر تر تیغش از آفتاب

۱۶۵ از ایرانیاں ہر چہ زاد از نبرد — بتوراں ورا فراسیاب انچہ کرد

۱۶۶ فریدوں ز داد و دہش ہر چہ راند — بہ گیتی ز نوشیرواں ہر چہ ماند

۱۶۷ فتوحے کہ در تیغ کاوس بود — شکوہے کہ در نام کاموس بود

۱۶۸ بہ مازندران انچہ رستم گشاد — ز بیژن بہ ارمن زمیں ہر چہ زاد

۱۶۹ سخن کاں سکندر ز ہاتف شنید — بجام آنچہ کیخسرو نیو دید

۱۷۰ ہنر کاں ز رستم سیاوش گرفت — ز گودرز و گیو آنچہ زاد ار شگفت

۱۷۱ ہر آں پے کہ در کارہا جم فشرد — بہمت ز دہر آنچہ حاتم ببرد

۱۷۲ ہماں فتح اسکندر فیلقوس — بہ ہند و بہ چین و بہ زنگ و بہ روس

۱۷۳ بہ ہنگام کیں جستن و کارزار — دل بہمن و زور اسفندیار

۱۷۴	ہمہ ہست در شاہِ آخر زماں	ولے دینِ احمد زیادت بر آں
۱۷۵	اگر کرد بیدادئیے روزگار	کہ بر دستِ ضحاک داد ایں دیار
۱۷۶	زپامالِ افواجِ ضحاکیاں	برآورد گرد از تنِ خاکیاں
۱۷۷	بہ شش ماہ در کشورِ دیو گیر	برآمد ز مومن بہر سو نفیر
۱۷۸	زخونِ مسلمانِ توحید خواں	دگر بارہ طوفاں شد اندر جہاں
۱۷۹	دراں حالت اے خسروِ نامور	تو بستی بہ پیکارِ دشمن کمر
۱۸۰	کشیدی یکے تیغ چوں اژدہا	سر از گردنِ خصم کردی جدا
۱۸۱	بہ نیزہ نہادی سرِ بد سگال	بہ کردی ہمہ لشکرش پائمال
۱۸۲	جہاندی از جورِ اقلیم را	رہانیدی از ظلم اقلیم را
۱۸۳	اسیرانِ دشت و اسیرانِ کوہ	تو آزاد کردی گروہاں گروہ
۱۸۴	بدیں دست گیریِ خلقِ خدا	کدامیں زباں شکر گویم ترا
۱۸۵	مگر آنکہ تا جاں بود ہر نفس	سرایم ہمیں مدحتِ شاہ و بس
۱۸۶	ازیں پس جہاں را جہاں خسروا	سخن جز بمدحت بود ناروا
۱۸۷	ثنائے تو شد فرض بر خاص و عام	خصوصاً کہ بر مردِ صاحب کلام
۱۸۸	خردمند چوں دست بالا گرفت	دعایت رود بر زباں ناگرفت
۱۸۹	زبانرا چو طفل از سخن کرد راست	اگر جز ثنایت بگوید خطاست
۱۹۰	چو در خط شود دستِ کودک درست	ہماں بہ ثنایت نویسد نخست
۱۹۱	مرا ہست رازی دریں کاروبار	بگویم اگر شہ دہد زینہار
۱۹۲	شنیدم چو فردوسیٔ ہوشمند	در اوراقِ شہنامہ شد نقش بند
۱۹۳	پس از یاریِ حضرتِ کبریا	مدد یافت از روضۂ مصطفٰی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۹۴ چو با خود در آمد بہ گفت و شنید — بسے یاری از شاہِ غزنیں رسید

۱۹۵ شب و روز محمود از حالِ او — بکردے بصد آرزو جست و جو

۱۹۶ و ۲۰ بہ ہر لحظہ پاسِ دلش داشتے — دژم یک زماں نیز نگذاشتے

۱۹۷ چو فردوسی ایں روز بازار یافت — دلِ شاہ ممدِ درین کار یافت

۱۹۸ بہ صد خرمی خامہ را برگرفت — رہِ کندنِ کانِ گوہر گرفت

۱۹۹ تواریخ ایران و توراں نخست — ز پیرانِ تاریخ داں باز جست

۲۰۰ نہانی یکے مجلسے ساز کرد — دلِ خویش با طبع ہمراز کرد

۲۰۱ پس آنگہ یکے نامۂ خوش بنشت — بیار است آتشکدہ چوں بہشت

۲۰۲ گروہے کزاں بوستاں گل چنند — بفردوسیِ اعلیش نسبت کنند

۲۰۳ عجب مُہر در ملکِ مقصود زد — بر و سکۂ از نامِ محمود زد

۲۰۴ اگر شہ بفردوسیٔ تیز ہوش — ہم از رائے آں حاسدِ صرفہ گوش

۲۰۵ بداد از خزانہ زرِ پیل بار — ہم آخر شد اندر جہاں شرمسار

۲۰۶ شنیدم کزاں نامہ مقصودِ وے — ز درگاہِ شہ بود اقلیمِ رہے

۲۰۷ چو مقصود شاعر بدامن ندید — فقاعی ترش از عطایش خرید

۲۰۸ نہ امروز محمود بینم بجائے — نہ فردوسی آں گنج گوہر کشای

۲۰۹ ہماں نامہ بینم کہ در روزگار — بماند است از نامِ شاہاں یادگار

۲۱۰ جہاں تا کہ باقی است اندر جہاں — بہ شہنامہ باقی است نامِ شہاں

۲۱۱ رہے ہم ز یزداں چو توفیق یافت — ز نعتِ نبی راہِ تحقیق یافت

۲۱۲ کنوں خواہد از ایزدِ کارواں — دلِ شاہ برحالِ خود مہرباں

۲۱۳ اگر لطفِ شہ دست گیرد مرا — بمداحیِ خود پذیرد مرا

۲۱۴ ز تاریخِ شاہانِ ہندوستاں — نگارم یکے نامہ چوں بوستاں

۲۱۵ ہمو شیخ بطغرائے شاہش کنم — بہر کشور آنگاہ راہش کنم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۱۶ چو ایں نامه گردد بنامت تمام — شود منتشر در ہمه خاص و عام

۲۱۷ کشاید نقاعی بنامت جہاں — به غزنیں برندش ز ہندوستاں

۲۱۸ ازیں نامه اے خسروِ کامراں — بدادار دانائی راز نہاں

۲۱۹ که مقصودِ من نیست جز اتباع — نه رسے خواہم ازشه نه وجهِ قفاع

۲۲۰ که خسرو بخواہند چنداں دہد — که ناخواسته ابرِ نیساں دہد

۲۲۱ دگر مدحِ شاهِ مظفر حشم — که اسلام را داخرید از ستم

۲۲۲ خدایا بحقِ خدائی خویش — بصدقِ دلِ احمدِ راست کیش

۲۲۳ ازیں گفتگو ہست مقصودِ من — بمقصد رساناد معبودِ من

۲۲۴ بداں دم که محمود زد با ایاز — با وقات فردوسی سحر ساز

۲۲۵ ز شہنامه تا ہست بیتے بکار — در آفاق تا فیض دارد قرار

۲۲۶ ابادینِ احمد بتختِ کیاں — جہاندار را داری اندر جہاں

در شکایتِ روزگار و اہلِ ادب بر آستانِ شاہ گوید

۲۲۷ شہا پیش ازیں عالمِ دوں پرست — اگر بودے ایدوں که امروز ہست

۲۲۸ نه گشتے یکے مردِ صاحب ہنر — دریں عالمِ بے وفا نامور

۲۲۹ نه شہنامه نے خمسه گشتے عیاں — نه دیوانے از گفتهٔ باستاں

۲۳۰ وگر یک ہنرمند پیدا شدے — ز غوغائے جہّال شیدا شدے

۲۳۱ دریغا جہاں جمله قلّاب شد — به بازارِ او صدق نایاب شد

۲۳۲ ہمیں یک سخن در جہاں راست است — کز اہلِ سخن راستی خاسته است

۲۳۳ کسے راکه امروز جنبد زباں — ہموں ہست بس ذو فنونِ زماں

۲۳۴ گروہے بر آئینِ پاداشتی — نه بر جنگ تابت نه برہ آشتی

۲۳۵ بصد لابه یک حرفه حاصل کنند — بهرِ جمع زاں حرف لافی زنند

۲۳۶ برانند از عربده بادرا — بشاگردی آرند استادرا

۲۳۷ چو زهری شوند از بکامی رسند — چو سنگی شوند از بجامی رسند

۲۳۸ نمانده دریں عالم عیب جوی — نگر کم تمیزانِ بسیار گوی

۲۳۹ ز کرِّ طبعِ خود بهرِ فصل و باب — بزند از سرِ داس حرفِ صواب

۲۴۰ با بیات بے شک رواں شک کنند — رقمهای شائسته را حک کنند

۲۴۱ ندارند از لفظ و معنی خبر — نه از هیچ وزنے درایشاں اثر

۲۴۲ حکم در نظامی و خسرو شوند — وگر کس نصیحت کند نشنوند

۲۴۳ که آنرا بگویند ازیں بهتر است — که ایں را بگویند نادرخور است

۲۴۴ بنزدیکِ خود هر یکے بوعلی است — همیں خودپرستیدن از غافلی است

۲۴۵ اگر بعدِ دورے یکے هوشمند — پدید آید از دهر ناداں پسند

۲۴۶ بصد عربده وقتش ابتر کنند — بزخمِ زباں گوهرش بشکنند

۲۴۷ ضرورت ز غوغای ایں ابلهاں — هنرهای دانا بماند نهاں

۲۴۸ هماں گنج پیمای گنجه نژاد — چه خوش گفت چوں وقت دیده گشاد

۲۴۹ متاعِ گرانمایه دارم بسے — نیارم بروں تا نجوید کسے

۲۵۰ خریدارِ دُر چوں صدف دیده دوخت — بدیں کاسدی در نشاید فروخت

۲۵۱ چو بازار باشد پُر از شیشه گر — کند جوهری مُهرِ دُرجِ گهر

۲۵۲ ازیں خیره چشمانِ تیره ضمیر — بجز ترکِ صحبت نه بینم گزیر

۲۵۳ بسازم یکے خلوتے چند گاه — که مهمانِ ایں کشورم چند ماه

۲۵۴ گزدکان ایں نامه شه پسند — به هندوستاں مانده ام شهربند

۲۵۵ سفر دارم اندر سرای دگر — مرا هست در سر هوای دگر

۲۵۶ نهم سر دراں کارکاں در سر است — دهم جاں دراں ره که جاں پرور است

۲۵۷ بپایان رسانم چون این نامه را ‌ ‌ ‌ سبک بشکنم گرم ہنگامه را

۲۵۸ درا تمام این نامهٔ دلپذیر ‌ ‌ ‌ که شد عزم کوچ مرا راه گیر

۲۵۹ پس از فرّ توفیقِ پروردگار ‌ ‌ ‌ مدد خواہم از حضرتِ شہریار

در تنبیه و روشِ سلوک گوید

۲۶۰ دریں رَہ[۱] که در گفتگو مانده ام ‌ ‌ ‌ ز سستِ اعتقادی فرو مانده ام

۲۶۱ چو مرغان دریں مرغزار آمدیم ‌ ‌ ‌ دریں مزرعه دانه خور آمدیم

۲۶۲ چه داند که آدم چو آں دانه دید ‌ ‌ ‌ به نقدِ بہشتش روانے خرید

۲۶۳ اگر طاعتش را کنیم التزام ‌ ‌ ‌ چنیں دانه بر ما نگردد حرام

۲۶۴ به ما شکر واجب شکایت کنیم ‌ ‌ ‌ بکفرانِ نعمت رعایت کنیم

۲۶۵ نباشیم خرسند از ہیچ چیز ‌ ‌ ‌ بخواں گرچه سلوی و من است نیز

۲۶۶ بگو سیم کو ترّه و ترب کو ‌ ‌ ‌ ہمه سال زیں ساں گرفتیم خو

۲۶۷ عصائی[۲] شب و روز بیگاه گاه ‌ ‌ ‌ ہمی باش شاکر چو[۳] درویشِ شاه

۲۶۸ ز خوانِ شہاں می طلب ریزه ناں ‌ ‌ ‌ ز زنبیلِ درویش ہر دو جہاں

۲۶۹ چو ناموسیاں چند ازیں ننگ و نام ‌ ‌ ‌ ربائنده می باش از خاص و عام

۲۷۰ ز بہرِ ادب گه ادیبے طلب ‌ ‌ ‌ ادب گه بیاموز از بے ادب

۲۷۱ ترا ہر چه گفت آں نشاید مکن ‌ ‌ ‌ وزیں ہر چه نیکو نیاید مکن

۲۷۲ ز من نیستی گردِ عالم بگرد ‌ ‌ ‌ بپائے تجارت جہاں می نورد

۲۷۳ که در ہر قدم مزدِ رنجت دہند ‌ ‌ ‌ بہر دم زر اسرار گنجت دہند

۲۷۴ سر دپا چو بیرونِ خلوت نہی ‌ ‌ ‌ یکے بند بر پائے شہوت نہی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمه ملاحظه ہو۔

٢٧٥ به بندی دو گوش و دو چشم و دو لب — شوی شاد در غم غمیں در طرب

٢٧٦ نه گوئی بجز ذکر در هیچ کوے — بجوئی بجز صنع در هیچ روی

٢٧٧ وگرنے خطرہاست در ہر نظر — زباں تیز زاید خطر در خطر

٢٧٨ تو با ہوشش بگذر ازیں ہفتخواں — کہ آساں درآئی بمازندراں

٢٧٩ کنی گر دریں راہ کنج اختیار — بمقصد رسی و شوی کامگار

٢٨٠ نہ راہے کہ دور افتی از راہ راست — ترا گرد آں راہ گشتن خطاست

٢٨١ چو مرداں یکے گرد گیتی برآی — چو بیوہ زناں چند در کلبہ جای

٢٨٢ ز ہر گلشنے گیر تازہ گلے — ز ہر سہ خمے چاشنی کن ملے

٢٨٣ مگر با حریفے شوی ہم نشیں — کہ ریزد بجامِ تو دنیا و دیں

٢٨٤ دگر آئی از اہلِ صحبت ستوہ — کند خاطرت میل خلوت بکوہ

٢٨٥ یکے خلوتے کن بخاطر دروں — کہ تا جاں بود زو نیائی بروں

٢٨٦ عجب نے گرآیدوں دریں رہروی — کہ دایم مقیم و مسافر شوی

٢٨٧ ترا خلوتے ہر گذرگہ بود — تو در خلوت و پائے در رہ بود

٢٨٨ چپ و راست زیر و زبر پیش و پس — بہ بینی ہمیں صنعِ دادار و بس

در فضیلتِ سخن و فضائلِ سخنور گوید

٢٨٩ سخن بیں کہ ترکیب شد از سہ حرف — کہ گاہِ بیانست ہر یک شگرف

٢٩٠ سرش راز بیں تا کہ تاج آمدست — خرد بر درش باخراج آمدست

٢٩١ کمر تا زخا لیست شاہِ سخوں — شد از قاف تا قاف گاہِ سخوں

٢٩٢ ز نوں تا رکابِ فلک سائے اوست — ز نوں تا بنوں در تہ پائے اوست

٢٩٣ شنیدم سخا بود اوّل سخن — و زاں پس بتاثیر تعلیل کن

٢٩٤ ز نقش سخا حرفِ علّت فتاد — قضا آخرش کن بجایش نہاد

٢٩٥ شنیدم ز اہل سخن ایں سخن — کہ آمد سخن در دریائے کن

۲۹۶ سخن آمد از آسماں بر زمیں — وزو در شرف شد هم آن و هم ایں

۲۹۷ سخن کز زبانِ خرد ناطق است — ز انسان و حیواں هم او فارق است

۲۹۸ وگرنه بسے مردمِ یاوه گو — شد از یاوه گفتن ز گاواں فرد

۲۹۹ چو گاو ار بود مردِ ناداں خموش — چه داند کس آہرمن ست یا سروش

۳۰۰ ز دانا مرا به یکے ناسزا — نه از مردِ ناداں هزاراں دعا

۳۰۱ دلے را که ذوقِ سخن حاصل است — هماں است دل و آں دگرها گِل است

۳۰۲ جهانے اگر پر سخنور بود — سخن سنج سنجیده دیگر بود

۳۰۳ سخن گوئی چالاک گوئے سخن — بچوگانِ معنی برد از انجمن

۳۰۴ اگر جائے اندر جهاں کیمیا است — همیں طبعِ موزوں ست دیگر هبا است

۳۰۵ در آبِ حیاتیست در خاکداں — نهفته بهر طبعِ چالاک داں

۳۰۶ وگر در جهاں است سحرِ حلال — همیں نظمِ خوش هست و دیگر وبال

۳۰۷E۴۴ فسونے مجرب گر اندر جهاں ست — همیں در زبانِ سخن آوراں ست

۳۰۸ خرد را اگر نثر خوش درخور ست — چه موزوں تر است نظم از دو خوشتر ست

۳۰۹ سخن گوئی تا حی و قائم بود — سخن گفتنش نا ملائم بود

۳۱۰ سخن چوں سخن گوئے گرد رسیم — شود قیمتی همچو درِّ یتیم

۳۱۱ غزل گرچه از عشق و شعر از ثناست — یکے دل نواز ست یکے جانفزا ست

۳۱۲ دل و جان من مستِ هر مثنوی ست — که جمله مصارعِ او باروی ست

۳۱۳ بحر مثنوی بر طریقِ شگرف — دو عالم که بند و میانِ دو حرف

۳۱۴ گروهے که در شاعری دم زنند — به شعرے یکے یا سه مطلعِ خوشگوار

۳۱۵ غزل را نسازند الا یکے — نیارد درین باب دانا شکے

۳۱۶ ولے گر بود مثنوی صد هزار — بود هر یکے مطلعِ خوشگوار

۳۱۷ خوش آمد درو مدحتِ خسرواں — بناں را درو هم ستودن تواں

۳۱۸ ز شعر و غزل زاں شد ایں فن عزیز — که آید درو معنی هر دو نیز

۳۱۹ درین فن که جانِ جهانے فزود — کسے پیشتر از نظامی نبود

۳۲۰ بدانند مردانِ صاحب هنر — که کس بعد ازو هم نیاید دگر

صفتِ سعادتِ خواب دیدن خواجه نظامی گنجوی نوّر الله مرقده

۳۲۱ شبے چوں شبِ قدر بل روزِ عید — ستاره چو خورشید یک بدید

۳۲۲ فلک کرده درهای امید باز — قضا برکشاده دو کانِ نیاز

۳۲۳ همه بے دلاں جانِ نو یافته — ز چشمانِ شاں خواب بشتافته

۳۲۴ همه بسترِ عاشقاں غرقِ آب — بصد ناز خوبانِ نازک بخواب

۳۲۵ اگر عاشقی دل ده و جاں بباز — چه اندر حقیقت چه اندر مجاز

۳۲۶ چو رفتی قدم داری از نردباں — بدیگر قدم نیز رفتن تواں

۳۲۷ وگر هر دو خواهی که یکدم روی — سلامت ازیں نردباں کم روی

۳۲۸ تو می سنج جاں در ترازوی عشق — که خود راست آئی چو سنگِ دمشق

۳۲۹ سخن ترک ظن تا کجا تاختیم — کجا بود مهره کجا باختیم

۳۳۰ ز راهِ صفات آں شب فتادم کجا — که واماندم از گفتنِ ماجرا

۳۳۱ زهی شب که از زیب حسن و جمال — بسے بود خوشتر ز روزِ وصال

۳۳۲ فلک را بهر شام در انتظار — ز یک دیده گردد هزاراں هزار

۳۳۳ که آں شب مگر باز آید ایں شام را — رهاند ز روبه ایّام را

۳۳۴ سن آں شب یکے مجلسے کرده ساز — حریفم دلِ مست و ساقی بناز

۳۳۵ دل از هر دو عالم بپرداخته — نیایش گری دردِ جاں ساخته

۳۳۶ که یارب گناهِ من از حد گذشت — هماں دودِ آهم ز فرقد گذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۳۷ ندانم چه مرغم درین دامگاه — که خوش می پرم در هوای گناه

۳۳۸ بسی توبه کردم شکستم نخست — نیامد ز من هیچ کاری درست

۳۳۹ کنون عاجز از دست نفس بدم — شکسته تر از توبهای خودم

۳۴۰ بر اهل عذاب ارچه اندر مغاک — شود آتشین جمله اجزای خاک

۳۴۱ زمینی که باشد سزای عذاب — بود خوابگاهم بهنگام خواب

۳۴۲ ور از آتش آید گناهی پدید — ز خاکم کنندش عذابی شدید

۳۴۳ چنان در هراسم ز کردار خویش — که امید بست از دلم بار خویش

۳۴۴ چو پرسندم از کار تدبیر چیست — جوابی جز اقرار تقصیر چیست

۳۴۵ ولیکن چو ایمان بخوف و رجاست — هنوزم امید از در کبریاست

۳۴۶ خدایا تو هستی بهر صبح و شام — پذیرندهٔ عذر هر خاص و عام

۳۴۷ گناهم فزون شد گر از هر شمار — کرمهای خود را فزون تر شمار

۳۴۸ تو آه مرا معصیت سوز کن — روانم تو بر نفس فیروز کن

۳۴۹ در آن شب مناجات کردم بسی — وزان حال جز حق کم آگه کسی

۳۵۰ بزاری دو چشمم بسی خون فشاند — زبان ناطق الله الله بماند

۳۵۱ چو نیمی گذشت آن شب دلفروز — دلم بود با دیده همدم هنوز

۳۵۲ وزان پس دو چشمم غنودن گرفت — سوی جامه خوابم ربودن گرفت

۳۵۳ ببالین نهادم سری با امید — چو بستم نظر از سیاه و سپید

۳۵۴ یکی میهمان خانه دیدم بخواب — منورتر از خانهٔ آفتاب

۳۵۵ مسافر درو آمده بی شمار — گرفته بهر کنج کنجی قرار

۳۵۶ بگشتم دران خانه هر چار سو — نشسته درو مردمان روبرو

۳۵۷ نشد خاطرم مایل هیچ کس — که با او بر آرم زمانی نفس

۳۵۸ چو بسیار گشتم دران جای نغز — بر آیین مردان بیدار مغز

۳۵۹ یکی پیر دیدم نشسته خموش — ز رویش عیان جمله سیمای هوش

۳۶۰ برفتم به پیشش بگفتم سلام — علیکی شنیدم برفقی تمام

۳۶۱ ستادم بتعظیم او یک زمان — چو فرمود بنشین نشستم روان

۳۶۲ زمانے چو زیں ماجرا در گذشت — نہ از وے نہ از من سخن زادہ گشت

۳۶۳ من آنگہ کشادم زباں با ادب — ز صبحے بپرسیدم اسرارِ شب

۳۶۴ کہ پیرا رچہ نامی گدامی کسی — دریں مرحلہ از کجا می رسی

۳۶۵ چو بشنید خندید گفت ای جواں — چو میدانیم چیند پرسی نشاں

۳۶۶ شب و روز با تو منم ہمنشیں — بیندیش در خاطر خود بہ بیں

۳۶۷ کہ روز و شبت مونس و یار کیست — بہر غم ترا یار و غمخوار کیست

۳۶۸ بارشاد آں پیر آموزگار — چہ اندیشہ کردم دراں روزگار

۳۶۹ پس از خمسہ اوقات ورد و درود — جز از خمسہ اوقاتِ من خوش نبود

۳۷۰ ندانم کہ آں پیر گنجہ سرشت — دراں وقت کابیات خمسہ نبشت

۳۷۱ سر خامہ را تا چہ نیرنگ داد — کہ در ہر قسم گنج سحرے نہاد

۳۷۲ زبانش کلید در ہر فنے — دلش آمد اسرار را مخزنے

۳۷۳ ز شیریں زبانی بملکِ سخن — چو او خسروے نامدار ملک کن

۳۷۴ چو لیلی سخنہاش موزوں شدہ — براں لیلی آفاق مجنوں شدہ

۳۷۵ قلم چوں پئے ہفت پیکر گرفت — چو بہرام ہر ہفت کشور گرفت

۳۷۶ یکے نامۂ خوش نبشت از دری — توشیح بطغرائے اسکندری

۳۷۷ گر آں نامہ دیدی سکندر بخواب — سوئے آبِ حیواں نکردی شتاب

۳۷۸ چو دریافتم آں کنایت کہ رفت — بعذر آمدم زاں جنابت کہ رفت

۳۷۹ بپا خاستم سر فگندم بپائے — بگفتم کہ اے پیر مشکل کشائے

۳۸۰ گرت زود نشناخت ایں نابصیر — بدیں ناسپاسی تو عذرم پذیر

۳۸۱ E۲۵ پس آنگہ سرم راز پا بر گرفت — طریق کریمانہ از سر گرفت

۳۸۲ سرم سا در آورد اندر کنار — بگفتا کہ بادی چو سن کامگار

۳۸۳ ازیں خورمی خوابم از سر برفت — بہ بیداریم از سر افسر برفت

۳۸۴ نظر چوں کشادم شدم زو حریف — نہ مجلس بجا یافتم نے حریف

۳۸۵ بسے ریزم از دیدہ ہا جوئے آب — شبے آں چناں شب نہ بینم بخواب

۳۸۶ پس آنگہ بشاگردیش ساختم — ہماں خمسہ را پیش انداختم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۸۷ چو مشغولِ نظمِ نظامی شدم — بصد عصمت اینک عصامی شدم

در سببِ نظمِ ایں کتاب گوید

۳۸۸ من و دل شبے ہر دو یکدل شدیم — زدریا طلبگارِ ساحل شدیم

۳۸۹ ازیں بحرِ غم کس کم آمد کراں — چہ تدبیرِ ساحل گرفتن تواں

۳۹۰ دلم گفت کاخر چرا غم خوری — ہماں بہ کہ غم ایں جہاں کم خوری

۳۹۱ رہِ عافیت گیر اگر عاقلی — زمن بشنو ایں پند اگر قابلی

۳۹۲ نخستیں ز ہندوستاں رخت بند — میاں را بعزمِ حرم سخت بند

۳۹۳ خراماں شبہ سر براہ حجاز — گزاں رہ حقیقت رہی از مجاز

۳۹۴ زگفتارِ دل تازہ شد جانِ من — جوارح درآمد بفرمانِ من

۳۹۵ شدم ساختہ تا زا قضائے ہند — سوئے کعبہ گردم مراحل پسند

۳۹۶ طبیعت بداماں من چنگ زد — بہ قارورۂ عزمِ من سنگ زد

۳۹۷ بگفتا کہ ہندوستاں جائے تست — ولادت گہِ جد و آبائی تست

۳۹۸ مسافر شواری شوی زیں دیار — ولیکن دروی یادگارے گذار

۳۹۹ چو اجدادِ تو بر درحمت از جہاں — از ایشاں تو ماندی دریں کارواں

۴۰۰ چو کردی تو ہم در سفر رائے خویش — برو بر پئے جد و آبائے خویش

۴۰۱ بگفتم مرا ہیچ فرزند نیست — کسم جز تو اے طبع پابند نیست

۴۰۲ دریں بیس ز زن خواستن منکرم — ہم از خانہ آراستن منکرم

۴۰۳ وگر با کنیزے بہ خلوت روم — پئے دفع غوغائے شہوت دوم

۴۰۴ چناں تند شد بیزرانم شبے — کہ ماہے گزیرم ز شیریں لبے

۴۰۵ روم سوئے بازار در ہر مہے — بہ بندم دل خود بدیگر مہے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۶ یک ماہ دارم یکے سیم بر ‖ مہے دیگر آرم بہ ماہے دگر

۴۰۷ بدان تا نگردم اسیرِ عیال ‖ بیا در نیایم دریں خشک سال

۴۰۸ خصوصاً دریں دور آخر زمان ‖ کہ جز فتنہ کم زاید اندر جہان

۴۰۹ بنہ مہ یکے زاید آبستنے ‖ چودہ سالہ شد گرد آہرمنے

۴۱۰ طبیعت چو برگفتِ من گوش داشت ‖ بدور سخن جامِ خود ہوش داشت

۴۱۱ بگفتا کہ فرزندی از من بزائی ‖ ازیں کشور آنگہ عزیمت نمائی

۴۱۲ بہ بحرِ رحم دارم افزوں صدف ‖ کہ از ہر صدف زائد افزوں خلف

۴۱۳ بہ یک دم بزایم ہزاراں پسر ‖ ز ہر یک یکے نغز و شائستہ تر

۴۱۴ بقائی ہمہ تا بہ محشر بود ‖ فروزندہ ہر یک چو گوہر بود

۴۱۵ ز گفتم تو مگذر کہ آزار ست ‖ وگر بگذری نیز نگذارمست

۴۱۶ من و دل شنیدیم ایں ماجرا ‖ ز تقریرِ طبعِ خزاین کشا

۴۱۷ بگفتم دلا چیست سودائے تو ‖ چہ گوئیم دریں مشورت رائے تو

۴۱۸ مرادِ دل چو با طبع دمساز دید ‖ چو من مذہبِ طبعِ من برگزید

۴۱۹ من و طبع دل ہر سہ برخاستیم ‖ بخلوت یکے مجلس آراستیم

۴۲۰ دریں مصلحت بستہ ہر یک کمر ‖ موافق شدہ در ہمہ خیر و شر

۴۲۱ کہ یک گنجِ گوہر بدست آوریم ‖ بہ ہندش گزاریم و پس بگذریم

۴۲۲ دلم گفت کائے مردِ صاحب ہنر ‖ جہانے ز گفتارِ تو بہرہ ور

۴۲۳ نخست آنچہ گفتی تو از یاد رفت ‖ سوادِ دو دیوانت بر باد رفت

۴۲۴ چو بشنید طبعِ من ایں ماجرا ‖ بگفت ار ز رسے شد منم کیمیا

۴۲۵ اگر رفت نسخے منم برقرار ‖ غمے در مخور چونکہ داری بجا

۴۲۶ بخلوت یکے مجلسے خوش بساز ‖ طلب کن حریفے طبیعت نواز

۴۲۷ کہ گردت برآید بہر صبح و شام ‖ شود جملہ مطلوبت از وی تمام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۸ من و دل بماندیم از گفت وگوی — شب و روز گشتیم در جست وجوی

۴۲۹ که یابیم از آں گونه موزوں حریف — کزو گردد آسوده طبعِ ظریف

در ذکرِ جمیل قاضی

بہاء الدین حاجب قصه گوید

۴۳۰ دریغا دریں خشک سالِ سخا — ندیدم یکے مرد صاحب صفا

۴۳۱ که گردِ ظریفاں برآید دمے — کند طبعِ مجروح را مرہمے

۴۳۲ بگوید که چونی دریں گفت وگوی — چه مطلوب داری ازیں جست وجوی

۴۳۳ اگر صاحبِ فکر سالے فزوں — شود کنج پیما بکنجے دروں

۴۳۴ نه پرسد کسے کای فلاں کیستی — نشسته بکنج از پئے چیستی

۴۳۵ مرا طبعِ من و چنیں روزگار — پئے مکرمی داشت در انتظار

۴۳۶ گشادم بہر سوئے چشمِ امید — نظر داشتم در سیاه و سپید

۴۳۷ که بخت از کدامیں طرف آیدم — درِ خورمی از که بکشایدم

۴۳۸ وزد بادِ عیش از کدامیں طرف — رسد درِّ لطف از کدامیں طرف

۴۳۹ که بر مکرمی ره نماید مرا — دریں شب سخن از که زاید مرا

۴۴۰ دریں بوده ام کز پسِ یک دو ماه — یکے قاصدے بامدادان پگاه

۴۴۱ درآمد بصد خرمی از درم — دعا گفت پس گشت گردِ سرم

۴۴۲ بپرسیدمش کز کجا می رسی — که جاں پرور و دلکشا می رسی

۴۴۳ بگفتا ستم بختِ بیدارِ تو — طرب کن کزیں پس شدم یارِ تو

۴۴۴ بفرمانِ آں قاضیِ ہوشمند — رسم بر تو اے گوہرِ ارجمند

۴۴۵ بگفتم بگو نامِ آں قاضیم — رہائی ده از اندهِ ماضیم

۴۴۶ بگفتا بہاء الحق آں تیز ہوش — ہمه تن زبان و دل و چشم و گوش

۴۴۷ بہر قصه چوں دید رائش صواب — شہش حاجبِ قصه کرده خطاب

۴۴۸ جبینش بدر آفتابش ضمیر — ہم از نظم و نثرش طبیعت پذیر

۴۴۹ بر آید بگیرد فقیراں مدام | بگوشد خلاصِ اسیراں مدام

۴۵۰ چو اوصافِ قاضی شنیدم بجبت | قرار از دلِ من بروں بر درخت

۴۵۱ بماندم دریں آرزو یک نفس | کہ یابم بپابوسِ او دست رس

۴۵۲ مرا بخت دستے گرفت آنگہے | نمودہ برایوانش یک سرہے

۴۵۳ برفتم برایوانش امیدوار | نہ درباں برایوانش نے پردہ دار

۴۵۴ دروں ترشدم دیدمش بی خطر | درِ مکرماں اینچنیں حق بتر

۴۵۵ مرا دید چوں قاضیِ نیک نام | قدم زد بتعظیمِ من چند گام

۴۵۶ بقیدِ بشاشت مرا بندہ کرد | چہ گویم مرا تا چہ شرمندہ کرد

F.27 ۴۵۷ مرا دست بگرفت شد عذر خواہ | مقامے تعیں کرد در صدر گاہ

۴۵۸ نشستیم چوں رو برو یکدگر | بدادیم از حالِ ماضی خبر

۴۵۹ بتقریرِ او تازہ شد جانِ من | ہوائے خوشے یافت نیسانِ من

۴۶۰ چناں خوش حریفے کہ منعم بجست | چو دریافت گفتم کنوں وقتِ تست

۴۶۱ بیا آنچہ داری ز گنجِ ہنر | بیا گنج داری ز ابرِ گہر

۴۶۲ بصد عیش در پیشِ آں ذوفنوں | ز گفتارِ خود شعر خواندم فزوں

۴۶۳ ز ردیش چو خوش یافتم فالِ خویش | بگفتم برو قصۂ حالِ خویش

۴۶۴ بگفتا چنیں بلبلے خوش نوا | بگلزارِ فردوس باشد سزا

۴۶۵ چنیں مرغ حیف است دریں بوستاں | چنیں طوطیٔ حبس ہندوستاں

۴۶۶ سزائے چنیں بلبلے لالہ زار | نباشد مگر مجلسے شہریار

۴۶۷ مرا برد آنگہ بدرگاہِ شاہ | رسانید تیرہ شبے را بماہ

۴۶۸ ازیں کارِ خش ایزد جزائی دہاد | دلِ شاہِ او مہدِ خیبر باد

توحیدِ ثانی مشتمل بذکرِ سلاطینِ ماضیہ
کہ در کتبِ سایرہ مذکورند بسبیلِ ایجاز

۴۶۹ خداوندِ کشور دہ تاج بخش | کز دست اخترِ خسرواں در درفش

۴۷۰	یکے را برآرد بگردوں ز خاک	یکے را از اوج افگند در مغاک
۴۷۱	بصد نعمتش ماہی پرورد	چو شاکر نباشیم قحط آورد
۴۷۲	و را از طاعتش سر نتابیم ما	یکے ظالمے را کند پادشاہ
۴۷۳	وگر سر در آریم در بندگی	جہاں را دہد دورِ فرخندگی
۴۷۴	بفرماں دہ و عہد فرماں دہد	کہ مجروح را نوشش و درماں دہد
۴۷۵	چو در خواست آں پاک پروردگار	کہ گردد خدا وندیش آشکار
۴۷۶	نخست آدم آورد اندر وجود	کہ مقصود از و شاہِ کونین بود
۴۷۷	و ز ر کیومرث آمد اندر جہاں	کز و گشت آئینِ شاہی عیاں
۴۷۸	پس آورد طہمورث و پس ہشنگ	کہ کردند با اژدہا ہر دو جنگ
۴۷۹	بہ جمشید داد آنکہ جہاں را زمام	کہ اسباب عالم از و شد تمام
۴۸۰	چو خواہد کہ خوں ریزد از خاکیاں	دہد ملکِ جمشید را بضحاکیاں
۴۸۱	دگر دست گیرد کفِ خاک را	فریدوں کشد زار ضحاک را
۴۸۲	بہ ایرج دہد ملکِ ایراں زمیں	ز تور و سلم ریزدش خوں بکیں
۴۸۳	کند پس منوچہر را کامگار	کہ تور و سلم را کشد زار زار
۴۸۴	ازاں پس دہد ملک بر کیقباد	ہم آخر دہد تاج و تختش بباد
۴۸۵	وزاں پس بہ بخشد جہاں ایزد	بہ ایراں زمینش کند شاہِ نو
۴۸۶	ہم آخر بود پس از چندگاہ	قرارے دہد اندراں تختگاہ
۴۸۷	پس آنکہ بکاؤسِ زرینہ کفش	سپارد رواں کاویانی درفش
۴۸۸	پس اختر ز کیخسرو آرد بتاب	کشاند ز شمشیرش افراسیاب
۴۸۹	پس آنگاہ او را بغارے برد	بلہراسپ تخت کیاں بسپرد
۴۹۰ F.۲۸	بگشتاسپ آنگہ دہد تاج و تخت	کند چندگاہیش فیروز بخت
۴۹۱	ز گشتاسپ آنگہ باسفندیار	دہد ملکِ ایراں زمیں را قرار
۴۹۲	وزاں پس بہ بہمن بعہدِ بعید	پئے فتح عالم سپارد کلید
۴۹۳	دہد بعد ازاں ملک را مرہمای	کہ بد دختر بہمنِ درکشای
۴۹۴	بداراب بدہد ازاں پس جہاں	سپارد بدو تاج و تخت شہاں

۴۹۵ زداراب یک مرد پیدا کند ۔ جهانش ده نام دارا کند

۴۹۶ کشاندمراو را هم از لشکرش ۔ دو سرهنگ برخاک آرد سرش

۴۹۷ پس آراید آفاق را چون عروس ۔ از اقبالِ اسکندرِ فیلقوس

۴۹۸ بگرداندش در سیاه وسپید ۔ کند خنجرش را چو تابنده شید

۴۹۹ جهان زاکه شد زیرِ فرمانِ او ۔ کند تازه عالم بدورانِ او

۵۰۰ مراو را دهد شاهیِ بحر و بر ۔ به پیشش به بندند شاهان کمر

۵۰۱ هم آخر سرش را بخاک آورد ۔ گرامی تنش در مغاک آورد[عہ]

ذکر آغازِ تغلّب در ملک عجم و قطرت شدن

۵۰۲ سکندر چو زین کوچگه برگذشت ۔ بساطِ اطاعت جهان در نوشت

۵۰۳ تغلّب گزیده بهر جا که مرد ۔ کسے مرکسے را اطاعت نکرد

۵۰۴ شمشیر هر یک مقامے گرفت ۔ به دادو به بیداد نامے گرفت

۵۰۵ یکے شه بهر تختگاهے نشست ۔ بهر تخت صاحب کلاهی نشست

۵۰۶ چو قیصر بروم و چو خاقان به چین ۔ شده ضبطِ هر مرزبان[عہ] هر زمین

۵۰۷ چو آن یزدجرد و چو بهرام گور ۔ گرفتند هر یک زمینے بزور

۵۰۸ چو هرمز چو پرویز شیرویه هم ۔ بهر سو برآورده شاهے علم

۵۰۹ چو بهرام چوبین چو نوشیروان ۔ گرفتند هر یک بزورے جهان

۵۱۰ بشنهاسه کم دیده ام یک رقم ۔ نگر قصهٔ خسروانِ عجم

۵۱۱ گروهے زترکان گروهی مغان ۔ با یران و توران شده کامران

۵۱۲ جهانِ آفرینده در هر دو قوم ۔ خصومت فگنده همیشه زشوم

۵۱۳ اگر آبِ جیحون نبودے میان ۔ شدی دمبدم جیحون از خونِ شان

۵۱۴ لبے بهرِ دنیا بخوردند خون ۔ هم آخر شدند از جفایش زبون

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۱۵ بنو دست چون قوت دین شاه — فزون بود هر روز و شب کین شان

۵۱۶ ز پشت فریدون دو فرزند زاد — جهان طرفه گیتی در ایشان نهاد

۵۱۷ که عمر لیست گردون بگل داد شان — هنوز است آن کین در اولاد شان

ذکر ظهور نبوت خاتم النبیین محمد النبی صلی الله علیه وسلم و علی آله و صحبه رضوان الله علیهم اجمعین

۵۱۸ چو نوبت باقبال احمد رسید — سر رایت دین بفرقد رسید

۵۱۹ یکے مرد پیدا شد از کشورے — جهان جمله بگرفته بے لشکرے

۵۲۰ سیاه ملک دا غلش شد تمام — رسیده زبان موحد بکام

۵۲۱ بزد سکه دین بهر در ست — رخ دهر از ظلمت کفر شست

۵۲۲ علمهاش از صدق عالم گرفت — ره راست بگرفت محکم گرفت

۵۲۳ اگر شد جهانے بد اندیش او — یکے حبه کم نامد از کیش او

۵۲۴ اگرچه نماند جهان برقرار — بود در جهان شرع او پایدار

۵۲۵ F.29 پس از وی ابو بکر وانگه عمر — پس آنگاه عثمان و آن شیر نر

۵۲۶ ره داد انصاف نگذاشتند — جهان شرع احمد بپا داشتند

۵۲۷ وزان پس بگیتی بسے فتنه زاد — بسے سر بخاک از تغلب فتاد

۵۲۸ جهان فریبنده گرد آنچه کرد — ز هر دودمانے برآورد گرد

۵۲۹ چه شاهان که آماج تیرش شدند — بسے تنگ چشمان اسیرش شدید

۵۳۰ بر آنکس نیاید عتاب جهان — که فارغ بود از حساب جهان

۵۳۱ چو در راه این داستان سران — بشد خاک سرهای تاج آوران

۵۳۲ بقول نبی داشت آنگه جهان — خلافت مقرر به عباسیان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲ چو دورِ خلافت به هارون رسید — جهان باز بر رسمِ قانون رسید

۵۳۳ از اولادِ هارون چو هارون گذشت — بسے مردِ معنی پدیدار گشت

ذکرِ تغلبِ ترکاں در ملکِ عجم والتجا بدار الخلافه و ذکرِ سلطان محمود ابنِ سبکتگین انار اللہ برہانہم بر سبیلِ اختصار

۵۳۵ بدورانِ عباسیاں گرچه باز — بکردند ترکاں یکے ترک تاز

۵۳۶ هم آخر شنیدم پس از چند گاه — باسلام جستند هر یک پناه

۵۳۷ سر از آلِ عباس کم تافتند — ز دار الخلافه شهے یافتند

۵۳۸ سعادت چو شد یار و دولت رفیق — شد از کینِ ترکاں مخالف حریف

۵۳۹ ز ترکاں شہانے که برخاستند — بداد و دهش عالم آراستند

۵۴۰ یکے خسرو از آلِ ترکاں بزاد — که حق ملکتِ دین و دنیاش داد

۵۴۱ یکے چهار ترکیش در زیرِ تاج — بلاسے نهاں کرده زیرِ دواج

۵۴۲ بظاهر همه میلِ او با ایاز — بباطن مبرّا ز عشقِ مجاز

۵۴۳ اگر پیش از و هر کس از خسرواں — سپاہے سوئے ہند کردے رواں

۵۴۴ ازیں کشورِ خوش کس از ترکتاز — نگشتے سوئے کشورِ خویش باز

۵۴۵ یکے صلح کردے به پیل و بمال — یکے خواستے دخترے با جمال

۵۴۶ کسے دل نه بستے دریں مرغزا — نه کس بر کشادے درے یا حصار

۵۴۷ نکندے کسے معبدِ سومنات — نراندے کس از خونِ ہند و فرات

۵۴۸ نگشتے دریں کشور آرام گیر — نماندے دریں گلشنِ دلپذیر

۵۴۹ نکندے کسے بیخِ ہند و زبن — نه بنیادِ تخانهائے کهن

۵۵۰ ولے بندگانش چناں تاختند — که بنیادِ ہندو براندختند

۵۵۱ جهاں تا بود اندریں بوم و بر — ز اقبالِ محمود باشد اثر

۵۵۲ . من و تو که اے مردِ فرخنده رائی — دریں کشور امروز گیریم جای

۵۵۳ گہے جائی بتخانہ مسجد کنیم | کہ از زور زنار ہا بشکنیم
۵۵۴ کنیم از تغلب کنیز و غلام | زن و بچۂ ہندواں را مدام
۵۵۵ یقیں آنکہ آثار اقبال اوست | سخن ایں ست بس واں دگر گفت گوست
۵۵۶ کہ امروز شکرش بجا آوریم | بفردا نہ کفراں قفایش خوریم
۵۵۷ ہر آں کارکاں دی درین خانہ شد | بہ امروز آں جملہ افسانہ شد
۵۵۸ تو امروز کارے کہ رانی بکام | بفردا ہم افسانہ گردی تمام
۵۵۹ مرا ہست در سر فسانہ بسے | دریں ساز دارم ترانہ بسے
۵۶۰ چو کس نشنود با کہ گویم بگو | مگر با دل مست وا فسانہ جو
۵۶۱ع۳۰ رحِ جامِ بقا تا نمے باقی ست | ہمو شد حریفم ہمو ساقی ست
۵۶۲ مرا ست از غم دلبرے جاں نواز | شبے ہمچو زلفش سیاہ و دراز
۵۶۳ بیا ساقی امشب حریفم توی | کہ افسانۂ من تو خوش بشنوی
۵۶۴ من افسانہ گویم تو خوشتر گوش دار | چو دورِ طرب در رسد ہوش دار

ذکر بادشاہانِ ہندوستان بر سبیلِ ابہام و ایجاز

۵۶۵ بیا اے عرب زادہ ہندی سرشت | ازاں فارسیہائے ہندی نبشت
۵۶۶ چہ داری ز شاہانِ ہندی خبر | نخستیں دریں نامہ کن مختصر
۵۶۷ بگویش ز شاہانِ والا تبار | ز تائیدِ توفیقِ پروردگار
۵۶۸ ز غزنین ابا کامہ ہندوستاں | نخستیں کہ آمد بہ ہندوستاں
۵۶۹ دریں کشور بت پرستی شعار | نخستیں کہ اسلام کرد آشکار
۵۷۰ کہ زد تیغ ہندی بہ ہندوستاں | کہ ایں بوم را کرد چوں بوستاں
۵۷۱ بنامِ کہ خواندند خطبہ نخست | کہ زد سکہ بر مہر شاہی درست
۵۷۲ کہ بکشاد ایں حصنہائے حصیں | ز تیغِ کہ شد سرخ روئے زمیں

۵۷۳ که بگذشت چوں باد از آبِ سند — که زد آتشِ کینه در خاکِ هند
۵۷۴ که در مولتان و لهاور بتاخت — که اعلامِ اسلام را بر فراخت
۵۷۵ که بر کند بتخانهٔ سومنات — که زد تیغ در کشورِ گوجرات
۵۷۶ پتهورا که آورد اندر کمند — که در دودهٔ هندو آتش فگند
۵۷۷ بداؤں که بگرفت آغازِ کار — دراں شهر اوّل که شد شهریار
۵۷۸ که جیپال را در خراساں فروخت — که گوبند را در ترایں بسوخت
۵۷۹ که جیچند را کشت در چندردال — که آورد دیگر سیراں در دوال
۵۸۰ همان شهرِ دهلی بد و در قدیم — بعهدِ که شد تختگاهِ عظیم
۵۸۱ پس آنگه ز دهلی سپه را که راند — که خوں تا بدریای قلزم فشاند
۵۸۲ که بگرفت منڈل گدهه در پتهور — وزاں پس بدستِ که دادند دور
۵۸۳ چو گنگ آبِ شمشیر که موج راند — که لشکر خروشاں بقنوج راند
۵۸۴ که بگرفت لکهنوتی و آں بهار — کرا داد ایں دست رس روزگار
۵۸۵ که بگرفت مانکپور و آں کڑه — بهندو که زد قلبهای سره
۵۸۶ اودهه را که مالید ترهت بهم — که افراخت از فتح و نصرت علم
۵۸۷ که جالور و سیوانه را فتح کرد — که از آلِ هندو برآورد گرد
۵۸۸ بچتوڑ و مندو و رو کالیور — که داد از علمهای اسلام نور
۵۸۹ نخستیں که زد خیمه در دیوگیر — بدستِ که شد رای معبر اسیر
۵۹۰ که بگرفت از زورِ بازو تلنگ — که بگرفت جاجانگر تا به بنگ
۵۹۱ که بگرفت کوتی و کنتی نخست — که شمشیر در آبِ دریا بشست
۵۹۲ بهر گه که زد تیغ چوں آفتاب — به تیغِ که بد گوهرِ فتح باب

۵۹۳ به هندوستان ملکِ ثابت که راند ‖ به نیکی دریں ملک نامم که ماند

۵۹۴ که شش دانگ کامل بر آمد ز عدل ‖ بگیتی که نگذاشت دانگے ز بذل

۵۹۵ که در مجلسِ عمر سرمست بود ‖ که در دورِ خود هوشیاری نمود

۵۹۶ بغلفت گرا تیغ زد روزگار ‖ گرا خفته بگرفت بے کارزار

۵۹۷ دهد گر مرا فرصت ایامِ دوں ‖ دهم یک بیک از کُنجِ خاطر بروں

۵۹۸ F:۳۱ الا اے خردمندِ افسانه جوی ‖ دمے گوش کن حالِ افسانه گوی

۵۹۹ مرا هست در سر خیالے عجب ‖ چه صبح و چه شام و چه روز و چه شب

۶۰۰ که یکبار در گوشِ کار آگهاں ‖ فرو خوانم افسانهاے شهاں

۶۰۱ ولے سرگراں از خمارِ غمم ‖ نیاید بروں زاں گرانی دمم

۶۰۲ بیا ساقیا دوری از سر خم آر ‖ گزاں دور دور افتد از سر خمار

۶۰۳ بده تا خمار از طرف بشکنم ‖ یکے سنگ بر شیشهٔ غم زنم

آغازِ فتوح السلاطین از ولادت سلطان محمود غزنوی ابن سبکتگین غازی انار الله برهانهم

۶۰۴ در افسانه آیم بفرخندگی ‖ دهم مژدگانی سراز زندگی

۶۰۵ بگویم که اوّل دریں مرز و بوم ‖ که آمد بفیروزیِ شاهِ روم

۶۰۶ شنیدم ز پیرانِ بیدار مغز ‖ بترکیب موزوں و تقریر نغز

۶۰۷ که تاریخ هجرت بوقت سعید ‖ چو بر سه صد و شصت یک در رسید

۶۰۸ هماں شاهِ غزنیں که محمود را ‖ پدر آمدے بیشک و بے خطا

۶۰۹ شهے بد ز ترکانِ مالک رقاب ‖ که نامش دریں وزن ناید صواب

۶۱۰ که بد خاتمِ ملک را او نگیں ‖ که نامش بگویند اسباتگین

۶۱۱ شبے شاه بر تختِ گوهر نگار ‖ بخواب اندروں بودهٔ شهریار

۶۱۲ مگر دید در خواب آن هوشمند ‏ ‏ که از صحن قصرش درختے بلند

۶۱۳ یکایک برآورد سر ناگهان ‏ ‏ بیاسود در سایهٔ او جهان

۶۱۴ سراسر بباغ جهان سایه کرد ‏ ‏ ز بازار گیتی فروشاند گرد

۶۱۵ همان شب ز آبستیان حرم ‏ ‏ که بودند در حکم شاه عجم

۶۱۶ یکے زاد اندر دل شب پسر ‏ ‏ کزو گشت روشن جهان سربسر

۶۱۷ دران شب شده اجتماع سعود ‏ ‏ شنیدم که شب روز عاشور بود

۶۱۸ چو شد روز آن شاه فرمان روا ‏ ‏ طلب کرد اصحاب تعبیر را

۶۱۹ همان خواب دوشیں بدیشان بگفت ‏ ‏ وزایشان یکی حرف ازان کم نهفت

۶۲۰ یکے بخردی زان گروه سعود ‏ ‏ که داناتر از اهل تعبیر بود

۶۲۱ زبان در دعائے شهنشه گشاد ‏ ‏ بگفتا که شه تا ابد شاه باد

۶۲۲ توئی خواب خوش دید شاه جهان ‏ ‏ دلیلے چنیں است تعبیر آن

۶۲۳ که شهزادهٔ کو شب دوش زاد ‏ ‏ در عیش بر اهل گیتی گشاد

۶۲۴ جهان را بگیرد بخوب اختری ‏ ‏ نشانه شود در جهان پروری

۶۲۵ بدست آورد هفت اقلیم را ‏ ‏ کند تازه گلزار تسلیم را

۶۲۶ نخستیں کند قصد اقلیم هند ‏ ‏ سپاهش روان بگذرد ز آب سند

۶۲۷ ز خونهائے کفار راند فرات ‏ ‏ کند پست بتخانهٔ سومنات

۶۲۸ ازان پس کشد تیغ قهر از نیام ‏ ‏ اقالیم دیگر بگیرد تمام

۶۲۹ بدیں خواب زانگونه دوشیں زاد ‏ ‏ شهنشاه آفاق را مژده باد

۶۳۰ چو تعبیر بشنید شه شاد گشت ‏ ‏ فروغ فراغش ز فرقد گذشت

۶۳۱ وزان پس بدان پور دوشینه زاد ‏ ‏ همان شاه غزنیں و ترکی نژاد

۶۳۲ بخوب اختری کرد محمود نام ‏ ‏ لقب خواند اورا پس آنگه نظام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۳۲ و ۶۳۳	ابوالقاسمش کرد کنیت خدیو	بخدام فرمود پس شاہ نیو
۶۳۴	کہ با جہد شہزادہ را پرورند	بہ تیمار داریش زحمت برند
۶۳۵	چو بگذشت از سال او بیست چار	زہر فن بیاراستنش کردگار
۶۳۶	بہر جا کہ مشکل ازو گشت حل	خطابش پدر کرد سیف الدول
۶۳۷	فرستادش اندر خراسان دیار	بفرماں روائی دراں روزگار

وفات یافتن سبکتگین و جلوسِ محمود شاہ غزنوی انار اللہ مرقدہما و تاختن در ملکِ ہندوستان

387 A.H.

۶۳۸	چو بر سہ صد از نود و ہشتاد و ہفت	مہے چند دیگر زیادت برفت
۶۳۹	ہماں شاہِ غزنیں ز عالم گذشت	بغزنیں شہنشاہ محمود گشت
۶۴۰	رقیبانِ درگاہ برخاستند	یکے بارگاہے بیاراستند
۶۴۱	دراں بارگہ تختِ زریں زدند	سراپردہ زاں سوی پرویں زدند
۶۴۲	بپوشید محمود تاج دواج	وزاں پس برآمد براں تختِ عاج
۶۴۳	کمر بست پیشش بہر جا سرے	ہوا خواہِ او گشت ہر داورے
۶۴۴	نقیباں گرفتند بانگے بلند	حسود اندراں بار جا شد سپند
۶۴۵	خدا یش چو بہر جہاں پرورے	فرستاد در عالم شش درے
۶۴۶	ہمہ رسم دیں پروری ساز کرد	در مکرمت بر جہاں باز کرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۴۷ شنیدم ہماں سال آں شیر مرد — سوئے ہند آہنگِ کفار کرد
۶۴۸ یکا یک در آمد بہندوستاں — شدش کار بر کامۂ دوستاں
۶۴۹ بیک حملہ افواجِ ہندش شکست — فتادش ہماں رائے جیپال دست
۶۵۰ مرادرا در اقصائے غزنیں ببرد — بدلّالِ بازار بردہ سپرد
۶۵۱ شنیدم بفرمانِ فرمانروا — بہشتاد دینار جیپال را
۶۵۲ مقیمان بازار بفروختند — بہایش بخازن در اندوختند
۶۵۳ نہ سہ صد فزدل شد چو ہشتاد و ہفت — شہنشاہ در کشورِ بلخ رفت
۶۵۴ چو افتادش آں شہر و کشور بدست — دراں تختگہ یک دو سالے نشست
۶۵۵ سراسر بمالید ملکِ ہرات — وزاں پس سپہ راند در گوجرات

قصۂ استخراجِ حکمائے ہندوستان و رفتنِ رسولانِ ہند در غزنین با جزیہ بر محمود سبکتگین پیشش ز نوبتِ بادشاہی عہد ہا بستن

۶۵۶ حکایت شنیدم بنقلے صحیح — ازاں راویانِ امین و فصیح
۶۵۷ کہ در دورِ ماضی بہ ہندوستاں — کشادند دفتر ہمہ موبداں
۶۵۸ بسے خوض کردند چوں در شمار — چنیں آمد از خوضِ شاں آشکار
۶۵۹ کہ محمود نامے بغزنیں بزاد — جہاں را بداد و دہش مژدہ داد
۶۶۰ دریں وقت آں طفل دہ سالہ گشت — کہ نورش ز اقصائے عالم گذشت
۶۶۱ چنیں است در طالعِ سعد او — کہ شاہی چو او کم بود بعدِ او
۶۶۲ سپاہے کشد سوئے ہندوستاں — در آید بہ گلگشتِ ایں بوستاں
۶۶۳ بگیرد ہمہ کشورِ گوجرات — کند پست بتخانۂ سومنات

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۶۶۴	گرفتند چوں موبداں زاں شمار	دلیلے چنیں اندراں روزگار
۶۶۵	برفتند بر کشور آرائی خویش	بگفتند ایں قصہ بر رائے خویش
۶۶۶	چو جیپال کو رائے آں عہد بود	ازاں موبداں ایں حکایت شنود
۶۶۷	وزیرانِ خود را بخلوت نشاند	بر ایشاں ہمیں قصہ را باز خواند
۶۶۸ F.۳۳	وزیراں چو زیں حال آگہ شدند	دریں کار یارائی رائے زدند
۶۶۹	بگفتند کای رائے ہندوستاں	برومند باد از تو ایں بوستاں
۶۷۰	دہن کردہ باید بآوند خام	کہ در پختگی کم شود کردہ رام
۶۷۱	شنیدیم کاں طفلِ ترکی نژاد	دریں سہ بدہ سالگی سر نہاد
۶۷۲	اگر رائے با ما بسے گنج و مال	رسولاں فرستد براں خرد سال
۶۷۳	یکے عہد نامہ بخواہد ازو	کہ در ہند چوں تا زد آں نامجو
۶۷۴	شود ضبطِ او کشورِ گوجرات	بگیرد صنم خانۂ سومنات
۶۷۵	کند شرط کو بعد آں ترکتاز	دہد ہندواں را بت ہند باز
۶۷۶	بدیں شرط بپذیرد ایں جزیہ را	وگر نے فرستد بما مال ما
۶۷۷	چو جیپال رائے وزیراں شنید	ہمیں رائے را از دل و جاں گزید
۶۷۸	رسولاں فرستاد بسیار مال	براں شاہِ فرخندۂ خرد سال
۶۷۹	رسولاں بغزنیں چو بشتافتند	ہماں روز شہزادہ را یافتند
۶۸۰	بدیدند کاں کودکِ کامراں	ہمی کرد بازی ابا کودکاں
۶۸۱	برفتند بپیشش بصد خورمی	نہادند پیشش سری بر زمین
۶۸۲	کشیدند پیشش ہدایا تمام	بگفتند کاے خسروِ نیک نام
۶۸۳	بغزنیں ز ہندوستاں می رسیم	بعزودے از بوستاں می رسیم
۶۸۴	فرستادہ ما شاہِ ہندوستاں	بر ایوانت اے خسروِ کامراں
۶۸۵	چنیں گفت کاے شاہِ روشن ضمیر	ہدایائے من از کرم در پذیر
۶۸۶	بشرطے کہ چوں شاہِ غزنیں شوی	زنی مہر بر سکہ خسروی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۷ بتازی ہمہ کشورِ گوجرات — بدستِ تو افتد بتِ سومنات
۶۸۸ زر و پیل و گوہر تمامی ترا — ہماں سنگ پارہ سپاری بما
۶۸۹ چو محمود ایں قصہ را کرد گوش — پذیرفت مال آں شہِ تیز ہوش
۶۹۰ بگفتا پذیرفتم از راے ہند — ہماں شرط کو راست خاطر پسند
۶۹۱ وزاں پس رسولانِ ہندوستاں — بگشتند در کشورِ خود رواں
۶۹۲ چو زیں ماجرا چند گاہے گذشت — بجاے پدر شاہ محمود گشت
۶۹۳ سوے کشورِ ہند لشکر کشید — باقطاعِ گجرات سر بر کشید
۶۹۴ شنیدم در افسانہاے کہن — کہ برکندہ بتخانہاے کہن
۶۹۵ زبتخانہا بس غنیمت گرفت — جہاں ماند ازاں گنجہا در شگفت
۶۹۶ بدستش فتاد آں بتِ ہندواں — کہ معبد پرستش ملکِ ہندوستاں
۶۹۷ ہماں کہنہ زنار بندانِ پیر — برفتند بر شاہ جزیہ پذیر
۶۹۸ ببردند بر خسروِ کامگار — زرِ بیکراں گوہرِ بے شمار
۶۹۹ ہماں شرط شہ را بدادند یاد — کہ خسرو بغزنیں دراں سر نہاد
۷۰۰ شہ از شرط گشتن چو فرخ ندید — بغیرِ رضا ہیچ پاسخ ندید
۷۰۱ بگفتا چو کردیم شرطے نخست — کنوں گشتن از شرط نبود درست
۷۰۲ چو خورشید فردا برآید بلند — ببرید از من آں سنگ را بی گزند
۷۰۳ پس از پیشِ شہ با ہزاراں نیاز — باوطانِ خود جملہ گشتند باز
۷۰۴ وزاں پس در اندیشہ افتاد شاہ — کہ کارش عجب شد دریں کارگاہ
۷۰۵ بدل گفت آں خسروِ تیز ہوش — کہ گر بت دہم شاں شوم بت فروش
۷۰۶ E۳۴ بفردا کہ مستانِ جامِ ہلاک — برآرند سرہا ز بالینِ خاک

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۷۰۷ سخن از بت فروشی شوم عام وفاش — ز بت ساختن آزر بت تراش

۷۰۸ وگرنه هم آں بت مرا خاص و عام — بخوانند محمودِ بد عهد نام

۷۰۹ قدم چوں تواں زد دریں طرفه راه — که غول از عقب دام و در پیش چاه

۷۱۰ پس از فکرِ بسیار شاهِ جهاں — یکے راهِ خوش زد چو کار آگهاں

۷۱۱ دگر روز کز دامنِ آسماں — برآورد سر معبدِ هندواں

۷۱۲ بفرمود شه سومناتِ هنود — بسوزند و سازند ازاں چونه زود

۷۱۳ چو آں بت پرستانِ زنار دار — در آیند ایدر بهنگامِ بار

۷۱۴ برآں قوم تنبول یکسر دهند — هماں چونه با برگِ شاں در دهند

۷۱۵ براں تا شود وعدهٔ ما وفا — شود راست آں عهدِ دیرینه ما

۷۱۶ بگفت ایں و بر تختِ زر بار داد — چپ و راستِ او بخت و دولت ستاد

۷۱۷ رسیدند بر وعده آں هندواں — بگردند پابوسِ شاهِ جهاں

۷۱۸ پس از پوزش و مدحتِ شهریار — بگفتند کاے شاهِ والا تبار

۷۱۹ بفرمای کاں بت بیارند زود — سپارند سنگے ببستے هنود

۷۲۰ بکن تازه آں عهدِ دیرینِ خویش — که شاهِ نکونامی و راست کیش

۷۲۱ چو بشنید ایں قصه خندید شاه — بگفتا که اے قومِ گم کرده راه

۷۲۲ بتے را که از من طلب می کنید — بسے بهرِ آں بت شغب می کنید

۷۲۳ بخوردید با برگ آں بت تمام — کنوں بگذرید از تمنائے خام

۷۲۴ ازیں پس شما راست معبد شکم — شکم را پرستید جائے صنم

۷۲۵ چو نومید گشتند آں گمرهاں — برفتند از پیشِ شاهِ جهاں

۷۲۶ نشستند در ماتمِ آں صنم — دریدند بعضے ز غصه شکم

۷۲۷ چو زیں قصه بگذشت عهدِ دراز — یکے موبدے حیله کرد ساز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

حیله انگیختن موبد هندی برائے منات[1]

۷۲۸ شنیدم که از شهر آماج وار ‏— فرو برد یک سنگے آں نابکار

۷۲۹ نکرده[2] ازیں حال کس را خبر ‏— نهفت ایں حکایت ز جنس بشر

۷۳۰ بیاورد گوسالهٔ خورد سال ‏— همی پرورش داد آں بدسگال

۷۳۱ همانجا که سنگے فرو برده بود ‏— طلسمے درو تعبیه کرده بود

۷۳۲ درانجا فگندے جوے چند سیر ‏— وزاں جو همی گرد گوساله سیر

۷۳۳ چناں عادتے گشت گوساله را ‏— که هر صبح از خانه گردے رها

۷۳۴ بجائے که آں سنگ بود ست نهاں ‏— خود از خانه گوساله رفتے دواں

۷۳۵ رسیدے بدنبالش آں بت پرست ‏— جوے درگره چوب دستی بدست

۷۳۶ چرا ایندی آں جو دراں حال گاه ‏— وزاں پس بکردی سوئے خانه راه

۷۳۷ چو زیں ماجرا چند گاهے گذشت ‏— برهمن یکے صبح در خنده گشت

۷۳۸ بپرسید همسایه کیں خنده چیست ‏— خصوصاً بوقتے که باید گریست

۷۳۹ بماتم نشسته همه گوجرات ‏— شده محو آں معبدِ با منات

۷۴۰ برهمن چو سرکوب همسایه دید ‏— بگفتا که غم رفت و شادی رسید

۷۴۱ گذشت آنکه در کشورِ گوجرات ‏— بدے ماتم از فرقتِ آں منات

۷۴۲ بخواب اندرم گفت دوشش آں صنم ‏— کزیں پس مخور هیچ اندوه و غم

۷۴۳ E۳۵ ترا هست گوسالهٔ خانه در ‏— رها کن مر او را بوقتِ سحر

۷۴۴ تو هم جمع کن بت پرستاں تمام ‏— بهر سو که او می رود می خرام

۷۴۵ بهر جا که گوساله بوید زمیں ‏— صنم زیرِ آں خاک عزلت گزیں

۷۴۶ چو همسایه ایں قصه را گوش کرد ‏— عتابِ خصومت فراموش کرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۷۔ بگفتا کہ بشتاب ای خوش چہر — نبہ سر دریں کار تعجیل تر

۴۸۔ پس آنگاہ آں ہر دو ناپاک کیش — برفتند سوئے بزرگانِ خویش

۴۹۔ بگفتند ایں قصہ در انجمن — بیکجا شدہ ہر کجا برہمن

۵۰۔ کشادند گوسالہ چوں شد دواں — پیشش برگرفتند آں گمرہاں

۵۱۔ ہمی رفت گوسالہ در حال گاہ — گروہے بدنبالہ گم کردہ راہ

۵۲۔ چو گوسالہ با بت پرستاں رسید — بجائے کہ ہر روز جو می چرید

۵۳۔ زمیں را ببوئید از بہر جو — دویدند آں زمرۂ یاوہ رو

۵۴۔ ہماں جا زمیں یک دو گز کافتند — یکے سنگ زاں کافتن یافتند

۵۵۔ کشیدند آں سنگ را از مغاک — سہ بار از گلابش بشستند پاک

۵۶۔ پس آنگہ از آں دشت گشتند باز — بکردند ہر سو یکے بزم ساز

۵۷۔ ببستند آذیں بہر چار سوی — برآمد نوائے طرب کو بکوی

۵۸۔ چو شد شہر آراستہ سر بسر — بدیبا گرفتند دیوار و در

۵۹۔ بہر خانہ شد شور در گوجرات — منات اندراں روز شد سومنات

۶۰۔ شنیدم چو محمودِ فرخندہ رائی — بہندوستاں شد عزیمت گرائی

۶۱۔ بدست آمد او را بتِ سومنات — ازاں پارۂ سوخت در گوجرات

۶۲۔ دگر برد در غزنیں آں بت تمام — وزاں پس بگفت آں شہِ نیک نام

۶۳۔ کہ آں معبدِ کفر را بشکنند — ہماں سنگ را چار قسمت کنند

۶۴۔ پس آنگہ یکے را برند از چہار — فرو پیش درگاہِ آں شہریار

۶۵۔ دوم را برند آں گروہِ سعود — بہ پیش درِ مسجدِ جمعہ زود

۶۶۔ سیوم پارہ را در مدینہ برند — بخاکِ درِ روضہ اش بسپرند

۶۷۔ چہارم بر ایوانِ دار الحرم — سپارند مر خاکِ تیرہ حرم

۶۸۔ شنیدم بنزدیکِ آں روزگار — زدار الخلافہ پئے شہریارا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۶۹ بیامد یکے خلعتِ خسرواں — دلِ شہ ازاں فرّہ شد با تواں
۷۷۰ کزاں پیشتر ایں مدد بر شہے — ز دار الخلافہ بنو دست گہے[1]
۷۷۱ ہم آخر شنیدم چو شاہِ جہاں — مدد یافت از فرِّ عباسیاں
۷۷۲ سپہ راند و ملکِ خراساں گرفت — بہ نیروئے اقبال گیہاں گرفت
۷۷۳ ہزاری دو و در شکرش گشت پیل — بچشمِ حسد جاہش افگند نیل
۷۷۴ غلامانِ جنگی و خنجر گزار — بر و جمع آمد ہزارے چہار
۷۷۵ ز کشتی بجیحوں پلے سخت بست — بسے فوجِ ایران و توراں شکست
۷۷۶ عجم را بہ نیروئے دیں ضبط کرد — مظفر نشد کس بر و در نبرد
۷۷۷ خراسان و خوارزم و ہندوستاں — شد از عدلِ او تازہ چوں بوستاں
۷۷۸ جہاں جملہ بگرفت آں شیر مرد — ہم آخر ازیں کوچگہ کوچ کرد

در خواستنِ پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صورتِ محمود سبکتگین را و دریافتنِ وی

۷۷۹ F.Y6 شنیدم کہ چوں خاتمِ انبیاء — بنیروئے اکرام و عونِ خدا
۷۸۰ ز گیتی بر انداخت عزّی و لات — نماندہ بتے در جہاں جز منات
۷۸۱ شبے با جہاں آفریں در نہفت — مناجات بسیار کرد و بگفت
۷۸۲ کہ جملہ بتاں را بنیروئے دیں — بر انداختم از بساطِ زمیں
۷۸۳ نماند از بتاں در جہاں جز منات — کہ شد معبدِ کشورِ گوجرات
۷۸۴ دلم بہر قلعش بشورش بماند — کہ یک معبدِ اہلِ آتش بماند
۷۸۵ چو آں ذکر در فکرِ احمد گذشت — ہماں لحظہ دیشش نمود ار گشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۸۶ در آمد شتابنده روح الامین — که بد پیکِ درگاہ روح آفرین
۷۸۷ بفرمانِ حق گفت بر مصطفےٰ — زبعدِ سلام و درودِ خدا
۷۸۸ که بعد از تو شاہے ز اہلِ کرام — ہم از امتانِ تو محمود نام
۷۸۹ پدید آیدے زبدۂ کائنات — ہمو بشکند خانۂ سومنات
۷۹۰ چو این وحی را جبرئیل امین — رسانید بر احمدِ پاک دین
۷۹۱ شنیدم که احمد مناجات کرد — که یارب مرا روئے آن شیر مرد
۷۹۲ ہم امروز از قدرتِ خود نمای — روانم ز نورِ رخش برفزای
۷۹۳ شنیدم ہمان لحظہ محمود را — نمودند مر سرورِ انبیا
۷۹۴ دعا کرد پیغمبر او را چو دید — که یارب جہان را بدو دہ کلید
۷۹۵ ہم آخر پس از سہ صد اند سال — شنیدم که محمودِ میمون خصال
۷۹۶ جہانگیر شد تاخت در گوجرات — بر انداخت آن معبدِ گوجرات

قصۂ عشقِ سلطان محمود با ایاز و سوالِ اہلِ حسد از سلطان محمود و جواب گفتن

۷۹۷ ہر آن سر که نبود سرا سازِ عشق — جوے ہم نیرزد ببازار عشق

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۹۸ بسے خواجه از عشق گردد غلام ۔ وازیں دانه صیاد افتد بدام

۷۹۹ دریں ره یکے شد فقیر و امیر ۔ سنخش هرکه آمد دریں دام اسیر

۸۰۰ دریں ملک پوشند شاهاں پلاس ۔ دریں بزم صوفی کشد دُردِ طاس

۸۰۱ ملایک ازیں رشته درچه فتاد ۔ بشر را دریں مرحله رو فتاد

۸۰۲ نباشد بشر هرکه زیں ره بر ونست ۔ نباشد ملک هرکه زیں چه بردنست

۸۰۳ کسے کو دریں راه ننهاد سر ۔ برونست از کاروانِ بشر

۸۰۴ دریں کارواں بیں که هر صبح و شام ۔ کشد خواجه چوں ناقه بارِ غلام

۸۰۵ شنیدم ز افسانه گویانِ راز ۔ که محمود عاشق چو شد بر ایاز

۸۰۶ بدل گشت شاهیش بر بندگی ۔ بصبرش در آمد پراگندگی

۸۰۷ بملکش شده دیگرے پادشاه ۔ غلامے بشه گشته فرمانروا

۸۰۸ شهنشه چو از زمرهٔ صحو بود ۔ دراں بزم هشیاری می نمود

۸۰۹ مجاز آگهے بود گردن فراز ۔ حقیقت کمر بسته پیشِ ایاز

۸۱۰ بظاهر شب و روز در کارِ ملک ۔ پر رونق از و گشته بازارِ ملک

۸۱۱ بباطن همی بود در بزمِ راز ۔ همیشه حریفِ خجسته ایاز

۸۱۲ نهاں جز دمِ عشق کارش نبود ۔ جز ایں کار در روز گارش نبود

۸۱۳ E۳۷ بریں گونه چوں چند گاهی گذشت ۔ ز حالاتِ شه عشق اظهار گشت

۸۱۴ زمانه بر آنساں که آیینِ اوست ۔ حسد کرد پیدا میانِ دو دوست

۸۱۵ شده حاسداں هر طرف در حسد ۔ دریں ره ملک را ملامت رسد

۸۱۶ یکے بود عشقش بروں از مجاز ۔ دگر گفت جادو گر پخته است ایاز

۸۱۷ هم آخر گروهے ازاں بیدلاں ۔ ملامت کن ز زمرهٔ مقبلاں

۸۱۸ یکے روز رفتند در پیشِ شاه ۔ بگفتند کاے شاهِ گیتی پناه

۸۱۹ تو هستی بیشک از زمرهٔ اولیا ۔ مسلم ترا گشت ملک و ولا

۸۲۰ اگر ز ینهارے دهد شهریار ۔ یکے شبه بر شه کنیم آشکار

۸۲۱ چو بشنید آں شاهِ فیروز جنگ ۔ بگفتا نشاید دریں در درنگ

۸۲۲ وزاں پس بگفتند آں بیدلاں ۔ که اے مفخرِ زمرهٔ عاقلاں

۸۲۳ بہ بیگانہ چوں میکنی عدل و داد ترا ایں غلط راست گو چوں فتاد

۸۲۴ کہ داری چناں مرحمت بر ایاز کہ کم پرسی از حالِ اصحاب راز

۸۲۵ خصوصاً کہ در حقِ شہزادگاں کہ ہستند ثابت چو آزادگاں

۸۲۶ نہ بینم عشرے ز مہرِ ایاز ترا در دل اے شاہِ گردن فراز

۸۲۷ چو ایں نکتہ در ذہنِ ما جا بداد ضرورت ازیں دہن بیروں فتاد

۸۲۸ چو بشنید شہ ایں سخن زاں گروہ دلش زیں سوالِ خطا شد ستوہ

۸۲۹ پس آنگہ بدل گفت از گنجِ راز کہ در راز خوشتر حدیثِ ایاز

۸۳۰ ہماں بہ بریں شبہۂ ناصواب کنایت مریں قوم گویم جواب

۸۳۱ وزاں پس بفرمود شاہِ جہاں کہ فردا بگویم جواب شما

۸۳۲ دگر روز کز طاق فیروزہ رنگ زر افشاندہ شاہِ فلک بے درنگ

۸۳۳ ز دار الخلافہ شہ نامدار چو خورشید با کوکبہ شد سوار

۸۳۴ شکار افگناں یک دو فرسنگ رفت بہر جا کہ صید از دلش سنگ رفت

۸۳۵ شنیدم دمے در گریوہ ستاد بہ پیشش یکے کاروانے فتاد

۸۳۶ بفرمود تا ابراہیم گزیں کہ بد پور خردِ شہ راستیں

۸۳۷ براند سوئے کارواں رخش راست بپرسد کہ ایں کارواں از کجاست

۸۳۸ بفرمانِ شہ ابراہیم دلیر برفت و نکرد اندراں کار دیر

۸۳۹ بپرسید پس از یکے کارداں کہ ایں کارواں از کجا شد رواں

۸۴۰ بگفتش ہماں ساروان بے درنگ کہ ایں کارواں آمد از ملکِ زنگ

۸۴۱ وزاں پس سبک باز گشت ابرہیم عناں داد بر سمتِ شاہِ کریم

۸۴۲ خبر داد شہ را ازاں کارواں بگفت آنچہ بشنید از ساروان

۸۴۳ دگر بارہ گفتش شہِ نامجوئے کہ در کارواں بار دیگر بجوئے

۸۴۴ بکن باز پرسی کہ ایں کارواں کجا می رود با ہجومے گراں

۸۴۵ شنیدم دگر بارہ ہم ابرہیم کمر بستہ بر حکمِ شاہِ کریم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۸۴۶	زیک کاروانے بپرسید باز	کہ زیں کارواں شد کجا عزم ساز
۸۴۷	کجامی روو زیں دیارِ گزیں	سفر دارد اندر کدامیں زمیں
۸۴۸	پس آں کاروانے بپورِ خدیو	بگفتا کہ داریم عزمِ ہریو
۸۴۹	دگر بارہ شہزادہ برشہ دوید	بگفت انچہ از کاروانے شنید
۸۵۰	بگفتش سیوم بار شاہِ جہاں	کہ بر رس چہ رخت است دریں کارواں
۸۵۱	سیوم بار شہزادہ راستیں	بفرمانِ مف دارِ روئے زمیں
۸۵۲	سوئے کارواں رفت آمد شتاب	بشاہِ جہاں گفت یکسر جواب
۸۵۳	ببارِ چہارم شہِ راستیں	نظر کردہ سوئے ایازِ گزیں
۸۵۴	ایازِ گزیں ہم ازاں یک نظر	شد آگہ ز حکمِ شہِ نامور
۸۵۵	وزاں پس سوئے کارواں شد رواں	بپرسید از صاحبِ کارواں
۸۵۶	ز خلق و ز رخت و ز نفع و ز ضر	چو آگاہ شد از ہمہ خیر و شر
۸۵۷	خبر داد بر شاہِ عالم رواں	ز آغاز و انجامِ آں کارواں
۸۵۸	چو بشنید از و خسروِ نیکنام	رخ آوردہ سوئے ہماں قومِ خام
۸۵۹	کہ کردند از شہ سوالِ سقیم	بدیشاں بفرمود شاہِ کریم
۸۶۰	کہ معلوم شد حالِ شہزادگاں	ز پرسیدنِ قصۂ کارواں
۸۶۱	یقیں شد کہ نزدیکِ اہلِ یقیں	سزائے کرم ہست ایازِ گزیں
۸۶۲	شنیدم ازاں زمرۂ ناصواب	بریں گونہ فرمود خسرو جواب

مستجاب شدن دعائے سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ

وقتِ بازگشتن از ہندوستان بغزنیں

۸۶۳	شنیدم چو محمودِ کشور کشای	بغزنیں شد از ہند رحلت گرای

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۶۴ یکے گبر ہے ہم ز اقصائے ہند — بہ پیش آمدش در نواحیِ سند

۸۶۵ بگفتا کہ من رہبرِ باحرم — دریں کار الحق عجب ساحرم

۸۶۶ مرا گر شہنشاہ فرماں دہد — بفر قسم کلاہِ دلالت نہد

۸۶۷ بفرزیں سپہ را براہے برم — کہ راہے دو یا سہ بماہے برم

۸۶۸ چو خسرو ازاں ہندوی زرق ساز — رہے دید بر قطعِ راہِ دراز

۸۶۹ شنیدم ہماں مردِ گمراہ را — کہ چوں غول بردا وزرہ شاہ را

۸۷۰ بفرمود آں خسروِ نامور — کہ افواجِ شہ را بود راہبر

۸۷۱ عنش چوں سپہ چند منزل گذشت — بیفتاد لشکر بیک تیرہ دشت

۸۷۲ ہمہ وحشت انگیز مردم شکار — گیاہی نہ رستہ درو جز کہ خار

۸۷۳ چپاں در چپاں غار در غار بود — کراں تا کراں دشت و کہسار بود

۸۷۴ سرابے کہ پایانِ او کس ندید — نہ در وے گہے ہیچ مردم رسید

۸۷۵ دراں دشت جانِ آوری بود کم — بجز غول و با اژدہائے دژم

۸۷۶ ز طوفانِ نوح اندراں تیرہ دشت — زمیں گستر از آب نمناک گشت

۸۷۷ شنیدم ز بے آبی و بے رہی — سپہ گشت نومید از روبہی

۸۷۸ ہماں رہبرِ گمرہِ عشوہ گر — بیامد بہ پیشِ شہِ نامور

۸۷۹ بگفتا کز ینجا قریب است آب — بفرما کہ لشکر براند شتاب

۸۸۰ بدیں عشوہ یک روز یک شب تمام — ہمی برد آں غول ہاموں خرام

۸۸۱ دگر روز لشکر بجائے رسید — کہ ہر سوئے جز کربلائے ندید

۸۸۲ نہ آبے پدید آمد آنجا نہ راہ — شد از تشنگی خستہ جملہ سپاہ

۸۸۳ وزاں پس شنیدم کہ فرمانروا — طلب کرد آں غولِ گمراہ را

۸۸۴ بپرسید ازاں غولِ عشوہ گرای — کہ در دل چہ بودت ازیں عشوہ سای

۸۸۵ کہ مارا چنیں یاوہ انداختی — بتاراجِ ما حیلہ ساختی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۸۶	چو بشنید ہندو ز شاہ ایں سخن	بگفتا کہ ای شاہِ فرخندہ فن
۸۸۷	یقیں آنکہ بر انتقامِ منات	کمر بستم از(لہ) کشورِ گوجرات
۸۸۸ ع۳۹	ہمی خواستم تا شہنشاہ را	ز ایدر فرستم بدارِ بقا
۸۸۹	بسے حیلہ کردم کہ در عینِ راہ	بغفلت زنم تیغ بر فرقِ شاہ
۸۹۰	چو دیدم کہ من با تو اے نامور	بزورِ خصومت نیابم ظفر
۸۹۱	بدیں حیلہ کردم سپاہت ہلاک	ز بے آبی شاں سپردم بخاک
۸۹۲	چو بر نیتِ خود شدم کامگار	کنوں خواہیم کش تو خواہی گذار
۸۹۳	چو زاں رہبرِ گمرہ و غول خوی	شنید ایں حکایت شہِ نامجوی
۸۹۴	بفرمود تا خونِ او ریختند	بشاخِ مغیلانش آویختند
۸۹۵	پس آنگہ بفرمود شاہِ جہاں	بکشورکشایان و کار آگہاں
۸۹۶	کہ امروز خیمہ ہمی جا زنیم	ہمہ بر درِ حق نیایش کنیم
۸۹۷	مگر راہِ آبے بگردد عیاں	کہ لشکر ز بے آبی آمد بجاں
۸۹۸	چو با سرکشاں شاہ ایں قصہ راند	دراں روز لشکر ہمانجا بماند
۸۹۹	چو آں روزِ ناخوش تمامی گذشت	ہماں دشت چوں دشتِ ظلمات گشت
۹۰۰	جہاں گشت تاریک چوں پرِ زاغ	دراں تیرگی گم شد آں دشت و راغ
۹۰۱	شہنشاہ اندر دلِ شب نجات	رہ و آب از حضرتِ حق بخواست
۹۰۲	دراں شب بر ایوانِ پروردگار	نیایش چناں کرد آں شہریار
۹۰۳	کہ از سمتِ کعبہ دراں تیرہ دشت	یکے روشنائی پدیدار گشت
۹۰۴	ازاں روشنی(لہ) ماند شہ در شگفت	پس از لطفِ ہادی قیاسے گرفت
۹۰۵	ہماندم سرانِ سپہ را بخواند	سپہ سمتِ آں روشنائی براند
۹۰۶	سپہ چوں ازانجا بمیلے(لہ) گذشت	یکے رودبارے پدیدار گشت
۹۰۷	سپہ سوئے آں رود آہنگ کرد	وزاں رود خلق آب سیراب خورد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۹۰۸ چو آسوده شد خلق تشنه جگر — سپه راند زاں مرحلہ پیشتر
۹۰۹ ازاں رود چوں یک دو میلے گذشت — یکے شاہرہے پدیدار گشت [۱]

۹۱۰ دراں راہ آں شاہ اختر سعید — ہمی راند تا سر بغزنیں کشید
۹۱۱ بلے ہر کہ بندد دلے بر خدا — رہا راست یابد بہر دو سرا

حکایت از مناقب و محامد محمودی

۹۱۲ شنیدم کہ محمودِ پرہیزگار — شبے بود بر تخت گوہر نگار
۹۱۳ دراں شب مراد را نمی برد خواب — مگر خاطرش بود در اضطراب
۹۱۴ بدل گفت تا آدمِ یادِ خویش — دل من بدیں گونہ کم بود ریش
۹۱۵ مگر گشت آزردہ از من دلے — بخستم مگر خاطرِ مقبلے
۹۱۶ کہ خوابم نیاید دو پاسے گذشت — بہ چشم جہاں جملہ تاریک گشت
۹۱۷ پس از فکرِ بسیار فرمود شاہ — بہ پیش در خویش کردن نگاہ
۹۱۸ کہ کس گرد بر گردِ ایوانِ من — بود داد خواہے چہ مرد و زن
۹۱۹ بہ پیشم بیارید او را شتاب — کہ دادش دہم ہم برائے صواب
۹۲۰ بفرماں دویدند خاصانِ شاہ — ندیدند کس گردِ ایوان شاہ
۹۲۱ دگر بارہ خسرو بتاکید شاں — فرستاد پیرامنِ آستان
۹۲۲ بداں تا بجویند بارِ دگر — مگر خستۂ آید اندر نظر
۹۲۳ شنیدم فرستادگانِ خدیو — کہ بودند محرم براں شاہِ نیو
۹۲۴ بجستند اطرافِ درگہ تمام — ندیدند آنجا کس از خاص و عام
۹۲۵ ہم آخر بیک مسجدے در سجود — کہ نزدیکِ درگاہِ آں شاہ بود
۹۲۶ بدیدند نالاں یکے کندہ پیر — ہمی گفت در سجدہ بازار و زیر
۹۲۷ کہ یارب ز محمود دادم ستاں — خراشے ز دردم بجانش رساں

[۱] اصل نسخہ میں اس جگہہ شعر ۹۰۷ مکرر لکھہ دیا ہے جو نہ ہونا چاہیے

۹۲۸ چو دیدند خاصانِ شہ زال را — بگفتند می خواندت پادشا

۹۲۹ بصد حیلہ بردند اورا بہ شاہ — سوئے زال چوں کرد خسرو نگاہ

۹۳۰ مگر کوزۂ آب بر دست داشت — کہ در کارِ آں زال خاطر گماشت

۹۳۱ بگفتش کہ برگوی اے گندہ پیر — کہ از دستِ کیست ایں خروش و نفیر

۹۳۲ پس آنگہ بشہ گفت آں پیر زن — کہ شاہا ہم از تست فریادِ من

۹۳۳ دو پورِ جواں داشتم در جہاں — کہ بد ہر یکے فخرِ کارآگہاں

۹۳۴ شنیدم بکابل اسیر آمدند — بدستِ مغاں دستگیر آمدند

۹۳۵ بعہدی چو تو خسروے دادگر — زمن رفتہ یکبارہ ہر دو پسر

۹۳۶ گر امروز اے شاہِ فیروز فن — نکوشی خلاصِ اسیرانِ من

۹۳۷ بفردا زنم چنگ در دامنت — کشم جوئے از دیدہ پیرامنت

۹۳۸ کہ در عہدِ تو ہر دو پورِ جواں — بزندانِ کابل سپردند جاں

۹۳۹ چو بشنید شہ قصۂ پیر زن — بدل گفت صد وائے بر ملکِ من

۹۴۰ کہ در عہدِ من اینچنیں بیوۂ — بجز غم ندارد دگر شیوۂ

۹۴۱ بصد زور و زاری بگردد ہلاک — ز سوزِ دلش آتش افتد بخاک

۹۴۲ چو فردا زند چنگ در دامنم — چگونہ من ایں زال را خوش کنم

۹۴۳ چو ایں قصہ شہ گفت با خود نہاں — رسید اینچنیں ام ز کارآگہاں

۹۴۴ کہ شہ داشت بر دست یک کوزہ آب — ہمی خواست تا نوشد آنرا شتاب

۹۴۵ ازاں کوزہ شہ دست کوتاہ کرد — نخوردہ یکے قطرہ زاں آبِ سرد

۹۴۶ چو زاں کوزۂ آب شہ داشت دست — یکے نیتے در دلِ خود ببست

۹۴۷ کہ تا زال را کم رسانم بکام — زلالِ خنک باد بر من حرام

۹۴۸ بگفت آنگہ آں شاہِ روشن ضمیر — کہ در کلبۂ خود درو گندہ پیر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۴۹ شنیدم چو غور سر ز غرفه کشید — تبیره بر آورد لشکر کشید

۹۵۰ بکار همان پیرزن دل نهاد — ز غزنین بکابل روان شد چو باد

۹۵۱ شنیدم که رفت و پس از کشش مهو — پئے فتح دز کرد پیدا رہے

۹۵۲ چو شد فتح آن حصن کابل بہ تیغ — همی ریخت خون مغان بیدریغ

۹۵۳ بفرمود پس خسرو نیکنام — که دست آورید اهل زندان تمام

۹۵۴ بسے بندی از اهل غزنین و غور — که بردند اصحاب کابل بزور

۹۵۵ بفرمان آن خسرو شاد کیش — کشیدند زنجیر زنجیر پیش

۹۵۶ شه از هر یکے قصه می شنید — چو نوبت با بناء بیوه رسید

۹۵۷ بتقریر شان شاه شان را شناخت — بصد غور می هر یکے را نواخت

۹۵۸ بگفتا که خلعت بدیشان دهند — کلاه شرف بر سر شان نهند

۹۵۹ دگر بندیان را هم آن دیو بند — شنیدم بریدن بفرمود بند

۹۶۰ وزان پس بهر یک طفیل دو مرد — زر و جامه فرمود آزاد کرد

۹۶۱ دگر روز هم بامداد ان پگاه — ز کابل بغزنین سپه راند شاه

۹۶۲ F ۴۱ بغزنین در آمد چو فرمانروا — همه شهر از و یافت برگ و نوا

۹۶۳ شنیدم که با کوکبه شهریار — ز راه کرم اندران روزگار

۹۶۴ سوی خانهٔ پیرزن رخش راند — چو پیشش در آمد مر او را بخواند

۹۶۵ دو پور جوان را بدستش سپرد — پس آنگاه دستے بپایش ببرد

۹۶۶ بگفتا که اے مادر مهربان — چو آسودی از روی هر دو جوان

۹۶۷ بدست خودم ده یکے آب سرد — که خون مرا تشنگی آب کرد

۹۶۸ بشمشیر نخوردم مگر آب گرم — مرا کرد تفته جگر آب گرم

۹۶۹ زر دیت مرا کرد حق سرخ روی — رهائی ز غم یافتم سو بسوی

۹۷۰ چو آن زال روی جوانان بدید — بصد شوق اندر برشان کشید

۹۷۱ دعائی همی گفت بر شهریار — گرفته دو پور جوان در کنار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۹۷۲	چو شہ را بسے مدح و تعظیم کرد	یکے کوزہ دادش پر از آب برد
۹۷۳	چو شہ خورد آب از کفِ پیر زن	سوئے تعز خود راندہ با انجمن
۹۷۴	وزاں پس شنیدم شہِ پاک دیں	بریدے بفرمود بر در تعین
۹۷۵	بداں تا بود بر درش مستقیم	بخسپید زایوانِ شاہِ کریم
۹۷۶	رسد گر برایوانِ شہ داد خواہ	رساند خبر زود بر سمع شاہ
۹۷۷	شد آں روز ایں رسم ہر یوم دیر	کہ باشد شہاں را بریدے بدر
۹۷۸	نبود ست از اں پیش رسمِ برید	شد ایں رسم زاں شاہِ عادل پدید
۹۷۹	نہ امروز آں شاہ بینم نہ زاں	وزیں قصہ شد صد و اند سال
۹۸۰	ہمیں قصہ ماند ست در روزگار	کہ فردا بود مددِ شہریار
۹۸۱	تو ہم گر بامروز کارے کنی	بفردا چو محمود گوئے زنی

سہ چیز آرزو بردن سلطان محمود طاب مرقدہ و دریافتن آں ہر سہ چیز را

۹۸۲	شنیدم ز پیرانِ افسانہ گوی	کہ محمود آں خسروِ نامجوی
۹۸۳	بسے خواست از حضرت کردگار	کہ گردد برو ایں سہ چیز آشکار
۹۸۴	یکے آنکہ داند شہ پاک دیں	کہ پور تگیں ہست او یا یقیں
۹۸۵	دوم آنکہ آں فخر جملہ شہاں	بہ دوزخ رود یا بہشت از جہاں
۹۸۶	سیوم آنکہ بیند نبی را بخواب	چو دو سال آں خسروِ کامیاب
۹۸۷	دریں جست و جو ماند لیل و نہار	کہ گردد برو ایں سہ چیز آشکار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۸۸	هم آخر چو ده سال یکسر گذشت	زیادت بران ده و دو دیگر گذشت
۹۸۹	شنیدم یکے روز هنگامِ شام	نشسته بدآن خسروِ نیکنام
۹۹۰	مگر شمع زرین درین بارگاه	دمے بیگه آورد فراشِ شاه
۹۹۱	از و باز پرسید شاهِ جهان	که بیگه چرا آمدی اے فلان
۹۹۲	چو بشنید فراش بعد از دعای	بگفتا که اے شاهِ کشورگشای
۹۹۳	همی آمدم بر درِ شهریار	همین شمع افروخته آشکار
۹۹۴	رسیدم چو نزدیکِ ایوانِ شاه	فقیهے مرا گفت اثنای راه
۹۹۵	که اے شمع افروزِ شاهِ کریم	بحقِ خداوندِ عرشِ عظیم
۹۹۶	دمے پیشِ من دار این شمعِ زر	که در سبق امروز دارم نظر
۹۹۷	چو حل گردد این مشکلِ سبقِ من	بر شمع بر شاهِ فرخنده فن
۹۹۸ F. ۴۲	مرا چونکه آن عالمِ محترم	بنامِ خداداد یکسر قسم
۹۹۹	نگشتم من از حکمِ آن پاک دین	بگفتم بیا آنچه داری ببین
۱۰۰۰	مرا زین سبب اے جهاندارِ راد	بیاوردنِ شمع بیگه فتاد
۱۰۰۱	چو آن قصه آن شاهِ گیتی نورد	ز تقریرِ فراش در گوش کرد
۱۰۰۲	همان دم بگفتش که این شمعِ زر	به پیشِ همان عالمِ دین ببر
۱۰۰۳	بگویش که اے مردِ روشن ضمیر	بخشیدت این شمعِ زرین امیر
۱۰۰۴	ستان آنچه خواهی کنی شمع را	که دادت بانعام فرمان روا
۱۰۰۵	ترا نیز آزاد کردم کنون	چو در راهِ حق گشتیم رهنمون
۱۰۰۶	شنیدم چو آن شاهِ روے زمین	براهِ خدا کرد بذلے چنین
۱۰۰۷	بدید آن سرافراز مالک رقاب	همان شب رسولِ امین را بخواب
۱۰۰۸	بخواب اندرش دید چون مصطفےٰ	بگفتا که اے شاهِ فرمان روا
۱۰۰۹	توئی هست پور تگین بیشکے	سزاوارِ فردوس گشتو ریکے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۰۱۰	بشرعم شد رو ے چناں کردہ	کہ دنیا و دیں دست آوردہ
۱۰۱۱	مخور غم کزیں پس خدا یار تست	قضا و قدر ممدر کار تست
۱۰۱۲	بلے ہر کہ افروخت شمعِ سخا	شود روشنش از رموزِ قضا
۱۰۱۳	خدا لیش بجود آشنائی دہاد	وزو دہر را روشنائی دہاد

تشنہ رسیدن سلطان محمود در باغے وشربتِ انار خوردن از دستِ پیر زنے

۱۰۱۴	شنیدم یکے روز آں شہریار	بصحرا فرس راند عزمِ شکار
۱۰۱۵	شکار افگناں چند فرسخ گذشت	تہی کرد از دار و در کوہ و دشت
۱۰۱۶	یکے آہوسے خاست از پیشِ شاہ	جدا گشت خسرو ز خیل و سپاہ
۱۰۱۷	بدنبالِ آہو چو شیر انِ نر	فرس گرم راند آں شہِ نامور
۱۰۱۸	بسے راند بر قصدِ آہو شتاب	ہم آخر براں صید شد دست یاب
۱۰۱۹	شنیدم چو نزدیکِ آہو رسید	ز ترکش یکے لدمہ بر کشید
۱۰۲۰	چناں بر سرش زد کہ از سر گذشت	ز پیکاں ددو تا بزمیں دوز گشت
۱۰۲۱	ز مرکب فرود آمد آں شیر مرد	بنامِ خدا صید را ذبح کرد
۱۰۲۲	وزاں پس ازاں جایگہ گشت باز	سوے لشکرِ خویش شد رخش تاز
۱۰۲۳	شتاب آنچناں راند آں شاہ زاد	کہ از سمتِ لشکر پریشاں فتاد
۱۰۲۴	شنیدم کہ مرکب چناں راندہ بود	کہ ہم شاہ ہم مرکبش ماندہ بود
۱۰۲۵	ز رنجِ شہر بگرفت آں کامیاب	ضرورت ہمی راند مرکب شتاب
۱۰۲۶	شنیدم کہ از تشنگی خونِ شاہ	ہمہ آب شد اندراں صیدگاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

1027	همی آخر بیک بوستانی رسید	که یک پیرزن بر درش نشسته دید
1028	بگفتش که ای مادر مهربان	یکی قطره آبی بحلقم چکان
1029	مرا زود دریاب ای پیرزن	که از تشنگی آب شد خون من
1030	بدو گفت آن زال کای شهریار	بکن صبر یکدم کز آب انار
1031	یکی شربت خوش بیارم ترا	وزین سوختن باز دارم ترا
1032	بگفت این و بشتافت اندر چمن	اناری بیاورده آن پیرزن
1033	بیفشرد آن ناررا در قدح	ز شربت برآموده یک سر قدح
1034 F.43	دعا گفت و بر دست خسرو سپرد	شه تشنه آنرا بیکدم بخورد
1035	قدح باز دادش شه کامیاب	بگفتا یکی دیگر آور شتاب
1036	قدح بستد از دست شه پیرزن	وزان پس شتابان شد اندر چمن
1037	شنیدم چو از پیش شه رفت زال	همی گفت خسرو نهان با خیال
1038	که بودی مرا کاش باغی چنین	که نارش دهد شربت انگبین
1039	غرض چونکه بار دگر از چمن	اناری بیاورده آن پیرزن
1040	بیفشرد و شربت بساغر فشاند	مگر نیمهٔ جام خالی بماند
1041	شهنشه عجب کرد زان ماجرا	بخورد آنگه آن شربت ناب را
1042	دگر باره گفتش شه نامور	که آور یکی شربت خوش دگر
1043	دگر باره هم نیمه پر گشت جام	بحیرت چو نوشید آنرا تمام
1044	بدان پیرزن گفت پس مرزبان	که بودست دربان آن بوستان
1045	چه حالست کز شربت نار تر	چو بار نخستین دو بار دگر
1046	قدح پر نگشت ای جوانمرد زن	بگو سر این ماجرا پیش من
1047	بدو پیرزن گفت کای شهریار	یقین دان که فرمان ده این دیار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۰۴۸ تمنّا گر باغ دهقان شدست — ازان شربت نار نقصان شدست
۱۰۴۹ چو بشنید شه شد نهانی خجل — پس آن زال را گفت ای ساده دل
۱۰۵۰ که یک نار دیگر ز بستان بیار — بافشار و شربت بدستم سپار
۱۰۵۱ چو از پیش شه در چمن رفت زال — بنالید شه بر در ذو الجلال
۱۰۵۲ بصد عذر بنهاد سر بر زمین — بصد عجز گفت آن شهِ پاک دین
۱۰۵۳ که ای عالمِ غیب و دانای راز — پذیرندهٔ عذرِ اهل نیاز
۱۰۵۴ چو تایب شدم عذرِ من در پذیر — بجرمم ز خلقے کرم وا مگیر
۱۰۵۵ مرا تا که با تن بود جان قرین — دلم تا بود با خرد همنشین
۱۰۵۶ بر اسبابِ دهقان درین بوم و بر — ندارم دگر باره هرگز نظر
۱۰۵۷ چو شه گشت تایب همان پیرزن — بیاورد یک نارِ تر از چمن
۱۰۵۸ بیفشرد پر گشت ساغر تمام — چو بارِ نخستین بر آمود جام
۱۰۵۹ قدح چونکه پر شد بخسرو سپرد — شهنشه بصد شکر آنرا بخورد
۱۰۶۰ شنیدم ازان پس شه نیک بخت — سوی شهر ازانجا فرس راند سخت
۱۰۶۱ بشهر آمد و زان پس آن شیر مرد — بر اسبابِ دهقان تمنا نکرد
۱۰۶۲ ز عدلش جهان جمله گلزار گشت — ده و شهر شد هر کجا کوه و دشت
۱۰۶۳ بیادش حریفانِ بزمِ صبوح — گرفتند هر صبح جامے فتوح
۱۰۶۴ بیا ساقیا هم بیادش مرا — روان ده یکے شربتِ جانفزا
۱۰۶۵ درین تشنگی تازه ام کن ز سر — چو محمود زان شربتِ نارِ تر

حکایت آشیانهٔ گنجشک و دهلیز محمود شاهِ غزنی نور الله مرقده

۱۰۶۶ چنینم خبر داد دهقانِ پیر — که از غزنین آن شاهِ روشن ضمیر

1067 بقصدِ حصاری سپه رانده بود — بشش ماه پیرامنش مانده بود

1068 بششم ماه چون فتح شد آن حصار — دو ماه پئے کوچ زد شهریار

1069 شنیدم چو برشست فرّاشِ شاه — زبهرِ فرو هشتنِ بارگاه

1070 F.44 نظر کرد بر بارگاهِ امیر — درو دیده گنجشکگی خانه گیر

1071 دران آشیان بیضه چند دید — ازان کار فرّاش دستی کشید

1072 سبکتر فرود آمد از بارگاه — رسانید این قصه در سمعِ شاه

1073 چو بشنید شه کرد آنجا مقام — همی بود تا پخته شد بیضه خام

1074 چو گنجشک ازان بیضه جوزه کشید — همی بود تا بال و پر بر دمید

1075 چو پران شد آن جوزه پرواز کرد — ازانجا پئے کوچ شه ساز کرد

1076 سپه راند در حدِ غزنین رسید — علمهای او سر باختر کشید

1077 چنین آید از شاهِ روشن ضمیر — که بر زیردستان بود دستگیر

محدث شدنِ محمود شاهِ غزنی انار الله برهانه
در مسجد جامع و پیدا شدن جوی آب پیش او

1078 شنیدم که محمود فرخنده رای — که بود ست از خاصگان خدای

1079 بیک جمعه در مسجدِ جمعه بود — بکارِ عبادت مدد می نمود

1080 درآن حال ناگه شکستش وضو — فسرده شد آن خسروِ تازه روی

1081 بدل گفت بهرِ وضو گر ز جای — بخیزم ازین جمعِ طاعت گرای

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۰۸۲ ز مسجد شتابنده بیرون روم ‌‌ ‌ ز شرمندگی زار و درهم شوم

۱۰۸۳ بگویند خلقی که محمود را ‌ ‌ ‌ مگر گشت آهرمنی رهنما

۱۰۸۴ که در مسجد جمعه مدت بگشت ‌ ‌ ‌ از آیین پرهیزگاران گذشت

۱۰۸۵ اگر خود ببازم بمسجد وضو ‌ ‌ ‌ ز من اهل دانش بتابند رو

۱۰۸۶ دگر بی وضو آیم اندر نماز ‌ ‌ ‌ همی بسندم خالق بی نیاز

۱۰۸۷ درین کار حیران بشد شهریار ‌ ‌ ‌ ز قدرت خداوند پروردگار

۱۰۸۸ بپیشش یکی جوی آبی کشاد ‌ ‌ ‌ وضو کرد در روی شهنشاه راد

۱۰۸۹ نمازی دگر کرد با مومنان ‌ ‌ ‌ ز مسجد سوی خانه شد بعد ازان

۱۰۹۰ همی گفت شکر خدای بی شمار ‌ ‌ ‌ که شد پرده پوشش دران روزگار

۱۰۹۱ برادش ز جوی گرم آبروی ‌ ‌ ‌ همین داستان فاش شد سو بسوی

۱۰۹۲ شنیدم ز گردندگان جهان ‌ ‌ ‌ که آن جو هنوز است بمسجد روان

شرمندگی پنج طعن که سلطان محمود غازی انار الله برهانه را از رائی زدن حسن میمندی شده بود و شکایت کردن سلطان ازان

۱۰۹۳ شنیدم که محمود فرخنده کیش ‌ ‌ ‌ یکی روز در آخر ملک خویش

۱۰۹۴ طلب کرد میمندی نیو را ‌ ‌ ‌ که بود است دستور فرمانروا

۱۰۹۵ بگفتا که در مدت ملک من ‌ ‌ ‌ مدار جهان از تو بود ای حسن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

1096	بود تا رواقِ مدور بپای	نخیزد وزیرے چو تو پخته رای
1097	همیشه زدی پیشِ من رائی خوب	برایت گرفتم شمال و جنوب
1098	بار شاه اقبال و نیر دے رای	خطایت کم افتاد جز پنج جای
1099	یکے آں که اے مرد روشن ضمیر	بدستم چو شد شاهِ کابل اسیر
1100	تو گفتی بسازار آں شاه را	فرستند و پیدا کنندش بها
1101	ازاں رای سستی آمد ای رائی زن	مذمت بر آبا و اجداد من
1102	دوم آنکه چوں شاهِ اقلیمِ غور	ز سر دور افگند دعوای زور
1103	برایوانم آمد اطاعت گرا	تو بر تختِ زریں نشاندی مرا
1104 F.45	ز تاج و دواج سیم بیاراستی	وزاں پس چو مشاطه برخاستی
1105	درون خواندی آں خسرِ غور را	بکرسیِ شاهانه دادیش جا
1106	ابا جامهٔ ساده آں بادشاه	چو مرداں درآمد دراں بارگاه
1107	پس از پایهٔ بوسم بکرسی نشست	دلم در تفکر چنیں نقش بست
1108	که گوئی سنم چوں عروسے به تخت	بکرسی هم آں شاهِ فیروز بخت
1109	سیوم آنکه چوں جامه آں پیرزن	همه نقش بسته بطغرائی من
1110	بیاورد بر من وراں روزگار	تو گفتی مرا کای شهِ کامگار
1111	بگو پیشِ دلال جامه نهن	یکے را بده نقد قیمت دهند
1112	هم آخر چو شد آگه آں پیرزن	ز زشتی مضمونِ فرمانِ من
1113	برنجید آں کنده پیرِ کهن	وزاں پس بجز یک نگفت ایں سخن
1114	که ایں جامه را جز ز بر شهریار	کشیدم بر آهن و سیم نثار
1115	کنوں به که بر روے من واز نند	بهاے ندارم که قیمت کنند
1116	بگفت ایں و از پیشِ من جامه برد	شنیدم همه درزیاں راسپرد
1117	وزاں جامه موزهاے زناں	بکردند آں درزیاں در زماں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۱۸ همان موزه پوشیده آن پیره زن — سراسر منقّش بطغرائے من

۱۱۱۹ همه روز گشتے ببازارها — وزاں پس طلب کردمش بارها

۱۱۲۰ نیامد برایوانم آن پیر زن — اهانت بسے شد بطغرائے من

۱۱۲۱ چهارم دراں روز کای مردِ کار — همی آمدم من ز دشتِ شکار

۱۱۲۲ در اثنای رہ ناگهاں شب فتاد — بروئی جهاں راه ظلمت کشاد

۱۱۲۳ من و تو رسیدیم در گلشنے — که بد ساکنے را درو مسکنے

۱۱۲۴ منت گفتم امشب همیں جا کنیم — به بستانِ درویش خیمه زنیم

۱۱۲۵ تو گفتی نشاید خداوندگاه — بکنج فقیراں کند خوابگاه

۱۱۲۶ ندائی تو من روئے کم تافتم — به غفلت سوئے شهر بشتافتم

۱۱۲۷ چو شد روز آں مردِ روشن ضمیر — که بوداست دراں گلشن آرامگیر

۱۱۲۸ برایوانم آمد بهنگامِ بار — سلام و دعایم بگفت آشکار

۱۱۲۹ وزاں پس زباں در شکایت کشاد — بگفتا که اے شاهِ فرخ نژاد

۱۱۳۰ اگر دوش در کلبهٔ ایں فقیر — همی گشتے از لطف آرام گیر

۱۱۳۱ چه کم گشتے از عقل و هشیاریت — چو نقصاں شدی از جهانداریت

۱۱۳۲ بگفت ایں و بنهاد در ره قدم — بماندم من آزرده شرمنده هم

۱۱۳۳ بسے جستمش تا مرمت کنم — به پیشش ترا بس مذمت کنم

۱۱۳۴ بهیچ سبیل آں جهاں دیده مرد — باقبالِ من التفاتے نکرد

۱۱۳۵ دگر پنجم آنست ای هوشمند — چو شهنامه فردوسی نقشبند

۱۱۳۶ بیاورد و از من طلب کرد رے — تو دادن ندادی مرا رے بوے

۱۱۳۷ زدی رائے ناخوش دراں روزگار — که زر بایدش داد یک پیل بار

۱۱۳۸ زرایت مرا چوں فتاد ایں خطا — دلِ شاعر آزرده شد زاں عطا

۱۱۳۹ فقاعی ترشش زاں عطایم خرید — عطائے مرا در اهانت کشید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۱۴۰ جهان تا که باقی ست در هر دیار ازان رای ناخوشش منم شهریار

۱۱۴۱ حسن چون ز محمودِ کشور کشا سراسر نیوشید این قصه را

۱۱۴۲ ۲۶۴ دعا و ثنا گفت مر شهریار وزان پس بگفت ای خداوندگار

۱۱۴۳ بر انسان نسیان مرکب مدام گهی پخته را هم فتد رای خام

۱۱۴۴ نیفتد همه عمر کس را صواب نه همواره ریزد هوا دُرِّ ناب

۱۱۴۵ بدین معصیت بنده ماخوذ نیست که رایم فزون و خطا اندکی ست

۱۱۴۶ نخواهد خردمند در هیچ کار کند غفلتی در همه روزگار

۱۱۴۷ چو ضد رشش رود لیک حکم خدای فسرده شود مردم پخته رای

۱۱۴۸ چو بشنید این قصه شه از حسن پذیرفت عذرش دران انجمن

۱۱۴۹ بگفتش پس آنگاه فرمانروا کت افزون صواب ست و اندک خطا

۱۱۵۰ طفیلِ صوابت خطایت تمام ببخشیدم ای صاحب نیکنام

۱۱۵۱ دران روز دستور و فرمانروا شنیدم بگردند با هم صفا

۱۱۵۲ هم آخر کشیدند سر در نقاب ببردند با خود خطا و صواب

۱۱۵۳ خدا هر دو را رستگاری دهاد که بودند همواره در عدل و داد

وفات یافتن محمود سبکتگین و
جلوسِ پسرِ او محمد محمود ذکر

اولادِ محمود نور الله مرقدهم بر سبیلِ ایجاز

۱۱۵۴ شنیدم چو محمود فیروز فر جهان دیده در ضبطِ خود سر بسر

۱۱۵۵ بشکر خداوندِ پروردگار همی بود مشغول لیل و نهار

۱۱۵۶ ز تاریخ چون چار صد سال گشت زیادت بران بیست و یک برگذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۵۷ شده سی و شش سال ز عهد شاه — که خالی شد از ذات او تختگاه

۱۱۵۸ سفر کرد ازین خاکدان فنا — کمر بسته در عزم ملک بقا

۱۱۵۹ بلے هر که شد در جهان آشکار — همین است راهش سر انجام کار

۱۱۶۰ ولے هر که از فر بخت بلند — درین مزرعه تخم نیکی فگند

۱۱۶۱ خورد بر ز گلزار فرخندگی — بود مرگ او خوشتر از زندگی

۱۱۶۲ سفر چون کند زین کهن خاکدان — ز زندان زند خیمه در بوستان

۱۱۶۳ تن خاکیش از پاک گردد تمام — روان عزیزش بهر صبح و شام

۱۱۶۴ بمرغان جنت بود هم نفس — چو مرغ چمن کو بجست از قفس

۱۱۶۵ بود ساقیش حور و صهبا طهور — حریفش ملک در سرای سرور

۱۱۶۶ چو مستے که یاد آرد از دوستان — بهر دم بگوید دران بوستان

۱۱۶۷ بیا ساقیا از صراحی راز — مرا ده یکے ساغر جان نواز

۱۱۶۸ که افتم ز مستی برون زین چمن — بگلزار دیگر بگیرم وطن

۱۱۶۹ چو محمود ازین ملک شد در سفر — درین کاروان ماند از وی شش پسر

۱۱۷۰ ازان شش یکے بود عبدالرشید — که شهزاده بود اختر سعید

۱۱۷۱ دوم ابراهیم و سیوم اسمعیل — که بودند در راه دانش دلیل

۱۱۷۲ چهارم همان نصر محمود بود — دگر پنجم آن شاه مسعود بود

۱۱۷۳ ششم بود سلطان محمد که بخت — ز بعد پدر شاند او را به تخت

جلوس سلطان محمد ابن محمود سبکتگین و اولاد او طاب ثراهم و جعل الجنة مثواهم

۱۱۷۴ شنیدم چو محمود رفت از جهان — بیک جا شده جمله کار آگهان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۷۵F۴۷	چو مسعود بود است اندر عراق	چنین داد شان رو یکی در اتفاق
۱۱۷۶	که باشد محمد بجائے پدر	دگر روز سر لشکران سر بسر
۱۱۷۷	به هنگام بانگِ دهل خاستند	یکی تختِ فیروزه آراستند
۱۱۷۸	بران تخت نشاندند شهزاده را	به پیشش شده جمله خدمت گرا
۱۱۷۹	محمد چو بر تختِ محمود رفت	خبر زین حکایت به مسعود رفت
۱۱۸۰	شنیدم سپاهی کشید از عراق	که گم گشت در گرد او نه رواق
۱۱۸۱	خروشان در اقصائے غزنین رسید	چو آن قصه را اهل غزنین شنید
۱۱۸۲	سران سپه انجمن ساختند	نهانی یکی کار پرداختند
۱۱۸۳	شنیدم که گفتند با همدگر	که مسعود در ملک شائسته تر
۱۱۸۴	اگرچه محمد ز محمود زاد	نه بینیم در وی رهِ عدل و داد
۱۱۸۵	همان به کزین ملک دورش کنیم	بکنج قناعت صبورش کنیم
۱۱۸۶	روان میل در چشمِ او در کشیم	پئے ملک مسعود را بر کشیم
۱۱۸۷	سران چون چنین رائے ناخوش زدند	بهر خرمنِ خویش آتش زدند
۱۱۸۸	وزان پس بمسعودِ فیروزمند	فرستاد هر یک نهانی نوند
۱۱۸۹	که مائیم جمله هوا خواهِ تو	نظر داشته جمله بر راهِ تو
۱۱۹۰	بیا زود گت ملکِ غزنین دهیم	بفرقِ تو دیهیمِ شاهی نهیم
۱۱۹۱	بمسعود چون این حکایت رسید	سپه سوی غزنین سبکتر کشید

۱۱۹۲
چو نزدیکِ غزنین در آمد سپاه
همان قوم بر گشته بر تختگاه

میل کشیدن سرانِ لشکر چشمهاءِ محمد شاه ابنِ محمود شاه و حبس کردن و تاج و تخت بمسعود دادن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۱۹۳ بچشمِ محمد کشیدند میل — پسش حبس کردند بی قال و قیل

۱۱۹۴ وزان پس زغزنین برون آمدند — هواخواهِ مسعودِ سرکش شدند

۱۱۹۵ برابر ببردند تاج و دواج — ابا خدمتی و نثارِ خراج

۱۱۹۶ بگردند پابوسِ مسعود نیو — که بودست فرزند گیهان خدیو

۱۱۹۷ نهادند تاجش بسر در زمان — نثارش ببردند هر یک روان

۱۱۹۸ فراوان جواهر برسمِ نثار — فشاندند بر فرقِ آن شهریار

۱۱۹۹ به پیشش نهادند سر بر زمین — ستادند اندر بپا رو بمین

۱۲۰۰ گذشته بد از مرگِ شه هفت ماه — که مسعود محمود شد بادشاه

۱۲۰۱ شده ناصرالدین مرادرا لقب — که بوداست رادِ کیانی نسب

۱۲۰۲ بعهدش شنیدم که سلجوقیان — به غزنین سر کرّت سپاهی گران

۱۲۰۳ کشیدند بر قصدِ این شهریار — شکستند از لشکرش هر سه بار

۱۲۰۴ ببارِ چهارم هم آن قومِ شوم — کشیدند لشکر دران مرز بوم

۱۲۰۵ دران بار هر دو سپه تا سه روز — همی بود با هم گرکینه دوز

۱۲۰۶ بروزِ چهارم ز سلجوقیان — به پیچید مسعودِ سرکش عنان

۱۲۰۷ شکسته سری سوئے غزنین نهاد — همه نکبتش دستِ دشمن فتاد

۱۲۰۸ زغزنین همان سال آن سرفراز — بهندوستان شد پئے ترک و تاز

۱۲۰۹ به غزنین رها کرد مودود را — که بودی پسر شاهِ مسعود را

۱۲۱۰ چو بنمود فوجش بسے مرحله — شنیدم که در حدِّ ماریکله

۱۲۱۱ همان قوم کش داد تاج و نگین — کشیده یکی روز شمشیر کین

۱۲۱۲ بغفلت روان خونِ او ریختند — یکی فتنهٔ دیگر انگیختند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۲۱۳ چو مسعود یل بعد نه سال تخت — تهی کرد در خاکدان بر درخت

۱۲۱۴ محمد ز بیماری کله حبس بود — ازان حبس او را کشیدند زود

۱۲۱۵ دگر بر نهادند تاجش بسر — به بستند هر یک به پیشش کمر

۱۲۱۶ چو بگذشت ازان ماجرا چار ماه — سپه راند مودود از تختگاه

۱۲۱۷ کمر بست یکسر به کین پدر — بدادش خدا بر مخالف ظفر

۱۲۱۸ گرفت و بکشتش دران حربگاه — نه تنها که با آن گروه تباه

۱۲۱۹ که از غدر کشتند مسعود را — محمد بکردند فرمانروا

۱۲۲۰ چو مودود خونهای شان بر فشاند — به نه سال جای پدر ملک راند

۱۲۲۱ وزان پس ازین کاروان رخت برد — کلید جهان دیگران را سپرد

۱۲۲۲ پس از وی علی و محمد به تخت — بشرکت نشستند از زور بخت

۱۲۲۳ علی بود فرزند مسعود را — محمد پسر بود مودود را

۱۲۲۴ علی و محمد دران تختگاه — بشرکت چو راندند ملکی دو ماه

۱۲۲۵ شنیدم یکی روز سرلشکران — ز شاهی بکردند معزول شان

۱۲۲۶ سپردند خاتم به عبدالرشید — که بد پور محمود اختر سعید

۱۲۲۷ چو از دور ملکش برآمد دو سال — بکشتش هم آن طغرل بدسگال

۱۲۲۸ که سرلشکر عهد مسعود بود — غلامی ز خدام محمود بود

۱۲۲۹ به غزنین همو گشت فرمان روا — چهل روز چون رفت ازین ماجرا

۱۲۳۰ غلامان محمود فیروز فر — یکایک مر او را بریدند سر

۱۲۳۱ سپردند خاتم به فرخ نژاد — که بد پور مسعود محمود زاد

۱۲۳۲ چو از عهد او هفت سالی گذشت — مر او را شنیدم که قولنج گشت

۱۲۳۳ بران زحمت او از جهان رخت برد — ممالک بدست برادر سپرد

۱۲۳۴ شنیدم همان ابراهیم نهنگ — که بد پور مسعود فیروز جنگ

۱۲۳۵ ابا شاه سلجوقیان صلح کرد — کم افتاد با کس مر او را نبرد

۱۲۳۶ پسر سی و شش داشت دختر چهل   شهی بود گردن کش و شیر دل
۱۲۳۷ همه دختران را بسادات داد   همه کشور و شهر از و بود شاد
۱۲۳۸ بغزنین چهل سال ملکے براند   هم آخر خدایش ازین ملک خواند
۱۲۳۹ چو شد ابرهیم از جهان بر درخت   علاء الدول بعد از و شد بتخت
۱۲۴۰ که بودے پسر مهتر آن شاه را   که بر آل سلجوق بد بادشا
۱۲۴۱ مر آن شاه را نام مسعود بود   کریمے هم از آل محمود بود
۱۲۴۲ مگر سنجر ابن ملک شاه را   بغزنین همو گشت فرمان روا
۱۲۴۳ یکے خواهرے بود در حسن طاق   که نامش بخواندند مهد عراق
۱۲۴۴ شنیدم بعهد ملک ابرهیم   که بود است شاه حلیم و کریم
۱۲۴۵ چو شد صلح سلجوقیان نفاق   بمسعود دادند مهد عراق
۱۲۴۶ علاء الدول چون دران تختگاه   بنیروئے اقبال شد بادشاه
۱۲۴۷ همی راند ملکے چو شهزادگان   ز اکرام او شاکر آزادگان
۱۲۴۸ بر آمد چو از ملک او هفده سال   پنه جست در سایهٔ ذوالجلال
۱۲۴۹ F.49 چو مسعود ازین کاروان رخش راند   دو پور جهانگیر از وے بماند
۱۲۵ یکے ارسلان ابن مسعود زاد   که بعد از پدر تاج بر سر نهاد
۱۲۵۱ دوم بود بهرام کوکب یتاق   که مسعود زادش بمهد عراق
۱۲۵۲ بغزنین چو شد ارسلان شهریار   شنیدم بر آئین خود روزگار
۱۲۵۳ میان ارسلان و بهرام شاه   خلافے فتاد اندران تختگاه
۱۲۵۴ شنیدم که بهرام مسعود زاد   بسوئے نیاگان خود سر نهاد
۱۲۵۵ سیوم روز در ملک سلجوقیان   رسید از برادر شکایت کنان
۱۲۵۶ همان سنجر بن ملک شاه نیو   که بود ست سلجوقیان را خدیو
۱۲۵۷ روان کرد بر قصد غزنین سپاه   بکین خواهی چهره بهرام شاه
۱۲۵۸ همان ارسلان کرد با او مصاف   بسے حمله آورد بر کوه قاف
۱۲۵۹ هم آخر چو کارش در آمد به تنگ   . بیفتاد قاروره او بسنگ
۱۲۶۰ عنان داد از ان حربگه در فرار   چو فیروز شد سنجر کامگار

۱۲۶۱ همان ملکِ غزنین به بهرام داد   پس آنگه باقطاعِ خود سر نهاد

۱۲۶۲ ارسلان شنیدم دران تختگاه   دو سال و سه روز و دو مه بود شاه

۱۲۶۳ پس از وے دران ملک بهرام نیو   شد از یاریِ بخت کشور خدیو

۱۲۶۴ بروگشته سلجوقیان جمله یار   که بودند اجدادِ آن شهریار

۱۲۶۵ سوئے مادر از اهلِ سلجوق بود   مدد هم به سلجوقیان می نمود

۱۲۶۶ ز سوئے پدر بود آن شاهِ راد   ز ابناءِ محمودِ فرّخ نژاد

۱۲۶۷ شنیدم که شاهے کم آزار بود   عزیمت بقصدِ کسے کم نمود

۱۲۶۸ چو یک قرن افزون ز عهدش گذشت   فتورے بملکش پدیدار گشت

۱۲۶۹ شنیدم یکے لشکرِ اهلِ غور   بغزنین پئے قصدش آورد زور

۱۲۷۰ علاؤالدین آن شاهِ غوری نژاد   که او را برادر بدے سامِ راد

۱۲۷۱ خطابش جهانے جهان سوز خواند   شنیدم چو لشکر بغزنین براند

۱۲۷۲ بسر حدِّ آن بوم بهرام شاه   روان کرد از بهرِ دفعش سپاه

۱۲۷۳ دو لشکر یکے روز هم دست گشت   میانِ دو لشکر مصافے گذشت

۱۲۷۴ دران جنگ دولت شهِ دیوبند   که بد پورِ بهرامِ فیروزمند

۱۲۷۵ یکے تیر غوردوز مرکب فتاد   بسے سر برید آنگہے سر نهاد

۱۲۷۶ ازان واقعه شاهِ غزنین شکست   بغارت شده غوریِ چیره دست

۱۲۷۷ به هندوستان رفت بهرام شاه   بغزنین شده غوریانِ کینه خواه

۱۲۷۸ بکردند یک هفته ترک و تاز   وزان پس ز غزنین بگشتند باز

۱۲۷۹ چو بشنید بهرام این سرگذشت   که غوری ز غزنین عنان تاب گشت

۱۲۸۰ ز لاهور سر سوئے غزنین نهاد   دگر بار شد ضابطهٔ آن بلاد

۱۲۸۱ چو از عهدِ آن خسروِ نیکنام   چهل سال بگذشت ده مه تمام

۱۲۸۲ شنیدم کزین کاروان رخت برد   کلیدِ ممالک بخسرو سپرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۲۸۳	ملک خسرو آں ترکِ غزنیں نژاد	کہ بود است از آلِ محمود راد
۱۲۸۴	بہ غزنیں ہمو گشت فرماں روا	بعہدش جہاں یافت برگ و نوا
۱۲۸۵	شنیدم کہ در آخرِ ملکِ او	بغزنیں غزاں گشت پیکار جو

F.50

گرفتنِ غزان غزنیں را و بعدِ دہ سال غیاث الدین از ایشاں بستد

۱۲۸۶	بہ غزنیں یکایک غزاں تاختند	چو خسرو ملک بود ناساختہ
۱۲۸۷	بہ ہندوستاں رفت ناداده جنگ	گرفتند غزنیں غزاں بی درنگ
۱۲۸۸	بہ لاہور چوں آمد آں سرفراز	در آنجا یکے تختگہ کرد ساز
۱۲۸۹	برآمد چو از ملکِ او ہفدہ سال	سفر کرد زیں عالمِ دوں خصال
۱۲۹۰	بجایش پسر گشت فرماں روا	کہ ہم نام بد خسروِ راد را
۱۲۹۱	ہمی راند ملکے دراں تخت گاہ	ملک خسرو ش خواند خیل و سپاہ
۱۲۹۲	غزاں چوں بغزنیں دراں روزگار	گرفتند دہ سال و نہ مہ قرار

تاختنِ سلطان غیاث الدین ابنِ محمد سام در غزنیں

۱۲۹۳	غیاث الدین آں شاہِ غوری نژاد	کہ بد پورِ فرخندۂ سامِ راد
۱۲۹۴	چو بعد از پدر گشت صفدرِ غور	شنیدم سوئے غزنیں آورد زور
۱۲۹۵	سپاہ غزاں را بیک ہو شکست	چو افتاد آں تختگاہش بدست
۱۲۹۶	معز دین آں خسرو نامور	کہ مر سام را بود کہتر پسر
۱۲۹۷	غیاث الدیں او را بغزنیں گذاشت	سپاہی بگردش چو پروین گذاشت
۱۲۹۸	کہ نادر درو ہے کسے ترکتاز	بجگمش کمر بست ہر سرفراز

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۲۹۹ شده شهر و کشور هوا خواهِ او — نیازرده بوری هم از راهِ او

۱۳۰۰ به شصت و نه و پانصد آن چیره دست — چو محمود بر تختِ غزنیں نشست

۱۳۰۱ ز عہدش چو شش سال کامل گذشت — سپاہش ز غزنیں عناں تاز گشت

۱۳۰۲ خروشاں[1] درآمد بہندوستاں — ہمی گرد گلگشتِ ایں بوستاں

۱۳۰۳ چو در نہرواله سپاہش رسید — ہمیں قصۂ چیچند ہندو شنید

۱۳۰۴ پس آنگه از انجا خرامید تفت — ز اقصائے غزنیں سوئے غور رفت

۱۳۰۵ معزدین آں خسروِ ہند گیر — چناں شد بغزنیں سکونت پذیر

۱۳۰۶ گر ازانِ ہندوستاں را نخواند — ز قنوج در سمتِ گجرات راند

۱۳۰۷ ابا شاہِ غزنیں مصافے بکرد — صفِ فیل راند آنچناں در نبرد

۱۳۰۸ که اسپانِ افواجِ غزنیں تمام — رمیدند چوں وحشی دیده دام

۱۳۰۹ در افواجِ ترکاں شکستے فتاد — فلک رنجِ شاں جمله بر باد داد

۱۳۱۰ بامیدِ دیدارِ اتباعِ خویش — نهادند سر سوئے اقطاعِ خویش

۱۳۱۱ معزدین آں شاہِ اختر سعید — در اقصائے لاہور چوں در رسید

۱۳۱۲ بلاہور خسرو ملک بود شاه — که بد ترکے از آلِ محمود شاه

۱۳۱۳ بلاہور چوں شاہِ غزنیں رسید — بدو راہِ پیکار خسرو[2] ندید

۱۳۱۴ فرستاد پیلے بدستِ پسر — مطیعانه با او درآورد سر

۱۳۱۵ چو پیل و پسر شاہِ غزنیں گرفت — دمامه زد و راہِ غزنیں گرفت

۱۳۱۶ دگر سال[3] لشکر ز غزنیں کشید — در اقطاعِ لاہور یکسر رسید

۱۳۱۷ ملک خسرو آمد بدستش اسیر — بیک مه شد آنجا سکونت پذیر

۱۳۱۸ نواحئ لاہور را ضبط کرد — بحکمش کمر بست ہر جا که مرد

۱۳۱۹ فرستاد خسرو ملک را بغور — وز انجا سوئے ہند آورد زور

۱۳۲۰ دگر باره[4] آمد بہندوستاں — کمر بست بر قصدِ ایں بوستاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۱ درین بار بر سمتِ ہانسی فتاد — برخ کرّتِ اوّلین ترک داد

۱۳۲۲ F.4 شنیدم چو رایانِ ہند این خبر — شنیدند بستند در کین کمر

۱۳۲۳ پتھورا ز اجمیر لشکر کشید — بسے اہلِ ہندش بیاری رسید

۱۳۲۴ ز دہلی بہ پیوست گوبند رائے — بفوجِ پتھورا آں لشکر کشائے

۱۳۲۵ دگر جملہ رایانِ ہندی دیار — شدہ ساختہ از پئے کارزار

۱۳۲۶ بپردند حدِ ترائن سپاہ — صفِ غوریاں را گرفتند راہ

۱۳۲۷ صفِ ترک چوں در ترائن رسید — دو لشکر بہر جانبش خنجر کشید

۱۳۲۸ ازاں سوئے آں ہندوانِ دلیر — نکردند در سازِ پیکار دیر

۱۳۲۹ پتھورا شدہ پشتِ پیلے سوار — گرفتہ بقلبِ سپہ خود قرار

۱۳۳۰ بہ پیشش ستادہ یکے فوجِ پیل — خروشاں و جوشاں تر از رودِ نیل

۱۳۳۱ مقدم ہماں چیرہ گوبند بود — کہ بد چیرہ تر از تمامی ہنود

۱۳۳۲ چپ و راستِ شاں قومی از ہندواں — کہ کم بود در دفترے نامِ شاں

۱۳۳۳ وزاں جانبِ افواجِ ترکاں تمام — نشستہ بر اسپانِ گیتی خرام

۱۳۳۴ چپ و راستِ لشکر سرانِ سپاہ — قرارے گرفتہ بفرمانِ شاہ

۱۳۳۵ چو از ہر دو جانب صف آراستند — حریف از دو جانب ہمی خواستند

۱۳۳۶ شنیدم خود آں خسروِ چیرہ دست — خروشید و جوشید چوں شیرِ مست

۱۳۳۷ نہ در پیل دید و نہ در پیلباں — یکے حملہ آورد بر ہندواں

۱۳۳۸ شنیدم بدستش یکے نیزہ بود — چو خود راند خسرو بقصدِ ہنود

۱۳۳۹ خروشاں سوئے فوجِ گوبند راند — بسے خونِ ہندو درانجا فشاند

۱۳۴۰ چو گوبند را دید آں نامدار — دراں فوج بر پشتِ پیلے سوار

۱۳۴۱ برانگیخت رخشِ آں یلِ صف شکن — بزد نیزہ گوبند را بر دہن

۱۳۴۲ شنیدم کزاں زخم آں شیرِ مست — چو گوبند را چہار دندان شکست

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۳۴۳	همان چیره گوبند پرخاشگر	برانداخت ژوپین بران شیر نر
۱۳۴۴	چنان بازوش شد ز ژوپین فگار	که از اسپ افتاد آن شهریار
۱۳۴۵	یکی خلجی بود نزدیک شاه	چو شه را چنان دید در حربگاه
۱۳۴۶	دویده دوان در جنابش گرفت	کشیدش برون بر طریق شگفت
۱۳۴۷	چو لشکر دران حال شه را بدید	عنان را بعزم هزیمت کشید
۱۳۴۸	بافواج ترکان شکستی فتاد	سوی ملک خود هر یکی سر نهاد
۱۳۴۹	دگر باره شه چون ز هندوستان	شکسته سوی باختر شد روان
۱۳۵۰	درآمد بلاهور شهر سنده وار	در آنجا بسی سدّ کرد استوار
۱۳۵۱	شنیدم همی یک دو آنجا بماند	پس آنگه بغزنین ز لاهور راند
۱۳۵۲	چو در غزنین آمد شه شرزه زور	نوندی فرستاد در ملک غور
۱۳۵۳	همان خسرو ترک را با پسر	کشانید از خشم آن نامور
۱۳۵۴	مسافر شد آن خسرو خوش خصال	که در خسروی بد ده و چار سال
۱۳۵۵	همو ختم اولاد محمود بود	محیط کرم معدن جود بود
۱۳۵۶	شد آن روز از گردش آسمان	ز اولاد محمود خالی جهان

عزیمت نمودن سلطان معزالدین محمد[۲] بار سیوم
در هندوستان و فیروزی یافتن او بر ایشان

۱۳۵۷	شنیدم ز دفتر گشایان هند	که چون گشت دولت ز رایان[ٹ] سند
۱۳۵۸ F.52	معزدین آن غوری هندگیر	شبی بود در خواب خوش بر سریر
۱۳۵۹	بخواب اندرون دید آن شیر مست	یکی پیر مردی کلیدی بدست
۱۳۶۰	همی گفت کاین را بگیر ای جوان	وزین برگشا ملک هندوستان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۳۶۱ گمان برد سام است آن پیر مرد — که در خواب این مژده اظهار کرد
۱۳۶۲ چو بیدار شد شه کسی را نگفت — همی داشت این راز را در نهفت
۱۳۶۳ پس آن خواب هم خویش تعبیر کرد — دل خویش بر گفته پیر کرد
۱۳۶۴ پس آنگه سران سپه را بخواند — بر ایشان بسی گوهر و زر فشاند
۱۳۶۵ یکی رای زد همچو کار آگهان — که بر رای هندی زند ناگهان
۱۳۶۶ وزان پس بگفتا که ای دوستان — بباید شدن رو بهندوستان
۱۳۶۷ سران جمله پیشش نهادند سر — بفرمانش بستند هر یک کمر
۱۳۶۸ دگر ره چنین گفت دهقان پیر — یکی قصهٔ نغز و خاطر پذیر
۱۳۶۹ که چون شاه غزنین ز غزنین دو بار — سپه راند بر قصد هندی دیار
۱۳۷۰ دران وقت در ملک هندوستان — که آمد مروج‌تر از بوستان
۱۳۷۱ شهانرا بقنوج بد تخت گاه — در و رای جیچند صاحب کلاه
۱۳۷۲ دو کرت چو در هند خسرو بتاخت — بیکبار هم بخت با او نساخت
۱۳۷۳ گریزان سوی ملک خود هر دو بار — ز هندوستان رفت آن شهریار
۱۳۷۴ یکی روز غلطیده بر بستری — ببالین مادر نهاده سری
۱۳۷۵ تفکر همی کرد با خود بسی — بجز مادرش بر سرش کم کسی
۱۳۷۶ رسیدی بسر ملک هندوستان — بخاطر همی خورد حسرت نهان
۱۳۷۷ مگس گر نشستی بروی و سرش — براندی از و مهربان مادرش
۱۳۷۸ چو فکر نهانیش از حد گذشت — ز فکرش دل مادر آگاه گشت
۱۳۷۹ بپرسید کای شاه اقلیم گیر — چه فکر است کان می کنی در ضمیر
۱۳۸۰ دمی شد که چون مردم بی رفیق — بدریای اندیشه ماندی غریق
۱۳۸۱ بدل آنچه داری بمن باز گوی — بهاموں اندیشه تنها مپوی
۱۳۸۲ ز مادر چو بشنید این قصه شاه — بگفتا که ای مادر نیک خواه
۱۳۸۳ چو راز دل از من تو در خواستی — نه بینم گریزی بجز راستی

۱۳۸۴	بگویم کنون با تو اسرار دل	که دانم ندائے تو آزار دل
۱۳۸۵	پس آنگه زبان در شکایت گشاد	بنفرین فلک را همی کرد یاد
۱۳۸۶	بگفتا که در ملکِ هندوستان	براندم سپاهی دو کرّت گران
۱۳۸۷	گریزان بشهر آمدم هر دو بار	بود زین قبل خاطرم در فگار
۱۳۸۸	چو مادر شنید این سخن از پسر	بگفتا بدان شاهِ فرخنده فر
۱۳۸۹	که شاها سرت تا ابد سبز باد	بدستت خدا ملکِ عالم دهاد
۱۳۹۰	یکے پند از مادرِ خود شنو	چو معقول بینی پذیرنده شو
۱۳۹۱	بکارے که دل بندی ای کامیاب	سر از کوشش و سعیِ آن بر متاب
۱۳۹۲	دو بارت اگر بخت نومید کرد	دو صد بارِ دیگر تو جوینده گرد
۱۳۹۳	نه بینی که صد بار در هر نفس	ز روئے تو گرمی برانم مگس
۱۳۹۴	دو صد بارِ دیگر برآورده پیش	مگس آید از بهرِ مقصودِ خویش
۱۳۹۵	چه گفتند خوش خاک شویندگان	که بر زر رسد دستِ جویندگان[1]
۱۳۹۶ F.۵۲	چو این پند خسرو ز مادر شنید	دگر باره خاطر بهندش کشید
۱۳۹۷	به تختے نشست و خزانه گشاد	بهر مرد نقدی بمقدار داد
۱۳۹۸	یلے چار بودند در لشکرش	که بودند در سرکشی همسرش
۱۳۹۹	شده پیر در خدمت خسروان	بهنگامِ[2] پیکار هر یک جوان
۱۴۰۰	یکے خرمیل آں صفدرِ نامور	دوم چیره خرمند فرخنده فر
۱۴۰۱	سیوم البه صفدار کاموس زور	چهارم مکلبه ز پیرانِ غور
۱۴۰۲	تهِ حکم هر یک سپاهی گران	جهان گشته هر یک گران تا کران
۱۴۰۳	دگر بندگانِ شهِ کامگار	که شد هر یکے بعد او شهریار
۱۴۰۴	یکے تاجِ دیں یلدز آں مردِ راد	که شد بعدِ شه شاهِ غزنیں بلاد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۴۰۵	دگر آں قباچہ کہ در مولتاں	شہنشاہ شد بعد شاہِ جہاں
۱۴۰۶	دگر چیرہ التتمش نامور	کہ بد بندۂ قطب فرزانہ فر

جنبیدنِ سلطان معز الدین محمد ابنِ سام کرّتِ سیوم ؟

در ہندوستان و فیروزی یافتن بر ہندواں

۱۴۰۷	ملک قطب دیں ایبک از بندگاں	یکے بد ز خاصانِ شاہِ جہاں
۱۴۰۸	بگفتے شہنش جملہ اسرارِ خویش	بخلوت جز او کس نبودی بہ پیش
۱۴۰۹	بفرمود خسرو مر او را بر از	کہ ما را ہوائے سر افتاد باز
۱۴۱۰	دو بار از اقالیم ہندوستاں	دژم آمدیم اندریں بوستاں
۱۴۱۱	ولیکن دریں بار دارم امید	کہ گردد شبِ تیرہ روزِ سپید
۱۴۱۲	بتائید حق غارت غوریاں	رود راست در ملکِ ہندوستاں
۱۴۱۳	دگر آنکہ افواجِ اسپانِ ما	ندیدہ گہے ہیبتِ پیل را
۱۴۱۴	چو از پیل اسپانِ ما فی رمند	ضرورت سوارانِ ما ہر کمند
۱۴۱۵	بفرمائی تا چند پیلے چو کوہ	بسازند از چوب و گِل باشکوہ
۱۴۱۶	وزاں پس سپہ جملہ گردد سوار	بپوشد ہمہ آلتِ کارزار
۱۴۱۷	دراں صحنِ میداں در آید تمام	بتازد ہیونانِ گیتی خرام
۱۴۱۸	چو با پیل اسپانِ ما خو کنند	سوارانِ ما در وغا نشکنند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۴۱۹	چناں کرد آہنگ کہ فرمود شاہ	دگر روز از انجا رواں شد سپاہ
۱۴۲۰	ہمی راند لشکر بآہنگِ ہند	چو آمد بہ نزدیک اقصائے ہند

پیوستنِ چہل ترک تازی سوار سلطان

معز الدّین را در حدِّ سند

۱۴۲۱	چہل ترکِ چالاک تازی سوار	یکے روز پیوست بر شہریار
۱۴۲۲	بکار دغا ہر یکے رستمے	تہِ ہر یکے باد پا ادہمے
۱۴۲۳	بپرسید شاں خسرو روزگار	کہ ہاں می رسید از کدایں دیار
۱۴۲۴	کجا عزم دارید ازیں بوم و بر	چہ دارید در دل غرض زیں سفر
۱۴۲۵	یکے مرد زیرک ازاں چل گراز	دعا گفت بر خسرو سرفراز
۱۴۲۶	وزاں پس بگفت ای شہِ روزگار	چہل ترک مائیم از یک دیار
۱۴۲۷	ہم از ملکِ ترکیم و ترکی نژاد	یکے فتنہ مارا دراں ملک زاد
۱۴۲۸	ازاں حادثہ اے شہِ نامدار	تمامی بہشتیم خیل و تبار
۱۴۲۹	سر از کشورِ خویش بیروں زدیم	کہ در عزمِ فالِ ہمایوں زدیم
۱۴۳۰ F.54	کہ گشتیم مخصوصِ پابوس شاہ	بود بعد ازیں بختِ ما نیک خواہ
۱۴۳۱	چو بشنید شہ قصۂ حالِ شاں	بفرمود خلعت ابا مالِ شاں
۱۴۳۲	بسے داد شاں دل شہِ نیکنام	پس آنگہ رواں کرد با خود تمام
۱۴۳۳	ہمی راند لشکر شہِ ہوشیار	غنیمت گرانیدہ از ہر دیار
۱۴۳۴	چو از حدِ اقصائے ملتاں گذشت	باجمیر ایں ماجرا فاش گشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۴۳۵ ولیکن گر از ہرہ اندر دیار | زہیم پتھورا کند آشکار

۱۴۳۶ شنیدم پتھورائے مغرور رائے | چو در باب خود دید عونِ خدائے

۱۴۳۷ بیکبار بر ترک منصور گشت | بر آنگونہ زاں فتح مغرور گشت

۱۴۳۸ کہ از ہیچ کس التفاتے نکرد | بہ نزدش در آفاق کم ماند مرد

۱۴۳۹ بحد ترائن چو لشکر رسید | ہمہ عام و خاص ایں حکایت شنید

۱۴۴۰ نمی گفت کس ایں خبر پیش رائے | کہ مغرور بود آں سراسیمہ رائے

۱۴۴۱ ہم آخر چو لشکر در آمد بہ تنگ | سراسیمہ شد خلق بے صبر و سنگ

۱۴۴۲ بگوشش پتھورا یکے از زناں | بگفت ایں حکایت پژوہش کناں

۱۴۴۳ کہ اے رائے اقلیم ہندوستاں | بنوشید رازی ز شہ دوستاں

۱۴۴۴ شنیدم ہماں ترک بے شرم وار | کہ رو تافت از رائی در کارزار

۱۴۴۵ دگر بارہ آمد دریں بوم و بر | بیفگند ہر جانبے شور و شر

۱۴۴۶ پتھورا چو ایں قصہ را کرد گوش | بخندید خوش در آمد بجوش

۱۴۴۷ بفرمود تا تختِ بندی ز زر | بسازند بہرِ شہِ نامور

۱۴۴۸ گر ایں بار آں ترک آشفتہ رائے | چو با ما بگردد خصومت گرائے

۱۴۴۹ بدست آورم زندہ ہنگام جنگ | بیا تختِ بندی نہم بے درنگ

۱۴۵۰ چو آمد بنزدیکِ افواجِ ترک | کمر بست ہندو بتاراجِ ترک

۱۴۵۱ پتھورا برون زد یکے بارگاہ | بہ پیرامنش خیمہا زد سپاہ

مصاف کردنِ پتھورا و گوبند با سلطان معز الدین بار سیوم و کشتہ شدنِ ایشاں

۱۴۵۲ دگر ذکر شاہِ خبر گذار | عنان داد ہندوئی شب در فرار

۱۴۵۳ دو لشکر ستادند بر روی دشت — غبار از نهم طاق گردون گذشت

۱۴۵۴ بیکسوی آن هندوی چیره دست — به پیشش یکی فوج پیلان مست

۱۴۵۵ بقلب اندرون خود بیفشرد پے — همه هندوی چیده در فوج وے

۱۴۵۶ همان چیره گوبندک نابکار — که بشکست دندان او شهریار

۱۴۵۷ مقدم شده با همه خیل خویش — ستاد از پتهورا یک آماج پیش

۱۴۵۸ بدست چپش بهوله شد جای گیر — که بد مهته راے یعنی وزیر

۱۴۵۹ بدسته ز اوّل سوی دستِ راست — پے افشرد گردی ز بیداں نخاست

۱۴۶۰ دگر جانب آن شاه هند دشکار — صف آراستند از یمین و یسار

۱۴۶۱ بقلب سپه خود شد آرامگیر — بگردش همه فوج فرمان پذیر

۱۴۶۲ مقدم شده خربک دیوبند — سوی میمنه البه هوشمند

۱۴۶۳ مکلبه ستاده سوی میسره — که بد در همه کار مردی سره

۱۴۶۴ کهین گرده خرسیل فیروز جنگ — که بد آهنین دست و پولاد چنگ

۱۴۶۵ پس قلب لشکر یک آماج دار — بفرمان خسرو گرفته قرار

۱۴۶۶ F.55 همان قطب دین ایبک یک سپاه — بیاراست هر سو بفرمان شاه

۱۴۶۷ خود آمد بنزدیک خسرو ستاد — یکے آتشے بر نشسته بباد

۱۴۶۸ شنیدم درین بار با شهریار — رسیده سواری صد و سی هزار

۱۴۶۹ همه زیر پولاد و آهن نهاں — هیونانِ شان غرق برگستواں

۱۴۷۰ چو شد از دو سو لشکر آراسته — ز جولان شان گرد برخاسته

۱۴۷۱ همان چیره گوبند غرق غرور — بجنبید چون مردم ناصبور

۱۴۷۲ یکے فوج پیلان پولاد پوش — به پیش صف او دوان باخروش

۱۴۷۳ یکایک چو بر فوج خربک زدند — بسے دنبل و بوق و طاسک زدند

۱۴۷۴ سپر را در آورد خربک بروے — بجنبید از آنجا دران های و هوے

۱۴۷۵ بگفتا بیاران چالاک شست ‌‌ که بر پیلبانان بر آرند دست

۱۴۷۶ چو مجروح شد پیلبانے سہ چار ‌‌ سراسر صف پیل شد در فرار

۱۴۷۷ شنیدم صف پیل چوں بازگشت ‌‌ بزد کوس حربک زپیلاں گذشت

۱۴۷۸ چو شہ دید فوج عدد در فرار ‌‌ بفرمود تا از یمین و یسار

۱۴۷۹ بجنبند یکسر سران سپاه ‌‌ بتازند با لشکر کینہ خواه

۱۴۸۰ خود از قلب جنبید با سرکشاں ‌‌ ہمہ نیزه و تیر و خنجر کشاں

۱۴۸۱ چو ہندو بدید ایچنیں رستخیز ‌‌ ز ہیبت شده صف بصف در گریز

۱۴۸۲ صف ترک شد چیره زاں دستبرد ‌‌ کہ ہندو عناں در ہزیمت کشید

۱۴۸۳ ہمہ سرفرازاں بر آورده تیغ ‌‌ برانند بر ہندواں بیدریغ

۱۴۸۴ سپہ باز سر در غنیمت نہاد ‌‌ ہمہ رخت بر دست ترکاں فتاد

۱۴۸۵ پتھورا ہماں رائے اقلیم گیر ‌‌ بدست سپہ زنده آمد اسیر

۱۴۸۶ سرش را بریدند شیران غور ‌‌ ببردند پس بر شہ شیر زه زور

۱۴۸۷ بافتاد گوبند در حربگاه ‌‌ سرش را ببردند در پیش شاه

۱۴۸۸ گرفتند و بست زنجیر فیل ‌‌ خروشان و جوشاں ترازرد نیل

۱۴۸۹ بسے ہندی اسپ تازی نژاد ‌‌ در آں تاختن دست ترکاں فتاد

۱۴۹۰ بسے خیمہ و اسپ و زین ستور ‌‌ گرفت اہل لشکر دراں شر شور

۱۴۹۱ بسے ہندواں را بریدند سر ‌‌ نمودند دستے دراں بوم و بر

۱۴۹۲ شنیدم ہماں روز اجمیر را ‌‌ گرفتند ترکان کشور کشا

۱۴۹۳ معز دین آں شاه غوری نژاد ‌‌ در اطراف اجمیر دستے نہاد

۱۴۹۴ چناں راند در ہر طرف با شکوه ‌‌ کزاں سہم جنبید ہر جا کہ کوه

۱۴۹۵ نواحی اجمیر چوں ضبط کرد ‌‌ زاد طان ہندو بر آورد گرد

۱۴۹۶ همی گفت شکری برون از قیاس — چنین آید از مرد ایزد شناس

۱۴۹۷ شنیدم سران ریکی روز خواند — بسی زر بدامان هر یک فشاند

۱۴۹۸ رقیبانِ درگاه بر خاستند — یکی جشن گاهی بیاراستند

۱۴۹۹ درآمد یکی سایبانِ بلند — که بر بام خورشید سایه فگند

۱۵۰۰ ببستند آذین بهر چارسوی — نشستند رامشگران کو بکوی

۱۵۰۱ بیک هفته داد طرب داد شاه — نه بد لیک غافل ز شکر اله

۱۵۰۲ بلی هر که شکری بجا آورد — ز گیتی بدوران خود بر خورد

۱۵۰۳ شنیدم چو افواج هندو شکست — بسی هندوان زنده آمد بدست

۱۵۰۴ F.56 بپرسیده آن هندوان از شگفت — که آن فوجها کو که ما را گرفت

۱۵۰۵ همه سبز پوشان چابک سوار — نه هر یکی توسنی راهوار

۱۵۰۶ چو بشنید این قصه اهلِ سپاه — برفتند در حضرتِ پادشاه

۱۵۰۷ بگفتند این قصه بر شهریار — بر و پیش ازان گشته بود آشکار

۱۵۰۸ بدانست کین نصرت از ایزد است — کز افلاک بر شاکران وارد است

۱۵۰۹ زبان کرد وقف آن شهِ کامگار — بشکرِ خداوند پروردگار

۱۵۱۰ مباش ای خردمند فرخنده رای — همه حال غافل ز شکر خدای

۱۵۱۱ نگه کن کز آمیزش ماء و طین — چه نغز آفریدت جهان آفرین

۱۵۱۲ نخستین ز حیوانت مخلوق کرد — پس آنگاه ناطق بگفتی و مرد

۱۵۱۳ ز حیوان ناطق چو مرد آفرید — پس از جمله مردان ترا بر گزید

۱۵۱۴ ز دین محمد ترا بهره داد — در لطف بر جان پاکت گشاد

۱۵۱۵ بگیتی ترا داد فرمان دهی — همه شهر و کشور ترا شد رهی

۱۵۱۶ نگوئی اگر شکر پروردگار — ترا چون ظفر باشد ای شهریار

۱۵۱۷ که در مه زن و مرد و شاه و گدا — فریضه است که گویند شکر خدا

۱۵۱۸ کسی کو سر از شکر یزدان کشید — همه نعمتش سر بنقصان کشید

۱۵۱۹ باندرز خویشش گفته یاران مه — که هر حال مر بنده را شکر به

۱۵۲۰ دگر مفلسی نیز شکری بگوی — که منعم شوی هم درین جست جوی
۱۵۲۱ دگر منعمی شکر حق می گذار — که نعمت فزون گردد و پایدار
۱۵۲۲ به صحت بگو شکر تا هیچ درد — نه بینی بدهراے خردمند مرد
۱۵۲۳ دگر دردمندی همین است دوا — ندیدم جز این در جهاں کیمیا
۱۵۲۴ تو گر نعمت شکر دریافتی — ز کفران نعمت سری تافتی
۱۵۲۵ نگوی بجز شکر هر روز و شب — ز گفتار دیگر به بندی دو لب
۱۵۲۶ فریضه است بر جمله شکر خدا — خصوصاً که بر منعم و بادشاه
۱۵۲۷ شنیدم ز شاهان و از منعماں — چو حق دادشاں دسترس در جهاں
۱۵۲۸ فزوں چار کس گفت شکر خدا — دو منعم دو سلطان کشورکشا
۱۵۲۹ ز شاهاں یکے شاه غزنین نژاد — که نامش بخوانند محمود راد
۱۵۳۰ دگر غوری آں شاه والا نسب — که آمد معزدین اورا لقب
۱۵۳۱ ز منعم یکے معز و یحیی دگر — که بودند از لطف و احساں سمر
۱۵۳۲ برفتند اگر زین جهاں هر چهار — بود نام شان در جهاں پایدار
۱۵۳۳ مرا گر رسد دست بر بادشاں — بهر صبح نوشم مے عاشقاں
۱۵۳۴ میم شکر حق نقل نام کرام — درین میهماں خانه باشد مدام
۱۵۳۵ بهر صبح گویم ز تقریر روح — که گاه نشاطست وقت صبوح
۱۵۳۶ بیا ساقیا جام اسرار ده — مرا توبه از کوئی خمار ده
۱۵۳۷ چناں کن که از مستی آں شراب — ندانم گر آفاق گردد خراب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

محصّر کردن سلطان معزّ الدین کالیور را و بیرون آمدن دختر رائی کالیور بمصالحه باز گشتن

۱۵۳۸ معزّ دیں آں شاهِ دریا حشم — که در راهِ حق بود ثابت قدم

۱۵۳۹ چو فیروز شد بر سپاهِ هنود — دگر روز ازانجا عزیمت نمود

۱۵۴۰ F.47 سپه راند در جانبِ کالیور — پے پر تبسّم و لے پر سرور

۱۵۴۱ چو در کالیو آمد آں شهریار — نزد کس ز هندو بروں از حصار

۱۵۴۲ بخوردند دهشت ز افواجِ شاه — که دیدند عالم شده پر سپاه

۱۵۴۳ بگفتند کیں لشکرِ بیکراں — که بشکست افواجِ هندوستاں

۱۵۴۴ پتھورا و گوبند را سر برید — بیک حمله صفهائے شاں بر درید

۱۵۴۵ مبادا که قصدے کند بر حصار — ز بنیادِ هندو بر آرد دمار

۱۵۴۶ همان رائے کو بود در کالیور — دلش شد ز بے طاقتی ناصبور

۱۵۴۷ همی بود در روز و شب غرقِ غم — حصارش چو کشتی و دریا حشم

۱۵۴۸ همه اهل در سر بعشرت کشید — مگر هندواں را وعیدی رسید

۱۵۴۹ بهر جا که هندو بر آئینِ خویش — رعایت همی کرد بر دینِ خویش

۱۵۵۰ بکردند جشنے درونِ حصار — درونِ همه زار و بیروں فگار

۱۵۵۱ مگر رائے را دخترے بکر بود — که نور مه از حسنِ او میفزود

۱۵۵۲ شکستے بیک غمزه افواجِ صبر — بکردے به یکبار تاراجِ صبر

۱۵۵۳ بر آمد چو زیں قصّه ماهے سه چار — یکے طرفه زاد از روزگار

۱۵۵۴ همه غرقِ زیور ز سر تا بپائے — در آمد بقصد خورسی پیشِ رائے

۱۵۵۵ شنیدم دراں روز عشرت کناں — ابا شصت ہفتاد سیمیں تناں

۱۵۵۶ بتعظیم بوسید پائے پدر — نہ تنہا کہ با گلرخان دگر

۱۵۵۷ بگفتند کامی رائے اختر سعید — چو امروز مارا است روز و عید

۱۵۵۸ بدہ آنچہ ہر سال مرسوم ماست — بکن آنچہ رسم بر و بوم ماست

۱۵۵۹ پدر چوں ز دختر شنید ایں سخن — بگفت اے گرامی تر از جانِ من

۱۵۶۰ چو آمد تو قیدی ببستان ہند — یقین است ہر سال رایانِ ہند

۱۵۶۱ خراجے دیارے بدختر دہند — یکے تاج زریں بفرقش نہند

۱۵۶۲ ولیکن تو امسال معذور دار — کہ معزولم از ضبط ملکِ دیار

۱۵۶۳ دریں بوم و بر دیگرے بادشاست — زبیمش مرا خانہ زنداں سراست

۱۵۶۴ چو در ملکِ من دیگری ہست شاہ — بمعزولی از من خراجے مخواہ

۱۵۶۵ دگر خواہی از وی تجواہ ایں خراج — کہ شد جمع بر وی ہمہ ساد و باج

۱۵۶۶ چو دختر شنید ایں خبر از پدر — بروں آمد از حصن با زیب و فر

۱۵۶۷ بفرقش یکے تاجِ گوہر نگار — نشستہ بیک اشقر راہوار

۱۵۶۸ بدنبالِ او نازنیناں فزوں — ہمہ کردہ تلقیں بغمزہ فسوں

۱۵۶۹ شدہ ہر یکے بر ہیوناں سوار — یکایک بروں آمدند از حصار

۱۵۷۰ ز افواجِ ترکاں برآمد خروش — بہر جستۂ خوں درآمد بجوش

۱۵۷۱ بدیدند ترکاں بسوئے حصار — کمر بستہ ہر یک پئے کارزار

۱۵۷۲ بدیدند فوجے ز سیمیں تناں — ز زلفین ہر یک کمند افگناں

۱۵۷۳ ز غمزہ ہمہ ناوک و تیغ زن — ہمہ آہوانِ ملایک فگن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۵۷۴ چو دیدند ترکاں سپاہے چنیں — بدل گشت با مہر شاں حملہ کیں

۱۵۷۵ فگندند شمشیرہا در نیام — ببردند شاں بر شہ نیکنام

۱۵۷۶ ہماں دختر رائے در پیش بود — چو در روئے شہ دید شد در سجود

۱۵۷۷ دعا گفت شہ را بصد آفریں — بگفت آنگہ ای شاہ روئے زمیں

F. ۵۸ ۱۵۷۸ کہ از حد دریای تا آب سند — وعیدیست امروز در ملک ہند

۱۵۷۹ بامروز رایان ہندوستاں — بنوروز شستند بادوستاں

۱۵۸۰ بسے گنج مر دختراں را دہند — بسر ہائے شاں تاج زریں نہند

۱۵۸۱ من امروز بر عادت بوم خویش — طلب کردم از رائے مرسوم خویش

۱۵۸۲ چو معزول شد رائے ما از دیار — حوالہ مرا کرد بر شہریار

۱۵۸۳ شنیدم ہماں شاہ اختر سعید — چو زاں نازنیں ایں حکایت شنید

۱۵۸۴ عجب کرد خندید فرمود شاہ — کہ چیزے کہ می خواہی از من بخواہ

۱۵۸۵ شکر لب بگفت ای شہ نامور — نخواہم ز تو جز کہ ملک پدر

۱۵۸۶ ازیں کشور و بوم دستے بدار — نہ بیش تر کش ز زیر حصار

۱۵۸۷ چو بشنید شہ گفت کای سیمتن — بہ بخشیدمت آنچہ جستی ز من

۱۵۸۸ بشرطے کہ در قلعہ کالیور — بود رسم و آئین کفار دور

۱۵۸۹ یکے مسجد آنجا بر آرم بلند — رسانم صنم خانہا را گزند

۱۵۹۰ پذیرفت فرمان شہ آں نگار — وزاں پس خرامید سوئے حصار

۱۵۹۱ پدر را بگفت آنچہ از شہ شنید — ز فرمان شہ رائے چارہ ندید

۱۵۹۲ رضا داد بر قلع بتخانہا — بماند ایں حکایت بافسانہا

۱۵۹۳ بفرمان خسرو دراں روزگار — بنا شد یکے مسجدے در حصار

۱۵۹۴ بہند و ہماں ملک بخشید شاہ
دگر روز از آنجا رواں شد سپاہ

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

بازگشتن سلطان معز الدین محمد بن سام از هندوستان با فتح و نصر با کامهٔ دوستان و قطب الدین ایبک گذاشتن در کهرام

۱۵۹۵ چو از سالِ تاریخ پانصد گذشت — بران پانصد افزود هشتاد و هشت

۱۵۹۶ پتهورا و گوبند مقهور شد — حشمهای اسلام منصور شد

۱۵۹۷ چو هندوستان شاهِ غزنین گرفت — بزد کوس و در راهِ غزنین گرفت

۱۵۹۸ همان قطب دین ایبک رادرا — بهندوستان کرد فرمانروا

۱۵۹۹ بکهرام بگذاشت آن شهریار — کز انجا توان تاخت در هر دیار

۱۶۰۰ شنیدم که خسرو گهِ بازگشت — باقطاعِ گجرات در می گذشت

۱۶۰۱ یکی حصنِ محکم دران رهگذر — شهنشاه را آمد اندر نظر

۱۶۰۲ شد آن حصن را اهرنِواره نام — درو کرده بسیار هندو مقام

۱۶۰۳ دران قلعه ماهی بپیچید شاه — پیِ فتحِ آن حصن گم دید راه

۱۶۰۴ هم آخر شنیدم که از هندوان — ز اطراف شد جمع فوجی گران

۱۶۰۵ شبی هندوان از درون و برون — گرفتند اسلامیان را زبون

۱۶۰۶ دران شب ز غفلت شبا خون زدند — بسی ترک را جامه در خون زدند

۱۶۰۷ چو شه دید زانگونه مکرِ هنود — دگر روز از انجا تحاشی نمود

۱۶۰۸ پس از چند گاهی بغزنین رسید — سپاهش ز رنجِ سفر آرمید

۱۶۰۹ نشستند یکجا جدا ماندگان — بکردند یاد از خدا خواندگان

۱۶۱۰ کسی خنده می زد کسی می گریست — در آفاق ازین هر دو آزاد کیست

۱۶۱۱ بیک خانه ماتم بیک خانه سور — همی شد درین جنتِ پر قصور

۱۶۱۲ F.۵۹ یکی با غنیمت بغزنین رسید — بهندوستان دیگری شد شهید

۱۶۱۳ نداند جز این شیوه روزگار — که این را دهد مستی آنرا خمار

۱۶۱۴ چو در بزمِ ایام گردان ست دور — کس این بزم را کم رسیدست بغور

۱۶۱۵ بیا ساقیا بادہ در جام کن | مرا بے غم از دورِ ایام کن

۱۶۱۶ کہ گیرم ز مستی جہانے دگر | زنم خامہ در داستانے دگر

اشتغالِ صحائف عرض در بارِ قطب الدین ایبک پیشِ سلطان و طلب فرستادن سلطان قطب دین را

۱۶۱۷ ہماں قطب دیں ایبکِ نامدار | کہ در ہند بگذاشتش شہریار

۱۶۱۸ چو اقطاعِ کہرام مضبوط دید | بزد کوس سر سوئے میرٹھ کشید

۱۶۱۹ بہ پشتِ فرس فتح کرد آں حصار | بیک ہفتہ ضبط کرد آں دیار

۱۶۲۰ ہمی راند کامے دراں بوم و بر | ہمی کرد ہر روز فتحے دگر

۱۶۲۱ دگر روز لشکر ز میرٹھ کشید | سیوم روز در حصنِ دہلی رسید

۱۶۲۲ رواں فتح کرد آں حصارِ بلند | رسانید مر گمرہاں را گزند

۱۶۲۳ کتھیر ہمہ شد بفرمانِ او | ہمہ آں سر آمد بر ایوانِ او

۱۶۲۴ چو بگذشت ازیں ماجرا یک دو سال | لبے گردن آورد اندر دوال

۱۶۲۵ بہر روز اقطاعِ او میفزود | اطاعت بدو ہر کسے می نمود

۱۶۲۶ چو شد جمع بر وی فراواں سپاہ | برو غدر کردند اہلِ سپاہ

۱۶۲۷ کہ قطب دیں ار شاہِ آفاق گشت | برو دستان شہ آفاق بست

۱۶۲۸ چناں گشت مغرور از زورِ زر | کہ بہتر ز خود کس نداند دگر

۱۶۲۹ بگفتند بسیار راست و دروغ | زدندش بر شاہ شیرش چو دوغ

۱۶۳۰ چو شد شاہ از قطبِ دیں بدگماں | فرستاد پیکے پئے امتحاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۶۳۱ بدو گفت مر قطب دین را بگوی — که ای مردِ فرزانه و نیکخوی

۱۶۳۲ مهمی است ما را درین بوم و بر — که نتوان بآهنگ سپه برد سر

۱۶۳۳ در آنجا یکی مردِ بخرد بگذار — که در کارها باشد او هوشیار

۱۶۳۴ تو باشد که ایدر در آئی شتاب — نباید کنی غفلت ای کامیاب

۱۶۳۵ چو آن پیک بر قطبِ ایبک رسید — وزو بدگمانیِ خسرو شنید

۱۶۳۶ روان کرد بازش بدرگاهِ شاه — بدو گفت کای پیکِ حضرت پناه

۱۶۳۷ ز ایدر سبک سوی شه بازگرد — شتابان رهی کآمدی می نورد

۱۶۳۸ بپایان رسانی چو راهِ دراز — زمین بوس پای شهِ سرفراز

۱۶۳۹ از آن پس بگو از زبانم دعا — ز بعدِ دعا گو بفرمان روا

۱۶۴۰ که هست ایبکت بندهٔ نیکخواه — نگردد ز درگاهِ تو هیچگاه

۱۶۴۱ چو ایبک روان کرد آن پیک را — که بود آمده از درِ پادشاه

۱۶۴۲ پس از هفتهٔ خود همان مردِ کار — روان شد سوی حضرت شهریار

عزیمت نمودن قطب الدین ایبک در غزنین و شمس الدین التتمش را به هندوستان گذاشتن

۱۶۴۳ یکی بندهٔ ترک با احترام — که التتمش آن بنده را بود نام

۱۶۴۴ سری بود در حالت کارزار — خردمند زیرک بهر کار و بار

۱۶۴۵ محلی گرفته بدرگاه شاه — زده چشم از وی سران سپاه

۱۶۴۶ F.60 ملک قطب دین ایبکِ دوست روی — که میمون سیر بود فرخنده خوی

۱۶۴۷ چو در سمت غزنین علم برفراشت — همو را بهندوستان برگماشت

۱۶۴۸ همی راند خود با سپاهِ گران — بر آهنگِ پابوسِ شاه جهان

۱۶۴۹ چو در راهِ آن واره آمد سپاه — بشورید هند و شده کینه خواه

۱۶۵۰ چو بودند چیره دراں روزگار — دو فرسنگ پیش آمدند از حصار

۱۶۵۱ ہماں قطبِ دیں ایبکِ سرفراز — کہ بودست شیری گہ ترک و تاز

۱۶۵۲ چو از دور افواجِ ہندو بدید — زمانے عنانِ فرس بر کشید

۱۶۵۳ طلب کرد یارانِ ہمدست را — کہ بودست شیرے بدشتِ وغا

۱۶۵۴ بگفتا کہ اے ہمعنانانِ من — نمائیم دستے دریں انجمن

۱۶۵۵ ز آرایشِ صف بداریم دست — یکا یک بتازیم چوں شیرِ مست

۱۶۵۶ بیکدم صفِ ہندواں بشکنیم — پس آنگاہ قصدِ زرشاں کنیم

۱۶۵۷ بگفت ایں و بر سمتِ ہند براند — بر آورد تکبیر و مرکب جہاند

۱۶۵۸ صفِ ہندواں ہم بیک ہو شکست — بہر جا سرے زندہ آمد بدست

۱۶۵۹ پیاپے رسیدند ترکانِ یل — فگندند در حصنِ ہندو خلل

۱۶۶۰ گرفتند بر پشتِ اسپ آں حصار — کہ بد فتحِ شاں ناصر و بختیار

۱۶۶۱ چو قطبِ دیں آں دز بیکسر گرفت — جہاں ماند ازاں چیرگی در شگفت

۱۶۶۲ بروزے دو سہ کرد آنجا مقام — بہ پیچید اسبابِ آں در تمام

۱۶۶۳ دگر روز کز قبۂ نیلگوں — بر آورد شاہِ فلک سر بروں

۱۶۶۴ یکے را ز خویشاں در آنجا گذاشت — یکے فوجِ لشکر برو وا گذاشت

۱۶۶۵ سپہ خود بر آہنگِ غزنیں براند — رہی می نوشت و زری می فشاند

۱۶۶۶ شنیدم چو نزدیکِ غزنیں رسید — بغاری تمامی سپہ در کشید

۱۶۶۷ ازاں غار خود یک سوارہ برفت — سوئے شہرِ غزنیں خرامید تفت

۱۶۶۸ چو شب شد بخلوتگہِ روزگار — بہ بست آسماں چادرِ زرنگار

۱۶۶۹ بخلوت در آمد ششِ نیم روز — شدہ[1] ملکِ سلطانِ شب ملکِ روز

۱۶۷۰ پُر از مشک شد حقۂ آسمان — شدہ عالمِ پیر از سر جواں

۱۶۷۱ بغزنیں در آمد ملک قطبِ دیں — وزیری کہ بوداست اورا قریں

۱۶۷۲ نخستیں سوئے خانۂ او شتافت — کہ او را یکے دوستِ فرزانہ یافت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۶۷۳ چو پیشِ درش آمد آن نامور | بگفتار قیبان کنندش خبر
۱۶۷۴ رقیبان بگفتند دستور را | که آمد سوارے بر ایوان ما

له

۱۶۷۵ بتعجیلت آن مردِ عجلت گرای | همی خواند ای صاحب پخته رای
۱۶۷۶ چو دستورِ دانا شنید این خبر | برون آمد از خانه تعجیل تر
۱۶۷۷ شد از دیدنِ ایبک اندر شگفت | بصد فرحت آنگه کنارش گرفت
۱۶۷۸ پس آنگه دمے هر دو در پیشِ در | بگفتند احوالِ خود مختصر
۱۶۷۹ براندند ازاں پس بدرگاهِ شاه | به همراهی آن هر دو مردان راه
۱۶۸۰ رسیدند چوں بر درِ شه فراز | وزیرِ نکو خلق مهماں نواز
۱۶۸۱ ملک قطب دیں را بر ایواں نشاند | بکاخ اندروں خود خراماں براند
۱۶۸۲ چو در پیشِ شه آمد آن مردِ راد | زبانِ دعا بعدِ خدمت کشاد[له]
۱۶۸۳ F.61 پس آنگه بگفت آن وزیرِ امیں | که ای خسروِ جمله روئے زمیں
۱۶۸۴ اگر شاه را بے گه آزرده ام | دو مژده بیکبار آورده ام
۱۶۸۵ یکے آنکه ایبک به پیشِ درست | که از بندگانِ شه کشور است
۱۶۸۶ دوم ابن واره را فتح کرد | هماں مردِ فیروز بختِ نبرد
۱۶۸۷ ازاں پس بدرگاهِ شاه آمدست | بصد عاجزی عذرخواه آمدست
۱۶۸۸ چو بشنید شه این سخن از وزیر | شگفت از طرب شاهِ روشن ضمیر
۱۶۸۹ پس آنگه بگفت ایبکِ کامیاب | درونِ سراپرده آید شتاب
۱۶۹۰ دوید آنگه آن صاحب خوب رای | زپیشِ شهنشاهِ کشور کشای
۱۶۹۱ به نوّاب پروانه بر شه رساند | ملک قطبِ دیں را درون تر بخواند
۱۶۹۲ چو ایبک رخِ شاهِ عالم بدید | زمیں بوسه داد آنگهے در دوید
۱۶۹۳ بعد آرزو کرد پابوسِ شاه | پس آنگاه آن بندهٔ نیک خواه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۶۹۴ کلید وزِ اہرآں دارہ را | بیفگند در پائے فرماں روا
۱۶۹۵ بگفتا جز ایں خدمتے بہر شاہ | بسے دارم ایدر میانِ سپاہ
۱۶۹۶ سپہ را ازینجا سہ فرسنگ وار | نہاں کردہ ام ای شہِ کامگار
۱۶۹۷ چو بشنید فرمود شاہِ جہاں | کہ اے مردِ ممتاز کار آگہاں
۱۶۹۸ مرا ذات تو از ہدایا بس است | جہاں خواستن کار ہر ناکس است
۱۶۹۹ پس آنگہ بدو خسروِ کامراں | سہ خلعت بفرمود در یک زماں

پنہا کردن سلطان معزالدین قطب ایبک را زیر تخت و طلب کردن طایفہ کہ در باب او سخنے گفتہ بودند

۱۷۰۰ شنیدم ہماں ایبکِ ہوشیار | دراں شب نرفت از برِ شہریار
۱۷۰۱ ہمہ شب شہ و ایبکِ نامور | بگفتند احوال با یک دگر
۱۷۰۲ چو شد روز گفت آں شہِ نیکبخت | بہ ایبک کہ گرد و نہاں زیر تخت
۱۷۰۳ خود آنگاہ ہم اول بامداد | براں تخت با خرمی بار داد
۱۷۰۴ طلب کرد آں قوم روباہ فن | کہ گفتند در باب ایبک سخن
۱۷۰۵ شنیدم چو آں زمرۂ نابکار | رسیدند پیشِ شہِ کامگار
۱۷۰۶ بدایشاں بگفت آں شہِ ہوشمند | کہ اے زمرۂ نابکار و نژند
۱۷۰۷ چہ گوئید در باب ایبک کنوں | دہید از سرِ راستی خط بخوں
۱۷۰۸ کہ گر ایبک آید بر ایوانِ ما | نتابد سر از حکم و فرمانِ ما
۱۷۰۹ بود خونِ ہر یک ہباؤ ہدر | در آرید ہر یک دریں شرط سر
۱۷۱۰ چو آں قوم از شاہِ روشن ضمیر | شنیدند دادند خطِ ناگزیر
۱۷۱۱ وزاں پس بگفت آں شہِ نیک بخت | کہ ایبک بروں آید از زیر تخت
۱۷۱۲ بفرمانِ شہ ایبک آمد بروں | دعا و ثنا گفت شہ را فزوں
۱۷۱۳ بعد عذر بنہاد سر بر زمیں | بدیدند اہلِ یسار و یمیں

۱۶۱۴	همان قوم از آن حال حیران شدند	ز خط دادن خود پشیمان شدند
۱۶۱۵	قلم چون بیا سود در شرط سر	چه سود از پشیمانی الا ضرر
۱۶۱۶	غرض بعد از آن گفت فرمان روا	که خونی بریزند آن قوم را
۱۶۱۷	دران حال آن ایبک مرد راد	بصد عذر در پای شه سر نهاد
۱۶۱۸	بگفتا که ای شاه فرخنده فن	بکن جان این قوم انعام من
۱۶۱۹ F.62	که ایشان بجانم بدی کرده اند	دل شاه را نیز آزرده اند
۱۶۲۰	همان به که از خونشان بگذری	که شاه جهان بخشش و جان پروری
۱۶۲۱	شنیدم چو دید آن سرافراز راد	که ایبک سر اندر شفاعت نهاد
۱۶۲۲	ببخشید جانهاء آن قوم را	بفرمود کردن ز غزنین جدا
۱۶۲۳	با ایبک بفرمود پس شهریار	که ای سرکش بخته و هوشیار
۱۶۲۴	همین لحظه بر بارگی برنشین	ره راست لشکرگه خود گزین
۱۶۲۵	چو فردا کشد سر ز کوه آفتاب	ابا لشکر خود بیاید بشتاب
۱۶۲۶	دگر روز کاین گنبد دیرپای	شد از روی خورشید پرده گشای
۱۶۲۷	برآورده شاه فلک تیغ تیز	بشد لشکر اختر اندر گریز
۱۶۲۸	بارکان دولت بفرمود شاه	که هر یک پیاده نوردند راه
۱۶۲۹	همه خدمتی بهر ایبک برند	بتعظیم او جمله پی افشرند
۱۶۳۰	چو شد روز ایبک به حضرت رسید	همان اخترش سر بگردون کشید
۱۶۳۱	همه سرفرازان بفرمان شاه	پیاده دو فرسنگ بریدند راه
۱۶۳۲	چو در شهر آمد همه در رکاب	دویدند تا زو نیاید عتاب
۱۶۳۳	چو در حضرت شاه ایبک رسید	شهنشه ز حجاب حضرت شنید
۱۶۳۴	بفرمود کان فخر کار آگهان	سوارا در آید بکاخ شهان
۱۶۳۵	فرو ناید از اسپ جز پیش تخت	بر آئین شاهان فیروز بخت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۷۳۶	چو ایلک ز حجاب این مژده یافت	سوارا درون سرا برشتافت
۱۷۳۷	ز فرمان خسرو گریزے ندید	بیامد فرو چون بحضرت رسید
۱۷۳۸	شهش کرد تعظیم برپای خاست	دوید ایلک انگه سوی شه شتافت
۱۷۳۹	ببوسید پا شه کنارش گرفت	سراسر بزر از نثارش گرفت
۱۷۴۰	وزان پس شهنشه برآمد بتخت	بکرسی نشست ایلک نیک بخت
۱۷۴۱	شهش دمبدم گرم پرسی نمود	بسے تخت حرمت بکرسی نمود
۱۷۴۲	بفرمود شه تا بشهر و دیار	به بندند آذین ملوک و کبار
۱۷۴۳	شده ایلک و شاه مجلس فروز	بکردند هر دو طرب چند روز
۱۷۴۴	وزان پس بفرمود شاهِ جهان	که ایلک رود هم بهندوستان
۱۷۴۵	بسے خلعتش داده شاه کریم	بسے خورد سوگندهائے عظیم
۱۷۴۶	که گر جمله عالم شود یک زبان	نگردم ز ایلک گهے بدگمان

عزیمت نمودن سلطان معزدین محمد ابن سام کرتِ چهارم بهندوستان و فیروزی یافتن بر جیچندرائے قنوج

۱۷۴۷	چو بر پانصد افزود سالے نود	هوائے بهاران شد اندر رسد
۱۷۴۸	خرامید هر یک سوئے بوستان	شهِ غزنین آمد بهندوستان
۱۷۴۹	چو بشنید ایبک که شاهِ سعید	دگر باره در هند لشکر کشید
۱۷۵۰	ز کهرام آورد بیرون سپاه	در اثنائے ره کرد پابوس شاه
۱۷۵۱	ز خرج سپاه و ز دخل دیار	همه یک بیک گفت بر شهریار
۱۷۵۲	بسے خدمتش پیش خسرو کشید	بسے آفرینش ز خسرو رسید
۱۷۵۳	وزان پس به شه گفت آن نیک خواه	کز اقبالت اے شاه گیتی پناه
۱۷۵۴	بسے دژ گرفتم ز هندوستان	بسے خار کندم ازین بوستان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۷۵۵ ع ۶۳ ولیکن بماندست یک کهنه خار — که آمد فرا جسم دریں مرغزار

۱۷۵۶ هماں رائے قنوج کشور کشا — که نامش بخوانند جیچند رائے

۱۷۵۷ یکے لشکرے دارد آں نابکار — که بگذشت از حدِّ حصر و شمار

۱۷۵۸ بسے پیل دارد چو البرز کوه — مهیا بسے لشکرِ باشکوه

۱۷۵۹ ز اقصائے دریا و تا حد سند — به پیشش کمر بسته رایان هند

۱۷۶۰ ز رایان هند و همه برتر است — سر جمله رایاں همه افسر است

۱۷۶۱ اگر خیزد آں خار ازیں بوستاں — شود ملک مالک هندوستاں

۱۷۶۲ چو رایات اعلیٰ بایدر رسید — سپه باید اکنوں بقصدش کشید

۱۷۶۳ دریں بار شاها تقدم منم — کز اقبال شه لشکرش بشکنم

۱۷۶۴ همیں شاهِ عالم تماشا کند — که ایبک چه جلدی در آنجا کند

۱۷۶۵ چو ایں قصه خسرو ز ایبک شنید — بر و آفریں کرد و رایش گزید

۱۷۶۶ دگر روز کز پردهٔ نیلگوں — عروس جهانتاب آمد بروں

۱۷۶۷ شنیدم شه و ایبکِ نیک خواه — بقنوج راندند یکسر سپاه

۱۷۶۸ چو در حد چندوال لشکر رسید — ز قنوج جیچند لشکر کشید

۱۷۶۹ شنیدم که آں ایبکِ راست کیش — بیک منزل از شه همی رفت پیش

۱۷۷۰ بچندوال چو در رسید آں نهنگ — که هموار بوداست فیروز جنگ

۱۷۷۱ یکے برهمن آمد او را به پیش — بگفتش بگو قصهٔ رائے خویش

۱۷۷۲ سرانِ سپه کو و لشکر کجاست — هماں رائے ایں بوم و کشور کجاست

۱۷۷۳ پس آں برهمن داد او را خبر — به پیشش بصد عجز بنهاد سر

۱۷۷۴ بگفتا که اے ترک هندو شکار — از اینجا سپاه است دو فرسنگ وار

۱۷۷۵ دو روز است جیچند کشور کشائے — بصحرائے آمد سکونت گرای

۱۷۷۶ و عیدست در ملکِ هندوستاں — سه روزی دگر هست باقی ازاں

۱۷۷۷ بگسترده هندو همی ([illegible]) بساط — همه مست و عیش اند و غرق نشاط

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

١٦٧٨ چناں اند مشغول نوشش عقار | کزیشاں نیابی یکی ہوشیار

١٦٧٩ چو ایبک ز ہندو شنید ایں خبر | طلب کرد اصحاب را سر بسر

١٦٨٠ وزاں پس بگفتا کہ ای سرکشاں | نماند کسے در جہاں جاوداں

١٦٨١ مگر آنکہ نامے برد از غزا | چو رستم نہد سر بکار وغا

١٦٨٢ یک امروز اگر دل بہیجا نہید | مرا گاہ و بیگاہ یاری دہید

١٦٨٣ ز افواج ہندو برآریم گرد | بکوشیم از جاں بکار نبرد

١٦٨٤ ز کفار خالی کنیم ایں دیار | برآریم از گلشن ہند خار

١٦٨٥ بفرقد علمہائے اسلام را | رسانیم چوں لشکرِ مصطفےٰ

١٦٨٦ چو مرداں بہمت برآریم نام | بدنیا و عقبیٰ بگیریم کام

١٦٨٧ شنیدم چو ایبک بسرلشکراں | بکرد آں نصیحت پژوہش کناں

١٦٨٨ ہماں چیرہ التتمش سرفراز | کہ بد محرم خاص ایبک براز

١٦٨٩ یکے ترک بود ست اختر سعید | کہ ایبک بفرمانِ شاہش خرید

١٦٩٠ بہ پیشِ شہنشاہ با کھوکھراں | زدہ تیغہا ہمچو کند آوراں

١٦٩١ شہنشہ بارہا دادہ تشریف خاص | کہ بودے بہر معرکہ در قصاص

١٦٩٢ پسر خواندہ ایبک مرآں ترک را | بدادش خط عتق فرماں روا

١٦٩٣ F.64 عجب بندہ کز لطف پروردگار | شد آزاد و پیش اند خداوندگار

١٦٩٤ غرض آنکہ چوں ایبکِ چیرہ دست | بجائے کہ پیش آمدہ بت پرست

١٦٩٥ ابا لشکر خویش چوں باستاں | بگفت از نصیحت یکی داستاں

١٦٩٦ شنیدم کہ التتمش دیو بند | بگفتا بصفدار فیروزمند

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۷۹۷ — که امروز مائیم و دشت نبرد — ز افواجِ هندو بر آریم گرد

۱۷۹۸ — چو شیران ز پیلان نتابیم سر — چو پیران به بندیم در کین کمر

۱۷۹۹ — بتازیم بر رائے هندوستان — بگیریم اطرافِ آن بوستان

۱۸۰۰ — در اوطان کفار آتش زنیم — درین ملک اسلام ظاهر کنیم

۱۸۰۱ — چو بر ایبک التمش این قصه گفت — دل ایبک از عیش چون گل شگفت

۱۸۰۲ — دگر سرکشان هم درین کار سر — نهادند پس ایبکِ نامور

۱۸۰۳ — فرس راند از انجا برسم غزا — همی رفت گه پویه گه با شتا

۱۸۰۴ — خروشان چو بر فوجِ هندو رسید — سپاهش همه تیغها بر کشید

۱۸۰۵ — بر افواجِ هندو یکے هوز د ند — بسے تیغ بر روئے هندو زدند

۱۸۰۶ — یکے لحظه ترکانِ هندو شکار — صفِ هندرا همچو مردانِ کار

۱۸۰۷ — نداوند فرصت دران دشت کین — شکستندشان از یسار و یمین

۱۸۰۸ — شنیدم همان رائے هندی دیار — چنان گشت گم اندران کارزار

۱۸۰۹ — که کس باز کم گفت ازوی نشان — مگر بے سپر گشت در کشتگان

۱۸۱۰ — ز هندو کسے زنده زانجا نرفت — بهر سوئی ترکان خرامیده تفت

۱۸۱۱ — بکشتند از هندوان خاص و عام — گرفتند اسبابِ هندو تمام

۱۸۱۲ — بدست آمده هفصد و اند پیل — زده لشکرِ هند طبلِ رحیل

۱۸۱۳ — ز اسبابِ هندی چه گویم که چند — گرفتند ترکانِ فیروزمند

۱۸۱۴ — دران شب همانجا فرود آمدند — بنوشِ مے و ساز رود آمدند

۱۸۱۵ — دگر روز صفدار غوری رسید — سبکدستی ایبک بشنید

۱۸۱۶ — وز آن چیرگی ماند اندر شگفت — بصد آفرین در کنارش گرفت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۸۱۷ وزاں پس بدو خلعتِ خاص داد — بدستش یکے بوسہ ز اخلاص داد

۱۸۱۸ بالتمشِ راد و دیگر سراں — بفرمود تشریف شاہِ جہاں

۱۸۱۹ دگر روز شہ ایبکِ راد را — بگفت اے سرافراز کشور کشا

۱۸۲۰ چو دستے بتاراجِ ہند و تراست — ہمی تاز ہر سو کہ جلد و تراست

۱۸۲۱ شکستے صفِ رایانِ ہند — مخور غم ز کشور کشایانِ ہند

۱۸۲۲ سراسر ہمی گیر ایں مرز بوم — دمارے برآور ز کفارِ شوم

۱۸۲۳ چو با ایبکِ ایں گفت فرمانروا — بگفت ایبکش بعد مدح و دعا

۱۸۲۴ کہ از من چہ کار آید اے شہریار — چہ خیزد ز دستم گہِ کارزار

۱۸۲۵ یکے بندہ ام ہم زرخریدہ امِ شاہ — مرا لطفِ شہ کرد امیرِ سپاہ

۱۸۲۶ ہم از قوتِ شاہ بشتافتم — کہ بر فوجِ ہند و ظفر یافتم

۱۸۲۷ ہر آں کار کاید ز دستم درست — ہمہ پرتوِ ظلِ رایاتِ تست

۱۸۲۸ وگرنے مرا دست نیست آنچناں — کہ بر فوجِ مورے شوم کامراں

۱۸۲۹ وزاں پس معز دین آں شاہ راد — بہ ایبک یکے خلعتِ خاص داد

۱۸۳۰ بہندوستاں جای خویشش گذاشت — وزاں پس سوئے غزنیں آہنگ داشت

۱۸۳۱ F. 65 پس از چند گاہے دراں تختگاہ — نزولے بفرمود رایاتِ شاہ

۱۸۳۲ ز غزنیں شنیدم کہ سالے سہ چار — نجنبید آں خسروِ کامگار

۱۸۳۳ وزاں پس سپہ جانبِ طوس راند — در اقصائے آں ملک سالے بماند

۱۸۳۴ دیارِ سرخس و نواحیِ طوس — شد از عدلش آراستہ چوں عروس

۱۸۳۵ بہر سو در اطرافِ آں مرغزار — بکردی ز اقبالِ تازہ شکار

۱۸۳۶ بمالیدی اقصائے آں بوم و بر — گرفتے بہر عزم شہرے دگر

۱۸۳۷ سرِ سرکشاں را کشیدی بدام — رسانیدی اصحابِ دیں را بکام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ

رسیدن خبر وفات غیاث الدین محمد سام بمعز الدین محمد سام و ملک غور بحواله غیاث الدین محمود محمد سام کردن

۱۸۳۸	یکے روز شه بود با صد فراغ	که از کشور غور آمد الاغ
۱۸۳۹	بصد خستگی گرد پابوس شاه	یکے نامه پیش کرد عنوان سیاه
۱۸۴۰	ز حجاب بگذشت نزدیک برد	بدست شهنشاه کرد آں سپرد
۱۸۴۱	ز دستش چو بستد شد از دست شاه	که عنوان آں دید یکسر سیاه
۱۸۴۲	بدست خود آنگاه آں شاه راد	چو آشفتگاں مهر نامه گشاد
۱۸۴۳	همی خواند و از دیده خوں فشاند	چو مقصود مضمون آں نامه خواند
۱۸۴۴	قبا کرد جامه بر آورده آه	بیفگند بر خاک از سر کلاه
۱۸۴۵	بیفتاد گریاں بخاک از سریر	همی گفت هر دم بشور و نفیر
۱۸۴۶	که باز دے اقبال جاهم شکست	فلک دولتم را کنوں دست بست
۱۸۴۷	غیاث الدیں آں شاه عالم نماند	به عالم بجز جائے ماتم نماند
۱۸۴۸	تهی ماند بے ذات او تخت غور	کنوں سامیاں را بود زرد زور
۱۸۴۹	ز گیتی سفر کرد آں پور سام	که بود است در دودماں پور سام
۱۸۵۰	دل شاه غزنیں در آں روزگار	بمرگ برادر چناں شد فگار
۱۸۵۱	که یک هفته بر خلق ننمود روی	پس از هفته آں شه نامجوی
۱۸۵۲	روان کرد لشکر براهنگ غور	فرستاد از آں کشور و بوم شور
۱۸۵۳	بمحمود داد آں بر و بوم را	که بودے پسر شاه مرحوم را
۱۸۵۴	غیاث الدین آمد لقب کرد شاه	که دیدش سزاوار تخت و کلاه
۱۸۵۵	بگفتش که از حد بست فرات	ترا کرده ام مرزبان تا هرات

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۸۵۶ همی گیر کامے دریں بوم و بر — همی کوشش در داد همچوں پدر
۱۸۵۷ پس آں ناصر الدیں سلجوق را — که بد پورِ خواهر مراں بادشا
۱۸۵۸ دراں عهد بسپرد ملکِ فرات — که در جنبشش دید نورِ نجات
۱۸۵۹ وزاں پس خدا داد اقبال زور — در آمد بغزنیں با قطاع غور

قصهٔ رد کردن محمد بختیار خلجی از غزنیں و عزیمت کردنِ او جانبِ هندوستاں و گرفتنِ او ملک لکهنوتے را

۱۸۶۰ شنیدم ز مرغانِ آں بوستاں — که چوں شاهِ غزنیں ز هندوستاں
۱۸۶۱ به نیروے نصرت بسے ترک و تاز — بدولت سوے تخت گه گشت باز
۱۸۶۲ بفرمود تا عرض لشکر کنند — یکے سائبانے بصحرا زدند
۱۸۶۳ هماں تاج الدیں یلدز کامگار — که بودست پسر خواندهٔ شهریار
۱۸۶۴ هماں عارض لشکر شاه بود — بفرمانِ خسرو اطاعت نمود
۱۸۶۵ F.66 رهے کرد پیدا که هر خاص و عام — بیکبار روز در عرض آید تمام
۱۸۶۶ ز وقتِ سحر تا نمازِ دگر — بعرض آمد افواج شه سربسر
۱۸۶۷ چو فارغ شد از لشکرِ بیشمار — پس آنگاه آں یلدزِ دل شکار
۱۸۶۸ بفرمود بستن دفاتر تمام — که در عرض آمد عساکر تمام
۱۸۶۹ ازاں پس که بستند هر دفترے — پس آمد مگر صاحبِ لشکرے
۱۸۷۰ محمد هماں سرکشِ بختیار — که بودست صفدر ز خلجی تبار
۱۸۷۱ چو پس آمد آں سرکشِ نامجوی — بگفتند یلدز را حال اوی
۱۸۷۲ که بیگه رسیداست سرلشکرے — ببستند هر جا که بد دفترے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۸۷۳ چگوئی تو در بابش ای سرفراز — کنیم از پیش دفترے چند باز

۱۸۷۴ چو بشنید یلدز ز در خشم گشت — مزاجش ز گرمیِ آتش گذشت

۱۸۷۵ بگفتا چنیں کس که در عرضِ هم — موافق نباشد مرا در حشم

۱۸۷۶ همان به که در حسال دفتر کشند — بنامش روان خطِ رد در کشند

۱۸۷۷ شنیدم همان لحظه اهلِ قلم — بفرمانِ شهزادهٔ محتشم

۱۸۷۸ خطِ رد کشیدند بر نامِ او — چو مردود شد آں یلِ نامجو

۱۸۷۹ ز غزنیں همان روز با خیلِ خویش — بروں آمد و راه بگرفت پیش

۱۸۸۰ رُخ آورد در سمتِ هندوستاں — شنیدم چو آمد دریں بوستاں

۱۸۸۱ همیخواست آں صفدرِ پاک دیں — بجیتور گردد عزیمت گزیں

۱۸۸۲ کند چاکرے رائے جے سنگه را — بگرے دراں دز شود بادشاه

۱۸۸۳ هم آخر دلِ او ازیں رائ سست — دگرگونه انگیخت رائ درست

۱۸۸۴ یکایک ز جیتور مرکب جهاند — سوئے کشورِ گور یکسر براند

۱۸۸۵ در اقصائے لکھنوتی آں سرفراز — یکایک در آمد پئے ترک و تاز

۱۸۸۶ شنیدم بر آئین سوداگراں — که گردند گیتی گراں تا گراں

۱۸۸۷ محمد در آمد دراں بوم و بر — ببردند در لکھنیه ایں خبر

۱۸۸۸ که سوداگرے آمد از سیستاں — بیاورد بس رخت قیمت گراں

۱۸۸۹ بسے اسپِ تاتار و دیبای چیں — نفائیس فزوں دارد از هر زمیں

۱۸۹۰ همان لکھنیه ایں خبر چوں شنود — که صفدارِ آں جمله اقلیم بود

۱۸۹۱ همان لحظه از قصرِ خود شد سوار — بداں تا خرد رختے از هر دیار

۱۸۹۲ خبر نے که ایں عالمِ عشوه گر — نهفت است سودائی دیگر بسر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

١٨٩٣	غرض چون برون آمد از قصر رای	سوی کاروان شد عزیمت گرای
١٨٩٤	شنیدم چو در کاروان در رسید	محمد به پیشش نفایس کشید
١٨٩٥	نخستین یکے تعبیه کرده بود	بیاران ازان رو اشارت نمود
١٨٩٦	بدان قادر آیند از هر طرف	بسازند مر هندوان را هدف
١٨٩٧	چو ترکان بهندو نهادند دست	بیفتاد در فوج هندو شکست
١٨٩٨	گروهے بماندند در گرد رائے	بگشتند با ترک وحشت گرای
١٨٩٩	زمانے بکردند با خصم جنگ	دران جنگ شد یکزمانے درنگ
١٩٠٠	هم آخر دلیران خلجی نژاد	بکردند یک حمله چون تند باد
١٩٠١	چو کشتند آن چند هندو سوار	اسیر آمد آن رائے بر بختیار
١٩٠٢	محمد دران ملک شد بادشاه	جداگانه ملکش شده تختگاه
١٩٠٣ (٦٧)	شنیدم ز لکهنوتی او تا بچین	عیان کرد اسلام آن پاک دین
١٩٠٤	به نیروے اسلام دیاری بخت	فراوان بدست آمده تاج و تخت
١٩٠٥	بلے هر کرا بخت یاری دهد	بدو هر کسش خدا کامگاری دهد
١٩٠٦	دلے هر کرا چشم همت گشاد	بر اسباب گیتی نظر کم فتاد
١٩٠٧	چو در عقل او را کمالے بود	مجرد درین راه فالے بود
١٩٠٨	بجاے که دستے زند زر شود	همه کارهایش میسر شود
١٩٠٩	بدانش فتد مرغ دولت مدام	زند گام دایم بصحراے کام
١٩١٠	بیا تا چو مردان آزاد رو	روم اندرین کاروان بے گرد
١٩١١	بسوزیم اسباب عالم تمام	بسازیم با فرقه و السلام
١٩١٢	درین ره برانیم قلاشش وار	نگرداریم از غم روزگار
١٩١٣	خوریم انچه داریم غم کم خوریم	کزین ره برانه باغ عالم خوریم
١٩١٤	چو مستان درین باغ هر صبحدم	زنیم از برائے تماشا قدم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

1915	چو مست از تماشای بستان شویم	چو گل از دم صبح خندان شویم
1916 F.67	بگوئیم هنگام عشرت همین است	که در قصد ما آسمان و زمین است
1917	بیا ساقیا باده یکے دور راز	زمین جرعه و آسمان جام ساز
1918	مے ده که از ساغر اوّلین	رود فرق از آسمان تا زمین

عزیمت نمودن سلطان معزدین سام جانب خوارزم و بلخ و باز گشتن در حدود هندوستان میل کردن و شهید شدن او

1919	شنیدم معزدین آن پور سام	باقطاع غزنین همی راند کام
192	چو تاریخ در ششصد و یک رسید	زغزنین دگر باره لشکر کشید
1921	بخوارزم رفت و سبک بازگشت	چو زین قصه ها سه چار گذشت
1922	سوئے بلخ لشکر زغزنین براند	زترکان کافر بسے خون فشاند
1923	شنیدم بسے کشت شان در نبرد	هم آخر بران طایفه صلح کرد
1924	وز انجا در آمد به هندوستان	هم از حدّ اقصائے این بوستان
1925	سپه را بر آهنگ غزنین کشید	چو در منزل شوم دمیک رسید
1926	یکایک یکے ملحدے بید ریغ	بزد بر سر شه گه بار تیغ
1927	چنان شاه را زخم کاری رسید	که سر سوئے گلزار جنت کشید
1928	بغزنین شهے راند سی و دو سال	شد از لشکرش عالمے پائمال
1929	ثنا خوان او صفت اقلیم شد	همه هند از و دار اسلیم شد
1930	شهے بود الحق حلیم و کریم	بقوت صحیح و بهمت سلیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۹۳۱ هزارے دو پیل زیان جمع کرد — همه عمر او رفت اندر نبرد

۱۹۳۲ شنیدم که روزی همان شهریار — بپرسید از خازنِ راستکار

۱۹۳۳ که اندر خزانه ز گنج و گهر — چه موجود داری مرا ده خبر

۱۹۳۴ همان خازن آنگه بشاهِ گزین — که بد اسم او اسمعیل امین

۱۹۳۵ بگفتا که اے خسروِ کامگار — گذشت ست کار نقود از شمار

۱۹۳۶ یکے روز سنجیدم الماس را — که از هر گهر بیشش دارد بها

۱۹۳۷ منے پانصد آمد فزون بر هزار — بغیر از زر و گوهر شاهوار

۱۹۳۸ تو پس اے شهنشاه گوهر شناس — نقود دگر هم برین کن قیاس

۱۹۳۹ همه حال گر چه جهان را گرفت — سبے کار از وے بر آمد شگفت

۱۹۴۰ F. 68 هم ازین کاروان رخت بست — گهِ عزم یک جو نبودش بدست

۱۹۴۱ ز شش صد و دو سالی چو افزون گذشت — که از دارِ فانی سفر باز گشت

۱۹۴۲ ز گیتی بجز نام نیکی نبرد — نمردست هر کو بدینگونه مرد

۱۹۴۳ تو گوئی گزین بزم گه خاست ست — بجائے دگر مجلس آراست ست

۱۹۴۴ بهر جا که صاحبدلے هر سحر — بیادش بگوید بهر بوم و بر

۱۹۴۵ بیا ساقیا مے بساغر بریز — که شد باد از نافهٔ مشک بیز

۱۹۴۶ بوقتے چنین مردم هوشیار — همان به بود مست در لاله زار

قصه مملکت تاج الدین یلدز و قطب الدین ایبک و ناصر الدین قباچه گو طاب الله ثراهم [2]

۱۹۴۷ چنین گفت پیرِ فسانه سرائے — که چون شاه غزنین بشد زین سرائے

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۹۴۸ ملک تاج دین یلدز آن مرد کار — که بود است پسر خوانده شهریار
۱۹۴۹ بطفلی خریدش سپهدار راد — وزان پس بدو دخت ایبک بداد
۱۹۵۰ سپهدار را چون نبود ست پسر — شنیدم چنین بود شه را پسر
۱۹۵۱ که خود چون برد رخت ازین کوچگاه — همان یلدز ایل بود جای شاه
۱۹۵۲ ولیکن برین رای یاران نبود — نهان هر سری شورشی می نمود
۱۹۵۳ هم آخر چو سفدار در پرده شد — جهان را دل از مرگش آزرده شد
۱۹۵۴ پس از ماتم دگر یه کار آگهان — بیلدز بدادند تخت شهان
۱۹۵۵ شنیدم که محمود فرمان روا — که پوری برادر بدی شاه را
۱۹۵۶ بنشستند قصه پس از شور و شر — که ای وارث ملک غزنین و غر
۱۹۵۷ شهنشه ازین کار روان رخش راند — کنون تخت بی شاه خالی بماند
۱۹۵۸ تو چون وارثی اندرین تختگاه — بفرما که بر سر گذیر کلاه
۱۹۵۹ سران جمله چشمی بره مانده اند — بامید فرمان سپر مانده اند
۱۹۶۰ ز راه کرم این سخن را جواب — بباید که ایدر فرستی شتاب
۱۹۶۱ غیاث الدین آن شاه محمود رای — که بود است در غور فرمانروای
۱۹۶۲ چو برخواند این قصهٔ دلپذیر — بفرمود تا درچکاند دبیر
۱۹۶۳ جوابی نویسد بر اهل سپاه — که یلدز بغزنین بود پادشاه
۱۹۶۴ بکردیم آزاد آن شاه را — بدادیمش آن فسر و گاه را
۱۹۶۵ همان قطب دین ایبک راد را — بلاهور کردیم فرمان روا
۱۹۶۶ بدان تا کند ضبط هندوستان — کند باغبانی دران بوستان
۱۹۶۷ شنیدم چو زان شاه اختر سعید — بغزنین و لاهور فرمان رسید
۱۹۶۸ بفرمان آن شاه فیروز بخت — بلاهور ایبک بر آمد به تخت
۱۹۶۹ بغزنین چو شاهان غوری نژاد — همان تاج دین تاج بر سر نهاد
۱۹۷۰ قباچه بملتان بر آمد به تخت — که بد بندهٔ شاه فیروز بخت
۱۹۷۱ همان شمس دین در بداؤں بماند — بفرمان ایبک همان ملک راند
۱۹۷۲ دران دور فرخنده هر پادشاه — همی راند ملکی بهر تختگاه

۱۹۷۳ کہ ناگاہ دوران بر آئین خویش — رسانید در لذتِ نوش نیش

۲۶۹ اختلافِ افتادن میانِ یلدز و ایبک و منہزم شدنِ یلدز بسمت کرمان

۱۹۷۴ شنیدم چو بگذشت سالے سہ چار — ہماں ایبک و یلدز شہریار

۱۹۷۵ کشیدند با یکدگر تیغِ کیں — شدہ ہر دو باہم خصومت گزیں

۱۹۷۶ در اقصائے پنجاب آں ہر دو نیو — کہ بودند شاہانِ کشور خدیو

۱۹۷۷ یکے لشکر از شہر غزنیں براند — ز لاہور دیگر فرس بر جہاند

۱۹۷۸ مصافے بکردند با یکدگر — ز خوں غرق کردند آں بوم و بر

۱۹۷۹ چناں خوں دراں حربگہ ریختند — کہ طوفانے از خوں برانگیختند

۱۹۸۰ بکوشید ہر یک پے خسروی — کہ خیزد ز لاہور و غزنیں دوی

۱۹۸۱ یکے راد و کشور مسلّم شود — خصومت گری از میاں گم شود

۱۹۸۲ شنیدم ہم آخر پس جنگ سخت — ز یلدز دراں دشت برگشت بخت

۱۹۸۳ چو افواج او در ہزیمت فتاد — براہِ فرارش عزیمت فتاد

۱۹۸۴ از انجا بکرماں گریزاں برفت — دژم دار مخمور حیراں برفت

۱۹۸۵ ہماں قطب دیں ایبکِ نامدار — چو فیروز شد اندراں کارزار

۱۹۸۶ پس از غارتِ بنگہ کینہ خواہ — رواں شد ز پنجاب در تختگاہ

۱۹۸۷ در آمد بہ غزنیں بر آمد بہ تخت — بر آئینِ شاہانِ فیروز بخت

۱۹۸۸ چہل روز آنجا ہمی راند کام — چو برگشت از و دولتِ تیز گام

۱۹۸۹ ز کرماں ہماں یلدز یل رسید — بآئین خواہی خصم لشکر کشید

۱۹۹۰ بداں تا بدشمن شکست آورد — ہماں ملک رفتہ بدست آورد

۱۹۹۱ شنیدم کہ ناگہ بغزنیں رسید — بجز عطفِ ایبک گریزی ندید

۱۹۹۲	براۓ کہ آنرا ہمہ خاص و عام	بخوانند ہمی سنگ سوراخ نام
۱۹۹۳	نیارد گذشتن در و لشکرے	گر یک سوارے و یک اشقرے
۱۹۹۴	ہماں ایبکِ پل دراں راہ رفت	بلاہور یکسر خرامید تفت
۱۹۹۵	دگر بارہ یلدز زیاری بخت	بدار الخلافہ بر آمد بتخت
۱۹۹۶	ہمی راند ملکے دراں تختگاہ	ہمی گفت ہر لحظہ شکر الٰہ

خطا کردنِ ایبک از اسپ و شہید شدن
در لاہور و ملک گرفتن آرام شاہ ابن ایبک

۱۹۹۷	شنیدم ہماں ایبکِ دیو بند	بلاہور چوں شد سکونت پسند
۱۹۹۸	در لطف بر اہل دانش کشاد	کسے راز یک لک درم کم نداد
۱۹۹۹	ہمی راند ملکے دراں مرز و بر	ز ملکِ غزنیں خمارش بسر
۲۰۰۰	بہر روز گشتے ز مشکو سوار	گہے عزم میدان و گاہے شکار
۲۰۰۱	ز جولانگاش فرسودہ گوئے زمیں	تہی گشتہ از صید روئے زمیں
۲۰۰۲	چو بگذشت ازیں قصہ سالے سہ چار	دگر مہر زد سکہ روزگار
۲۰۰۳	یکے روز آں سرکشِ نامور	بمیداں ہمی رفت بعد از سحر
۲۰۰۴	شنیدم کہ چوں دولت از وے بگشت	بکوئے دباغت گراں می گذشت
۲۰۰۵	ز بوئے دباغت دماغش بسوخت	یکے آتش از بہر خود بر فروخت
۲۰۰۶	بگفتا ازیں کو دباغت گراں	بگیرند در کوئے دیگر مکاں
۲۰۰۷	بگفت ایں و زاں جا شتاباں گذشت	بمیدان معہود دمساز گشت
۲۰۰۸	عواناں بکوئے دباغت گراں	رسانید فرمان شاہِ جہاں
۲۰۰۹ F.70	کزیں کوچہ بنیاد ہا بر کنید	سکونت بسر کوئے دیگر کنید
۲۰۱۰	مگر بد دراں کوئے بیچا صلاں	یکے نامرادے ز صاحبدلاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۰۱۱ گرفته و باغت گری را به پیش ‌ ‌ دباغت همی داد مر نفس خویش

۲۰۱۲ بگوشش چو افتاد بانگ عوان ‌ ‌ شدش روشن از حکم شاه جهان

۲۰۱۳ بگفتا که چون شه زمیدان رسد ‌ ‌ ببینی که حکمش بپایان رسد

۲۰۱۴ چو داریم فرصت درین کار و بار ‌ ‌ مدارید بیهوده مارا ز کار

۲۰۱۵ ازین گفت دگو چون دو ساعت گذشت ‌ ‌ اثرهای انفاس اظهار گشت

۲۰۱۶ شنیدم همان دم تاسف کنان ‌ ‌ زمیدان رسیدند خلقی دوان

۲۰۱۷ بگفتند شه چون بمیدان رسید ‌ ‌ بگو باختن دست چوگان کشید

۲۰۱۸ همی تاخت مرکب بمیدان درون ‌ ‌ همی برد گو از حریفان فزون

۲۰۱۹ چو شد نوبت باندن شهریار ‌ ‌ خطا کرد از مرکب راهوار

۲۰۲۰ بجست از تهش رخش یکسر شتافت ‌ ‌ بمانده یکی پای شه در رکاب

۲۰۲۱ تن شه دران تهلکه گشت خورد ‌ ‌ گرامی تنش جان بایزد سپرد

۲۰۲۲ ملی چون درآید اوان رحیل ‌ ‌ زحالات نتوان گرفتن دلیل

۲۰۲۳ نخست آنکه حرصش فزاید مدام ‌ ‌ شود ملکش از ملک گیتی تمام

۲۰۲۴ ازان ملک خرسندیش کم بود ‌ ‌ طلبگار ملک دگر هم بود

۲۰۲۵ دگر آنکه دلهای دلخستگان ‌ ‌ بیازارد از زور و مال و توان

۲۰۲۶ غرض چونکه ایبک برفت از جهان ‌ ‌ بکردند دفنش برسم شهان

۲۰۲۷ شنیدم که آرام شاه گزین ‌ ‌ که بودی پسر شاه را بالیقین

۲۰۲۸ پس از شه بلاهور شد شهریار ‌ ‌ ندادش دلی فرصتی روزگار

۲۰۲۹ هر چند روزی برفت از جهان ‌ ‌ تهی شد دگربار تخت شهان

۲۰۳۰ شنیدم چو یلدز شنید این خبر ‌ ‌ که شد بی مزاحم جهان بوم و بر

۲۰۳۱ سپاهی فرستاد آن شیر مرد ‌ ‌ نواحی لاهور را ضبط کرد

۲۰۳۲ وزان پس باتمشش نامدار ‌ ‌ فرستاد یک چتر گوهرنگار

۲۰۳۳ بنشته بران نامه دلپذیر ‌ ‌ که ای مرد دانای روشن ضمیر

۲۰۳۴ تو ملکی همیران به هندوستان ‌ ‌ جهانگیر با کامهٔ دوستان

۲۰۳۵ نواحی لاهور در حد ماست ‌ ‌ دران حد خشم های بی حد ماست

۲۰۳۶	تو باید که ایدر نیاری سپاه	همان سو بسازی یکی تخت گاه
۲۰۳۷	برانی سپه تا بدریای شور	بگیری همه ملکِ هند و بزور
۲۰۳۸	شنیدم که یلدز بسوی شمس دین	فرستاد چتری و فصلی چنین
۲۰۳۹	رضا داد التتمش کامیاب	رفیقانه بنوشت بروی جواب
۲۰۴۰	همی بود ثابت بعهدی که بست	بسر حدِ یلدز نیازود دست
۲۰۴۱	شنیدم بنزدیک آن روزگار	عیان کرد لعبی دگر روزگار
۲۰۴۲	زخوارزم فوجی بغزنین رسید	یکایک دران تختگه سر کشید
۲۰۴۳	یکی شور در شهر ناگه فتاد	تو گوئی که آتش بخرگه فتاد
۲۰۴۴	چو پروای پیکانِ یلدز ندید	زغزنین سر اندر هزیمت کشید
۲۰۴۵	رهِ سنگِ سوراخ آن شهریار	بلاهور آمد سراسیمه وار
۲۰۴۶	همی بود سالی دران بوم و بر	که ناگه زد ایام مهری دگر

خبرِ وفات ایبک رسیدن به شمس الدین التتمش و جلوس او بر تختگاهِ دہلی

۲۰۴۷	چو بشنید آن شمس دینِ نهنگ	که بنهاد سر ایبکِ تیز چنگ
۲۰۴۸	یکی هفته در ماتمِ او نشست	همی زد ز افسوس دستی بدست
۲۰۴۹	بسی ریخت از دیدها جوی خون	دگر روز زد سایبانی برون
۲۰۵۰	سپه از بداؤن بدهلی کشید	بیک هفته در مقصد خود رسید
۲۰۵۱	شنیدم که دهلی دران روزگار	یکی بود از پرگناتِ دیار
۲۰۵۲	گروهی در و ساکن از موبدان	که بودند عبّادِ هندوستان
۲۰۵۳ F.71	ملک شمس دین چون بران در رسید	سوادش همه عشرت انگیز دید
۲۰۵۴	بسی حصن را وصف بشنیده بود	فزون تر ازان دید کش می شنود
۲۰۵۵	شنیدم مرا در اقصای هند	همان جایگه گشت خاطر پسند
۲۰۵۶	در و کرد بر رسمِ شاهان جلوس	سران گروه در بیعتش پایه بوس

نوٹ کی تشریح کے لیے صفحہ ملاحظہ ہو۔

۲۰۵۷	چپ و راست خسرو دراں پایگاه	بر آمد دو چتر سفید و سیاه
۲۰۵۸	بداں تا بگیرد سیاه و سپید	بگیتی خورد بر ز باغ امید
۲۰۵۹	جلوسش دراں تختگاهِ سعود	یقیں داں که در ششصد و هفت بود
۲۰۶۰	شنیدم که آں خسرو هند گیر	دراں ناحیه شد سکونت پذیر
۲۰۶۱	ازاں روز بازآں رباطِ نعیم	شد از فرّشه تختگاهِ عظیم

جنبیدنِ سلطان تاج الدّین یلدز از لاهور و عزیمت کردنِ سلطان شمس الدّین از دهلی به قصد او

۲۰۶۲	یکے روز پیلے درآمد چو باد	بر ایوان شه اول بامداد
۲۰۶۳	ببردند حجاب او را بپیش	بپرسید از و شاه فرخنده کیش
۲۰۶۴	که هاں از کجا می رسی اے فلاں	چه داری خبر از ملوکِ جهاں
۲۰۶۵	چو بشنید پیک از لبِ شهریار	حدیثے چو مار معیں خوشگوار
۲۰۶۶	بتعظیم شه بر زمیں سر نهاد	دعا گفت و آنگه زباں بر کشاد
۲۰۶۷	بگفتا که اے شاهِ هندوستاں	همی آیم از جانبِ مولتاں
۲۰۶۸	قباچه بملتاں ست بر جائے خویش	نه پیلے بپس دارد و نے به پیش
۲۰۶۹	ز خوارزمیاں تاجِ یلدز شکست	همه ملکِ غزنیں برفته ز دست
۲۰۷۰	ز غزنیں شکسته بر سمِ فرار	بلاهور آمد سراسیمه وار
۲۰۷۱	سپاهش که در حدِّ لاهور بود	بدل دادنِ شاں مرمت نمود
۲۰۷۲	وز آنجا کنوں لشکر ایں سو براند	بقصد دیار تو مرکب جهاند
۲۰۷۳	رها کرد دشمن درا شنائی راه	با هستگی می براند سپاه
۲۰۷۴	چو بشنید ایں قصه را شمسِ دیں	طلب کرد لشکر کشانِ گزیں
۲۰۷۵	هماں روز مهر از خزانه کشاد	باهلِ سپه مالِ معهود داد
۲۰۷۶	سپه را دگر روز بیروں کشید	خروشِ سپاهش بگردوں رسید
۲۰۷۷	همی راند منزل به منزل حشم	هوا خواه او جمله خیل و خدم

٢٠٧٨ چو لشکر بحدِ ترآین رسید ... سه فرهنگ زانجا عدو را شنید

F.72 ٢٠٧٩ سپه کرد هم در ترآین مقام ... چو بشنید آن یلدز از خاص و عام

٢٠٨٠ که شمس الدین اندر ترآین رسید ... بر آهنگِ پیکار لشکر کشید

٢٠٨١ شنیدم سپه راند یلدز شتاب ... بدان تا شود بر عدو دست یاب

٢٠٨٢ دگر روز کین چرخ کودک فریب ... بر آورد یک گوی زرین ز جیب

٢٠٨٣ دو لشکر رسیدند از هر دو سو ... ستادند در بیشه رو برو

مصاف کردنِ سلطان شمس الدین با سلطان یلدز و اسیر گشتنِ سلطان یلدز بر دستِ سلطان شمس الدین

٢٠٨٤ بران شاهِ هندوستان شمس دین ... فرستاد یلدز رسولی گزین

٢٠٨٥ بدو گفت کان شمس دین را بگوی ... که ای مردِ لشکر کش و نامجوی

٢٠٨٦ تو دانی که اقلیمِ هندوستان ... که امروز در دست تو داری مکان

٢٠٨٧ بشاهی درو من فراخور ترم ... که بر جائی پورِ شه داورم

٢٠٨٨ اگر قطب ایبک ز من سر بتافت ... بغزنین برائی خلوت شتافت

٢٠٨٩ بغفلت رسانید ما را گزند ... هم آخر سر اندر هزیمت فگند

٢٠٩٠ شنیدی که ایام با او چه کرد ... تو هم گر نه ای غافل از ما مگرد

٢٠٩١ منم جائی فرزند شاهِ عجم ... که هم تختگه دارم و هم حشم

٢٠٩٢ تو خود بندهٔ بندگانِ شهی ... ز اقبالِ من هم نگر آگهی

٢٠٩٣ اگر بندگانِ نیاگانِ من ... بتابند گردن ز فرمانِ من

٢٠٩٤ سزد گر بر ایشان برانم سپاه ... ادب شان کنم هم به شمشیرِ شاه

٢٠٩٥ ولیکن ترا ای خردمند مرد ... نشاید که با ما شوی هم نبرد

٢٠٩٦ اگر زیرکی سر بفرمان در آر ... مکن تیره بر خویشتن روزگار

۲۰۹۷ دگر نیز هم اکنون درین انجمن ‌‌ ‌ ‌ به بینی تماشای افواج من

۲۰۹۸ چو شمس الدین این قصه را گوش داشت ‌ ‌ ‌ ‌ نشد طیره چون قوت هوش داشت

۲۰۹۹ بیفگند از روی دهشت نقاب ‌ ‌ ‌ ‌ بنرمی فرستاد بروی جواب

۲۱۰۰ فرستاده را گفت شه را بگوی ‌ ‌ ‌ ‌ که ای شاه شهزادهٔ نامجوی

۲۱۰۱ تو دانی که امروز ملک جهان ‌ ‌ ‌ ‌ کسے راست کو بیش دارد توان

۲۱۰۲ گذشت آنکه ضبطش بمیراث بود ‌ ‌ ‌ ‌ فلک دیر شد کین مراسم ربود

۲۱۰۳ دگر نیز بعضے درین روزگار ‌ ‌ ‌ ‌ هم از آل ترکان سزد شهریار

۲۱۰۴ نشاید درو شاه خوارزم و غور ‌ ‌ ‌ ‌ دگر آنکه ملکے بگیرد بزور

۲۱۰۵ چو ملک جهان در تغلب فتاد ‌ ‌ ‌ ‌ جهان جمله سر در تغلب نهاد

۲۱۰۶ نگیری جهان را بمیراث و لاف ‌ ‌ ‌ ‌ مگر آنکه تیغے زنے در مصاف

۲۱۰۷ چه خوش گفت آن بخرد هوشمند ‌ ‌ ‌ ‌ در اوراق خمسه چو شد نقشبند

۲۱۰۸ دو شیر گرسنه است و یک ران گور ‌ ‌ ‌ ‌ کباب آنکسے راست کو راست زور

۲۱۰۹ دگر آنکه گفتیم اے شیر مرد ‌ ‌ ‌ ‌ نشاید که با من شوی هم نبرد

۲۱۱۰ من اول بقصدت نراندم سپاه ‌ ‌ ‌ ‌ تو کردی بقصدم درین ملک راه

۲۱۱۱ تو خود عهد بستی در آغاز کار ‌ ‌ ‌ ‌ سپردی بمن چتر گوهر نگار

۲۱۱۲ هم آخر شکستی ز خوارزمیان ‌ ‌ ‌ ‌ بقصد دیارم به بستی میان

۲۱۱۳ شکستی همان عهد دیرین خویش ‌ ‌ ‌ ‌ چنین ناید از مردم ساده کیش

۲۱۱۴ گرت بود دستے بکار دغا ‌ ‌ ‌ ‌ چرا کشور خویش کردی رها

F.۷۳ ۲۱۱۵ من این عهد خود کم شکستم هنوز ‌ ‌ ‌ ‌ تو گشتی در انقطاع من کینه توز

۲۱۱۶ بیارا نچه داری ز صلح و ز جنگ ‌ ‌ ‌ ‌ که در هر دو کارم نیابی درنگ

۲۱۱۷ اگر صلح تنها به میدان درآی ‌ ‌ ‌ ‌ پے آشتی شاد و خندان درآی

۲۱۱۸ ازین سوی من هم بمیدان رسم ‌ ‌ ‌ ‌ بیک تن خرامان و شادان رسم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۱۱۹ بگیریم من یکدگر را کنار — نماند کسی را بدل خارخار

۲۱۲۰ دگر خود نداری دین کار رای — بزن کوس در قلب میدان درآی

۲۱۲۱ کسی را که داد ار بخشد ظفر — بنصرت نهد تاج زرین بسر

۲۱۲۲ وزان کس که برگردد امروز بخت — بملک عدم بایدش برد رخت

۲۱۲۳ چو بر یلدز این قصه آن پیر گفت — یکی حرف ازان داستان کم نهفت

۲۱۲۴ چنان غول وحشت ببردش ز راه — نبرد کوس و فرمود جنبد سپاه

۲۱۲۵ نه در میمنه دید و نی میسره — سپه را نبرد و برسپه یکسره

۲۱۲۶ ازان حمله دارای هندوستان — بجنبید چون سروی از بوستان

۲۱۲۷ هم آخر چو آن تعبیه دید خام — بگفتا که لشکر بجنبد تمام

۲۱۲۸ برآمد خروشی ز هندی درای — دم ترک محبوس شد هم بنای

۲۱۲۹ چنان راند افواج هندوستان — که پیچید افواج یلدز عنان

۲۱۳۰ شنیدم کزان حمله های درشت — سواران یلدز نمودند پشت

۲۱۳۱ وزان پس بپیچیم هر دو عنان — تو لاهور من سوی هندوستان

۲۱۳۲ بهر سال تا جان بود برقرار — فرستیم بر یکدگر یادگار

۲۱۳۳ چو یلدز ز سر اندر هزیمت نهاد — شنیدم که در حد هانسی فتاد

۲۱۳۴ گروهی بدنبال او کین گرا — چو یلدز رسان دید آن قوم را

۲۱۳۵ فرود آمد از اسپ و شد در نماز — رسیدند گردان گردن فراز

۲۱۳۶ گرفتند او را دران مرغزار — اسیرانه بردند بر شهریار

۲۱۳۷ درین روز بسیار مرد گزین — بپیوست در لشکر شمس دین

۲۱۳۸ شده لشکر هند در ترک تاز — وزان تاختن گشته با برگ ساز

روان شدن سلطان شمس الدین از تراین بملتان
بقصد قباچه و غرق شدن قباچه در آب

۲۱۳۹ چنیں فتح چوں شمس دیں را دوید — بسے شکر ایزد بجا آورید
۲۱۴۰ بفرمود تا یلدز چیره را — نهند آهنیں بند بر دست و پا
۲۱۴۱ وز آنجا به شهر بداؤں برند — بدست عوانان دژ بسپرند
۲۱۴۲ وزاں پس سپه بر تراین کشید — به قصد قباچه بملتاں رسید
۲۱۴۳ چو نزدیک راوی در آمد سپاه — بملتاں رسید ایں حکایت بشاه
۲۱۴۴ قباچه بجز جنگ چاره ندید — ز ملتاں سپه جمله بیروں کشید
۲۱۴۵ چو موجود شد جمله ساز نبرد — بهر جا که بد زورقے جمع کرد
۲۱۴۶ همی خواست تا بگذرد رود آب — مصافے دهد باشه کامیاب
۲۱۴۷ دگر روز بر زورقے شد سوار — سپه گفت عبره کنند جویبار
۲۱۴۸ زمانه یکے لعبت آنجا نمود — هماں زورقے کاندرو شاه بود
۲۱۴۹ رواں غرق شد اندراں جویبار — همیں است بس شیوهٔ روزگار
۲۱۵۰ جهانا نداری تو کارے دگر — مگر هر زمانے شکارے دگر
۲۱۵۱ یکے را کنی غرق در جوے آب — یکے را کشی تشنه اندر سراب
۲۱۵۲ F.44 که از دست ایں زحمت آنرا بری — که از تیغ ایں فرق آں پروری
۲۱۵۳ که از ماتم ایں کنی سور او — که از ظلمت آں دهی نور او
۲۱۵۴ غرض چوں قباچه در آں روزگار — بتقدیر شد غرق در جویبار
۲۱۵۵ شنیدم تمامی سران سپاه — چو دیدند شد غرق در جوے شاه
۲۱۵۶ دل از جانب او بپرداختند — همیں قصه را تحفه ساختند
۲۱۵۷ دگر روز آں تحفه از مولتاں — ببردند بر شاه هندوستاں
۲۱۵۸ دل شاه از یک جهت شاد گشت — که بے زحمتے خصم برباد گشت
۲۱۵۹ دگر ره دژم شد چو کار آگهاں — که روزے برد هم سر آید جهاں
۲۱۶۰ همه خاک ملتان و لاهور هم — چو بگرفت آں شاه دریا حشم
۲۱۶۱ یکے سه در آں شهرهاے عظیم — همه کارها گرد چوں مستقیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۱۶۲ وزان پس یکی از سرانِ سپاه — بلاهور و ملتان رها کرده شاه

۲۱۶۳ همان گشت سرحدِ هندوستان — شنیدم دگر روز شاهِ جهان

۲۱۶۴ رخ آورد در جانبِ تختگاه — همی راند منزل بمنزل سپاه

۲۱۶۵ چو در شهر آمد شهِ تازه رو — ببستند آذین بهر چار سو

۲۱۶۶ همه شهر و کشور چنان گشت شاد — که کس نامِ غم را نیاورد یاد

۲۱۶۷ دو سه روز خلقی چه روز و چه شب — نبودند یک لحظه هم بی طرب

۲۱۶۸ بشام و سحر می کشیدند جام — بنامِ همان خسروِ نیکنام

۲۱۶۹ بلی شه چو در عدل و احسان شود — هوا خواه او جمله گیهان شود

ذکر مناقبِ سلطان شمس الدین التتمش و عمارت دهلی

۲۱۷۰ بشهنامه آن پیرِ طوسی سرشت — بهر داستانی که خرّم نبشت

۲۱۷۱ اگرچه کند وصفِ بسیار چیز — کند بیشتر وصفِ این چار چیز

۲۱۷۲ ز شاهان فریدون و کی را مدام — ستاید بسعی و بجهدی تمام

۲۱۷۳ کند وصف رستم ز گردنکشان — ز اسپ و سلیح و ز ببرِ بیان

۲۱۷۴ بلی هرچه مقبولِ ایزد بود — همه وصفِ او بر زبانها رود

۲۱۷۵ وگر نصرتی بنود از کردگار — کجا با فریدون بود بخت یار

۲۱۷۶ چو ندهد ظفر ایزدِ کاروان — چه رستم چه رخش و چه ببرِ بیان

۲۱۷۷ غرض چونکه خورشیدِ روی زمین — شهِ التتمش آن شمسِ دنیا و دین

۲۱۷۸ بدهلی چنان تختگاهی بساخت — سپاهش در اقصای آن ملکِ تاخت

۲۱۷۹ در آن شهر یک رونقی شد پدید — بلی لذّتی باشد اندر جدید

۲۱۸۰ بسی سیّدانِ صحیح النسب — رسیدند در وی ز ملکِ عرب

۲۱۸۱ بسی کاسبانِ خراسان زمین — بسی نقشبندانِ اقلیمِ چین"

۲۱۸۲ بسے عالمانِ بخارا نژاد — بسے زاهد و عابد از هر بلاد

۲۱۸۳ ز هر ملک هر جنسِ صنعت گران — ز هر شهر هر اصلِ سیمیں بران

۲۱۸۴ بسے ناقدانِ جواهر شناس — جواهر فروشاں برون از قیاس

۲۱۸۵ حکیمانِ یونانِ طبیبانِ روم — بسے اهلِ دانش ز هر مرز و بوم

۲۱۸۶ دراں شهرِ فرخنده جمع آمدند — چو پروانه بر نورِ شمع آمدند

۲۱۸۷ یکے کعبهٔ هفت اقلیم شد — دیارش همه دارالتسلیم[51] شد

۲۱۸۸ F.75 شنیدم که بنائے آں تختگاه — رسانید رایاتِ دیں را بماه

۲۱۸۹ شهے[52] بود صاحب دل و هوشمند — فروتر ز حلم و بهمّت بلند

۲۱۹۰ همش طالع شاه محمود بود — همش اختر شاه مسعود بود

۲۱۹۱ چو در هند آراست شهرِ جناں — کز و گشت در رشکِ باغِ جناں

۲۱۹۲ در[53] و مسجدے جامعے ساز کرد — برونش یکے حوض آغاز کرد

۲۱۹۳ شد آں حوض را حوض شمسی خطاب — که بد آبش از چشمهٔ آفتاب

۲۱۹۴ مناره دراں مسجدِ با صفا — گرفته چو طوبی بفردوس جا

۲۱۹۵ برآورد حصنے به پیرامنش — مصئون داشت از دزد و آسیب منش

۲۱۹۶ شب و روز هم خود دراں کاروبار — کمر بست آں نایبِ کامگار

آمدن سیّاح در دهلی و آوردن آبِ زمزم و دادن مر سلطان شمس الدین سلطان و آن آب در حوض انداختن

۲۱۹۷ یکے روز آں شاهِ ایزد شناس — کز و گشت در هند کعبه اساس

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۱۹۸ همی گشت در گرد حوضِ جدید | که ناگه یکے مرد حاجی رسید

۲۱۹۹ یکے شیشه پر آبِ زمزم بدست | خود از ساغرِ عشق مستِ الست

۲۲۰۰ سلام و دعا گفت بر شاه راد | بتحفه هماں شیشه دستش بداد

۲۲۰۱ شهش کرده تعظیم و بنواختش | چو اهلِ نظر بود بشناختش

۲۲۰۲ فرود آمد از اسپ و پایش گرفت | خرد زاں تواضع شد اندر شگفت

۲۲۰۳ هماں مرد سیاح روشن ضمیر | چو دید اخترش را سعادت پذیر

۲۲۰۴ دگر باره گفتش که اے شهریار | تو بادی بهندوستاں کامگار

۲۲۰۵ سبک پنبه از گوشِ شیشه بکش | وزیں شیشه جامِ سعادت بچش

۲۲۰۶ شهش گفت کاے عاشقِ پاکباز | مرا هست در دل یکے طرفه راز

۲۲۰۷ دلم گوید ایں آب تنها مخور | که تنها خور آمد ز سگ هم بتر

۲۲۰۸ بسر چشمه حوض ریزش تمام | که گردد نصیب همه خاص و عام

۲۲۰۹ نداری چو خورشید اگر گرم ناں | جهاں را ز سرد آب کن میهماں

۲۲۱۰ چو حاجی ز غازی شنید ایں سخن | پذیرفت از آں شاهِ فرخنده فن

۲۲۱۱ شه آنگه سرِ شیشه را بر کشاد | گذر گاهِ روحِ مقطر کشاد

۲۲۱۲ تمامی بسر چشمه در ریختش | ابا آبِ آں حوض آمیختش

۲۲۱۳ نمی کاں دراں شیشه باقی بماند | ببرد و به بنیادِ مسجد نهاد

۲۲۱۴ عجب کرد سیاح آں شیر مرد | که بے خلق یک قطره آبے نخورد

۲۲۱۵ شهانے که در سر ازیں‌ها نهند | بدستش نگینِ دو عالم دهند

۲۲۱۶ بهر جا یکے مرد گرچه گداست | دراں چار دیوار خود بادشاست

۲۲۱۷ چو در ملک خود عدل و احساں کند | مقامش خدا باغِ رضواں کند

۲۲۱۸ بیا تا غمِ زیرِ دستاں خوریم | مگر جاں ز دستانِ گیتی بریم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۲۱۹	اگر دست ما آب حیواں دہند	وگر پیش ما حوض کوثر نہند
۲۲۲۰	حرا ست اگر بے حریفاں خوریم	وبال است اگر بے ظریفاں خوریم
۲۲۲۱	بیا ساقی آبِ حیاتے بدہ	اسیرانِ غم را نجاتے بدہ
۲۲۲۲	نخستیں بدستِ حریفاں سپار	دگر جرعۂ ماند بر ما بیار

F. ۷۶

بحث کردن قاضی سعد و قاضی عماد با قاضی حمید الدین ناگوری در باب سماع رحمہم اللہ اجمعین

۲۲۲۳	شنیدم کہ در عہدِ آں بادشاہ	کہ صاحب ولایت بد و پارسا
۲۲۲۴	ز ناگور صاحب دلے در رسید	نہ خالی کہ با حاسدلے در رسید
۲۲۲۵	حمید الدین آں مرد را بد لقب	سماعے شنیدے بہر روز و شب
۲۲۲۶	چناں مست گشتے ز دورِ سرود	کہ کم آمدے از سرش مے فرود
۲۲۲۷	دگر بعد دورے شدے ہوشیار	برفتے پئے دیدنِ شہریار
۲۲۲۸	بتعظیم او شاہ برخاستے	نظر از جمالش بیاراستے
۲۲۲۹	دو مفتی مگر اندر اں روزگار	محلّے گرفتند بر شہریار
۲۲۳۰	یکے را لقب سعد و دیگر عماد	ہم اصحاب علم و ہم اہلِ جہاد
۲۲۳۱	بلاشک کہ کشتی ہر یکے بہمنے	بہ سختی کشتی بہ زور و بیں ستنے
۲۲۳۲	یکے روز گفتند مر شاہ را	کہ اے صاحب شرع فرمانروا
۲۲۳۳	دریغ است در عہد تو بدعتے	بگیر و دریں تختگہ رفعتے
۲۲۳۴	حمید الدین آں صاحب خانقاہ	کہ آمد ز ناگو در تختگاہ
۲۲۳۵	شروعے چناں کرد اندر سماع	کہ خلقش کمر بست در اتباع
۲۲۳۶	ہمہ شہر پر فتنہ شد از سرود	بخر شہ کہ ایں فتنہ سازد فرود
۲۲۳۷	چو خسرو از ایشاں شنید ایں سخن	بگفتا کہ اے مفتیانِ کہن
۲۲۳۸	چہ تدبیر باید دریں کار کرد	کزیں کار باز آید آں پیر مرد

۲۲۳۹	بگفتند کای شاهِ غمخوارِ دیں	ز سودائے تو گرم بازارِ دیں
۲۲۴۰	چو ایزد ترا کرد فرماں روا	بفرما که خوانند آں مرد را
۲۲۴۱	بشرطے که چوں آید ایدر مخیز	چو شاہے ز تخت کیاں بر مخیز
۲۲۴۲	بگوتا نشیند به پهلوئے ما	چو بنشانیش اندریں بارجا
۲۲۴۳	ز منع تغنی براں سر دکار	بخوانیم نص و حدیثے سه چار
۲۲۴۴	چو در بحث ملزم شود لاجرم	نیارد زدن پیش ما بیش دم
۲۲۴۵	ضرورت کند توبه از سرود	ز بس مستی عشقش آید فرود
۲۲۴۶	از ایشاں چو ایں قصه بشنید شاه	پذیرفت آں خسرو دیں پناه
۲۲۴۷	دگر روز کاں غنچهائے مطیب	برقص آمد از نغمهٔ عندلیب
۲۲۴۸	شهنشه یکے را ز خاصان خویش	فرستاد بر قاضی راست کیش
۲۲۴۹	بداں تا بخواند بدرگاه شاه	که شد محضرے اندریں بارگاه
۲۲۵۰	همه حال آں قاضی هوشیار	در آمد چو در مجلسِ شهریار
۲۲۵۱	شهِ شرق چوں روئے قاضی بدید	فرود آمد از تخت و اندر دوید
۲۲۵۲	بصد عز و اکرام بنواختش	ابا خویشتن هم نشیں ساختش
۲۲۵۳	بسے بوسه بر دست قاضی بداد	زباں را به پرسش گری برگشاد
۲۲۵۴	ازیں حال اهلِ غرض شد غمیں	وزاں پس یکے جاں دو مرد گزیں
۲۲۵۵	رخ آورد بر قاضی تیز هوش	همه خلق بر گفت او داشت گوش
۲۲۵۶	بپرسید حکم تغنی که چیست	شنیده که سامع به نیم کیست
۲۲۵۷	حرام ست بر سامع اهلِ قال	مباح ست بر سامعِ اهلِ حال
۲۲۵۸	همه حال چوں صاحبِ قال ماند	یکے قصهٔ طرفه قاضی بخواند
۲۲۵۹ ف۷۷	رخ آورد بر خسروِ پاک دیں	دعا گفت بر شاد روئے زمیں
۲۲۶۰	بگفتا که یکشب چهل مرد راه	ببغداد اندر یکے خانقاه
۲۲۶۱	سماعے بکردند تا صبحدم	دراں جمع من بودم و شاه هم
۲۲۶۲	ولیکن شهاں من برقص و سماع	همی کردم آں قوم را اتباع

۲۲۶۳ توخود طفل بودے دراں روزگار — ولے آں تثبت بود اقبال یار

۲۲۶۴ ہمہ شب بسر شمع بے گفت کس — بریدی بمقراض ای خوش نفس

۲۲۶۵ دراں شب ترا ملک ہندوستاں — بداوند زاں چاکری عارفاں

۲۲۶۶ شہنشاہ را آں شب آمد بیاد — بعد عذر در پائے قاضی فتاد

۲۲۶۷ حریفاں ازیں حال حیراں شدند — ز مستی آں دور غلطاں شدند

۲۲۶۸ فتادند در پائے قاضی تمام — رہا کرد دعوائے ماضی تمام

۲۲۶۹ پس آنگہ بگفتند سعد دعماد — کہ دعوی ببرہاں شود مستفاد

۲۲۷۰ شنیدم من از پیر صاحب سماع — کہ دارد دبستانِ حق اتباع

۲۲۷۱ کہ یک خادمے بود محمود نام — کہ او بود قوال قاضی مدام

۲۲۷۲ بدو گفت قاضی کہ ہاں ای جواں — دریں دیو خانہ فسونے بخواں

۲۲۷۳ بفرمان قاضی ہماں مرد راہ — فرو گفت قولے دراں بزمگاہ

۲۲۷۴ برقص آمد آں قاضیٔ ملک حال — ہمی راند حالے چو اہلِ کمال

۲۲۷۵ بسے خار و آتش بے امتحاں — فگندند در پائے قاضی رواں

۲۲۷۶ ازاں حال قاضی خبر ہم نداشت — دراں ذوق از خار ہا غم نداشت

۲۲۷۷ مغنی پس از ساعتے شد خموش — ہماں قاضی از مستی آمد بہوش

۲۲۷۸ گرفت آنگہے دست سعدِ عماد — بتعظیم و تکریم شاں کرد شاد

۲۲۷۹ پس آنگاہ از مجلس شہ نخاست — عصا را طلب کرد و نعلین خواست

۲۲۸۰ ہماں روز شاں برد در خانقاہ — یکے دعوتے دادہ شد عذر خواہ

۲۲۸۱ چو پرداختند از شراب و طعام — عراق آمد اندر نوا بعد شام

۲۲۸۲ مغنی بر آہنگ جاں گرد ساز — دل اہلِ دل آمد اندر گداز

۲۲۸۳ ہم آغازِ کار انچناں در گرفت — کہ عاشقِ دل خود زجاں برگرفت

۲۲۸۴ اثر کرد احوالِ خاصاں بعام — برقص آمدہ اہلِ مجلس تمام

۲۲۸۵ شنیدم درے بستہ تا صبحگاہ — بکردند رقصے دراں خانقاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۲۸۶	چو شد مطرب از بانگِ مؤذن خموش	ز مستی ہمہ مجلس آمد بہوش
۲۲۸۷	گروہے بعزمِ نمازِ عشا	بپا خاست زاں مجلس جانفزا
۲۲۸۸	کشادند یکسر درِ خانقاہ	بدیدند شب رفت و شد صبحگاہ
۲۲۸۹	ازاں حال ماندند اندر عجب	کہ تا چشم برہم زنی رفت شب
۲۲۹۰	چہ بودست بیہوش مجلس تمام	کسے کم خبر داشت از صبح و شام
۲۲۹۱	فسونے دل انگیز آمد سرود	دمے عشق آمیز آمد سرود
۲۲۹۲	شنیدم گروہے بہندوستاں	بگردند در دشت صید افگناں
۲۲۹۳	چو آہو بہ بیند دریں مرغزار	بر آئینِ طرفہ کنندش شکار
۲۲۹۴	سرودے بگویند مستش کنند	یکے بند بر پاو دستش کنند
۲۲۹۵	ز آہو چو آہو شود صبر و ہوش	سراسیمہ بر جائے ماند خموش
۲۲۹۶	درآیند آں قوم از ہر طرف	کنندش خدنگِ بلا را ہدف
۲۲۹۷ Fn.A	گہ آماج سازندش از زخمِ تیر	کنند آنگہے زندہ یکسر اسیر
۲۲۹۸	چو حیوانِ دشتی ز آواز تر	بدینساں کہ گفتم شود بے خبر
۲۲۹۹	ندانم چہ دل دارد آں آدمی	کہ بے بہرہ باشد ز حظّے چنیں
۲۳۰۰	بیا ساقیا می رواں کن چو رود	کہ در جنبش آرد مرا سرود
۲۳۰۱	بر آہنگِ بربط ہمی دہ شراب	بکن خانۂ عقل یکسر خراب

عزیمت کردن سلطان شمس الدّین در اطراف دہلی و مالیدن حصار ہائے محکم

۲۳۰۲	چو افواج آں خسروِ نیکنام	گرفتند اقصائے دہلی تمام
۲۳۰۳	دو سہ حصن محکم مقرر بماند	دراں حصنہا شہ حشم خود براند

نوٹ: A کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۳۰۴	نخستین بزد خیمه در کالیور	پس از یک مهش زمیان کرد دور
۲۳۰۵	چو بگرفت شاهِ کریم آن حصار	دران دز رها کرد یک مرد کار
۲۳۰۶	وزان جا روان شد سوی تختگاه	چو در شهر آمد پس از یک دو ماه
۲۳۰۷	سپه راند در جانب زنتهور	که کم بد چنان حصن در هیچ دور
۲۳۰۸	چو شه را بدست آمد آن حصن هم	سوی تختگه راند زانجا حشم
۲۳۰۹	دران حصن را وقت عرض واگذاشت	بر و فوجے از سرکشان واگذاشت
۲۳۱۰	چو رایات اعلیٰ بحضرت رسید	نه تنها که با فتح و نصرت رسید
۲۳۱۱	همی کرد ترتیب ملک و سپاه	همه شهر و کشور شدش نیک خواه
۲۳۱۲	همی کرد در عدل و احسان شروع	که آگاه بود از اصول و فروع
۲۳۱۳	نگشتے بهر کشورے عزم ساز	مگر آنکش الهام گفتے براز
۲۳۱۴	وگرنے اگر خواستے یک زمان	بقوت گرفتے سراسر جهان
۲۳۱۵	چو در عالم دیگرش بود رائے	غم خلق خوردے برائے خدا
۲۳۱۶	دلش بود مشغول حق روز و شب	چه اندر فراغ و چه اندر شغب
۲۳۱۷	شنیدم که در عهد آن شهریار	یکے فتنه زاد از روزگار

شورانگیختن ملحدان در مسجد جامع دهلی و تلف شدن ایشان دران

۲۳۱۸	بشهر اندرون قومے از ملحدان	در آمد زهر سو یگان دوگان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۱۲ (الف) بملک خدادادہ خرسند بود شب و روز شکر نعم می فزود

۲۳۱۹ یکے روز آں قوم جنبش نمود | شنیدم کہ آں روز آدینہ بود

۲۳۲۰ چو در مسجد جمعہ آں ملحداں | رسیدند کردند شورے عیاں

۲۳۲۱ ہمی خواستندی خسیسانِ دہر | کہ شہ را کشند و بگیرند شہر

۲۳۲۲ بارشاد روز بد و بخت شوم | کشیدند تیغے میانِ ہجوم

۲۳۲۳ بکردند خستہ تنے چند را | دریدند پیراہنے چند را

۲۳۲۴ ہماندم شنیدم کہ از ہر طرف | شدہ خلق در قصد شاں صف بصف

۲۳۲۵ دریدند تنہائے شاں را بہ تیغ | بریدند سرہائے شاں بیدریغ

۲۳۲۶ فرو نشست آں شور و غوغا تمام | نمازے ادا کرد ہر خاص و عام

۲۳۲۷ وزاں پس ز مسجد بگشتند باز | باوطانِ ماوف بعد از نماز

رد کردن سلطان شمس الدّین بلبن خرد را

۲۳۲۸ شنیدم کہ یک روز تجّار چیں | رسیدند بر شاہ روئے زمیں

۲۳۲۹ F.۷۹ ز ہر جنس اشیا از آں بوم و بر | کشیدند پیشِ شہِ نامور

۲۳۳۰ متاعے کہ می کرد شہ اختیار | مہندس ہمی کرد بر شہ شمار

۲۳۳۱ شنیدم چہل بندۂ ترک نیز | کشیدند پیشِ شہِ باتمیز

۲۳۳۲ ازاں چہل یک کرد رد شہریار | مگر بندہ بود نسریں عذار

۲۳۳۳ چو شہ دید اندر پر و بال او | نشد آگہ از گوہرِ آلِ او

۲۳۳۴ بداں ترک را بلبنِ خرد نام | کہ بود اندرو جوہرِ احترام

۲۳۳۵ بدل گفت شہ کیں چنیں پیکرے | شود عاقبت صاحبِ افسرے

۲۳۳۶ نباید چنیں کس دریں تختگاہ | کہ ملکے نشاید دو صاحب کلاہ

۲۳۳۷ ہمہ حال رد کرد شاں شہریار | بتجّار بسپرد دستش اصحاب بار

۲۳۳۸ کمالِ جنیدی وزیری گزیں | کہ بود است ہم عاقل و ہم امیں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۳۹	شنیدم کز آں قوم آں ترک را	خرید از پئے شاہِ فرماں روا
۲۳۴۰	چو بردش بہ پیشِ شہِ سرفراز	شہ از بالِ او در عجب ماند باز
۲۳۴۱	بدل گفت آں را کہ پروردگار	بگرداز پئے مملکت آشکار
۲۳۴۲	دو صد بارش ار ردکند آدمی	باقبالِ او کم در آید کمی
۲۳۴۳	بفرمود پس شاہِ گیتی پناہ	کہ او را سپارند در پایگاہ
۲۳۴۴	بداں تا شب و روز سرگیں کشد	ہمہ رنج اسپانِ گرگیں کشد
۲۳۴۵	ہمی کرد خدمت دراں پایگاہ	بفرمانِ شاہِ جہاں چند گاہ
۲۳۴۶	یکے روز ترکانِ حضرت تمام	بگفتند بر خسروِ نیک نام
۲۳۴۷	کہ شاہا چو دولت بترکاں رسید	سرِ رایتِ شاں بکیواں رسید
۲۳۴۸	کنوں حیف باشد دریں تختگاہ	کہ ترکے کند خدمتِ پایگاہ
۲۳۴۹	چو ایں قصہ خسرو ز خاصاں شنید	ہماں روزش از پایگہ برکشید
۲۳۵۰	بفرمود غمخواریِ اشکرہ	شنیدم کہ آں گوہرِ یکسرہ
۲۳۵۱	بہ بازار یک روز خوش می گذشت	یکے مژدہ او را پدیدار گشت
۲۳۵۲	نگر کوز پیرے ز اہلِ نظر	ہمی گفت نشستہ دراں رہگذر
۲۳۵۳	کہ در یک دوگانے ہمہ ملکِ ہند	دریں رہ گرامی شود دلپسند
۲۳۵۴	شنیدم چو آں مژدہ بلبن رسید	نگہ کرد در کیسہ دانگے ندید
۲۳۵۵	دواں رفت در خانہ تدبیر کرد	بیاورد دادش بداں پیرمرد
۲۳۵۶	دوگانی چو افتاد بر دستِ پیر	بگفتا کلیدِ ممالک بگیر
۲۳۵۷	بدستت ہمہ ملکِ ہندوستاں	سپردیم اے مردِ صاحب قِراں
۲۳۵۸	وزاں پس ز غمخواریِ اشکرہ	کشیدش شہنشہ بروں یکسرہ
۲۳۵۹	پس آنگہ بکردش امیرِ شکار	کہ دیدش قوی زیرکِ ہوشیار
۲۳۶۰	شد آں مردِ زیرک پس از چند گاہ	مقرب تر از جملہ خاصانِ شاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۶۱ هم آخر شنیدم که آن نامور — بسے ملک راند اندرین بوم و بر

فرستادن سلطان شمس الدین پسر مهتر را در لکهنوتی و ضابطه شدن در لکهنوتی

۲۳۶۲ چو شه گشت ضابطه در اقصائے هند — ز دریا بمالید تا آب سند

۲۳۶۳ یکے بود مهتر بدان شاه را — شهش در اوده کرد فرمانروا

۲۳۶۴ شنیدم چو شاهش ز دهلی براند — مر او را لقب ناصرالدین بخواند

۲۳۶۵ F.80 یکے چتر لعلش بسر بر نهاد — بر آئین شاهانش خلعت بداد

۲۳۶۶ همان ناصرالدین روشن ضمیر — چو اندر اوده شد سکونت پذیر

۲۳۶۷ همی راند ملکے چو شهزادگان — همی داد دستے بافتادگان

۲۳۶۸ همه سرکشان را بمالید گوش — فرو شاند ز اقصائے کشور خروش

۲۳۶۹ غیاث الدین او را اطاعت نمود — که در کشور گور صفدار بود

۲۳۷۰ یکے سرکشے بود خلجی نژاد — همه زر بشهزاده هر سال داد

۲۳۷۱ شنیدم که سالے بمرد گزید — سپه ناصرالدین بقصدش کشید

۲۳۷۲ چو بشنید خلجی که آمد سپاه — شنیدم نزد چپشے از پور شاه

۲۳۷۳ در اقصائے کشور مصافے بداد — هم آخر بفوجش شکستے فتاد

۲۳۷۴ گرفتند او را بریدند سر — همه لشکرش گشت زیر و زبر

۲۳۷۵ همان ناصرالدین چو فیروز شد — علمهای او عالم افروز شد

۲۳۷۶ همه کشور گور را ضبط کرد — ز گردن فرازان بر آورد گرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۷۷	بلکهنوتی آنگه بر آمد به تخت	بنیروی اقبال و یاری بخت
۲۳۷۸	همی راند ملکی دران بوم و بر	شد آن مرز مضبوط او سربسر
۲۳۷۹	برآمد ز عهدش چو یک نیم سال	بخورشید جاهش در آمد زوال
۲۳۸۰	چو تاریخ شد ششصد و بیست و شش	خرامید در باغ فردوس خوش
۲۳۸۱	پس از وی ز آبستنان حرم	یکی زاد شهزادهٔ محترم
۲۳۸۲	همان طفل اندر اوده مرد گشت	چو شهزادگان ناز پرورد گشت
۲۳۸۳	حکایت شنیدم ز کار آگهان	که چون ناصر الدین برفت از جهان
۲۳۸۴	یکی خلجی بود بلکا بنام	پس از فوت شهزاده شد دوستکام
۲۳۸۵	بر آمد به تخت اندران روزگار	همو شد دران بوم و بر شهریار
۲۳۸۶	شنیدم سر از شاه دهلی بتافت	هم آخر ز ایام فرصت نیافت

رسیدن خبر وفات ناصر الدین از لکهنوتی و لشکر کشیدن سلطان شمس الدین دران دیار

۲۳۸۷	شنیدم چو آن شاه فرزانه فر	خبر یافت از فوت نور بصر
۲۳۸۸	ز بس گریه نوری بچشمش نماند	دگر روز لشکر ز دهلی براند
۲۳۸۹	یکی تیغ بر قصد بلکا کشید	خروشان بلکهنوتی اندر رسید
۲۳۹۰	چو بشنید بلکا که آمد سپاه	شنیدم صف آراست در حربگاه
۲۳۹۱	بسی دست و پا زد دران دار و گیر	هم آخر بدست سپه شد اسیر
۲۳۹۲	دران ملک خسرو بسی ترک تاز	بکرد و سوی تختگه گشت باز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۹۳ دراں ملک جانی ملک را گذاشت — کہ در باب او لطف بسیار داشت

۲۳۹۴ چو آمد شتاباں سوئے تختگاہ — رہِ چہار ماہہ بریدہ دو ماہ

۲۳۹۵ چو رایات اعلیٰ بدہلی رسید — تو گوئی بہ گل باد صبحے رسید

۲۳۹۶ ہمہ خلق بشگفت از خرمی — ہمہ شہر گلشن شد از بے غمی

تاختن سلطان شمس الدین التتمش در بھیلسا و اجین نگری[1]

۲۳۹۷ چو تاریخ شد شش صد و سی و یک — سوئے بھیلساں راند خسرو زیرک

۲۳۹۸ بنیروئے قدرت علم بر فراخت — ہماں شہر بگرفت و کشور بتاخت

۲۳۹۹ بضبطش در آمد ہمہ بوم و بر — مطیعش شدہ سرکشاں سربسر

۲۴۰۰ دراں کشور آنگہ یکے از سراں — رہا کرد آں خسرو کامراں

۲۴۰۱ بروزِ دگر راند از آنجا سپاہ — بسمتِ اجین آں جہانگیر شاہ

۲۴۰۲ باقبال آں خسرو محتشم — بضبط آمد آں کشور و بوم ہم

۲۴۰۳ سرانش ہمہ گشتہ فرماں پذیر — ہمہ سرکشانش شدہ دستگیر

۲۴۰۴ زن و بچہ مفسداں بردہ گشت — شدہ بے سپر ہر کجا کوہ و دشت

۲۴۰۵ ہماں سنگ مہکاک آمد بدست — کہ بد معبد زمرۂ بت پرست

۲۴۰۶ ہماں پیکر بکرماجیت رائے — کہ بود است رائے مجسطی کشای

۲۴۰۷ ہماں کرن بھون و بتان دگر — گرفتند ترکان ہندو شکر

۲۴۰۸ شکستند ہر جا کہ بتخانہ بود — بکشتند ہر جا کہ بیگانہ بود

۲۴۰۹ بہر جا کہ ہندو بدوزخ رسید — مگر آنکہ سر در اطاعت کشید

۲۴۱۰ پس از چند مہ شاہ ازاں ترکتاز — سوئے تختگہ با ظفر گشت باز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ذکر آمدن فخر الملک عصامی وزیرِ بغداد در شهرِ دهلی و وزارت یافتنِ او

۲۴۱۱	شنیدم وزیرے ببغداد بود	محیطِ کرم معدنِ داد بود
۲۴۱۲	پرستش همه حلّ و عقد دیار	سپرده سلاطینِ آں روزگار
۲۴۱۳	دراں مُلک قرنے وزارت براند	جهانے فخرِ ملکِ عصامیش خواند
۲۴۱۴	مدارِ ممالک بُد از هوش و رائ	ضمیرش بهر باب مشکل کشای
۲۴۱۵	کسے کو بگشتے دراں مُلکِ شاه	وزیرش بکردی دراں تختگاه
۲۴۱۶	نه بے رائے او هیچ رائ زدے	نه بے علم او دست و پائ زدے
۲۴۱۷	هم آخر شنیدم دراں تختگاه	یکے مرد خودرائے شد بادشاه
۲۴۱۸	وزیرِ گزیں پیشِ آں شهریار	یکے رائے زد اندراں روزگار
۲۴۱۹	هماں شاه چو مرد خودرائ بود	ز رائے متینش عدولے نمود
۲۴۲۰	وزیرِ گزیں چوں چناں حال دید	شنیدم کز آں تختگه مهره چید
۲۴۲۱	رُخ آورد در سمت هندوستاں	ابا خیل و اتباعِ بادوستاں
۲۴۲۲	هماں شاه خودرائ و ناپخته مرد	بسے خواست عذرِ خطائ که کرد
۲۴۲۳	بداں تا وزیرِ مصفّا ضمیر	دراں مُلک گردد سکونت پذیر
۲۴۲۴	ز خودرائیش صاحبِ هوشیار	چو آشفته بود اندراں روزگار
۲۴۲۵	ز جهدش شنیدم که کم باز گشت	سوئے کشورِ هند دمساز گشت
۲۴۲۶	چو دستور از آں مُلک بیروں فتاد	شنیدم دراں ملک بس فتنه زاد
۲۴۲۷	وزیرِ گزیں سر بملتاں کشید	چو خیلش تمامی بملتاں رسید
۲۴۲۸	از آں خیل قومے بملتاں بماند	دگر خلق با وے بدهلی براند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۴۲۹ چو نزدیکِ دهلی در آمد وزیر — شنید این خبر شاهِ روشن ضمیر

۲۴۳۰ که آمد ز بغداد یک مردِ کار — که بود دست دستورِ آن خوش دیار

۲۴۳۱ شنیدم ز دهلی خرامید تفت — بتعظیم او چند فرسخ برفت

۲۴۳۲ وزیرِ گزین هم دراثنای راه — بصد خرّمی گرد پابوسِ شاه

۲۴۳۳ بسی پیشکش پیشِ خسرو کشید — پذیرفت ازو شاهِ اختر سعید

۲۴۳۴ وزان پس بصد لطف بنواختش — همان روز دستورِ خود ساختش

۲۴۳۵ دگر روزِ فرخنده دستور و شاه — خرامان رسیدند در تختگاه

۲۴۳۶ F.۸۲ بسی سال آن شاهِ روشن ضمیر — همی راند ملکے به رائے وزیر

۲۴۳۷ هم آخر برآئینِ کارِ آگهان — ببردند رختے ز دارِ جهان

۲۴۳۸ ازین کوچگه هر یکے ناقه راند — وز ایشان بجز نامِ نیکو نماند

۲۴۳۹ بکرسی پنجم مرا بالیقین — یکے آمدے[۲] آن وزیرِ گزین؟

۲۴۴۰ دعایش مرا روز و شب یاد باد — روانِ عزیزش ز من شاد باد

وفات یافتن سلطان شمس الدین التتمش نوّر الله مرقده

۲۴۴۱ ز تاریخ چون ششصد و سی گذشت — سه دیگر در آن مدّت افزون گذشت

۲۴۴۲ شهِ شرق شمس الدین آن هندگیر — که بوداست دانا و روشن ضمیر

۲۴۴۳ چو در بیست و شش سال ملکے براند — بملک دگر تند مرکب جهاند

۲۴۴۴ چو خورشید را گشت وقتِ زوال — تنش گشت بی تاب ازان تیره حال

۲۴۴۵ رخش همچو زرد آفتابے بماند — یکے روز[۳] زرّه هم ازین ملک راند؟

۲۴۴۶ شنیدم چو خورشید در پرده شد — چنان گنج در زیرِ گِل کرده شد

۲۴۴۷ جهان گشت تاریک بی آفتاب — قیامت شد اندر جهانے خراب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۴۴۸	شہِ شرق بنہاد سر در غروب	جہاں تیرہ شد تا شمال و جنوب
۲۴۴۹	ہمہ خلق نالاں شدہ سو بسو	ہمہ شہر گریاں شدہ کو بکو
۲۴۵۰	سیہ پوش شد چتر از ماتمش	بسر خاک افسر فگند از غمش
۲۴۵۱	کلہ از سر افگندہ اہلِ کلاہ	بماتم کمر بستہ خاصانِ شاہ
۲۴۵۲	فگند از غمش خاک بر سر زمیں	کبودی بپوشید چرخِ بریں
۲۴۵۳	دراں تعزیت عالمے خوں گریست	بثالثِ مہے ربعِ مسکوں گریست

مشورت کردنِ ارکانِ دولت برائے کارِ ملک و ملک دادن برکن الدین فیروز شاہ

۲۴۵۴	ہم آخر چو از گریہ پرداختند	بیک شب سراں انجمن ساختند
۲۴۵۵	ہمہ بندگانِ شہِ نامور	بغمخواریِ ملک بستہ کمر
۲۴۵۶	چو آں بلبنِ خرد و بلبنِ بزرگ	بسے بندہ دیگر چہ تازی چہ ترک
۲۴۵۷	بگفتند چوں شاہِ ہندوستاں	بزد خیمہ بیروں ازیں بوستاں
۲۴۵۸	دریں بوستانِ مرتبت پذیر	بباید عمارت گری ناگزیر
۲۴۵۹	کہ بے باغباں باغ بے بر بود	ہمہ ملک بے شاہ مضطر بود
۲۴۶۰	چو کردند بسیار گفت و شنید	شب آخر شد و صبحِ دولت دمید
۲۴۶۱	بگفتند پس بر ہمہ یک زباں	کہ داریم پس شمع زاں دودماں
۲۴۶۲	دو پور و یکے دختر شہریار	دریں ملک ماندست زشہ یادگار
۲۴۶۳	ازاں ہر سہ فیروز بالغ تر است	کہ شہزادہ نغز و خوب اختر است
۲۴۶۴	نشانیم او را دریں تختگاہ	کہ شہزادہ خوشتر بود جائے شاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۴۶۵	چو گفتند در انجمن آن سخن	برین گشته راضی همه انجمن
۲۴۶۶	پس آنگاه چون شاه سیارگان	گرفته جهان را کران تا کران
۲۴۶۷	ز مجلس همه سرکشان خاستند	یکے بار جائے بیاراستند
۲۴۶۸	در بارجا تخت زرّین زدند	وز انجا بسوئے حرم آمدند

جلوس سلطان رکن الدّین فیروز شاه ابن سلطان شمس الدّین نوّر اللّٰه مرقدهما

۲۴۶۹ E۴۳	بخواندند پس پورِ شاهِ عجم	به فرقش نهادند دیهیم جم
۲۴۷۰	بدادند او را بدان تخت جای	به پیشش ستادند هر یک بپای
۲۴۷۱	گروهے یمین و گروهے یسار	کمر بسته در خدمت شهریار
۲۴۷۲	مر آن شاه را رکنِ دین شد لقب	که بد هندوی زاد و ترکی نسب
۲۴۷۳	چو جائے پدر گشت فیروز شاه	نگشت از رسوم پدر چند گاه
۲۴۷۴	چو زین قصه ماهی سه چاری گذشت	ز رسم پدر شاه خود رائی گشت
۲۴۷۵	غرورِ جوانیش در سر فتاد	سخنهائے پیران نیاورد یاد
۲۴۷۶	شنیدم که با بندگانِ پدر	که بد هر یک از ضبط شاهی دگر
۲۴۷۷	همه خشم و گردن کشی ساز کرد	همه فسق و اسراف آغاز کرد
۲۴۷۸	خزانه کشادے بهر صبحگاه	زرے خرج کردے بنا جایگاه
۲۴۷۹	بهر روز چون صبحدم تا بشب	همه زر فشاندے بر اهل طرب
۲۴۸۰	بشوخی تلف کرد اموالِ را	بغفلت گذشتی بد و سال را
۲۴۸۱	چو ترکانِ گردن کش و سرفراز	که بودند از شاهِ نو بے نیاز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۴۸۲ ز بدخواهی شاه مضطر شدند[۱۵] — بتدبیر این کار کهتر شدند

۲۴۸۳ بگفتند کین کودک خام رای — مدام است با ما خصومت گرای

۲۴۸۴ برد آب از خاصگان پدر — در آزار دارد روان پدر

۲۴۸۵ باسراف اموال بر باد داد — خزاین ازو سر بنقصان نهاد

۲۴۸۶ چنان گشت از دستِ نوشش شراب — که از غفلتش گشت عالم خراب

۲۴۸۷ شهی کو بهر روز و شب می خورد — نعم زیر دستان خود کی خورد

۲۴۸۸ چه معلومش از حال درماندگان — چه آگاهش از بیش درماندگان

۲۴۸۹ چنین کس نباشد بشاهی سرا — چنین شه نباشد به کشور روا

۲۴۹۰ همه کار بر رای خود میبرد — ز خود رای ایدون کسی سر خورد

۲۴۹۱ همان به که او را ازین تختگاه — فرستیم در مجلسی چندگاه

۲۴۹۲ بجایش یکی را ز شهزادگان — نشانیم و بندیم پیشش میان

۲۴۹۳ همان سرفرازان باهنگ و هوش — برین قصه یکسر نهادند گوش

۲۴۹۴ دگر روز آن شاه خود رای را — بکردند در حصن هانسی جلا

۲۴۹۵ جلوس همان پور شاه گزین — بتاریخ نقل پدر بد یقین

۲۴۹۶ چو از حبس فیروز پرداختند — بر ایوان شه انجمن ساختند

۲۴۹۷ وزین پس بگفتند باهمگر — که بی شه جهان ماند در شور و شر

۲۴۹۸ ندانیم تا چیست تدبیر کار — بسازیم ازین پس کرا شهریار

۲۴۹۹ چو ارکان دولت درین قیل و قال — ز حیرت بماندند آشفته حال

۲۵۰۰ شنیدم که بد شاه را دختری — برافشاند از غرفه معجری

۲۵۰۱ بگفتا منم دختر شهریار — منم بر سرم افسر شهریار

۲۵۰۲ مرا شه ولی عهد خود کرده بود — بمن خاتم ملک بسپرده بود

۲۵۰۳ شما گر گذشتید از حکم شاه — نهادید بر فرق غیری کلاه

۲۵۰۴ همه آخر حال حیران شدید[۱۶] — وزان کردهٔ خود پشیمان شدید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۵۰۵	بلی هر که گردد ز حکم شهان	ندامت بود کار او در جهان
۲۵۰۶	ز ابنای شه چون درین تختگاه	نیامد کسی درخور جای شاه
۲۵۰۷ F.44	گذارید ازین پس همه قیل و قال	مرا هم که دخت شهم چند سال
۲۵۰۸	پی امتحان تاج بر سر نهید	مگر از غم مملکت وارهید
۲۵۰۹	ز مردان اگر بهتر آیم مرا	بدارید بر جای فرمان روا
۲۵۱۰	وگر خود دگرگونه بینید کار	برید از سرم افسر شهریار
۲۵۱۱	سپارید آنرا که دارید رای	بگردید پیشش اطاعت گرای
۲۵۱۲	شنیدم که از دخت شاه جهان	شنیدند این قصه کارآگهان
۲۵۱۳	دگر باره گفتند با یکدگر	که دختر به از ناهمایون پسر
۲۵۱۴	بسا زن که در جنگ مرد افگن ست	بسا مرد کاندر طفیل زن ست
۲۵۱۵	گر این دختر شه درین تختگاه	مقرر شود به ز ابنای شاه
۲۵۱۶	سران چون برین رای راضی شدند	پی دفع اندوه ماضی شدند

جلوس سلطان رضیة الدین دختر سلطان شمس الدین التمش

۲۵۱۷	دگر روز کین ساقی سبز جام	می لعل افشاند گرد در خام
۲۵۱۸	جهان ساغر عیش از سر گرفت	فلک نقل غم از میان برگرفت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٢٥١٩ صبا صحنِ گیتی ز خاشاک رفت | سرودِ طرب مرغِ غمناک گفت

٢٥٢٠ پئے بزمِ جہاں دورِ دیگر گشت | زمانہ بساطِ کہن در نوشت

٢٥٢١ حکیماں بگفتند با یکدگر | دگر دورِ ناہید آمد نگر

٢٥٢٢ جہاں سربسر شد چو خلدِ بریں | برونق چو دیدند بزمے چنیں

٢٥٢٣ حریفانِ بزمِ کہن خاستند | یکے مجلسِ خود بیاراستند

٢٥٢٤ پس آنگاہ زد اندراں بزم گاہ | یکے تختِ زرّیں سرانِ سپاہ

٢٥٢٥ براں تخت دخترِ سلیمانِ ہند | برآمد بار شادِ ارکانِ ہند

٢٥٢٦ بہ پیشش بستادند اہلِ حرم | برآئیں سان کہ در پیشِ شاہاں خدم

٢٥٢٧ درون سراپردہ جملہ زناں | بروں سراپردہ شمشیر افگناں

٢٥٢٨ سراں سمت قبلہ نہادند سر | بجلکش ببستند از جاں کمر

٢٥٢٩ مرادر اشدہ رضیۃ الدّیں لقب | کہ بد دخترِ شاہِ والا نسب

٢٥٣٠ ہمی راند ملک آں زنِ نامدار | بکارش کمر بستہ مردانِ کار

٢٥٣١ جلوسِ وے اندر سرائے سپنج | یقیں بود در ششصد وسی و پنج

٢٥٣٢ چو از عہدِ رضیہ برآمد سہ سال | دگر سکہ زد عالمِ بدسگال

٢٥٣٣ شنیدم کہ از پردہ بیروں فتاد | گذشت از حیا دل بشوخی نہاد

٢٥٣٤ بپوشید روزے قبا و کلاہ | برفت آمد از کاخِ کیواں پناہ

٢٥٣٥ شد آنگاہ بر پشت پیلے سوار | ہمی گشت در ہر طرف آشکار

٢٥٣٦ ازاں پس شنیدم مہے شش دگر | ہماں خسروِ دختِ نامور

٢٥٣٧ بدادی پس از ہفتہ بارِ عام | شدی خاص و عام از رخش شاد کام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۵۳۸	سواری بکردے بسے از یک دو ماه	رکابش برفتند اهلِ کلاه
۲۵۳۹	چو شش مه ازین قصه کامل گذشت	بدو بدگمان عام تا خاص گشت
۲۵۴۰	شنیدم غلامے ز جنسِ حبش	بدی در سواری برم کیش
۲۵۴۱	گرفتے بیک دست بازوئے او	بدادی سواریش بی گفت و گو
۲۵۴۲	بدان مردِ شاهِ جهان ز اعلام	شهش کرده بوده است یاقوت نام
۲۵۴۳ F.85	اسیر آخرش شاه و شهزاده بود	بفرمانِ رضیه رضا داده بود
۲۵۴۴	چو ارکانِ دولت در آن روزگار	بدیدند گستاخیش آشکار
۲۵۴۵	ببردند غیرت از آن ماجرا	بگفتند با یکدگر در جدا
۲۵۴۶	گزین گونه کین دیو در ملکِ جم	مسخر تر آمد ز جمله خدم
۲۵۴۷	عجب نے که گر دست یابد گہے	پئے نفسِ خاتم بگیرد رہے
۲۵۴۸	زنان جمله در دامِ آهرمنند	بخلوت همه کارِ شیطان کنند
۲۵۴۹	نکردی تو آن بر زنان اعتماد	نشاید بر آهرمنان اعتماد
۲۵۵۰	نیاید وفا از زنان هیچ گاه	وفا مرد شد هم ز مردان بخواه
۲۵۵۱	زنان در بلا خوشتر از گلشن اند	ولے در جدا بدتر از گلخن اند
۲۵۵۲	چو شورید نفسِ زنِ پارسا	بخلوت دهد با سگے هم رضا
۲۵۵۳	بزن مرد اگر استواری کند	بران مرد زن ریشخندی کند
۲۵۵۴	نشانِ خطر شد بهر جا زن است	خصوص آنکه هم خوئے آهرمن است
۲۵۵۵	نزیبد بزن تاج و تختِ شهان	که شد مملکت قسمِ کارآگهان
۲۵۵۶	جهانداری از زن نیاید نکو	که در اصل ناقص شد است عقلِ او
۲۵۵۷	زن آن به که با چرخه سازد مدام	که مستش کند مسندِ احترام
۲۵۵۸	حریفش سزد مینهٔ غم ساغرش	خوش است غنهٔ دوک خنیاگرش
۲۵۵۹	کله بر سرِ زن خرد زان نه کرد	که شد وضع خاص از پئے فرقِ مرد
۲۵۶۰	زنے که طرب جوید و جاه هم	ز شهوت تواند بُد - آزاد - کم

۲۵۶۱	زن آن به که در پرده باشد مدام	به محنت کند خوئی هر صبح و شام
۲۵۶۲	هر آن زن که در پرده خنده بلند	سرش زود بر خاک باید فگند
۲۵۶۳	چو افتاد مارا خطائی نخست	گذشتیم راضی بدین رای سست
۲۵۶۴	خطائی دگر باشد ار بعد ازین	مقرر گزاریم دستش نگین
۲۵۶۵	خردمند هرگز ندارد روا	که افتد خرد را خطا در خطا
۲۵۶۶	همان به که اکنون ز رای صواب	برآریم درِ یمین از خلاب
۲۵۶۷	بحرفِ خطا خطِ رد در کشیم	برین لوح تمثال دیگر کشیم
۲۵۶۸	عروسِ ممالک به مردی دهیم	بفرقش کلاهِ کیانی نهیم
۲۵۶۹	بخنجر چو خورشید یاقوت را	سپاریم یکسر بکانِ فنا
۲۵۷۰	زمردی نباشد که پیش زنی	نهیم از سرِ عاقلی گردنی
۲۵۷۱	خصوصاً ازین پس که اهلِ جهان	بگشتند در حقِ او بدگمان
۲۵۷۲	چو ترکان بدینسان کاری آراستند	ازان مجلس آنگاه برخاستند

حبس شدنِ سلطان رضیه و کشته شدنِ یاقوت امیر آخور شاه و شهزاده

۲۵۷۳	شنیدم دگر روز وقتِ سحر	همان دخترِ خسروِ نامور
۲۵۷۴	قبا کرد و بر کلاهی نهاد	ز منظر برون آمد و بار داد
۲۵۷۵	به پیشش ستادند ترکانِ مست	همه چین برابرو و خنجر بدست
۲۵۷۶	شنیدم همان روز یاقوت را	بکشتند یکسر در آن بارجا
۲۵۷۷	گرفتند پس رضیه را بی درنگ	نهادند بندش بپای درنگ
۲۵۷۸	وزین پس ابا بندهای گران	به تبرنده کردند او را روان
۲۵۷۹ F.86	دگر گونه شد گونهٔ روزگار	فلک کرد نقشی دگر آشکار
۲۵۸۰	دگر مرغی از بیضهٔ آسمان	عیان گشت در مرغزارِ جهان

۲۵۸۱ عجب بیضۂ دارد ایں چرخِ دوں — ازاں بیضہ پس مُرغ آرد بروں

۲۵۸۲ عجب تر کزاں بیضہ خیزد مدام — چہ صیّاد و صید و چہ دانہ چہ دام

۲۵۸۳ خرے را کند جفت با فاختہ — بنسبت کجا خر کجا فاختہ

۲۵۸۴ دہ خانۂ ماکیاں گہ بوم — بسے دامِ دارد بہر مرز و بوم

۲۵۸۵ ستاند ز شہباز گہ آشیاں — بسازد درو مسکنِ ماکیاں

۲۵۸۶ بہ چنگلِ او چہ صعوہ چہ باز — نرستہ ز دامش یکے مرغ باز

۲۵۸۷ ولے مرغِ زیرک دریں دامگاہ — نسازد ہمہ عمر آرامگاہ

۲۵۸۸ گہ و بیگہ و روز و شب صبح و شام — بر آہنگِ پرواز باشد مدام

۲۵۸۹ خوش آں مُرغ کز سینۂ او کباب — بمستاں رسد نوشگاہِ شراب

۲۵۹۰ روانش بسوز فراقِ چمن — بر آرد نوائے خوش از رباب زن

۲۵۹۱ بگوید کہ چوں سر بسر سوختم — بہ مجلس ز خود شمع افروختم

۲۵۹۲ بیا ساقیا گرچہ در آتشم — چو بادِ چمن می رسد سرخوشم

۲۵۹۳ یکے جرعہ بر خاکِ من بر فشاں — ز آبِ حیاتم بدہ تازہ جاں

جلوسِ معز الدّین بہرام شاہ ابنِ سلطان شمس الدّین التتمش طاب مرقدہما

۲۵۹۴ چو تاریخ شد ششصد و سی و ہفت — مہے پنج دیگر زیادت گذشت

۲۵۹۵ یکے کودک از رضیہ بد خرد تر — کہ بودے شہِ راستیں را پسر

۲۵۹۶ نشاندند او را بہ تختِ کیاں — ببستند ہر یک بہ پیشش میاں

۲۵۹۷ معز الدّین آں شاہ راشد لقب — کہ شہزادۂ بود ترکی نسب

۲۵۹۸ خطابش بخواندند بہرام شاہ — بکارش کمر بستہ اہلِ کلاہ

نوٹ: تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۵۹۹	ز عهدش چو یکسال کامل گذشت	ز نقصان ادراک بد عهد گشت
۲۶۰۰	بشهوت پرستی برآورد نام	و زو بدگمان گشت همه خاص و عام
۲۶۰۱	بهر جا زنے دید صاحب جمال	بکردی بزور و زرش دست مال
۲۶۰۲	یکے شاه خونریز بے باک شد	بهندوستان جائی ضحاک شد
۲۶۰۳	بعهدش مغول شاه لاهور را	گرفتند و کشتند فرمان روا
۲۶۰۴	چو ظلم و فسادش ز حد برگذشت	خصالش بهر کشور افسانه گشت
۲۶۰۵	همان بندگانِ شهِ نیکنام	فراهم شده باز روزے تمام
۲۶۰۶	بگفتند کس را ز ابناء شاه	ندیدیم شایانِ تاج و کلاه
۲۶۰۷	دو پور و یکے دختِ فرمانروا	نشاندیم جائے شهِ در کشا
۲۶۰۸	یکے سر بجنبش خصومت نهاد	دوم گشت مشغولِ ظلم و فساد
۲۶۰۹	سیوم دخترِ شاهِ کشور کشا	بخود بدگمان کرد آفاق را
۲۶۱۰	ندانیم تا اندرین تختگاه	بسازیم ازین پس کرا بادشاه
۲۶۱۱	درین فکر بودند هر روز و شب	که ناگه برآورد دوران شغب

عقد کردن لاطونه رضیه را در تبرنده و لشکر کشیدن در دهلی

۲۶۱۲	به تبرنده چون رضیه محبوس گشت	وزین قصه یکسال و شش مه گذشت
۲۶۱۳ F.87	شنیدم یکے ترک لاطونه نام	که هامون سپر بود دریا خرام
۲۶۱۴	بگشتے بسر حد هر کشورے	نه تنها که با مختصر لشکرے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۶۱۵	در اقصای کشور شدے عزم ساز	بغفلت بگردی یکے ترک و تاز
۲۶۱۶	ازانجا سبک در دیارے دگر	سپہ راند آں ترک پرخاش گر
۲۶۱۷	بیک جا مہے کم گرفتی قرار	گذشتے بریں گونہ اش روزگار
۲۶۱۸	ہماں مرد ناگہ بہ تبرندہ در	خروشاں بر آمد ابا کر و فر
۲۶۱۹	بغفلت ہماں حصنِ محکم گرفت	بسے رختِ مرغانِ پر کم گرفت
۲۶۲۰	ز زنداں ہماں رضیہ را برکشید	بتیز و تیغِ خویشش چو رافضی بدید
۲۶۲۱	شنیدم کہ مر رضیہ را عقد کرد	چو شد اجتماعے میانِ دو فر
۲۶۲۲	یکے روز رضیہ بخلوت نہفت	بلاطونہ رازے دل انگیز گفت
۲۶۲۳	کہ من دخترِ شاہِ جہاں پرورم	سہ سال و مہ تاج بد بر سرم
۲۶۲۴	بوحشت ز من بندگانِ پدر	ربودند تاج کیانی ز سر
۲۶۲۵	وزایں پس بپایم نہادند بند	ہمی داشتندم بعینِ گزند
۲۶۲۶	کہ ناگہ تو ایدر کشیدی سپاہ	مرا برکشیدی ازاں حبس گاہ
۲۶۲۷	کنوں خیز تا ہر دو یکدل شویم	ابا لشکرے سوئے دہلی رویم
۲۶۲۸	ہمہ شہر و بوم است ہوا خواہِ من	کہ بودم نکو خواہِ ہر مرد و زن
۲۶۲۹	چو از دور رایاتِ من بنگرند	ہمہ رخ سوئے لشکرم آورند
۲۶۳۰	چو گردد ہمہ خلق با من یکے	بدست آیدم ملکِ من بے شکے
۲۶۳۱	چو لاطونہ ایں راز از زن شنید	بغیرِ رضا ہیچ پاسخ ندید
۲۶۳۲	زن و شو چو زیں قصہ پرداختند	دو سہ ہفتہ تدبیری ساختند
۲۶۳۳	دگر روز رضیہ سپہ برکشید	بکیں توزیِ ملک خنجر کشید
۲۶۳۴	بسے مرد ازاں بوم و بر جمع کرد	کہ بودند نام آور اندر نبرد
۲۶۳۵	چہ تو ورچہ چتوئی پرخاش گر	چہ کھوکر چہ ہیراوہ مردم شکر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۶۳۶ بیارید هی راند در تختگاه | چو گفتند این قصه را پیش شاه

رسیدن خبر جنبش سلطان رضیه بسلطان معز الدین و لشکر فرستادن سلطان معز الدین بقصد او

۲۶۳۷ سران سپه را شهنشه بخواند | همین قصه در پیش شان باز خواند
۲۶۳۸ بگفتا که ای سرکشان سلف | همی آید آن خواهر ناخلف
۲۶۳۹ بگوئید تدبیر این کار چیست | مرا جز شما صاحب رائی کیست
۲۶۴۰ سران سپه چون ز فرمانروا | شنیدند گفتند شه را دعا
۲۶۴۱ وز این پس بگفتند کای شهریار | گریزی نه بینیم جز از کارزار
۲۶۴۲ بفرمای تا خیمه بیرون زنیم | زری ده که پولاد را بشکنیم
۲۶۴۳ دگر روز خسرو خزانه گشاد | یلان سپه را مواجب بداد
۲۶۴۴ یلان سپه چون زری یافتند | پی ساز بیگانه بشتافتند
۲۶۴۵ سپه چونکه شد ساخته سر بسر | روان کرد لشکر شه نامور
۲۶۴۶ بدان بلبن خرد فرمانروا | بفرمود کای گُرد کشورگشا
۲۶۴۷ تو سرلشکری اندرین لشکرم | نباشد چو تو محرمی دیگرم
۲۶۴۸ بباید چنان برکشی تیغ کین | که در خون شود غرقه روی زمین
۲۶۴۹ F.88 چو بشنید این قصه بلبن ز شاه | شنیدم سپه راند از تختگاه
۲۶۵۰ همی رفت تا سرحد شتی کشید | که افواج رضیه دران دشت دید
۲۶۵۱ بفرمود تا سرکشان سپاه | که بودند نام آور تختگاه
۲۶۵۲ میان را ببندند بر ساز جنگ | بتازند بر دشمنان بی درنگ

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۶۵۳	برافواج بیگانه هوی زنند	بیک هوی بدخواه را بشکنند
۲۶۵۴	چو این قصه بشنید اهل سپاه	یکی حمله آورد بر کینه خواه
۲۶۵۵	شنیدم همه از حملهٔ اولین	بیک طرفة العینی دران دشت کین
۲۶۵۶	در افواج رضیه شکستی فتاد	همان رضیه سر در هزیمت نهاد
۲۶۵۷	شکسته ازانجا به تندی براند	بهر گام از دیده خون می فشاند
۲۶۵۸	شنیدم سپاهش دران کارزار	بسی بی سپر شد دران روزگار
۲۶۵۹	زچندان سپاهی که آورده بود	بخون جگر جمع شان کرده بود
۲۶۶۰	چنان شد پراگنده گاهی فرار	که بر وی نه پیوست ازان کس سوار
۲۶۶۱	وزان پس همان بلبن هوشمند	چو در فوج رضیه شکستی فگند
۲۶۶۲	خروشان سوی تختگه گشت باز	ابا هم عنان گردن فراز
۲۶۶۳	چو با فتح و نصرت بحضرت رسید	عنان سوی درگاه خسرو کشید
۲۶۶۴	ابا سرکشان گرد پابوس شاه	بگفت آنچه بگذشت در حربگاه
۲۶۶۵	چو بشنید ازو شاه فرخ نژاد	بخندید همچون گل بامداد
۲۶۶۶	سرانرا بگفتا که خلعت دهند	کلاه شرف بر سر شان نهند
۲۶۶۷	همان روز بزم طرب ساز کرد	سران سپه با خود انباز کرد
۲۶۶۸	بداوند ران مجلس عیش بار	نشسته سرانش یمین و یسار
۲۶۶۹	یکی هفته آن شاه فیروز جنگ	همی زد بقارورهٔ حزن سنگ

لشکر کشیدن سلطان رضیه بار دوم در جانب دهلی و منهزم شدن او با شوهر و کشته شدن در حدود کیتهل

۲۶۷۰	چو بگذشت ازان قصه ماهی سه چار	دگر فتنه زاد از روزگار
۲۶۷۱	دگر باره آن رضیه با گمرهان	کمر بست بهر کلاه شهان
۲۶۷۲	پراگنده چندیک جای کرد	پس آنگه سوی تختگه رای کرد

۲۶۷۳ معز الدین آن شاهِ عشرت گرای — بگفتا همان بلبنِ در گشای

۲۶۷۴ بقصدش دگر باره راند سپاه — ابا سر فرازانِ صاحب کلاه

۲۶۷۵ سپه راند آن بلبنِ چیره دست — که یکبار از و فوج رضیه شکست

۲۶۷۶ بر آهنگِ کین می خرامید تفت — چو از تختگه هشت فرسنگ رفت

۲۶۷۷ بلشکرگهِ رضیه اندر رسید — دو لشکر چو مر یکدگر را بدید

۲۶۷۸ بشد لشکرِ رضیه یکسر سوار — برون زد ز دز و از پئے کارزار

۲۶۷۹ دو لشکر بمیدان مقابل ستاد — ز هر سوئے نامرد را دل فتاد

۲۶۸۰ دلاور خروشان شد از هر سپاه — چو شیر آهوئے دیده در صیدگاه

۲۶۸۱ ولے لشکرِ شاه بد چیره تر — کزو بار اول عدو تافت سر

۲۶۸۲ همی زد مثل هر یلِ چیره دست — که بشکسته را باز بتوان شکست

۲۶۸۳ وزان سوئے افواجِ رضیه تمام — چو مرغے که برجسته باشد ز دام

۲۶۸۴ همه ساخته از برائے فرار — ز دلهائے شان رخت بسته قرار

۲۶۸۵ F.89 چو زین ماجرا یک زمانے گذشت — خروشے در آمد دران ساده دشت

۲۶۸۶ بیکباره افواجِ دهلی تمام — رخ آورد سوئے حریفانِ خام

۲۶۸۷ بیک حمله افواجِ مغلوبه را — شکستند شیرانِ کشورگشا

۲۶۸۸ چو دیدند بدخواه همچون حباب — ز آسیبِ بادے نماندست بر آب

۲۶۸۹ کشیدند همه خنجرِ آبدار — گرفتند دنبالِ اهلِ فرار

۲۶۹۰ در جنگِ رضیه بر ایشان فتاد — گریزان سر سوئے کیتھل نهاد

۲۶۹۱ به کیتھل گروهے ز هندوستان — چو دیدند در دامِ مرغے چنان

۲۶۹۲ گرفتند بر رسمِ عذر[1] و ریا — بکشتند لاطونه و رضیه را

۲۶۹۳ ز تاریخ بد ششصد و سی و هشت — که کشتند شان را بیک تیره دشت

۲۶۹۴ چو فیروز شد بلبنِ کینه خواه — بحضرت رخ آورد از آن حربگاه

---

[1] نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۶۹۵ E۸۹	بر ایوانِ شه رفت بعد از دُعا	خبر داد مر خسرو خویش را
۲۶۹۶	تلف گشتنِ رضیه و شوہرش	پریشانی از لشکر و کشورش
۲۶۹۷	ز بلبن چو بشنید بہرام شاہ	بصد عیش و عشرت برآمد بگاہ
۲۶۹۸	طلب کرد ارکانِ دولت تمام	بفرمود خلعت بہر خاص و عام
۲۶۹۹	بفرمانِ آں شاہِ فیروز مند	بسے کلہ بستند ہر سو بلند

حبس کردنِ ارکانِ دولت سلطان معزالدین را و مُلک بعلاوالدّین والدنیا مفوّض گردانیدن

۲۷۰۰	چو شد ششصد و سی و نہ بر کمال	ز عہدے معزے برآمد دو سال
۲۷۰۱	ہماں کہنہ تُرکانِ شمسی تمام	بداں تا بود مُلک در انتظام
۲۷۰۲	شنیدم دگر بارہ با یکدگر	بگفتند کایں شاہِ بیداد گر
۲۷۰۳	بہ بیداد ظلم اینچناں خود گرفت	کہ آں عالم عدل یکسو گرفت
۲۷۰۴	یکے حیلہ می باید انگیختن	کہ واقی شود رسم خوں ریختن
۲۷۰۵	دو پور و یکے دخترِ بادشاہ	نشاندیم جا پیشِ دریں تختگاہ
۲۷۰۶	ندیدیم از ہیچکس روبہی	نہ شائستہ شد کس بفرماندہی
۲۷۰۷	ہماں بہ کہ اکنوں دریں تخت گاہ	نشانیم اولاد اولادِ شاہ
۲۷۰۸	مگر کارِ ایں ملک ساماں شود	دگر بارہ ایں بوم بستاں شود
۲۷۰۹	چو از دیدنِ ظلم گشتیم سیر	نشاید دریں مصلحت کرد دیر
۲۷۱۰	شنیدم چو تُرکانِ گردن فراز	بگفتند در خود حدیثے براز
۲۷۱۱	دگر روز آں شاہِ خودکام را	بکردند معزول ازاں تخت جا
۲۷۱۲	بدست و بپایش نہادند بند	نشاندند در حبس گاہ گزند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

جلوس سلطان علاؤالدین ابن سلطان رکن الدین فیروز شاہ یعنی نبیرہ سلطان شمس الدین التمش

۲۷۱۳	چو بہرام از ملک معزول شد	بزنداں شنیدم کہ مقتول شد
۲۷۱۴	دگر زر وزر ترکانِ کشور کشا	نشاندند بر تخت مسعود را
۲۷۱۵	مگر بود او پور فیروز شاہ	زجدّ و پدر وارثِ تاج و گاہ
۲۷۱۶	علاؤ الدین اورا لقب خواندند	بفرقش بسے گوہر افشاندند
۲۷۱۷	توجہ پر و گشت اتراک را	زفوجش شکوہ آمد افلاک را
۲۷۱۸	سراں خدمتش کردہ امیدوار	کہ گیرد مگر ملک ازوے قرار
۲۷۱۹	بسی دنہ دو ششصد آں پور شاہ	بر آمد بتخت ازاں تخت گاہ
۲۷۲۰E۹۰	شنیدم کہ آں شاہ تا یکدو سال	ہمی راند ملکے چو اہل کمال
۲۷۲۱	بعہدش مغل در حدِ اچہ تاخت	شہنشہ زدہلی علم بر فراخت
۲۷۲۲	بفوج ملاعیں شکستے فگند	بسے کافر آورد اندر کمند
۲۷۲۳	چو بشکست افواج کفار را	سوئے تختگہ شد عزیمت گرا
۲۷۲۴	بشہر آمد و از عدالت گذشت	ز تاراج کفار مغرور گشت
۲۷۲۵	سر اندازاں قطاع معزول شد	شدہ دشمنش ہر کجا بود مرد
۲۷۲۶	ز تحویل و تبدیل شہر و دیار	بشوریدہ خلقے دراں روزگار
۲۷۲۷	شہ از سرکشی کم نمی کرد ہیچ	ہمی بود دایم سیاست بسیچ
۲۷۲۸	بسے سرکشاں را زتندی بکشت	زخوں ریختن شہ مزاجش درست
۲۷۲۹	بلے ہر کہ در ظلم مغرور گشت	مزاجش ازاں قاعدہ کم گذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

محبوس شدن علاء الدین پسر سلطان رکن الدین فیروز شاہ

۲۷۳۰ چو از عہدِ مسعود شد چہار سال — فتاد اخترش در ہبوطِ[ط] و وبال

۲۷۳۱ ہمہ خلق از خوئے او شد نفور — کہ دیدند غرقش بہ بحرِ غرور

۲۷۳۲ بلے ہر کہ در ورطۂ غرق گشت — چو بیند کہ آبش ز سر بر گذشت

۲۷۳۳ بگیرند از و اہلِ دانش کراں — بداں تا نیفتند[ط] در بیم جاں

۲۷۳۴ کہ مردم چو افتد بگرداب در — کشد دستِ گیرندہ را در خطر

۲۷۳۵ غرض چونکہ آں شاہ غرقِ غرور — ہمہ خلق را کرد از خود نفور

۲۷۳۶ گرفتند از و اہلِ دولت کراں — ہمہ بستہ از بہرِ دفعش میاں

۲۷۳۷ دو سہ ہفتہ گشتند اندر کمیں — کہ از وے ربایند تاج و نگیں

۲۷۳۸ ہم آخر یکے روز بشتافتند — بغفلت برو قدرتے یافتند

۲۷۳۹ گرفتند آں شاہِ خود رائے را — وزاں پس نہادند بندش بپا

۲۷۴۰ پس از چند روزش سرانِ سپاہ — بکردند ہمراہِ بہرام شاہ

۲۷۴۱ ازینہا بسے یاد دارد جہاں — فریبش نخوردند کار آگہاں

جلوسِ سلطان ناصر الدین ابن ناصر الدین

۲۷۴۲ کسے را کہ حق بہرِ دولت سرشت — ز قومِ کرم بر جبینش نبشت

۲۷۴۳ ز مغرب بہ مشرق برندش نہاں — بداں تا چو خورشید گیرد جہاں

۲۷۴۴ بخواب اندرش پاسباں ست بخت — بہ بیداریش ہم عناں ست بخت

نوٹ: ط کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۷۴۵ بهر جا که باشد خدا یار اوست — قضا و قدر ممد کار اوست

۲۷۴۶ نه و هفت و چهار ار شود دشمنش — نگردد یکی موی کژ بر تنش

۲۷۴۷ سپهر و کواکب نقیبش بوند — زمین و زمانه رقیبش بوند

۲۷۴۸ سعادت مر او را کند دایگی — بود عز و جاهش بهمسایگی

۲۷۴۹ بصد عز کنش پرورش می دهند — چو وقتش رسد تاج بر سر نهند

۲۷۵۰ مرا چون در افسانها دید رای — چنین گفت پیر فسانه سرای

۲۷۵۱ که چون ناصر الدین روشن ضمیر — که بد پور التمش هند گیر

۲۷۵۲ باقلیم لکهنوتی آن شاه راد — بخط قضا و قدر سر نهاد

۲۷۵۳ بشهزاده مانده از ویک پسر — که بد مولدش بعد فوت پدر

۲۷۵۴ چو شد بالغ آن طفل فرخ نژاد — جهانرا بداد و دهش فرده داد

۲۷۵۵ علاء الدین آن پور فیروز نیو — چو در ملک هندوستان بد خدیو

۲۷۵۶ E 91 فرستاد بروی ز دهلی نوند — ابا جامه و نامهٔ دلپسند

۲۷۵۷ بدان تا به بهرایچ آن بختیار — چو شیران همی بود در مرغزار

۲۷۵۸ هم آخر چو ترکان کشور کشا — بکشتند در حبس مسعود را

۲۷۵۹ نهانیش خواندند از آن بوم و بر — نهادند تاج کیانش بسر

۲۷۶۰ به پیشش نهادند سر بر زمین — بدستش سپردند ملک و نگین

۲۷۶۱ شده ناصر الدین مر او را لقب — که بد ممد دین حق روز و شب

۲۷۶۲ ز تاریخ بد ششصد و چهار و چل — که بر تخت شد آن شه شیردل

۲۷۶۳ همان بلبن خرد صفدار راد — بدو دختر خود به تزویج داد

۲۷۶۴ چو داماد شد شاه کامیاب — بدان ترک یل کرد الغ خان خطاب

۲۷۶۵ شد آن شاه را مملکت مستقیم — که بود است شاهی حلیم و کریم

۲۷۶۶ بکرد او رضا جوئی خاص و عام — ازو گشت شاکر خلایق تمام

۲۷۶۷ به جستے رضای سران سپاه — بدی هر یکی را بجان نیک خواه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۷۶۸ نه بی علم شان هیچ رائی زدی | نه بی حکم شان دست و پائی زدی

۲۷۶۹ نخوردی گهی آب بی علم شان | نکردی دمی خواب بی علم شان

۲۷۷۰ همی راند ملکی چو آزادگان | نه چون دیگر آشفته شهزادگان

عزیمت همی راند ناصر الدین در حدود اچه و ملتان بقصد دفع مغل و فیروزی یافتن دران

۲۷۷۱ چو بر شش افزود پنجاه و شش | فتاد اختر هند در کش مکش

۲۷۷۲ یکی لشکری آمد از کافران | همی تاخت در اُچه و مولتان

۲۷۷۳ خلائق بهر در حصاری شدند | ز ظلم ملاعین بزاری شدند

۲۷۷۴ همه بی سپر شد حدود دیار | ز اوطان دهقان بر آمد دمار

۲۷۷۵ چو این حادثه شاه گیهان شنید | شنیدم که لشکر ز دهلی کشید

۲۷۷۶ زمین شد ز سم ستوران ستوه | کفید از شکوهش بهر جا که کوه

۲۷۷۷ نهان گشت گردون ز گرد سپاه | تو گوئی که ابری بر آمد سیاه

۲۷۷۸ چه ابری که آفاق را سایه کرد | ولی از مخالف بر آورد گرد

۲۷۷۹ همه خون دشمن چکید زان سحاب | صف خصم از و چون سواران آب

۲۷۸۰ غرض ناصر الدین گیتی پناه | چو لشکر روان کرد از تخت گاه

۲۷۸۱ همی راند تا سر بملتان کشید | علمهای او سر بکیوان کشید

۲۷۸۲ وزان پس بگفت ای سرانِ کهن | برای شما پخته گردد سخن

۲۷۸۳ مدار ممالک ز رای شماست | خرد در بلاغت گواهِ شماست

۲۷۸۴ ضمیر شما هست چون آفتاب | ز رای شما عطف نبود صواب

۲۷۸۵ چه گوئید در باب دفع مغل | که عقلِ شما هست چون عقلِ کل

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۷۸۶ چه تدبیر باید درین کار و بار — چگونه ستیزد با مغل کارزار

۲۷۸۷ سران چونکه این قصهٔ دلپذیر — شنیدند از آن شاهِ روشن ضمیر

۲۷۸۸ شگفتند چون گل ز بادِ صبا — شهنشاه را گفت هر یک دعا

۲۷۸۹ چو آن قطبِ دینِ حسین مردِ راد — که بوداست در اصلِ غوری نژاد

۲۷۹۰ یکے از هزارانِ آن عهد بود — بکارِ ممالک مدد می نمود

۲۷۹۱ گہِ نیزه بازی بنوکِ سناں — ربودے شبک چیز از آسماں

۲۷۹۲ F.92 دگر آن الغخاں که بد خسرِ شاه — ز رائش شده قائم آن تختگاه

۲۷۹۳ عجب ترکے از اہلِ تدبیر بود — که بخشش جوان رائی او پیر بود

۲۷۹۴ دگر آن شیرخاں گردن فراز — که شه را یکے بود از اہلِ راز

۲۷۹۵ دگر آن ظہیرِ ممالک که شاه — وکیلِ درش کرد بیگاه و گاه

۲۷۹۶ یکے بود روشن دل و نیکنام — چراغے هم از دودهٔ بوعصام

۲۷۹۷ هم از فخرِ ملکِ عصامی بهند — بداده همان گوهرِ دلپسند

۲۷۹۸ دگر بلبنِ زر که شاهِ جهاں — بدو داده بد کشورِ مولتاں

۲۷۹۹ دگر سرفرازاں که از نامِ شاں — بماندست در هفت کشور نشاں

۲۸۰۰ شنیدم که بعد از دعا و ثنا — بگفتند مر شاهِ آزاده را

۲۸۰۱ که شاها بجانِ تو تا زنده ایم — همه بر عدوے تو تازنده ایم

۲۸۰۲ چو مائیم در پیش فرماں روا — نشاید دوغا با مغل شاه را

۲۸۰۳ بفرما که رانیم زاید ر سپاه — سپاهِ مغل را بگیریم راه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۸۰۴ کمین ساز کردیم بر دشمنان — کنیم از کمین دفع آهرمنان
۲۸۰۵ ز ما هر که در کار سستی کند — سرش را شهنشه بخاک افگند
۲۸۰۶ چو رائے چنیں سرکشانِ سپاه — زدند از سرِ راستی پیش شاه
۲۸۰۷ شهنشه همان دم بفرمودشان — که لشکر برانید از مولتان
۲۸۰۸ همه سرکشان خیمه بیرون زدند — چو شیر افگنان قصدِ دشمن کنند
۲۸۰۹ بر آرند پوست از سرِ دشمنان — شکارند افواجِ آهرمنان
۲۸۱۰ الف خان دران لشکرِ بے شمار — بسے لشکرے سرورِ آرد بکار
۲۸۱۱ دگر حمله کردان مطیعش شوند — بجائے که او گوید آنجا روند

کمین کردن لشکرِ دهلی در آب سند و فیروزی یافتن بر مغل

۲۸۱۲ سرانِ سپه چون بفرمانِ شاه — بر آرند بر قصد کافر سپاه
۲۸۱۳ گذشتند یکسر ز اقصائے هند — کمینے بکردند در آبِ سند
۲۸۱۴ یکے هفته بودند در انتظار — که کے در رسد لشکرِ خاکسار
۲۸۱۵ پس از هفتهٔ فوجِ کافر تمام — چو مرغان بپائے خود آمد بدام
۲۸۱۶ همه تاخته در نواحیِ هند — خروشان رسیدند در آبِ سند
۲۸۱۷ گران بار گشته سوارانِ شان — نهاده همه رخت بر مرکبان
۲۸۱۸ یکے کرده پر اسپ برده سوار — فگنده بزین آلتِ کارزار
۲۸۱۹ دگر گشته بے غم ز پرخاشِ جنگ — فرس محمل و بارکش کرده تنگ
۲۸۲۰ قدم می زدند در ره و می غنود — بهر گام می کرده جا سجود
۲۸۲۱ برین گونه چون آن گروهِ نژند — رسیدند ناگه بعینِ گزند
۲۸۲۲ ز هر سو سپه از کمین گه بخاست — چه از جانبِ چپ چه از سوئے راست
۲۸۲۳ بدان نابکاران جهان تاختند — که تنهائے شان را هدف ساختند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۲۴ سپاهِ مغل دست و پا کرد گم — عنان باز نشناخت از پا ز دم

۲۸۲۵ سراسیمه شد جملهٔ افواجِ شان — کمر بسته گردون بتاراجِ شان

۲۸۲۶ فتاده سواران ز اسپان بخاک — پیاده همی شد نهان در مغاک

۲۸۲۷ بیکدم سوارانِ هندوستان — گرفتند اسپان و کشتند شان

۲۸۲۸ سپاهِ مغل شد سراسر زبون — سراسر شد اعلامِ شان سرنگون

۲۸۲۹ یکے کشته شد دیگرے شد اسیر — یکے شد بگریه دگر در نفیر ع ۹۲

۲۸۳۰ ببستند مرغانِ هندوستان — شده هر یک از ازدحام در بوستان

۲۸۳۱ صفِ هند فیروز شد بر مغل — برآمد ز هر سو خروشِ دهل

۲۸۳۲ سرانِ سپه شادیانه زنان — گرفتند شادان رهِ مولتان

۲۸۳۳ رسیدند بر شه پس از چند روز — همه سرفرازانِ کشور فروز

۲۸۳۴ بکردند پابوسِ شاهِ گزین — شهنشه بسے کرد شان آفرین

۲۸۳۵ بهر یک پس آنگاه تشریف داد — کلاهِ شرف بر سرِ شان نهاد

ضبط کردنِ سلطان ناصرالدین اطرافِ اُچه و ملتان را

۲۸۳۶ چو فارغ شد از کارِ کفار شاه — بهر سو روان کرد فوجے سپاه

۲۸۳۷ بمالید اطرافِ ملتان تمام — درآورد بس مرغِ زرین بدام

۲۸۳۸ همه سرکشان را بمالید گوش — وطن کرد بر جائے غولان سروش

۲۸۳۹ ز بیگانه مرغان تهی کرده بوم — ریاحین برآمد بجائے زقوم

۲۸۴۰ چمن در چمن شد همه بوم و بر — بجز سبزه کس کم برآورد سر

۲۸۴۱ شده شهر و کشور هوا خواهِ او — وزان پس شنیدم شهِ نامجو

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۸۴۲	همان بلبنِ زر بلتان گذاشت	که درباب او لطف بسیار داشت
۲۸۴۳	روان کرد آنگه از آنجا سپاه	بدهلی رسید از پس یک دو ماه
۲۸۴۴	ز رویش همه خلق چون گل شگفت	سخن کس بغیر دعایش نگفت

پس آمدن در حرم سلطان ناصر الدین و شادی کردن و آذین بستن در شهر و کوئی

۲۸۴۵	خوشش آن شاخِ نورسته و باروَر	که نفعش بود در گل و برگ و بر
۲۸۴۶	بیاساید از سایهٔ در جهان	تماشاگهِ آید بکار آگهان
۲۸۴۷	زمین گردد از بیخ او استوار	ستونِ فلک گردد از خاکسار
۲۸۴۸	خورد بر از و طوطیِ آسمان	در و مرغ جنت کند آشیان
۲۸۴۹	گلش جاه و بارش سعادت بود	جهانے از آن شاخِ گلشن شود
۲۸۵۰	زند کوس بر سدرة المنتهیٰ	علم برکشد بر باطِ سها
۲۸۵۱	از و بر خورد جملگی خاص و عام	کند سایه باغِ جهان را تمام
۲۸۵۲	برومند باشد به صیف و شتا	مرادش بود میوه در هر هوا
۲۸۵۳	گلش تازه دارد مشامِ جهان	ز برگش شود برگ کار آگهان
۲۸۵۴	منافع دهد جمله اجزائے او	بود جمله عالم از و بهره جو
۲۸۵۵	هم از نزهتش بهره گیرد بهار	هم از دے بود تازه هر لاله زار
۲۸۵۶	ز هر برگ او شاخے آید برون	ز هر شاخِ او میوه زاید فزون
۲۸۵۷	چنین شاخ بود از بهارِ کرم	که در هند زاد از نهالِ عجم
۲۸۵۸	همان ناصر الدین فرخ خصال	که بگرفت از و اصلِ ترکان جمال
۲۸۵۹	شنیدم چو ششصد ز تاریخ رفت	زیادت بر آن گشت پنجاه و هفت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۶۰ F.94 یکے شاخ ازاں سروِ آزاد زاد — کزاں شاخ سایہ بطوبیٰ فتاد

۲۸۶۱ ہمہ تازہ شد مرغزارِ جہاں — بہر چار سو جوئے زر شد رواں

۲۸۶۲ شد از قبّہا شہر دارالفراغ — ز تازہ درختان و اطرافِ باغ

۲۸۶۳ درختِ سعادت برومند گشت — طرب خانہ شد ہر کجا کوہ و دشت

۲۸۶۴ گلِ مُلک از بادِ دولت شگفت — صبا صحنِ گیتی ز خاشاک رُفت

۲۸۶۵ جہاں سربسر میہمان خانہ شد — ہوا بادہ و چرخ پیمانہ شد

۲۸۶۶ گلابے کہ از ابرِ نیساں چکید — صدف بارور شد بوقتِ سعید

۲۸۶۷ ہم آخر چو خورشید شد در شرف — برون داد دُرّی خوش آب آں صدف

۲۸۶۸ ز شاہے عیاں گشت شہزادۂ — ز آزادۂ زادہ آزادۂ

۲۸۶۹ مگر بود خورشید و مہ را قِراں — کہ شد تازہ عالم ز تاثیرِ آں

۲۸۷۰ بہ چہل روز خلقے چہ روز و چہ شب — دراں دور دادند دادِ طرب

۲۸۷۱ دراں خانہ جز میہمانی نبود — بہر کوچہ جز کامرانی نبود

۲۸۷۲ ہم آخر بر انساں کہ رسمِ جہانست — بروز و شبش عیش و اندوہ نہانست

۲۸۷۳ دراں دور یک فتنہ گرد آشکار — بلے بعدِ مستی دہد مے خمار

برگشتنِ بلبنِ زر از سلطان ناصر الدین و آگاہی یافتن سلطان و لشکر فرستادن بر او

۲۸۷۴ شنیدم کہ در عینِ آں خرّمی — کہ بد شہر در عالمِ بے غمی

۲۸۷۵ یکے قاصد از حدِّ ملتاں رسید — خزانے تو گوئی بہ بستاں رسید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۷۶	ببردند آں پیک را پیش شاہ	چو شہ کرد در روئے قاصد نگاہ
۲۸۷۷	عجب کرد ازاں مرد آشفتہ رای	کہ دیدش نژند و ز سر تا بپا
۲۸۷۸	دو ابرو دشش باہم بر آوردہ سر	غم دل ہمی گفت با یکدگر
۲۸۷۹	جبینش سراسر گرہ در گرہ	چو فرسودہ و سالخوردہ زرہ
۲۸۸۰	بپرسید ازو شاہ فیروز فن	کہ اے راہ پیمائے ملکِ محن
۲۸۸۱	بدیں ناخوشی از کجا آمدی	مگر از دیارِ عنا آمدی
۲۸۸۲	چو بشنید پیک از شہ راستیں	حدیثے گوارا تر از انگبیں
۲۸۸۳	دعا گفت بعد از زمیں بوس شاہ	وز ایں پس بگفت ای شہ دیں پناہ
۲۸۸۴	ہمی آیم از اُچہ و مولتاں	کزاں بوم و کشور بر آمد فغاں
۲۸۸۵	دراں باغ بادِ خزانی وزید	دیارش سر اندر خرابی کشید
۲۸۸۶	ہماں بلبنِ زر کہ در مولتاں	ہم از دست شہ گشتہ بد مرزباں
۲۸۸۷	ز فرمانِ خسرو بپیچید سر	بر آورد شورے دراں بوم و بر
۲۸۸۸	شنیدم چو بشنید شاہِ کریم	طلب کرد کند آورانِ قدیم
۲۸۸۹	ازیشاں بپرسید تدبیر کار	کزیں فتنہ چوں شد توان رستگار
۲۸۹۰	سراں را چو شہ گفت ایں ماجرا	بگفتند در یک زبانش دعا
۲۸۹۱	پس آنگہ کشادند درجِ دہن	دراں باب می گفت ہر یک سخن
۲۸۹۲	یکے گفت کاں بلبنِ بے وفا	چو سر تافت از حضرتِ پادشا
۲۸۹۳	اگر شہ براند بقصدش سپاہ	تہی ماند از ذاتِ شہ تخت گاہ
۲۸۹۴	مبادا کہ بے خسرو نامور	بخیزد ازیں سوئے شورے دگر
۲۸۹۵	وراید و نک بر وے فرستد سپاہ	سر آہنگ سازد یکے نیک خواہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۹۶ F.۹۵	چه دانیم تا چوں رود کارِ جنگ	بسوئے که میزاں کشد سر بسنگ
۲۸۹۷	هماں به که صفدارِ والا تبار	گذارد بدنبالِ او آں دیار
۲۸۹۸	دگر گفت کاں سرحدِ کشور ست	گرش وا گذاریم نادر خور ست
۲۸۹۹	چو گیریم سهل ایں چنیں فتنه را	سراسر به سستی کند کارِ ما
۲۹۰۰	دریں باب می گفت هر کس سخن	سخن چوں بسے شد دراں انجمن
۲۹۰۱	الغخانِ صفدر زباں بر گشاد	بهر مجبری نطق مهرے نهاد
۲۹۰۲	بگفتا که اے سرکشانِ دلیر	سخن رفت بسیارِ بالا و زیر
۲۹۰۳	مرا هم یکے رائے رو می دهد	بگویم اگر شه بدیں دل نهد
۲۹۰۴	بشهر اندروں خود بود شهریار	سپارد به من لشکرے کامگار
۲۹۰۵	برم لشکر آنجا باقبالِ شاه	کنم بے سپر فرقِ آں کینه خواه
۲۹۰۶	ضماں می شوم از درِ شهریار	گر آیم شکسته ازانِ دیار
۲۹۰۷	بریزند خونم بر ایوانِ شاه	نگیرم گه حشر دامانِ شاه
۲۹۰۸	الغخاں دریں کار چوں عهده گشت	همه قیل و قالِ سراں بر گذشت
۲۹۰۹	دریں رائے دادند هر یک رضا	چه فرماں براں و چه فرماں روا

عزیمت کردن الغخاں جانب ملتان و فیروزی یافتن او بر بدخواه

۲۹۱۰	دگر روز کز کاخِ ازرق لباس	فشانند هر سو زرے بے قیاس
۲۹۱۱	ز کوسِ الغخاں بر آمد خروش	سپاهی چه دریا در آمد بجوش
۲۹۱۲	تبیره بفرمانِ سلطان زدند	یکے سایباں سوئے ملتاں زدند
۲۹۱۳	دگر روز الغخاں بفرمانِ شاه	رواں کرد در سمتِ ملتاں سپاه

ط نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۱۴	همی رفت تا مرز ملتاں رسید	به هر روز یک منزلی می برید
۲۹۱۵	گذشت آبِ راوی الغخانِ راد	به پیرامنِ حصن آمد چو باد
۲۹۱۶	بزد کوس بر حصن روئے نمود	مگر بلبنِ زر به ملتاں نبود
۲۹۱۷	به پنجاب رفته بداں مرد کار	بداں تا شود ضبط او آں دیار
۲۹۱۸	محمد که بودے مرا ورا پسر	به ملتاں رها کرده بودش مگر
۲۹۱۹	چو لشکر بزد خیمه گرد حصار	محمد همی جست راهِ فرار
۲۹۲۰	ز برگشتنِ خلق زورش شگفت	همی رفت هر لحظه کارش ز دست
۲۹۲۱	ازاں بیش کش خلق گیرد زبون	اماں خواست و از حصن آمد برون
۲۹۲۲	بدو خلعتے داد الغخان راد	درِ لطف بر اهلِ ملتاں کشاد
۲۹۲۳	درونِ حصار آمد آں سرفراز	بکردند دروازها جمله باز
۲۹۲۴	دل اهلِ ملتاں شگفت از طرب	همی کرد هر یک خوشی روز و شب
۲۹۲۵	شنیدم چو بگذشت روزی سه چار	بدلهائے آشفته آمد قرار
۲۹۲۶	محمد که جست آنچناں رستخیز	شب و روز می دید راهِ گریز
۲۹۲۷	بیک شب محلے چناں بر بیافت	گریزاں سوئے والدِ خود شتافت
۲۹۲۸	به پنجاب روز سیوم سر کشید	پدر شاد شد چونکه رویش بدید
۲۹۲۹	بپرسید از حالِ خلقِ حصار	دگر قصهٔ لشکرِ شهریار
۲۹۳۰	محمد به پیشش تمامے بگفت	وزاں قصه ها یک سخن کم نهفت
۲۹۳۱	شنیدم چو از جملگی سرگذشت	هماں بلبنِ زر چو آگاه گشت
۲۹۳۲ F.96	بدل گفت کز جانبِ تخت گاه	بیاورد الغخان فراواں سپاه
۲۹۳۳	کنوں خلقِ ملتاں بر دیار شد	سپاهش همه حال بسیار شد
۲۹۳۴	مرا با چنیں لشکرے مختصر	نباشد برو تاختن از هنر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۳۵	همان به کز اینجا تحاشی کنم	برون زین بر و بوم خیمه زنم
۲۹۳۶	هم آخر سه کارزار ازشش نماند	پس از چند روزی ز پنجاب راند
۲۹۳۷	همی رفت تا سر به بنیان کشید	همانجا مقام سکونت گزید
۲۹۳۸	وزاین پس شنیدم مغل را دوبار	بملتان در آورد آن نامدار
۲۹۳۹	که نوئی بدست آیدش آن مقام	کز اصحاب ملتان کشد انتقام
۲۹۴۰	چو بد نیتش بد دران کاروبار	شنیدم که شد منهزم هر دوبار
۲۹۴۱	هم آخر الغخان پس از چندگاه	رخ آورد در حضرت بادشاه

رسیدن الغ خان در حضرت بعد چندگاه خود را از حمیت ساختن و بدان بهانه التماس حبس سید کردن

۲۹۴۲	شنیدم الغخان اختر سعید	ز ملتان چو در شهر دهلی رسید
۲۹۴۳	همی بود در خدمت شهریار	همی بود منابطه بهر کاروبار
۲۹۴۴	شهنشه نشسته بد اندر میان	الغخان همی راند ملک کیان
۲۹۴۵	شنیدم که آن شاه فرخنده رای	یکی بود از خاصگان خدای
۲۹۴۶	بدو عاریت بود تاج و سریر	که بودی بکار ریاس و حصیر
۲۹۴۷	شب و روز آن خوشتر از جان پاک	بدی مست از ذکر یزدان پاک
۲۹۴۸	شهنشش خوانده ملک جهان سر بسر	ولی ملک او در جهانی دگر
۲۹۴۹	چو محمود غزنین بکار خدا	کمر بسته هم در کلاه و قبا
۲۹۵۰	شنیدم کتابت بکردی مدام	از آن وجه همواره خوردی طعام
۲۹۵۱	یکی حبه از دخل هندوستان	پی نفس خود آن شه کامران
۲۹۵۲	نکرده تصرف دران بیست سال	بدی محترز دایم از بیت مال

نوٹ کی تشریح آگے کے لیے تتمہ ملاحظہ ہو۔

٢٩۵٣ همه بیت مال آں شهِ محتشم — سپردے باصحاب علم و علم

٢٩۵۴ بیاسوده از دے فقیه و فقیر — در اوصاف خلقش گدا و امیر

٢٩۵۵ شنیدم هماں نیک فرخنده فر — که خورد آبِ حیواں بظلماتِ در

٢٩۵۶ گروهیش گویند از اولیاست — گروهے ست خوانند از انبیاست

٢٩۵٧ پیام آورِ ملک اقبال و جاه — بشارت دهِ خاصگانِ آله

٢٩۵٨ تماشا کن باغ و بستانِ عشق — عیادت کن دردمندانِ عشق

٢٩۵٩ دلیلِ سعادت بهر کارواں — به منزل بر جمله پس ماندگاں

٢٩۶٠ پناهنده خاتمِ انبیا — انیسِ همه اُمّتِ مصطفا

٢٩۶١ خضر نام آں مرغِ باغِ بهشت — هوا شد بپرواز او گل سرشت

٢٩۶٢ بداں ناصر الدّین شهِ نیکنام — که از که شدے همدم و هم کلام

٢٩۶٣ بخواندے براو چند افسونِ زار — همه بیروں از قیل و قالِ مجاز

٢٩۶۴ چو فارغ شدی زاں همه گفت و گو — پس آنگه شدی غائب از پیشِ او

٢٩۶۵ من اوصاف آں خسروِ نیکنام — بچنداں شنیدم که گویم تمام

٢٩۶۶ چو شب کوته و قصه دارم دراز — ز اطنابِ شاید مرا احتراز

٢٩۶٧ الا اے هنر پرورِ تیز هوش — که داری بر افسانهٔ بنده گوش

٢٩۶٨ F.97 بود شرط کا فسانه گوئے مجاز — در اثنائے افسانهاے دراز

٢٩۶٩ کند سامع قصه را هوشیار — چو بیند ملولش کند اختصار

٢٩٧٠ من اینک دریں کنجدانِ غریب — که از عالمِ غیب آمد نصیب

٢٩٧١ چو فرصت ندیدم به صنعتگری — ضرورت قلم می زنم سرسری

٢٩٧٢ بسے مرغ زیرک دریں بوستاں — ازیں پیش یعنی به هندوستاں

٢٩٧٣ نوائے زد و رفت ازیں مرغزار — رها کرد هر یک بسے یادگار

٢٩٧۴ نه زیشاں یکے قصه نا گفته ماند — نه زیشاں یکے در نا سفته ماند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۷۵	بخوردند حلوائے معنی تمام	نہ تنہا کہ با جملگی خاص و عام
۲۹۷۶	چو بودند مکرم زخوانِ کرم	پئے میہماں پس آیندہ ہم
۲۹۷۷	نصیبے دریں خوانچہ بگذاشتند	کز آیندہ آگاہی داشتند
۲۹۷۸	منم آں پس آئندہ مہمانِ شاں	کہ ناں ریزہ چینیم ہم از خوانِ شاں
۲۹۷۹	اگر شکر ایشاں بجا ناروم	زگلزارِ معنی کجا برخورم
۲۹۸۰	خدایا تو ارواح شاں نزا مدام	بفردوسِ اعلیٰ ہمی دہ مقام
۲۹۸۱	مرا نیز اندر سرِ انجامِ کار	طفیلِ ہمہ جا دراں مرغزار
۲۹۸۲	بدہ ساغرم زاں شرابِ طہور	کہ ساقی و نقلش بود عیشِ حور
۲۹۸۳	بیا ساقیا تا شود وقتِ آں	کہ گردیم از آں نقل و مے کامراں
۲۹۸۴	بدہ بادہ بر یادِ آں بزمگاہ کہ جز دوست کس را درو نیست راہ	

خواستنِ الغخاں از حضرتِ شاہ چترِ سپید

۲۹۸۵	ہماں ناصر الدین فرخندہ روی	بر آئینِ شاہاں ز فرخندہ خوی
۲۹۸۶	ہمی راند ملکے دراں تختگاہ	نمی خورد غم جز غم دادخواہ
۲۹۸۷	بریں جملہ چوں چندگاہے گذشت	الغخاں طلبگار دیہیم گشت
۲۹۸۸	چناں نش درافتاد سودای چتر	کہ بیمار شد در تمنائے چتر
۲۹۸۹	تن خود پئے چتر بیمار ساخت	یکے بیعتے با شہنشاہ باخت
۲۹۹۰	دو سہ روز نامد بدرگاہِ شاہ	شہش یاد می کرد بیگاہ و گاہ
۲۹۹۱	پس از چند روز آں شہ سرفراز	فرستاد بروی یکے را بہ راز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۹۲	بدو گفت خانزا اسلامم بگوی	وزاں پس بگویش کہ ای نامجوی
۲۹۹۳	بپرسید خسرو فراواں ترا	کہ درد تو چیست و چہ داری دوا
۲۹۹۴	دو سہ روز شد سوی ما نامدی	جہاں شد غمین تا چرا نامدی
۲۹۹۵	بماندست بے تو ہمہ کارِ ملک	برفت است رونق ز بازارِ ملک
۲۹۹۶	اگر می توانی بایدر بیا	دگرنے بماں[۹۵] حالِ خود وا نما
۲۹۹۷	النغخاں چو از حاجب شہریار	شنید[۹۶] ایں ہمہ قصۂ خوشگوار
۲۹۹۸	بگفتا کہ اے حاجبِ خاص شاہ	کز ایوانِ شہ کردی ایں سوی راہ
۲۹۹۹	ز ایدر بدرگاہ خسرو خرام	رسی چوں بران خسروِ نیکنام
۳۰۰۰	زمین پائے شہ بوس و عذری خواہ	وزاں پس بگو از زبانم بشاہ
۳۰۰۱	کہ شاہا ز تو درد و غم باد دور	تنت با شفا باد دل با سرور
۳۰۰۲	سہ روز ست کہ دور از شہ کامراں	کہ گشت از حرارت تنم ناتواں
۳۰۰۳	بسوزم ہمہ از درون و بروں	نہ روزم قرار است و نی شب سکوں[۹۷]
۳۰۰۴ E۹۸	و نامی رسد یک زماں آفتاب	ہمی گردم از سوز بے آب و تاب
۳۰۰۵	ہمی آیدم جان و دل در گداز	ازیں رو بروں نایم ای سرفراز
۳۰۰۶	گرم شاہ از لطف فرماں دہد	پئے دفع ایں درد درماں دہد
۳۰۰۷	یکے جست چتری بسازم سپید	بزیرش کنم وصل چوبی زبید
۳۰۰۸	بجائی ہمایش نہم طاس زر	بگاہِ سواریش دارم بسر
۳۰۰۹	رہم باز از تابشِ آفتاب	بہ بینم رخِ خسروِ کامیاب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

*

۳۰۱۰ بهر روز آیم بر ایوانِ شاه* — بتقصیرِ ماضی شوم عذر خواه

۳۰۱۱ چو حاجب بدرگاهِ خسرو رسید — بشه گفت آنچه از الغخان شنید

۳۰۱۲ به حاجب همانـدم شهِ کامران — بگفتا که رو باز در پیشِ خان

۳۰۱۳ بگویش که ای خانِ کشورگشا — فدای تو بادا سر و چترِ ما

۳۰۱۴ اگر خان بگوید همین چترِ خویش — فرستیم بر خانِ فرخنده کیش

۳۰۱۵ بکن آنچه خواهی ز فرمان تراست — بیا زود چون بی تو غم یارِ ماست

۳۰۱۶ چو خان را اجازت شد از شهریار — همان لحظه شد اندران کاروبار

۳۰۱۷ دگر روز آن چتر بر سر نهاد — بیامد بر ایوانِ صفدارِ راد

۳۰۱۸ درون خواند شاه* و کنارش گرفت — درونِ گهر از نثارش گرفت

۳۰۱۹ بپرسید آنگه که ای کامران — چه گونست اکنون تنِ ناتوان

۳۰۲۰ هنوزش دوا چیست صاحب بگوی — درین مملکت هرچه جوئی بجوی

۳۰۲۱ چو بشنید خان گفت شرمنده خوار — ز بعدِ دعاگوئی شهریار

۳۰۲۲ که شاها تنم این زمان شد قوی — که آسودم از منظرِ خسروی

۳۰۲۳ شنیدم ملک قطبِ دین حسن — که غوری بد آن صفدرِ پیلتن

۳۰۲۴ یکی بد ز شیرانِ آن مرغزار — یگانه بهیجا دران روزگار

۳۰۲۵ نگر بود حاضر دران بارگاه — که خان گرد آن روز پابوسِ شاه

۳۰۲۶ ازو شد یکی چربکی آشکار — که آمد زیانش در انجامِ کار

۳۰۲۷ بلی ناید از چربکی الا زیان — ز چربکی برافتاد بس خانمان

۳۰۲۸ نباشد همه حال چربکی روا — که گه جان فزایست گهی جانفزا

۳۰۲۹ که از لاغِ اغیار گردد قرین — گهی در خصومت شود همنشین

۳۰۳۰ همه حال چربکی خصومت گرست — خصوصاً بوقتی که نادر خور است

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۰۳۱ غرض چوں ملک قطب دین حسن — که بودست گرگے کهن در دمن

۳۰۳۲ بچربک الغخان یل را شکست — الغخان گره در دل از کینه بست

۳۰۳۳ شب و روز می بود اندر کمین — که کے وقت یابد پئے قصد و کین

۳۰۳۴ یکے روز شه داده بودست بار — یلانش ستاده یمین و یسار

۳۰۳۵ الغخان گروہے بساز کمین — بیاورد*[1] در قصر بر قصد کین

۳۰۳۶ بگفتا*[2] که بر هر دری زان گروه — برآورده جمقاری و خنجری

۳۰۳۷ چو آن قطب آید میان دو در — ز پیش و پس او برآرند سر

۳۰۳۸ برایند از دو سوے خون ناگهاں — سرش را ببرند با همرهاں

۳۰۳۹ چو بشنید آن قطب دین حسن — که در بار خاص*[3] است شاه زمن

۳۰۴۰ ز خانه رواں گشت آن شه سوار — بداں تا کند خدمت شهریار

۳۰۴۱ شتاباں در آمد بر ایوان شاه — وزاں پس*[4] رواں شد سوئے بارگاه

۳۰۴۲ F.99 چو بشنیدم میان دو در چوں رسید — ز پیش و پس آں اہل کیں در دوید

۳۰۴۳ بافتاد بر وے ز هر سوئے تیغ — سرش را بریدند بے دریغ

۳۰۴۴ شنیدم چو شد کشته آں پهلواں — شغب خاست از هر طرف یکزماں

۳۰۴۵ چو بشنید شه گفت کیں شور چیست — سر شور و غوغا دریں شور کیست

۳۰۴۶ الغخان به پیش شهنشاه بود — وزاں شور خود کرده آگاه بود

۳۰۴۷ بگفتہ بپیشتر گفت کای شهریار — ازیں شور و غوغا تو باکے مدار

۳۰۴۸ یکے خار بودست بگلزار ملک — که هموار بودے زیان کار ملک

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۰۴۹	بگفتیم[له] کاں خار را بر کنند	سرش را بایوانِ شہ بفگنند
۳۰۵۰	چو بشنید آں شاہ فرخندہ فر	کہ مقتول شد قطبِ دینِ حسن
۳۰۵۱	نہانی یکے نالۂ بر کشید	درونِ قبا پیرہن بر درید
۳۰۵۲	بسے غم ہمی خورد اندر نہفت	بروئے الغخاں نیارست گفت
۳۰۵۳	ہمہ حالِ قطبِ حسن شد بباد	زیک چرخ یکے ایں چنیں فتنہ زاد

گزشتن پسرانِ سلطان ناصر الدین با پسرانِ الغخاں و فرہ بردنِ شہزادگاں از پسرانِ الغخاں

۳۰۵۴	شنیدم ز پیرانِ ثابت سخن	کہ گویند افسانہائے کہن
۳۰۵۵	مگر ناصر الدین شہزادہ را	کہ بود است الحق شہ با صفا
۳۰۵۶	دو پور نکو خلق و آزاد بود	کہ در مملکت شاہِ شاں زادہ بود
۳۰۵۷	چو آں ہر دو شہزادہ بالغ شدند	ز ایامِ طفلی بروں آمدند
۳۰۵۸	دو پورِ الغخانِ خسرو نشاں	کہ بودند ہم خالِ شہزادگاں
۳۰۵۹	بہ شہزادگاں آمدندی مدام	شدندے بیکجائے روز تمام
۳۰۶۰	گہے گوئی بمیداں ہمی تاختند	گہے در چمن بزم می ساختند
۳۰۶۱	یکے روز ہر چہار آزادگاں	دو پور الغخان دو شہزادگاں
۳۰۶۲	برفتند در گلشنے صبحدم	ببردند با خود مے و نقل ہم
۳۰۶۳	درآں باغ یک مجلسے ساختند	مے عیش در ساغر انداختند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۰۶۴	زمے گشت چوں یکدو سه ساغری	حکایت همی رفت از هر دری
۳۰۶۵	سخن ناگهاں در کفایت فتاد	حدیثے بکار درایت فتاد
۳۰۶۶	پس آنگه شنیدم که خاں زادگاں	دراں حال گفتند دریک زباں
۳۰۶۷	که چوں والدِ ما دریں روزگار	نباشد کسے زیرک و هوشیار
۳۰۶۸	شنیدم چو شهزادگاں ایں سخن	شنیدند لاغے فگندند بن
۳۰۶۹	بگفتند کانی همان عزیز	اگر هست در خاں فراواں تمیز
۳۰۷۰	هم آخر نه بینی* که اندر جهاں	شود عاجز از زیرکی ناگهاں
۳۰۷۱	گر او پیر پخته و مائیم خام	چو خواهیم کاو را در آریم دام
۳۰۷۲	بمیداں ز اسپش فرو افگنیم	ببندیم و او را پیاده کنیم
۳۰۷۳	چو گفتند ایں قصه شهزادگاں	بجوشش آمده خون ابنائی خاں
۳۰۷۴	بگفتند گر خاں بگفت شما	فرود آید از اسپ خود یکزماں
۳۰۷۵	بگفت شما در گرو ناگزر	بمائیم هشتاد دینار زر
۳۰۷۶	دگر خود فرو ناید از اسپ خاں	رود خام تدبیر شهزادگاں
۳۰۷۷	ز ابنائے خسرو گرو ما بریم	کز ایشاں بهر کار داناتریم
۳۰۷۸ F.100	پذیرفته ایں شرط شهزادگاں	بریں مانده هر چهار آزادگاں
۳۰۷۹	چو آں روز بگذشت هر چهار سر	بمیداں برفتند روز دگر
۳۰۸۰	النغاں دراں روز جولاں کناں	به پیچید در سمت میداں عناں
۳۰۸۱	چو آمد به میداں بخوشے اختری	همی گرد هر سوئے جولانگری
۳۰۸۲	شنیدم یکے زاں دو شهزادگاں	اباخاں آزاده شد هم عناں
۳۰۸۳	دو سه بار باخاں دوانید اسپ	وزاں پس به پیش جهانیده اسپ
۳۰۸۴	دراهمال از دست چابک فگند	ز خاں خواست پس چابک آں هوشمند

نوٹ * کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۰۸۵	فرود آمد[*1] از اسپ آن خانزاد	ستد چابک دست شهزاده داد
۳۰۸۶	وز این پس ز میدان بگشتند باز	خرامان و خندان بگشتند باز
۳۰۸۷	گرو چون ببردند شهزادگان	گرفتند دامان ابنای خان
۳۰۸۸	بجستند هشتاد دینار زر	برفتند خانزادگان بر پدر
۳۰۸۹	نمودند پیشش همه قصه باز	بجستند دینار از آن سرفراز
۳۰۹۰	شنیدم چو بشنید خان سرگذشت	عجب کرد از آن قصه و طیره گشت
۳۰۹۱	بدل گفت کابنای فرمان روا	بدین سان که گشتند حیله گرا
۳۰۹۲	یکی روز ما را به مکر و فنون	بگیرند و بندند ریزند خون
۳۰۹۳	اگر کهتر این کار را سر بریم	بغفلت فریب جهان کم خوریم
۳۰۹۴	وز این پس ز خازن بهر دو پسر	دهانید هشتاد دینار زر
۳۰۹۵	برفتند آن هر دو آزادگان	بدادند دینار شهزادگان
۳۰۹۶	الغخان چو در باب شهزادگان	شد از بازیی کودکان بدگمان
۳۰۹۷	شب و روز تدبیر آمیختی	بر آن رای کان زد بسی بیختی
۳۰۹۸	هم آخر شنیدم ز نقص خرد	ز بس بیختن زد یکی رای بد
۳۰۹۹	بشه در فقاعی بدادند زهر	بر آمد بهر سوی شوری بشهر
۳۱۰۰	ز تاریخ بد ششصد و شصت و پنج	که شه شد روان زین سرای سپنج
۳۱۰۱	جهان کهن طرفه بازیگرست	فریبندهٔ کودکان اکثرست
۳۱۰۲	بسی تاج شاهان فرخ نژاد	ببازیی طفلان سپارد بباد
۳۱۰۳	یکی نوش او نیست خالی ز نیش	یکی راحتش نیست بیرون ز ریش
۳۱۰۴	همه آب حیوان او زهر دار	همه مرد مهیاش مردم شکار
۳۱۰۵	خمار از پیش گر مقدم شدی	کس آلودهٔ خمر او کم شدی
۳۱۰۶	گه و بیگه و روز و شب صبح و شام	خراب ست جهانی ز دورش مدام
۳۱۰۷	ندارد ز مردان ز دورش خبر	که غرق اند اندر شرابی دگر

[*1] نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۱۰۸ بیا ساقیا جرعهٔ زان شراب — بده تا شود عقل خانه خراب

۳۱۰۹ ازان جرعه ام آن چنان مست کن — که میخوارهٔ نو زخمِ کهن

جلوس سلطان غیاث الدین بلبن خرد

۳۱۱۰ شنیدم ز پیرانِ هندی نژاد — که دارند اسرارِ دیرینه یاد

۳۱۱۱ که چون ناصر الدین فرخنده خوی — سفر کرد زین عالمِ جنگجوی

۳۱۱۲ جهان فرشِ اقبالِ او در نوشت — بساطے دگر نو پدیدار گشت

۳۱۱۳ بتختِ کیانی الغخان نشست — سر اژدر ان روز دندان شکست

۳۱۱۴ سران سر بسر بر بفرمانِ او — در آوردے زحمت گفت و گو

F.101 ۳۱۱۵ غیاث الدین آن شاه راشد لقب — نشسته فرواز* جلوسش شغب

۳۱۱۶ بعهدش جهان* ز راهِ بیداد بست — بد درش زمان پائے ظالم شکست

۳۱۱۷ همیراند ملکے به صد فرهی — ز رویش همه ملک را رو بهی

۳۱۱۸ ز تاریخ بد ششصد و شصت و پنج — ز اجلاسِ او گشت گیتی ز رنج

۳۱۱۹ دوم سال در سمتِ جیتور تاخت — ششم سال در ملکِ لاهور تاخت

۳۱۲۰ ز اطرافِ دهلی همان شیر مرد — بهر جا اکے جنگلے قلع کرد

۳۱۲۱ حصارِ حسبرانی دز کی ز سر — عمارت بکرد آن شه نامور

۳۱۲۲ *نبا شد از و حصنِ گوپال گیر — بلا ستنش بسے سرکش آمد اسیر

۳۱۲۳ ز اجلاسِ او چونکه شد هشت سال — یکے فتنهٔ زاد دورانِ زال

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

برگشتنِ طغرل در لکھنوتی و رفتنِ ترمتی [عہ] بطغرل در لکھنوتی وشکستنِ او و حنابستن در پای او و آویختن در آورده

۳۱۲۴ یکے بندۂ ترک طغرل بنام | ہم از بندگانِ شہِ نیکنام

۳۱۲۵ باقطاعِ لکھنوتی از حکمِ شاہ | رواں کرد از شہرِ دہلی سپاہ

۳۱۲۶ بہ شمشیر آں ملک را ضبط کرد | کہ بودست شیرے بدشتِ نبرد

۳۱۲۷ چو مضبوطِ او گشت ہمہ بوم و بر | کمر بستہ پیشش سراں سربسر

۳۱۲۸ شنیدم کہ برگشت از شہریار | چو بشنید شہ اندراں روزگار

۳۱۲۹ ترمتی کہ او بندۂ شاہ بود | بفرمانِ خسرو عزیمت نمود

۳۱۳۰ بیک بست برقصدِ طغرل کمر | رواں شد بہ لکھنوتی آں نامور

۳۱۳۱ ہمی راند لشکر بصد گیر و دار | کہ بگذشت از ترہت و از بہار

۳۱۳۲ چو بشنید طغرل کہ لشکر رسید | بیک لشکر از شہر بیروں کشید

۳۱۳۳ ہمیراند لشکر بروزے دہے | بسرحدِ خود کرد لشکر گہے

۳۱۳۴ وزیں سو ترمتی پس از چند روز | درآمد بسرحدِ آں کینہ توز

۳۱۳۵ دو لشکر یکے روز یکجا شدند | برآہنگِ پیکار [عہ] و ہیجا شدند

۳۱۳۶ زمانے ستادند در دشتِ کیں | سرہ گرد ہر سر سیاہتے زمیں

۳۱۳۷ وزاں پس ہماں طغرلِ چیرہ دست | غرنبید و جنبید چوں شیرِ مست

۳۱۳۸ بیک حملہ قلبِ عدو برگرفت | ازاں حملہ ماندہ جہاں در شگفت

۳۱۳۹ ترمتی چو دید آنچناں رستخیز | عناں را بہ پیچید شد در گریز

۳۱۴۰ شتاباں بہ سمتِ اودھ رخ نہاد | ہمہ لشکرِ او پریشاں فتاد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۱۴۱	شکستہ چو اندر او دھ سر کشید	شہ ایں قصہ در شہر دہلی شنید
۳۱۴۲	شنیدم ہماں دم اُلاغ شتاب	بسوئے او دھ راند آں کامیاب
۳۱۴۳	بفرماں دہاں او دھ آشکار	بنشستہ دہ بر شہ دوں شکار
۳۱۴۴	کہ باید بگیرند آں سست را	کہ تا مش ترمتی نیاید سزا
۳۱۴۵	ترمتی دلا ور بود در شکار	چو بشکست آں سست در کارزار
۳۱۴۶	خائے بہ بستند بر دست و پاش	کنند ایں خبر در ہمہ شہر فاش
۳۱۴۷	پس آنگہ بدر وازہ اش سرنگوں	بر آرند او را و ریزند خوں
۳۱۴۸	بداں تا دگر بار دو سر لشکرے	شکستہ نیاید ز بوم و برے
۳۱۴۹	بفرماں دہاں چونکہ فرمانِ شاہ	رسانید آں پیکِ ایوانِ شاہ
۳۱۵۰	گریزے ندیدند فرماں دہاں	ز مضمونِ فرمانِ شاہ جہاں
۳۱۵۱E۱۰۲	گرفتند آں مرد را آشکار	نمودند آں رقعۂ شہریار
۳۱۵۲	وز ایں پس بکردند بروے قصاص	بلرزید از اں ماجرا عام و خاص

رواں کردنِ سلطان غیاث الدین بلبن بہادر را در لکھنوتی و شکستہ آمدنِ بہادر از لکھنوتی

۳۱۵۳	شنیدم چو زیں ماجرا چند گاہ	بر آمد یکے روز فرمود شاہ
۳۱۵۴	کہ راند بہادر ز دہلی حشم	کہ بد شاہ را بندۂ محترم
۳۱۵۵	بقصدِ ہماں طغرلِ سخت سر	رود سوئے لکھنوتی آں شیر نر
۳۱۵۶	ز انقطاع او چوں بر آرد دمار	پس آنگہ کند قصد آں نابکار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۱۵۷	بهادر روان شد به فرمان شاه	برو نامزد شد فراوان سپاه
۳۱۵۸	همی رفت تا حد ترهت گذشت	بمالید بسیار هامون و دشت
۳۱۵۹	چو در حد لکهنوتی آمد سپاه	شنیدم همان طغرل کینه خواه
۳۱۶۰	سپاه خود از شهر بیرون کشید	خروشان بسرحد خود در رسید
۳۱۶۱	یکے روز هم اول بامداد	در اقصای اقطاع آن خوش بلاد
۳۱۶۲	دو لشکر بیک دشت حاضر شدند	دلیران هر سوئے قادر شدند
۳۱۶۳	شنیدم همان طغرل چیره دست	نخستین میان را به پیکار بست
۳۱۶۴	نه در میمنه دید و نے میسره	بقلب بهادر نبرد یکسره
۳۱۶۵	چو بد چیره دست اندر آن فن درست	بکوشید آن شیرکش تن درست
۳۱۶۶	که برگرد افواج بدخواه را	به بندد گهِ تافتن راه را
۳۱۶۷	بهادر چو آن خصم طغرل بدید	کلاه از سر باز خود برکشید
۳۱۶۸	شنیدم سپر[ط] بر بناگوش بست	دران دشت پیچید چون تیر شست
۳۱۶۹	ببارید بر خصم باران تیر	روان کرد بر خصم پیکان تیر
۳۱۷۰	دو لشکر بیکدیگر آمیختند	بسے خون دران حربگه ریختند
۳۱۷۱	یکے چیره از اولین تاختن	نشانه[ط] شده بهر جان باختن
۳۱۷۲	یکے کرده دعوی بدرگاه شاه	که آرم عدو زنده در تختگاه
۳۱۷۳	چو در ترکشے هیچ تیرے نماند	کمانها زه از گوشها برفشاند
۳۱۷۴	نزار تشنه‌ها گشته یکسر کباب	بمانده فرو دستها از شتاب
۳۱۷۵	دلیران بهر دو رستے به تیغ	براندند در یک دگر بے دریغ
۳۱۷۶	شنیدم که ناگه دران حربگاه	یکے فوج از لشکر تختگاه
۳۱۷۷	شکسته عنان داد اندر فرار	ببرد از دل لشکر خود قرار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۱۷۸ هم آخر ز افواج دهلی غزان — خرامید از پس یگان و دوگان

۳۱۷۹ بر فوج برنائے معدود ماند — بهر جا که نام آورے بود ماند

۳۱۸۰ تنگ گشته افواج دهلی تمام — شده ناقهٔ صبر شان بے زمام

۳۱۸۱ چو این طغرل باد کے یافته — سپاهِ عدو دید رو تافته

۳۱۸۲ بزد بانگ و آمد برون از سپاه — بیفتاد در لشکرِ تخت گاه

۳۱۸۳ بنیروئے اقبال آن شیر مست — دو باره سپاهِ عدو را شکست

۳۱۸۴ بهادر عنان در هزیمت سپرد — بصد حیله زان تهلکه جان ببرد

۳۱۸۵ سپاهش سراسر پراگنده گشت — گریزان ز سرحدِ طغرل گذشت

۳۱۸۶ بهادر چو زد خیمه در تخت گاه — گسسته زمام و شکسته سپاه

۳۱۸۷ F.N.3 شنیدم که آن خسروِ خشمناک — همی خواست خونش بریزد بخاک

۳۱۸۸ گروهے که بودند نزدیک شاه — بگفتند کین بنده رائے گناه

۳۱۸۹ ز گرمی کینه مکش زینهار — که گردی پشیمان سرانجامِ کار

۳۱۹۰ شنیدیم از زمرهٔ معتبر — که بودند با وے دران جنگ در

۳۱۹۱ که آن روز کارے که این مرد کرد — همین را میسر بود در نبرد

۳۱۹۲ بجائے که لشکر تهی جمله داد — چو مردان بیک تن در انجا ستاد

۳۱۹۳ بسے تیغها زد دران حربگاه — وزین حال دارد سپاهے گواه

۳۱۹۴ هم آخر چو جائے ستادن نماند — ضرورت برین سوی مرکب جهاند

۳۱۹۵ چو این قصه خسرو ز خاصان شنید — زمانے مزاجش به نرمی کشید

۳۱۹۶ بگفتا که از پیش دورش کنند — یکے پیلبان سمت طغرل زنند

۳۱۹۷ پس از چند روزے خود آمد برون — سپه راند بر قصد بدخواه دون

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

عزیمتِ سلطان غیاث الدین بلبن جانبِ لکھنوتی و فیروزی یافتن بر طغرل

۳۱۹۸	چو بر شش صد افزود ہشتاد سال	عزیمت نمود آں شہِ خوشخصال
۳۱۹۹	بمالید بسیار ہامون و دشت	خروشاں ز ملک اودھ برگذشت
۳۲۰۰	چو در حدِ لکھنوتی آں سرفراز	بزد خیمہ بعد از بسے ترک و تاز
۳۲۰۱	بلرزید اقطاعِ طغرل تمام	ہزاہز در افتاد در خاص و عام
۳۲۰۲	ہماں طغرلِ بخت برگشتہ مرد	چو بد چیرہ دل التفاتے نکرد
۳۲۰۳	سپہ راند از شہر در سمتِ شاہ	ابا بازرشش صوۂ کینہ خواہ
۳۲۰۴	شنیدم زنش بود اختر شمار	بدانستے از حالِ لیل و نہار
۳۲۰۵	گراں دید چوں اختر سوئے خویش	بدو گفت کای شاہِ فرخندہ کیش
۳۲۰۶	کہ امروز از تیغ یابی اماں	بسے عیش رانی دریں بوستاں
۳۲۰۷	چو طغرل شمارش بسے بارہا	بدست امتحاں کردہ در کارہا
۳۲۰۸	حذر کردہ طغرل بہ حکمِ شمار	طلب کرد با خویش چندے سوار
۳۲۰۹	بروں آمد از لشکر و خیلِ خویش	درونش از گرانی طالع بریش
۳۲۱۰	بزد خیمہ در یکے جوئبار	کہ بود است یکسو ز جملہ دیار
۳۲۱۱	شنیدم علی نام شیر افگنے	کہ آہن دلے بود رویین تنے
۳۲۱۲	چو رستم بہ خنجر چو آرش بہ تیر	بسے سرکش اندر کمندش اسیر
۳۲۱۳	دراں روز کاں طغرلِ نابکار	بزد خیمہ بر لبِ جوئبار
۳۲۱۴	ز لشکر بروں آمد آں سرفراز	ہمی گشت بر عادتِ بارہ تاز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۲۱۵ سوارے دہی بود دنبالِ او — نسب نامۂ ہر یک از آلِ او

۳۲۱۶ ہمی گشت ہر سو غنیمت کناں — نہ تنہا کہ با چند شیر افگناں

۳۲۱۷ فتادش دراں دشت ناگہ گذر* — بجوئے کہ بد کردہ طغرل حذر

۳۲۱۸ یکے خرگہے لعل دید آں جواں — زدہ بر لبِ جوئبارے رواں

۳۲۱۹ تنے چند بر گردِ آں جوئبار — ہمی گشت اندر زمیں دلسپار

۳۲۲۰ ز اسپاں فرود آمدہ سر بسر — شدہ غافل از کارِ خوف و خطر

۳۲۲۱ یکے دشت و دیگر گریوہ گرای — ہمہ بے غم از عالمِ فتنہ زای

۳۲۲۲ علی چونکہ آں خیمۂ لعل دید — ہیو نزاراں خیمہ یکسر کشید

۳۲۲۳ F.144 دروں دیدہ خفتہ یکے پہلواں — بسر موزہایش نشانِ کیاں

۳۲۲۴ مر او را یکے تیر زد در جگر — فرود آمد از اسپ و ببرید سر

۳۲۲۵ چو شد طغرل آنجا بغفلت تلف — برآمد یکے شورے از ہر طرف

۳۲۲۶ شکستند تازانِ طغرل تمام — ہم از بے سری گشتہ بیدل تمام

۳۲۲۷ سرش را علی چوں ز تن برگرفت — از انجا رہِ راستِ لشکر گرفت

۳۲۲۸ ہماں سر بیاورد بر شہریار — شہنش خلعتے داد گوہر نگار

۳۲۲۹ شنیدم علی را از آں روز باز — بخوانند طغرل کشِ سرفراز

بازگشتن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ از لکھنوتی و پسر خود بغرا خاں را در لکھنوتی گذاشتن

۳۲۳۰ چو شہ را بریں گونہ فتحے رسید — کہ طغرل بدستِ علی شد شہید

۳۲۳۱ دو سہ مہ در اطرافِ آں بوم و بر — ہمی تاخت آں شاہِ فیروز فر

---

* نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٣٢٣٢ هم آخر چو شد ضبطِ جمله دیار — اطاعت نمودش ملوکِ کبار

٣٢٣٣ همان پورِ خود را شهِ کامیاب — که بد خانِ بغرا مر او را خطاب

٣٢٣٤ دران تختگه کرد فرمانروا — رها کرد بروے دو فیروز را

٣٢٣٥ یکے خلجی آن مردِ فرخنده رائے — دگر کوه جودیِ کشورگشا

٣٢٣٦ بفرمود شان را شهِ نیکنام — که باشند بر شاهزاده مدام

٣٢٣٧ شب و روز خان را اطاعت کنند — با حکامِ ثابت مراعت کنند

٣٢٣٨ وگر خان خطائے کند در دیار — نصیحت کنندش دران کاروبار

٣٢٣٩ وزان پس شهنشاهِ فیروزجنگ — سپه راند در تختگه بے درنگ

٣٢٤٠ پس از چند گاہے بدہلی رسید — دو سه هفته سر بعشرت کشید

٣٢٤١ ببستند آذین بشهر و دیار — نشاطے بکردند لیل و نهار

٣٢٤٢ جدا ماندگان باز یکجا شدند — ز اندوهِ فرقت مبرا شدند

٣٢٤٣ همه کشور و شهر شد شادمان — نشستند با یکدگر همدمان

کیفیتِ شهید شدنِ قاآن ملک عرف محمد خان

پسرِ بزرگ سلطان غیاث الدین بلبن شاه

٣٢٤٤ شنیدم که شه هم ز آغازِ کار — که در دارِ اسلام شد شهریار

٣٢٤٥ محمد که بد پورِ آن کامیاب — بدو کرد خانِ محمد خطاب

٣٢٤٦ وزاں پس فرستاد در ملتان — که بد سرحدِ ملکِ هندوستان

٣٢٤٧ چو در ملتان رفت آن قاآن ملک — که کردش دران ملک سلطان ملک

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۲۴۸	دلش بود دریا و مینا کفش	بگرد جهان کوه قافی صفش
۳۲۴۹	همی کرد کاری چو آزادگان	همی بود بر رسم شهزادگان
۳۲۵۰	چو بگذشت ازین حال عهدی بعید	دو فوج مغل اندران حد رسید
۳۲۵۱	همی تاخت اطراف آن مرز و بوم	خرابی کنان از قدمهای شوم
۳۲۵۲	چو این قصه بشنید خانِ کریم	که ره یافت آهرمن اندر نعیم
۳۲۵۳	سرانِ سپه را اشارت نمود	که لشکر ز ملتان برانند زود
۳۲۵۴	بهر جا که فوجِ مغل بشکنند	علمهای شان را بخاک افگنند
۳۲۵۵	بفرمانِ شهزاده جمله سران	براندند یکسر سپاهی گران
۳۲۵۶	بدهند گندهای سپاهِ مغل	شنیدند زایندگانِ سبل
۳۲۵۷ F.105	همان سو براندند جمله سپاه	بروزِ دگر بامدادان پگاه
۳۲۵۸	دو لشکر بگردند یکجا قران	بهر سو ستاده سپاهی گران
۳۲۵۹	زمانی بکردند سازِ نبرد	سرانجا سپرده بمردانِ مرد
۳۲۶۰	وزان پس ز فوجِ مغل هوی خاست	خروشی ز خرمهره هر سوی خاست
۳۲۶۱	بجنبید هم آسمان هم زمین	فتاده بلرزه هم آن و هم این
۳۲۶۲	چنان بر خروشید فوجِ مغل	که شد هندیان را فرامش دهل
۳۲۶۳	وزین پس مغل زد بر افواجِ هند	بکوشید در قصدِ تاراجِ هند
۳۲۶۴	زمانی صفِ هند بر پای ماند	دو لشکر وز انجا بسی خون فشاند
۳۲۶۵	زده یکدگر کشتگان تیغ و تیر	خروشان بهر سو بصد دار و گیر
۳۲۶۶	مغل گشت غالب چو بسیار بود	صفِ هند یکسر هزیمت نمود
۳۲۶۷	سرانِ سپه پیشِ شان در گریز	پسِ شان یلانِ مغل در ستیز
۳۲۶۸	گروهی دو دنبالِ شیرانِ هند	گرفته سگان در نواحیِ سند
۳۲۶۹	کسی کز گریزندگان ماند پس	برو یافت فوجِ مغل دسترس

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۲۷۰	وزاں پس مغل خرم از بردِ خویش	رُخ آورد در جانبِ بردِ خویش
۳۲۷۱	سراں جملہ رفتند در بولتاں	بگفتند احوالِ خود پیش خاں
۳۲۷۲	چناں تند شد خاں بسر لشکراں	کہ می خواست گردن زدن سروراں
۳۲۷۳	ہم آخر نہاں با خود اندیشہ کرد	کہ پیوستہ نبود ظفر در نبرد
۳۲۷۴	ہماں بہ کہ شاں را غرامت کنم	ز بے ہمتی شاں ملامت کنم
۳۲۷۵	کزیں گونہ بار دگر نشکنند	بجاں سعی در کارِ ہیجا کنند
۳۲۷۶	پس آنگہ بگفتا کہ از ہر سرے	جداگانہ خواہند مبلغ زرے
۳۲۷۷	شنیدم بہر تن پُر آب سیاہ	نبشتہ براں زمرۂ پُر گناہ
۳۲۷۸	در اطلاق وجہِ غرامت نشست	سراں چوں بدیدند ایں لفظِ زشت
۳۲۷۹	گزیدے ببردند بہر دبیر	گرفتند پایش سرانِ اسیر
۳۲۸۰	بگفتند کای فخرِ اہلِ قلم	بجائے غرامت دگرگُن رقم
۳۲۸۱	بہر آبِ روئے سرانِ سپاہ	مکن اہلِ پیکار را روسیاہ
۳۲۸۲	دبیر ایں لطیفہ بشہزادہ گفت	بخندید شہزادہ چوں گل شگفت
۳۲۸۳	پس آنگہ غرامت بہ بخشید شاں	بہ انعام و خلعت بپرسید شاں

زخمی شدن سلطان غیاث الدّین بلبن شاہ و فرستادنِ طلب برائے آقانِ ملک

۳۲۸۴	بسالے چو فصلِ بہاری گذشت	خزاں ضابطِ ملکِ گلزار گشت
۳۲۸۵	بساطِ چمن شد تہی از نشاط	ہوا گرد پر کرد از ہر رباط
۳۲۸۶	در اجسامِ شوریدہ خونِ فضول	طبائع ز خبثِ ہوا شد ملول
۳۲۸۷	شدہ نرگسِ مست بیمار خیز	ریاحین شدہ چوبے از برگ ریز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۲۸۸	همه شاخها گشته بے برگ و بار	رسیده طیور از سر شاخسار
۳۲۸۹	بهر جا چمن بود پیغوله گشت	شده صحن هر باغ هامون و دشت
۳۲۹۰	تهی دست ماند از درم زیر شاخ	هوا خاک را داده برگ فراخ
۳۲۹۱	هزاهز بهر گلشن از برگ ریز	بهر مرغزار از خزان خیز خیز
۳۲۹۲ E.106	زگشت چمن محترز آدمی	فتاده بر دل از جهان خرمی
۳۲۹۳	شنیدم دران وقت شد ناتوان	ز باد مخالف تن مرزبان
۳۲۹۴	همی کاست هر روز زور تنش	نماند از تنش جز که پیراهنش
۳۲۹۵	چو شه زحمت خود فراهم بدید	موثر درو هیچ مرهم ندید
۳۲۹۶	بدل گفت چون عمر آمد بسر	پسر بر سریرم سزاوار تر
۳۲۹۷	پس از فکر آن خسرو هوشیار	پے کار سازی شهر و دیار
۳۲۹۸	سوئے قاآن ملک کرد پیکے روان	نبشته بدان خان خسرو نشان
۳۲۹۹	سلام و دعا شاه گیتی پناه	وزاں پس بخواندش سوئے تختگاه
۳۳۰۰	بدان تا بگاه سفر مرزبان	سپارد بدو ملک هندوستان
۳۳۰۱	دهم روز پیکش بملتان رسید	چو شهزاده مضمون فرمان شنید
۳۳۰۲	پس از حمد و توحید پروردگار	جوابے بنشت از پے شهریار
۳۳۰۳	که اے شاه دوران کشور و دین پناه	مبادا تهی از تو این تختگاه
۳۳۰۴	تنت دایم از زحمت آباد باد	دلت تا ابد عشرت آباد باد
۳۳۰۵	رسانید فرمان شاهم نوند	حروفش همه دیده را سودمند
۳۳۰۶	مرا خواند آن شاه روشن ضمیر	ز فرمان خسرو ندیدم گزیر
۳۳۰۷	همی آیم اینک بر ایوان شاه	روان کردم آن پیک زآشنای راه
۳۳۰۸	مگر بود خان را مهمے به پیش	با قصائے اقطاع معمور خویش
۳۳۰۹	همی خواست بعد از مهم آن جوان	عزیمت کند سوئے شاه جهان
۳۳۱۰	شنیدم چو برخواند شه این جواب	شگفت از درون شاه مالک رقاب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٣٣١١ چو مرهم رسان دید در دستش بکاست — دلش شد قوی پیک را پیش خواست

٣٣١٢ پس از پیک پرسید خسرو دوان — که هان ای بشیر بشارت رسان

٣٣١٣ خبرهای یوسف به یعقوب گوی — بطالب نشانی ز مطلوب گوی

٣٣١٤ در آن دم که ایدر گزیدی سفر — کجا بود آن خانِ فرخنده فر

٣٣١٥ پس آنگه دعا گفت پیکِ گزین — بتعظیم شه برد سر بر زمین

٣٣١٦ بگفتا مرا خانِ خسرو نشان — هم از مولتان کرد ایدر روان

٣٣١٧ دلِ شاه آزرده شد زین سخن — در اعضاش نو گشت دردِ کهن

٣٣١٨ پس آنگه بگفت آن شهِ کامیاب — که بر خان نویسند فصلی[94] شتاب

٣٣١٩ که ای جانِ من زنده از جانِ تو — مرا کرد بیمار هجرانِ تو

٣٣٢٠ چو دیدم حدیثی که از جان رسید — بدردم ز مضمونش درمان رسید

٣٣٢١ هم آخر چنان گشت روشن که خان — مرا کرده از عشوه خوش یکزمان

٣٣٢٢ یقین آنکه آن خانِ کشور فروز — بجنبیده از شهرِ ملتان هنوز

٣٣٢٣ بعشوه مرا دیده بر راه داشت — بسوی دگر خود علم بر فراشت

٣٣٢٤ کسی را که بر ملک باشد هوس — بجز راستی کم بر آرد نفس

٣٣٢٥ چو آزردیم زین حدیثی دروغ — نباشد کنون گوهرت را فروغ

٣٣٢٦ چو بر خان چنین پاسخ از شه رسید — سراسیمه شد خانِ اختر سعید

٣٣٢٧ چو دیدار خسرو نصیبش نبود — بسوی که دل داشت رحلت نمود

٣٣٢٨ میازار جانِ پدر ای پسر — که آزرده گردی ز آهِ پدر

٣٣٢٩ اگر خواهی از عمرِ خود برخوری — همان[95] به ز حکمِ پدر نگذری

٣٣٣٠ F.107 رضای دلِ پیر جوای جوان — کزین ره به پیری[96] رسیدن توان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عزیمت کردنِ قاآن ملک بہ قصدِ سوِ مرکا و رسیدن سی ہزار مغل و شہید شدنِ قاآن ملک با امرای خویش در ہند جاترا

۳۳۳۱	زخاں گشت چوں قومے از سومرہ	سپہ راند خاں سوی شاں یکسرہ
۳۳۳۲	چو در حدِ اقطاعِ شاں در رسید	یکے خنجرِ کینہ را بر کشید
۳۳۳۳	بزد خیمہ در حدِ جاترا کل	ہمی کرد اقطاعِ شاں پائمال
۳۳۳۴	یکے روز از نیک خواہانِ خاں	بیاورد مکتوب پیکے دواں
۳۳۳۵	نبشتہ دراں نامہ آں مردِ کار	کہ آمد سوارِ مغل سی ہزار
۳۳۳۶	سہ فرسنگ ماندست اندر میاں	کہ بر خاں رسد لشکرِ کافراں
۳۳۳۷	چو آں نامہ بر دستِ خاں اوفتاد	شبک مُہر از آں نامہ خاں بر گشاد
۳۳۳۸	چو شد آگہ آں خانِ والا تبار	کہ آمد سپاہِ مغل سی ہزار
۳۳۳۹	دوات و قلم خواست آں شیر مرد	شنیدم کہ زد خامہ و تحریر کرد
۳۳۴۰	بداں تا نیفتد دلِ لشکرش	خرابی نیاید بوم و برش
۳۳۴۱	وزیں پس سرانِ سپہ را بخواند	ہمیں قصہ در پیشِ شاں باز خواند
۳۳۴۲	چو دیدند آں قوم با ہوش و ہنگ	کہ خاں با مغل دارد آہنگِ جنگ
۳۳۴۳	نصیحت بکردند شہزادہ را	بگفتند آں خانِ آزادہ را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

٣٣٤٤ که عار است ترا ای سرافراز خان — مقابل شدن با سیاه سگان

٣٣٤٥ سپه را همین جا بفرما مقام — تو تنها ز ایدر به بستان خرام

٣٣٤٦ بجائے که ماییم باشد خطا — که خان با مغل خود رود در وغا

٣٣٤٧ هم از دور ای خان والا تبار — همی کن تماشای مردان کار

٣٣٤٨ نشاید ترا خود بجائے درنگ — که جنگ است ترازو و اقبال سنگ

٣٣٤٩ که داند که گاه ستیز سران — کدامین طرف کفه آید گران

٣٣٥٠ اگر کشته گردد چو ما صد هزار — فرستد هزاران دگر شهریار

٣٣٥١ ولیکن مبادا از باد فنا — سر موی خان گر شود در وغا

٣٣٥٢ جهان روز روشن بگردد سیاه — خصوصاً که بر شاه گیتی پناه

٣٣٥٣ چو بشنید خان این نصیحت تمام — ز تحسین بیفزود شان احترام

٣٣٥٤ بگفتا که از نیک خواهان شاه — چنین آید ای زمرهٔ نیک خواه

٣٣٥٥ که شهزادگان را نصیحت کنند — حدیث خوشی در میان افگنند

٣٣٥٦ بکار ولی نعمتان جان دهند — شب و روز در کارشان سر نهند

٣٣٥٧ ولیکن نشاید که شهزادگان — بتابند از پیش دشمن عنان

٣٣٥٨ مغل سی نه گر خود بود صد هزار — همان به نتابم سر از کارزار

٣٣٥٩ درآید و نکه اقبال یاری دهد — قضا دست بر کامگاری دهد

٣٣٦٠ بر افواج دشمن شکست آوریم — درین کشور و بوم نامی بریم

٣٣٦١ دگر خود دگر گونه بینیم کار — چو مردان بپیچیم در کارزار

٣٣٦٢ بکار وغا چون سران سر نهیم — براه خدا چون یلان جان دهیم

٣٣٦٣ همه حال ماییم درین دشت کین — رها کم کند شیر شرزه زمین

مصاف دادن خان ملک با مغل و غالب شدن مغل و شکستن ایشان لشکر اسلام و شهید شدن خان بر دست قرونه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

F.108 ۳۳۶۴ دگر روز کز ساغرِ سرنگوں — فشانند در دامنِ کوہ خوں

۳۳۶۵ فلک خنجرِ خوں فشاں برکشید — جگرگاہ ہندوئے شب بردرید

۳۳۶۶ یزکہاے کافر نمودار گرد — صفِ ہند را جملہ بیدار کرد

۳۳۶۷ چو شد لشکرِ ہند یکسو سوار — سپاہِ مغل جملہ شد آشکار

۳۳۶۸ چو لشکر ستادہ بیکدشتِ کیں — بلرزہ شدہ آسمان و زمیں

۳۳۶۹ کواکب پریشاں نظر داشتہ — ہوا گشتہ از گرد انباشتہ

۳۳۷۰ خروشید فوجِ مغل ناگہاں — بزد ہوے بر رسمِ خود یکزماں

۳۳۷۱ وزاں پس بجنبید از ہر طرف — بزد بر صفِ ہندیاں صف بہ صف

۳۳۷۲ چو خاں دید غوغاے فوجِ مغل — بگفتا زدن کوس و نائے دہل

۳۳۷۳ چو شیراں پے افشردہ در کارزار — سپہ را بگفتا شود ہوشیار

۳۳۷۴ سپرِ لشکرش بر بناگوش بست — یلاں بردہ بر ناچخ و تیغ دست

۳۳۷۵ شنیدم کہ شہزادۂ نامور — یکے آماج وارے بشد پیشتر

۳۳۷۶ چو فوجِ مغل دید آں چیرگی — زمانے بشد آہستہ از خیرگی

۳۳۷۷ بیک قلب گاہے عناں درکشید — وزیں سو صفِ ہندیاں دررسید

۳۳۷۸ بہ پیچید شیرانِ ہر دو سپاہ — عنانِ ہیوناں دراں قلب گاہ

۳۳۷۹ دلیراں ز ہر سوے برکوفتند — بناچخ سرِ یکدگر کوفتند

۳۳۸۰ ببارید از تیر بارانِ خوں — بہر جانبے گشتہ طوفانِ خوں

۳۳۸۱ شنیدم زگہ تا نمازِ دگر — دراں جنگ کس را نبود دستِ ظفر

۳۳۸۲ سپاہِ مغل جہد بسیار کرد — کہ مالد صفِ ہند را در نبرد

۳۳۸۳ ہم آخر چو قایم شد آں جنگ سخت — کسے را نشد زاں دو صف یار بخت

شہادت یافتن محمد خان یعنی خان شہید علیہ الرحمۃ والغفران

۳۳۸۴ سری سنگی نام در فوجِ خاں — کہ مشہور بود از نژادِ غزاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۳۸۵ مغل نیز آگہ بد از حالِ او — نہ از حالِ او بلکہ از قالِ او

۳۳۸۶ چو شد بستہ کارے بکارِ نبرد — مغل چست و چوگرد ازاں دستبرد

۳۳۸۷ ہم آخر چو دانست کاں زرد روے — کدامیں طرف ہست دراں ہاؤ ہوے

۳۳۸۸ یکا یک نبرد در صفِ منگلی — یکے رخنہ شد در صفِ منگلی

۳۳۸۹ سگاں چوں یکے رخنہ یافتند — خروشاں دراں رخنہ بشتافتند

۳۳۹۰ صفِ منگلی جملہ بنمود پشت — مغل از صفِ شاں بسے مرد کشت

۳۳۹۱ چو بشکست یک فوجِ ہندوستاں — ہزاہز در افتاد در ہندیاں

۳۳۹۲ مغل چیرہ شد تیغہا بر کشید — صفِ چند دیگر ز ہر سو درید

۳۳۹۳ خلل گشت بنیادِ افواجِ ہند — قفا گشت رامنی تباراجِ ہند

۳۳۹۴ یلاں را بہ ترکش چو تیرے نماند — ز خنجر کشیدن گریزے نماند

۳۳۹۵ زدہ یک زماں تیغہا بے دریغ — چو بر خود و جوشن بشکستند تیغ

۳۳۹۶ شنیدم صفِ خاں بدنداں و مشت — بسے مردانہ فوجِ کافر بہ کشت

۳۳۹۷ ہم آخر مغل چونکہ بسیار بود — ز ہر سو بیکبارہ زورے نمود

۳۳۹۸ صفِ ہندیاں از شکستے فتاد — مغل دست بر کشتنِ شاں نہاد

۳۳۹۹ بہر جا سرے بود پامالِ گشت — یکے رستخیزے در انجا گذشت

۳۴۰۰ ہماں قاآں ملک پورِ فرماں روا — بسے تیغہا زد دراں جنگ جا

۳۴۰۱ F.109 چو پہلوئے خود ہیچ کس را ندید — عناں را سوئے جویبارے کشید

۳۴۰۲ ہمی رفت تنہا دراں جویبار — بدنبالش مگر یک قرونہ سوار

۳۴۰۳ سوئے خاں یکے تیر پرتاب کرد — جہانے ازاں تیر بے تاب کرد

۳۴۰۴ ہماں تیر بر شہرگِ جاں رسید — تن مرزباں را بہ سستی کشید

۳۴۰۵ بغلطید از زین و بر گِل فتاد — ستد نامِ حق وانگہے جاں بداد

۳۴۰۶ الٰہی شناسا چناں کن مرا — چنانچہ بباید شناسم ترا

۳۴۰۷ قرونہ چو شہ را دراں حالِ دید — بقصدِ کشش سبک بارگی را کشید

۳۴۰۸ بیامد ستد جملہ اسباب خاں — چہ اسپ و چہ تیغ و چہ تیر و کماں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۴۰۹	مگر قاآں ملک بد به خنگی سوار	که بد نامور اندراں روزگار
۳۴۱۰	قرونه براں خنگِ دولت نشست	گرفتست خود را چنیت بدست
۳۴۱۱	وزاں پس رداں شد ازاں تیره دشت	سوار از در افواجِ خود می گذشت
۳۴۱۲	مگر یک ز دو مطربان از بزم خاں	اسیر آمده بود بر دستِ شاں
۳۴۱۳	از ایشاں یکے اسپِ خاں را شناخت	هماں ترکشِ مرزباں را شناخت
۳۴۱۴	بزد نعره و خاک بر سر فگند	سر و ریِ خود را سراسر بکند
۳۴۱۵	بپرسید از و کافرِ ترجماں	که چیست ایں نفیر و خروش و فغاں
۳۴۱۶	اشارت بترکش سوئے دستِ راست	که ایں ترکش و اسپ صفدر ماست
۳۴۱۷	جهاں جمله آگه ز اکرامِ اوست	بهندوستاں قاآں ملک نامِ اوست
۳۴۱۸	شنیدم مغل نام خانِ شهید	چو از مطربِ مجلسِ خاں شنید
۳۴۱۹	گروهے ازاں قوم ثابت رکاب	براندند سوئے قرونه شتاب
۳۴۲۰	و دیدند از دستِ ندا اسپِ خاں	گرفتند او را پس از بهر جاں
۳۴۲۱	که ایں اسپ خنگ از کجا یافتی	کجا ترکش و تیغ را یافتی
۳۴۲۲	که بر پشت ایں خنگ بود ہشت سوارے	هماں خانِ صفدرِ بهندی ورلے
۳۴۲۳	قرونه رواں شد سوئے جو بیار	دواں در پسِ او فراواں سوار
۳۴۲۴	چو در مشهدِ خانِ مکرم رسید	بگفتا همیں است خانِ شهید
۳۴۲۵	مغل ماند از بال خوں در شگفت	وزاں جا تنِ مرزباں بر گرفت
۳۴۲۶	رسانید بر حاکمِ خود رواں	ابا ترکش و اسپ و تیغ و کماں
۳۴۲۷	چو شاهِ مغل دید بارِ دبرش	عجب کرد ازاں بوالعجب پیکرش
۳۴۲۸	وزاں پس بگفتا زایدر کشید	تنِ خان تبا بوسے اندر کشید
۳۴۲۹	همی خواست کاں پیکرِ خان زاد	ببوم د برِ خود و بر و زیں بلاد
۳۴۳۰	هماں رائے کالو که بد خسرِ خاں	چو آگه شد از قصهٔ مرزباں
۳۴۳۱	پس از گریه و شورِ آه و نفیر	که هر چهار در ماتم است ناگزیر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۴۳۲	شنیدم بران زمرۂ بد سگال	ز اقطاعِ خود بس فرستاد مال
۳۴۳۳	زرے داد آن رائ اختر سعید	تنِ خان ز دستِ مغل وا خرید

شنیدن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ واقعۂ خانِ شہید در عینِ زحمت و زیادہ شدن زحمتِ او از غایتِ حزنِ بسیر

۳۴۳۴	چو از دارِ فانی خرامید خان	بفردوس بگرفت روحش مکان
۳۴۳۵	گروہے ز خاصانِ خانِ شہید	ز احوالِ آن راد اختر سعید
۳۴۳۶	نبشتند مکتوب از بہرِ شاہ	بکردند عنوانِ او را سیاہ
۳۴۳۷ F.115	شنیدم چو آن نامۂ ناحمید	پس از چند روزے بحضرت رسید
۳۴۳۸	چو شہ دوستش داشتے چند روز	نہفتند از شاہِ کشور فروز
۳۴۳۹	گر از بہر کو پیشِ شاہِ جہان	بگوید کہ با خاک پیوست خان
۳۴۴۰	مزاجِ شہان ہمچو آتش بود	در آتش دمِ باد ناخوش بود
۳۴۴۱	ہم آخر شنیدم پس از چند گاہ	نہادند آن نامہ در کفشِ شاہ
۳۴۴۲	مؤذن چو زد نعرۂ سو بسو	شہ از تخت برخاست بہرِ وضو
۳۴۴۳	بکفش اندرون پائے خود می کشید	یکے نامہ افتادہ در کفش دید
۳۴۴۴	سرِ نامہ چون دید خسرو سیاہ	بزد نعرہ و بر زمین زد کلاہ
۳۴۴۵	بگفتا کہ خانِ مکرم نماند	ازین ملک در ملکِ دیگر براند
۳۴۴۶	گروہے کہ بودند نزدیک شاہ	دریدند جامہ کشیدند آہ
۳۴۴۷	جہان سر بسر گوئی غم گرفت	بساطِ زمین جملہ ماتم گرفت
۳۴۴۸	زہر سو بسے نالۂ جان گداز	بر آمد جہان گشت بے برگ و ساز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۴۴۹ زگریه دلِ مردماں بے سکوں ‏ ‏ ‏ بهر دم همی کرد طوفانِ خوں

۳۴۵۰ ز دردِ تنِ آں شاهِ مجروح بود ‏ ‏ ‏ بر آں درد صد درد دیگر فزود

۳۴۵۱ بسستی در آمد تنِ مرزباں ‏ ‏ ‏ همی کاست هر دم تنِ مردماں

۳۴۵۲ چو شه شست دست از جهانِ فنا ‏ ‏ ‏ بخاطر نماندست امیدِ بقا

ذکر پشیمان شدنِ سلطان غیاث الدین بلبن شاه از روئے عورتے که پسرِ اورا بوسمت قلبکاری کشته بود طلب کردنِ آں عورت را

۳۴۵۳ شنیدم که در عهدِ آں شهریار ‏ ‏ ‏ گرد همی اسیر آمد از قلبکار

۳۴۵۴ به بهتاں مگر پورِ یک پیر زن ‏ ‏ ‏ گرفتار شد اندراں انجمن

۳۴۵۵ چو شد حکمِ آں طائفه بر قصاص ‏ ‏ ‏ بگرد آمد از هر طرف عام و خاص

۳۴۵۶ بکشتند شاں را بر ایوانِ شاه ‏ ‏ ‏ مگر پورِ آں پیر زن بے گناه

۳۴۵۷ بوسمت دراں طائفه کشته گشت ‏ ‏ ‏ چنیں ظلم بر پیر زن چوں گذشت

۳۴۵۸ بپوشید نیلی همساں کنده پیر ‏ ‏ ‏ سیه کرد رو تو زناں کنده پیر

۳۴۵۹ بدیں ساں بر ایوانِ خسرو ستاد ‏ ‏ ‏ همی خواست از داور داد داد

۳۴۶۰ گهے نیم شب بر گرفتے نفیر ‏ ‏ ‏ گذشتے نفیرش ز چرخِ اثیر

۳۴۶۱ گهے شب نمی ریختی صبحگاه ‏ ‏ ‏ بجستے ز حق داد از دستِ شاه

۳۴۶۲ شهنشه بارها آهن و زر نمود ‏ ‏ ‏ ازیں هر دو امید و بیمش نبود

۳۴۶۳ بسے حیله کردند کاں روسیاه ‏ ‏ ‏ نشد هیچ شب غائب از کوئے شاه

۳۴۶۴ هم آخر چو شد کشته خانِ شهید ‏ ‏ ‏ به عام و به خاص ایں خبر بر رسید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۴۶۵ زنِ بیوہ چوں ز خدا داد یافت — بسے شکر از کوئے خسرو شتافت
۳۴۶۶ بدنبالۂ پنبۂ دود کِ گشت — ز افغان و فریاد خواری گذشت
۳۴۶۷ شنیدم ز پیرانِ ہندوستاں — کہ چوں شاہ آگہ شد از مرگِ خاں
۳۴۶۸ چناں شد بہ ماتم کہ در ہیچ گاہ — نپوشید دیگر قبا و کلاہ
۳۴۶۹ بسے جست شہ آں زنِ بیوہ را — کہ سازد حریفش بہ بزمِ عنا
۳۴۷۰ عوانا بہر سوئے بشتافتند — مر او را دراں شہر کم یافتند
۳۴۷۱ چو صفدار کم دید ہم دردِ خویش — بجالیش ہماں درد بنشاند پیش
۳۴۷۲ شب و روز جامِ عنائی کشید — چو شد مست از خواب چارہ ندید
F111 ۳۴۷۳ بیا ساقیا مرہمِ جاں بیار — بہ بخستہ دلاں یک دو دُورے بیار
۳۴۷۴ چناں مست شاں کن کہ ہر بامداد — ز درد و ز درماں نیارند یاد

نقل کردن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ علیہ الرحمہ بعد محضر کردن و ملک بہ کیخسرو پسر محمد خاں دادن

۳۴۷۵ دگر روز آں شاہِ ترکی نسب — کہ آمد غیاث الدین اورا لقب
۳۴۷۶ طلب کرد نمایانِ حضرت تمام — یکے محضرے کرد از خاص و عام
۳۴۷۷ بپورِ سیاوخش کاوس کے — کہ کیخسرو ہند شد نامِ وے
۳۴۷۸ حضور سپرا تاج و خاتم سپرد — خود از عالمِ بے وفا رخت برد
۳۴۷۹ دگر ماتم انگند آفاق بن — غبارے برآمد ز خاکِ کہن
۳۴۸۰ ز ہر چشم بکشاد صد رودِ نیل — زمیں جامۂ سبزہ بپوشید نیل
۳۴۸۱ جہاں بود در ماتمِ خانِ راد — کہ اندر غمِ ماتمِ شہ فتاد
۳۴۸۲ یکے ہفتہ خلقے فزوں می گریست — پئے شاہ و شہزادہ خوں می گریست

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۴۸۳	فگندہ بسر خاکِ سر لشکراں	برآوردہ شورے بہر سو رواں
۳۴۸۴	نبالید ارکانِ دولت تمام	برایوانِ خسرو بہر صبح و شام
۳۴۸۵	چو از شیونِ شاہ پرداختند	پئے شہ یکے مقبرہ ساختند
۳۴۸۶	شنیدم کہ بہرِ ہراسندگاں	ہماں مقبرہ گشت دارالاماں
۳۴۸۷	وزاں پس بہر جا کہ اہلِ گناہ	گرفتے دراں روضہ یکسر پناہ
۳۴۸۸	چہ بدخواہ ملک و چہ مدیونِ مال	چہ موقوف ماہ و چہ محبوسِ سال
۳۴۸۹	چو گشتے دراں مقبرہ ہم نفس	کسے را نبودی برو دست رس
۳۴۹۰	سراں چوں ازاں روضہ پرداختند	برایوانِ شہ محضرے ساختند

جلوسِ سلطان معزالدّین کیقباد پسرِ بغراخاں

۳۴۹۱	پئے خیرِ ملک و صلاحِ دمن	بکردند در کارِ شہ انجمن
۳۴۹۲	چہ گرہی چو ایکی کہ در کارزار	دراں عہد ہر یک شدہ نامدار
۳۴۹۳	چو آں جورجی ترکِ ثابت کشاد	نظام الدّین آں باخرد میرداد
۳۴۹۴	دگر سرفرازانِ فرخندہ رائے	ہمہ اژدہا بند و قلعہ کشائے
۳۴۹۵	بہم دیگر آں جملہ کارآگہاں	بگفتند فرمانِ شاہِ جہاں
۳۴۹۶	چنیں است بعد از شہِ کامگار	یلانِ سپاہ و سرانِ دیار
۳۴۹۷	سپارند کیخسروے را کلید	کہ از صلبِ خانِ محمد چکید
۳۴۹۸	گر ایدونکہ بر گفتِ خسرو رویم	سرانجام بیشک پشیماں شویم
۳۴۹۹	ز لکھنوتی آں خانِ بغرا خطاب	بر اندریں سو سپاہی شتاب
۳۵۰۰	کند قصدِ تاج و دواجِ پدر	رود تیغِ قہر اندریں بوم و بر
۳۵۰۱	کہ داند کہ چوں بگذرد رستخیز	کہ خنداں بگردد کہ غوغا بہ ریز
۳۵۰۲	کرا بخت از خاکِ بالیں کند	بفرقِ کہ دیہیم زریں کند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۵۰۳	به بین هرچه آنجامد انجام کار	چه بازد درین لعبه روزگار
۳۵۰۴	همان به یکے رائے خوشتر زنیم	درین مملکت مُهرِ دیگر زنیم
۳۵۰۵	کلاهِ فریدون فرخ نژاد	نهیم از خرد بر سرِ کیقباد
۳۵۰۶	چو این قصه بر خان بغرا خطاب	بگویند آید بیاید شتاب
۳۵۰۷	بداند که گر مُلک رفت از پدر	بهان گشت قائم بذات پسر
F.112 ۳۵۰۸	اگر ما برین رائے کارے کنیم	غبار از هوائے طرب افگنیم
۳۵۰۹	خروشے بخیزد ازین مرز و بوم	نروید بجائے ریاحین زقوم
۳۵۱۰	سران چون شنیدند این قصه را	برین رائے دادند هر یک رضا
۳۵۱۱	دگر روز چون لشکرِ شب شکست	شه شرق بر تختِ زرین نشست
۳۵۱۲	به شش صد برافزود هشتاد و شش	جهان گشت خرّم هوا گشت خوش
۳۵۱۳	همان کارسازان سبک خاستند	یکے تختِ فیروزه آراستند
۳۵۱۴	همان کیقبادِ جهانگیر را	بران تختِ فیروزه دادند جا
۳۵۱۵	سپردندش از مُلک کیخسروی	جهان را بدادند دورِ نوی
۳۵۱۶	معزّ الدین آن شاه راشد لقب	که عالی حسب بود و والا نسب
۳۵۱۷	سران جمله بوسیده پیشش زمین	ستادند پس در یسار و یمین
۳۵۱۸	دو رویه به بستند پیشش کمر	بصد بهجت آن سرکشان سر بسر
۳۵۱۹	چو دیهیم کیخسروی کیقباد	به نیروئے اقبال بر سر نهاد
۳۵۲۰	همی راند کامے دران تختگاه	بکارش کمر بسته هر کج کلاه
۳۵۲۱	شب و روز در بزمِ طرب ساخته	باشغالِ دیگر نپرداخته

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۵۲۲ به بزمش رواں قیاں صبح و شام | همه شکّریں لعلِ شیریں کلام

۳۵۲۳ همه عنبریں لف و صندل بدن | همه سرو قد و همه سیم تن

۳۵۲۴ شهِ شیرگیر اندراں آهواں | شب و روز بودے شکار افگناں

متفکّر شدنِ سلطان معزالدّین از استیلاء نومسلماں

۳۵۲۵ دو سه نومسلمانِ ملکِ کهن | که شد کندشان عاقبت بیخ و بن

۳۵۲۶ چو شه را بدیدند مشغول مے | بگشتند متولّیِ ملکِ وے

۳۵۲۷ چناں گشت ضابط دراں روزگار | که بے علمِ شاں روز و شب شهریار

۳۵۲۸ نبودست ممکن که آبے خورد | نه مقدور اگر حکمِ شاں بگذرد

۳۵۲۹ چو کرّی چو آں ایلک[۵۲] نابکار | چو آں جورجی مردِ زنهارخوار

۳۵۳۰ یکے بود خود دشمنِ اسیرِ زناں | دگر گشت پابندِ آهرمناں

۳۵۳۱ همی کرد تدبیر کز ملکِ جم | کند چند آهرمنِ خیره کم

۳۵۳۲ دریں فکر بودے به لیل و نهار | که چوں خیزد از باغِ دل خارِ خار

۳۵۳۳ چه ساں دفع کردند بوماں ز باغ | چگونه رسد بلبلاں را فراغ

کشته شدنِ نومسلماناں که متولّیِ ملکِ سلطان بودند بانگیختِ نظام الدّین امیرداد

۳۵۳۴ نظام الدّین آں امیردادِ دیار | که بود است هم مجلسِ شهریار

۳۵۳۵ یکے مردے از اهلِ تدبیر بود | گرازے کهن شرزه پیر بود

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۵۳۶ شنیدم بچربک بران میرداد — همان چند غدّار کافر نژاد

۳۵۳۷ بگفتند کای پیر مانده ز کار — چه آید ز دست تو در کارزار

۳۵۳۸ همان پیر دادی بدیشان جواب — که گرگست در کهنگی کامیاب

۳۵۳۹ منم اندرین بیشه گرگِ کهن — که بس شرزه را برکنم بیخ و بن

۳۵۴۰ اگر هیچ ناید ز من در وغا — توانم بسی چون شما مرد را

۳۵۴۱ بتدبیر آرم به قیدِ کمند — سپارم بدستِ بلا و گزند

۳۵۴۲ بدین گونه لافی درین سرچهار — گه از گه برفتی دران روزگار

۳۵۴۳ E۱۱۳ هم آخر چو آن زمرهٔ سست کیش — زبون گیر گشتند بر شاهِ خویش

۳۵۴۴ همان میرِ دادِ کهن ساله مرد — یکی حیله بر شاهِ ارشاد کرد

۳۵۴۵ بگفتا که ای شاهِ والا تبار — جهان باد بر نامِ تو پایدار

۳۵۴۶ سرِ حاسدان در کمندِ تو باد — روانِ خسیسان سپندِ تو باد

۳۵۴۷ تو دانی که شاهانِ فرخنده رای — بتدبیر دارند اختر بپای

۳۵۴۸ اگر با تو قومی درین تختگاه — دو رویه شدند ای شهِ دین پناه

۳۵۴۹ بیارای بزمی درین ساده کاخ — کن آراسته هم ز برگِ فراخ

۳۵۵۰ طلب کن همان قومِ غدّار را — که بر ظالمان عذر باشد روا

۳۵۵۱ بهر یک بده خلعتی زرنگار — بفرمای شان ساغری خوشگوار

۳۵۵۲ بگو قومی از مفردانِ گزین — دران بزم باشند اندر کمین

۳۵۵۳ دران حال کان قوم گردید مست — صفت هوش شان باشد اندر شکست

۳۵۵۴ باهلِ کمین گوئی خنجر کشند — یکایک ز کنجِ کمین سر کشند

۳۵۵۵ کنند از تنِ هر یکی سر جدا — فرستند شان را به ملکِ فنا

۳۵۵۶ برانند از گلشنِ ملک خار — رهانید گیتی ز تشویشِ مار

۳۵۵۷ شنیدم که شه از پسِ چندگاه — بشد بر سرِ پندِ آن نیک خواه

۳۵۵۸ بروزی همان تعبیه ساز کرد — که آموختش آن کهن ساله مرد

۳۵۵۹ بتائیدِ اقبالِ شه روز راست — همه خارها از رهِ ملک خاست

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

رسیدنِ خبرِ وفاتِ سلطان غیاث الدین بغرا خاں مقطع لکھنوتی

۳۵۶۰	چو آں خانِ بغرایلِ کامراں	خبر یافت از نقلِ شاهِ جهاں
۳۵۶۱	قبا کرد پیراهنِ خویش را	بگریه همی گفت وا حسرتا
۳۵۶۲	یکے باز واز دستِ من رفته بود	سرِ من کنوں آسماں در ربود
۳۵۶۳	فلک داد برهم مراد ورِ غم	رسانید دهرم پیاپے الم
۳۵۶۴	ز دردِ برادر دلم بود ریش	فراقِ پدر نیز آمد به پیش
۳۵۶۵	بماتم بدم بهرِ خانِ شهید	که شد شیونِ شاه بروے مزید
۳۵۶۶	بسے کرد ازیں گونه شور و شغب	جهاں را در آورد در روز و شب
۳۵۶۷	یکے هفته در کنجِ ماتم نشست	بسر می زد از جورِ ایام دست
۳۵۶۸	چو یکچند بگذشت آں خان راد	کلاهِ کیاں بر سرِ خود نهاد
۳۵۶۹	طلب کرد خاصانِ خود را تمام	یکے محضرے ساخت از خاص و عام
۳۵۷۰	رُخ آورد بر روئے کار آگهاں	بگفتا اگر رفت شاهِ جهاں
۳۵۷۱	پس از شه به فرقم بزیبد کلاه	که شایسته فرزندم از صلبِ شاه
۳۵۷۲	اگر من نباشم سزاوارِ ملک	با بنائے من سر کشد کارِ ملک
۳۵۷۳	یکے آنکه هستم کیانی نژاد	دگر حق همه سازِ ملکم بداد
۳۵۷۴	چو امروز از جمله اهلِ عجم	فزوں مال دارم فراواں حشم
۳۵۷۵	ز همت نباشد که ملکِ پدر	بسستی گذارم به دستِ پسر
۳۵۷۶	دگر آنکه آں کودکِ خام کار	یکے رقعه بنبشت فرزندوار
۳۵۷۷	اجازت دریں کار از ما بخواست	گلِ دولت از باغباں وا بخواست
۳۵۷۸	کنوں گشت واجب که لشکر کشیم	سوئے تختگاهِ پدر سر کشیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٣٥٧٩ بر آریم از ملکِ دہلی خروشش ‌‌ ہماں بے ادب را بمالیم گوشش

٣٥٨٠ F.114 وگر خود ہماں کودکِ بے ادب ‌‌ بر آرد ز بدخوئی خود شغب

٣٥٨١ بگیریم آں طفل را در زماں ‌‌ سپاریم دستِ دبستانیاں

جلوس سلطان ناصر الدین بغرا خان در لکھنوتی

٣٥٨٢ چو خاں گفت ازیں گونہ فصلے سہ چار ‌‌ دعا گفت اورا ملوکِ کبار

٣٥٨٣ وزاں پس بگفتند کای سرفراز ‌‌ درونت بر آسودہ از گنجِ راز

٣٥٨٤ نگفتی یکے لفظ ہم ناصواب ‌‌ چو گوید کسے وصفِ دُرِّ خوشاب

٣٥٨٥ ہماں دم شنیدم کہ کار آگہاں ‌‌ بسجودش ببردند رسمِ شہاں

٣٥٨٦ ستادند پیشش یمین و یسار ‌‌ بر آہنگ و آئینِ اصحاب بار

٣٥٨٧ لقب ناصر الدیں شد آں شاہ را ‌‌ کہ بد والد پور و فرماں روا

٣٥٨٨ بہ پیشش دو فیروز فرخندہ رای ‌‌ کہ بودند محرم بہ کشور کشای

٣٥٨٩ شب و روز بودند در کاروبار ‌‌ بکارِ جہاں ہر یکے ہوشیار

٣٥٩٠ یکے خلجی و دیگر از کوہ جود ‌‌ دلِ ہر یکے گنجِ تدبیر بود

جنبیدن سلطان ناصر الدین از لکھنوتی بجانب حضرت دہلی حرسہا اللہ تعالیٰ

٣٥٩١ ز جلاسِ او چونکہ شد چند گاہ ‌‌ ز لکھنوتی آورد بیروں سپاہ

٣٥٩٢ سپہ را در اقصائے خود عرض کرد ‌‌ ادا کرد بہبودِ اہلِ نبرد

٣٥٩٣ دگر روز راند از حوالی سپاہ ‌‌ رُخ آورد در جانبِ تختگاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۵۹۴ همی راند هر روز یک منزلے — ابا خاطرِ شاد و خرّم دلے

۳۵۹۵ ازیں سو معزّ الدین آں شاهِ هند — بسمتِ اوده شد عزیمت پسند

۳۵۹۶ همی رفت چوں از اوده برگذشت — ز جنبیدنِ والد آگاه گشت

۳۵۹۷ میانِ دو لشکر سه فرسنگ ماند — ز هر سوئے دلها چو اورنگ ماند

۳۵۹۸ هماں آبِ سرو ز هر لشکرے — بمانده دو فرسنگ یک کشورے

۳۵۹۹ نهاں کرده هر سوئے لشکر گہے — برآورده دهلیزے و خرگہے

۳۶۰۰ دراں روز ماندند بر جائے خویش — یزک را فرستاده هر یک به پیش

۳۶۰۱ دگر روز کز جنبشِ آفتاب — جهاں از رخ افگند کحلی نقاب

۳۶۰۲ دو لشکر بجنبید از هر دو سو — دو شه راند چالش کناں روبرو

۳۶۰۳ یکے خسروِ ملکِ هندوستاں — گلے نو شگفته دریں بوستاں

۳۶۰۴ یکے شاهِ لکهنوتی و پورِ شاه — همش تیغ و هم کشور و هم سپاه

۳۶۰۵ بکرده یکے قصدِ ملکِ پدر — کمر چست بسته بخونِ پسر

۳۶۰۶ دگر کرده قصدِ پدر بهرِ تاج — طلب کرده تاجِ پدر با دواج

۳۶۰۷ دو شیرِ ژیاں در یکے مرغزار — بیک آهوئے کرده عزمِ شکار

۳۶۰۸ دراں تجربه چرخ را بر زباں — برفته هماں بیتِ خمسه رواں

۳۶۰۹ دو شیر گرسنه است و یک رانِ گور — کباب آنکسے راست کو راست زور

۳۶۱۰ ز هر سو پئے کارزار آمدند — رواں بر سرِ رود بار آمدند

۳۶۱۱ دو جانب دو تختِ معلّیٰ زدند — دو خورشید خیمه بصحرا زدند

۳۶۱۲ بداوند هر جانبے بارِ عام — بستادند ارکانِ دولت تمام

۳۶۱۳ پدر را دراں داوری بر پسر — بیفتاد از دور ناگه نظر

۳۶۱۴ رگِ مهرِ جنبید اندر دلش — شد از شوقِ فرزند مضطر دلش

۳۶۱۵ F.115 وزاں سو پسر نیز چوں بر پدر — نظر کرد جنبید خونش ز سر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٣٦١٦ دلِ هر دو یکجا شده از درون — شده آبِ رهزن میانِ دو خون

٣٦١٧ وزاں پس پدر گفت با خود نهاں — که جانِ پسر به ز مُلکِ جهاں

٣٦١٨ مرا برده بود دستِ شیطاں ز راه — که گشتم بقصدِ پسر*[1] کینه خواه

٣٦١٩ بکارم چه رونق دهد روی بیش — که خود بشکنم گوهرِ کانِ خویش

٣٦٢٠ زمینے که آں سرو رعنا گرفت — گرفتم بدست آیدم نا گرفت

٣٦٢١ هم آخر یکے روز باید گذاشت — گرا دایم ایں خاک بر تخت داشت

٣٦٢٢ دراں دم کزیں کوچه بگذریم — ز گیتی چه جز نامِ ناخوش بریم

٣٦٢٣ بگویند کاندر فلاں روزگار — پئے مُلکِ فانی فلاں شهریار

٣٦٢٤ ابا پورِ خود گشت خصومت گزیں — بخونِ خود آلوده شمشیرِ کیں

٣٦٢٥ هماں به کزیں کار تائب شوم — ز راهِ مروّت بروں کم روم

٣٦٢٦ بلاحول باشم که بارِ دگر — مرا نبود آهرمنے راهبر

٣٦٢٧ وزاں پس یکے مردمِ هوشیار — طلب کرد آں شاهِ والا تبار

٣٦٢٨ بگفتش که بر زورقے بر نشیں — برو راست بر خسروِ راستیں

٣٦٢٩ بدو گوی کائے نورِ چشمِ پدر — چو افتاد ما را بردیت نظر

٣٦٣٠ نظر از جمالت بیفروختم — دراں یک نظر مُلک بفروختم

٣٦٣١ رخت گرچه تعویضِ مُلکِ جهاں ست — به نزدم هنوز ایں گهر رایگاں ست

٣٦٣٢ بیا تا ز خشم آوری بگذریم — پئے بر پئے اهلِ همت بریم

٣٦٣٣ به خیزیم یکسر ز مُلکِ جهاں — نشینیم یکجا چو کار آگهاں

٣٦٣٤ رخِ یک دگر را تماشا کنیم — به چشمِ حسد خاک و خار افگنیم

٣٦٣٥ فرستاده چوں عبره کرد آب را — دو دانش ببردند بر پادشا

٣٦٣٦ هماں مردِ بخرد زمیں بوسه داد — زباں در دعائے شهنشه کشاد

٣٦٣٧ وزاں پس هماں مردِ اختر سعید — بشه گفت آنچه از شهِ خود شنید

٣٦٣٨ چو شه را رگِ مهر جنبیده بود — بگفتارِ او در شگفتے می نمود

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۶۳۹ شنیدم چو آن خسرو نیک رای — بفرمود خلعت مرآینده را

۳۶۴۰ سوی شه روان گرد آنگاه باز — فرستاد با وی دو سه اهل راز

۳۶۴۱ بدیشان نهانی یکی راز گفت — که تا غایت آن راز ماندست نهفت

۳۶۴۲ غرض چون ازین سو فرستادگان — رسیدند بر شاه آزادگان

۳۶۴۳ زمین را ببوسید هر یک ز دور — بکرد اقتباس از رخ شاه نور

۳۶۴۴ جداگانه هر یک دعائی بگفت — بشه هر یک آنگه ثنائی بگفت

۳۶۴۵ همان رازداران شاه جهان — شده پیش بر رسم کارآگهان

۳۶۴۶ یکی راز گفتند بر شهریار — که آن راز بر کس نشد آشکار

۳۶۴۷ چه داند کسی تا میان کسان — چه راز نهان باشد اندر میان

۳۶۴۸ غرض چون بر آن شاه فرخنده فر — نشان نهانی رسید از سپهر

۳۶۴۹ همان دم فرستاد بر وی پیام — که بادا جهان زیر حکمت مدام

۳۶۵۰ منم داعی دولت شهریار — بقایش بخواهم بسالی هزار

۳۶۵۱ مرا گر بود رخصت مرزبان — همین دم کنم عبره آب روان

۳۶۵۲ پناهنده آیم بر ایوان شاه — مطیعانه گردم برو عذرخواه

۳۶۵۳ F.۱۱۶ وزین پس بفرمان شه سر نهم — بدست خودش بر سر افسر نهم

۳۶۵۴ بصد جهد بندم بکارش میان — نیندیشم از هیچ سود و زیان

۳۶۵۵ چو بر شاه دهلی رسید این پیام — ز یاری اقبال شد شادکام

۳۶۵۶ بدل گفت کان شاه والانسب — گر آید بر نخوانم نباشد ادب

۳۶۵۷ شهی دیگر و مردمی دیگر است — ادب بر سر آدمی افسر است

۳۶۵۸ همان به که من خود بر ایوان شاه — بتقصیر ماضی شوم عذرخواه

۳۶۵۹ بگفت این و از تخت فیروز خاست — مراتب طلب کرد کشتی بخواست

۳۶۶۰ چو بر کشتی خسروان شد سوار — بخواندش شه بحر و بر روزگار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۶۶۱ همی راند ملاح کشتی شتاب — چو بادے که جولاں کند روئے آب

۳۶۶۲ شده جرم کشتی زعنوانِ شاه — چو از قربِ خورشید در غرّه ماه

۳۶۶۳ یکے چتر لعلے در آب رواں — چو خورشید بنموده در آسماں

۳۶۶۴ چو کشتیِ خسرو کرانه گرفت — دہل زن رواں شادیانه گرفت

۳۶۶۵ ہماں شاه لکھنوتی از تختِ خاست — رواں شد سوئے خسروِ شرق راست

۳۶۶۶ شہِ دہلی از زورق آمد فرو — سوئے یک دگر رانده ہر نامجو

۳۶۶۷ شنیدم که ہم در لبِ جوئبار — گرفتند آں ہر دو سرکش کنار

۳۶۶۸ وز آں پس سوئے تخت کردند میل — زده سر به پابوسِ شاں آبِ نیل

۳۶۶۹ چو آں ہر دو شاهِ خداوند بخت — خراماں رسیدند نزدیکِ تخت

۳۶۷۰ پدر بازوئے آں خجسته پسر — گرفت و بگفتش که اے نامور

۳۶۷۱ تو بر تخت بنشیں بفرخندگی — کمر بسته من پئے بندگی

۳۶۷۲ پسر گفت کای شاهِ فرخنده فر — توئی بر سرِ تخت شائسته تر

۳۶۷۳ تو بر تخت بنشین و من بنده وار — کمر پیشِ تو بندم اے شہریار

۳۶۷۴ وز آں پس پدر آیتِ فتح خواند — گرفتش بیک دست و بر تخت شاند

۳۶۷۵ خود از پیشِ او پائے بس گشت باز — بگردش زمیں بوسی آں سرفراز

۳۶۷۶ کنارے گرفتند بارِ دگر — برابر نشستند بر تختِ زر

۳۶۷۷ بر آورده بانگے نقیبانِ بار — ستاده گریزاں یمین و یسار

۳۶۷۸ بیک تخت بنشسته دو فرمانروا — قراں گشته سعدینِ آفاق را

۳۶۷۹ گذشته همه حالِ خود مختصر — شنیدند و گفتند با ہمدگر

۳۶۸۰ پس آں ناصر الدین شہِ نیکنام — بسالارِ خواں گفت کارد طعام

۳۶۸۱ دویده اشتیک زد و سالارِ خواں — کشیدند نعمت جہاں در جہاں

۳۶۸۲ چو شد مائده چرخ تنبول گشت — دو پاسے از آں روز فرخ گذشت

۳۶۸۳ بر آمد سرا پرده بر گردِ تخت — درو جسته صفدر از فیروز بخت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۶۸۴ شنیدم دراں بارگہ تا سہ روز — گرفتند خلوت دو کشور فروز

۳۶۸۵ بداوند روز دگر بارِ عام — شدہ حاضر ارکانِ دولت تمام

۳۶۸۶ ہماں ناصر الدیں فرخ نژاد — بسے خدمتی داد مر کیقباد

۳۶۸۷ بسے پیل و پس مال آورد پیش — طلب کرد اطلاقِ اقطاعِ خویش

۳۶۸۸ اطاعت نمودش چو فرماں براں — عجب کردہ زاں حال سرلشکراں

۳۶۸۹ پس آں کیومرث کیانی نژاد — کہ بد پور فرخندۂ کیقباد

۳۶۹۰ بپابوسِ جدِ ہمایوں خصال — دراں بارِ عام آمد آں خرد سال

۳۶۹۱ [F.117] یکے پیل بد بر شہ کامیاب — کہ شد پیل تازی مرادر اخطاب

۳۶۹۲ چناں پیل در ملکِ ہندوستاں — نداداست کس ہیچ عہدی نشاں

۳۶۹۳ ہماں پیل مر کیومرثِ گزیں — بہ بخشید آں خسروی راستیں

۳۶۹۴ پس آں ہر دو صفدر ہمیوں سیر — وداعے بکردند مر یک دگر

۳۶۹۵ شنیدم براں شہ دو فیروز بود — یکے از خلج دوم از کوہ بود

۳۶۹۶ خلج را بفرمود آں شاہِ راد — کہ دایم کنند خدمتِ کیقباد

۳۶۹۷ شب و روز پیشش بود پیشوا — بہر کار بیند صواب و خطا

۳۶۹۸ چناں یکدگر دادشاں حق صفا — کہ شد بے غبار از دو جانب ہوا

۳۶۹۹ دمِ حاسداں گشتہ زہرہ شگاف — دلِ دوستاں گشتہ از عیش صاف

۳۷۰۰ کنارے گرفتند گریہ کناں — چو در عینِ بارش دو شاخِ جواں

۳۷۰۱ اگر خلق گیرد ز دریا کنار — کنارے گرفتندشاں در بحار

۳۷۰۲ ازاں پس ہماں کیقبادِ گزیں — دراں بحرِ غم گشت کشتی نشیں

۳۷۰۳ بصد گریہ آں شاہِ والا تبار — گرفتہ کنارے ازاں جوئبار

۳۷۰۴ ہماں ناصر الدین فرخندہ فر — شنیدم کہ بعدِ وداعِ پسر

۳۷۰۵ برآوردہ بس نالہائے نہاں — بیک رخش بنشست گریہ کناں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۷۰۶	بس از چندگه هر دو آں ساده کیش	رسیدند در مُلک و مأوائے خویش
۳۷۰۷	پسر کوس زد در اندر تخت گاه	پدر راند در کشور خود سپاه
۳۷۰۸	باقطاعِ خود هر یکے جا گرفت	قضا هر دو را کار بالا گرفت
۳۷۰۹	همی راند هر یک دراں دور کام	نبودند بے شاہد و مے مدام
۳۷۱۰	هم آخر ازیں بزم گه خاستند	بجائے دگر مجلس آراستند
۳۷۱۱	بیا ساقیا دورِ ما هوش دار	که آخر شد است مجلسِ روزگار
۳۷۱۲	فروزاں دلِ ما ز روشن شراب	بگرداں قرانِ مه و آفتاب

کشته شدنِ کیخسرو پسر خان شهید و پشیمان شدنِ سلطان معز الدین

۳۷۱۳	شنیدم ز افسانه گویانِ هند	حدیثے دل آویز و خاطر پسند
۳۷۱۴	که کیخسرو آں پورِ خانِ شهید	که بر داده جدش جهاں را کلید
۳۷۱۵	سراں چوں دگر گونه رائے زدند	بهاسونِ اندیشه پائے زدند
۳۷۱۶	وزاں پس هماں زمرهٔ پخته رائے	باقطاعِ ملتانش دادند جائے
۳۷۱۷	چو کیخسرو ِ یل به ملتاں رسید	که بودست اقطاعِ خانِ شهید
۳۷۱۸	مهے چند آں پورِ خانِ کبیر	همی بود آنجا سکونت پذیر
۳۷۱۹	بظاهر عمارت بگردے دیار	بدے باطنش از جراحت فگار
۳۷۲۰	دلش غرق بودے بدریائے فکر	تماشاگهش گشته صحرائے فکر
۳۷۲۱	بگفتے شب و روز با خود نهاں	که دیدی چه کردند با ما سراں
۳۷۲۲	کلاهے که خود شه به فرقم نهاد	ربودند دادند مر کیقباد
۳۷۲۳	گرایدونکه دل بر زبونی نهم	بسستی دریں کار تن در دهم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۷۲۴ درو دم نیاید ز کار آگهان — زبونِ جهانم بخواند جهان

۳۷۲۵ درین کار بسیار اندیشه کرد — چو بود ست خود رائے و ناپخته مرد

۳۷۲۶ یکے روز بر بارگے بر نشست — ز ملتان برون آمد آن شیر مست

۳۷۲۷ ط ۱۱۸ شکار افگنان چند فرسنگ رفت — وز انجا به غزنین خرامید تفت

۳۷۲۸ کسے را که در باب او لطف داشت — ببر دو دگر جمله لشکر گذاشت

۳۷۲۹ پس از چندگه با گروہے سوار — به ملکِ مغل رفت آن خام کار

۳۷۳۰ بدان تا بپائے ملکِ هندوستان — کند اهلِ دل را اسیرِ سگان

۳۷۳۱ چو بد نیّتِ اصلِ او بر فساد — دران کارش اقبال یاری نداد

۳۷۳۲ مغل را دران وقت با اهلِ خویش — مگر بود دیگر مهمّے به پیش

۳۷۳۳ بکارش ازان رو نپرداختند — دو سه مه در اهمال انداختند

۳۷۳۴ هم آخر چو شد مفلس آن خام مرد — بدست آنچه بودش همه صرف کرد

۳۷۳۵ بتدبیر جست از میانِ مغل — رها کرد هم اختر و هم دهل

۳۷۳۶ پشیمان شده باز در سمت هند — ز ملکِ مغل شد مراحل پسند

۳۷۳۷ شنیدم چو اندر به دهلی رسید — شه این قصّه را از هر کس شنید

۳۷۳۸ دلش گشت خرّم ازین خوش خبر — که بادش رسانید بوے پدر

۳۷۳۹ همی خواست آن خسروِ نام جو — فرستد گروہے سران پیش او

۳۷۴۰ بدان تا به آئین و رسمِ شهان — بشهرش در آرند کار آگهان

۳۷۴۱ نظام الدّین آن میرِ دانا ذهن — چو بشنید از هر کسے این سخن

۳۷۴۲ بشفته آمد و زین سخن محو گرد — دگر رائے زد این کهن سال مرد

۳۷۴۳ بگفتا که اے شاهِ صافی ضمیر — یکے قصّه بشنو ز گرگانِ پیر

۳۷۴۴ برادر میاور درین بوم و بر — که در کار ملکے نگنجد پدر

۳۷۴۵ خصوص آن برادر که از بهرِ تاج — مغل را پذیرفت باج و خراج

۳۷۴۶ چه دانی درین ره بسے خارهاست — نهان در تهِ مردمی کارهاست

ط کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۷۴۷ سرے را سبکتر برو کن رواں — که دفعش همانجا کند ناگهاں

۳۷۴۸ وگرنے تو دانی دریں کار و بار — اگر فتنه زاید به انجامِ کار

۳۷۴۹ اگر قابلی و نصیحت پذیر — سخنهائے پیرانه آساں مگیر

۳۷۵۰ شنیدم هم از زمرهٔ باستاں — که شه را غلط شد دراں داستاں

۳۷۵۱ چو شه گشت راضی همانِ میرداد — که از رایش ایں فتنه بیروں فتاد

۳۷۵۲ فرستاد قومے براں بیگناه — که هم در مندولی به فرمانِ شاه

۳۷۵۳ برید ند سرِ مردِ ناپخته را — شنیدم چو بشنید فرماں روا

۳۷۵۴ پشیماں شد از کشتنِ خونِ خویش — فسوسے همی برد ز اندازه بیش

۳۷۵۵ دلش بدگماں گشت بر میرِ داد — که ایں فتنه زاں پیرِ مکار زاد

زهر تعبیه کردنِ نظام الدّین امیرِ داد برائے سلطان معز الدّین و دریافتنِ سلطان در شراب

۳۷۵۶ شنیدم هماں میرِ داد تباه — چو شد آگه از بدگمانیِ شاه

۳۷۵۷ به ترسید کش خسروِ بدگماں — ز غصه سیاست کند ناگهاں

۳۷۵۸ دلش گفت تا شام سازد حریف — بکن چاشت کن زیرکی و ظریف

۳۷۵۹ وزاں پس پئے خسروِ هوشیار — شرابے عجب ساخت آں نابکار

۳۷۶۰ مروّق مے ساخت از بهرِ شاه — سرشتش به عطر اندرو چند گاه

۲۷۶۱ بقرابه آنگه ز خُم ریختش — ابا زهرِ قاتل برآمیختش

۳۷۶۲ یکے روز هم اوّلِ بامداد — بر ایوانِ شاهِ جهاں سر نهاد

۳۷۶۳ F:119 نهاں برد با خویشتن قرابه هم — چو بد محرمِ بزمِ شاهِ عجم

نوٹ ٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۷۶۴ F.119 — یکایک به خلوت گه شه شتافت — شهنشاه را مست و دوشینه یافت

۳۷۶۵ — بگفتا که شاها ز جام فتوح — ترا باد تا صبح محشر صبوح[ن]

۳۷۶۶ — بهر بامداد آں صاحب به خیر — عدو دیت مسلسل دریں کهنه دیر

۳۷۶۷ — تو می نوش خوش ساغر خوشگوار — که بدخواه بنهاد سر در خمار

۳۷۶۸ — شنیدم که بر خسرو کامیاب — دعایش در آں صبح شد مستجاب

۳۷۶۹ — غرض چوں شهنش دید تعظیم کرد — بگفتا که ایں بادهٔ سال خورد

۳۷۷۰ — رخصت کرد خوردم صباح مرا — صبوحی بخوردم ز جام حبا

۳۷۷۱ — چو شه را بریں گونه دید آں حریف — بگفت اے سر خسروان ظریف

۳۷۷۲ — یکے شربتے تحفه آورده ام — کزاں چند مے صبحدم خورده ام

۳۷۷۳ — مرا گر اجازت دهد شهریار — درون آرم آں بادهٔ خوشگوار

۳۷۷۴ — شهنش گفت ما مست و وقت سحر — بیار آنچه داری لبقرابه در

۳۷۷۵ — چو رخصت بدو داد فرماں روا — دواں رفت آورد قرابه را

۳۷۷۶ — پس آنگه سر شیشه را بر کشاد — به خسرو یکے جام پر کرد داد

۳۷۷۷ — ستد جام از دست او سرفراز — برسم حریفاں بدو داد باز

۳۷۷۸ — هماں دشمن شاه اختر سعید — ازاں دوستکامی گریزی ندید

۳۷۷۹ — ستد ساغر از دست آں شاه راد — دعائے بگفت و زمیں بوسه داد

۳۷۸۰ — برآورده سر باده را در کشید — نه نصفے نه ثلثے سراسر کشید

۳۷۸۱ — دگر باره پر کرد از باده جام — بیاورد پیش شه نیکنام

۳۷۸۲ — دگر باره هم خسرو هوشیار — بدو داد آں ساغر جاں شکار

۳۷۸۳ — بخورد آں قدح هم هماں پیر داد — دگر کرد پر دست خسرو بداد

۳۷۸۴ — شهنش گفت رسم حریفان مے — چنیں است اے مرد فرخنده پے

۳۷۸۵ — که آیندگاں را چو مے در دهند — به عشرت پیاپے سه ساغر دهند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۷۸۶ سیوم بار ہم آں حریف مزیر ‌ ‌ کشیدن مئے جاں گزا ناگزیر

۳۷۸۷ ضرورت زخود کردہ درماں ندید ‌ ‌ گریزے ز مضمونِ فرماں ندید

۳۷۸۸ ہماں دم اثر کرد در وے شراب ‌ ‌ درونش شد از زہر یکسر خراب

۳۷۸۹ شد از دست زورش درآمد بپائے ‌ ‌ چو حالش چنیں دید فرماں روای

۳۷۹۰ بگفتا کہ زودش بخانہ برند ‌ ‌ نہیش ہم بہ خدامِ او بسپرند

۳۷۹۱ نہفتہ مکن زہر در جامِ کس ‌ ‌ کہ ہر چہ کنندہ ہماں چاہ بس

۳۷۹۲ خصوصاً بہ جامِ ولی نعمتاں ‌ ‌ چو زہرا فگنی خیز از خان و ماں

۳۷۹۳ بخوانے کہ خوردی نمک صبح و شام ‌ ‌ بہ بزمے کہ ساغر کشیدی مدام

۳۷۹۴ دراں خواں چو سگ نابکاری مکن ‌ ‌ دراں بزم زنہار خواری مکن

۳۷۹۵ سگ از تو شرف دارد ای بی وفا ‌ ‌ کنی گر بر اصحابِ نعمت جفا

۳۷۹۶ معز الدین آں شاہِ والا تبار ‌ ‌ کزو بود خرسند شہر و دیار

۳۷۹۷ کسے را نیازرد در عہدِ خویش ‌ ‌ دلے کم زبارِ غمے کرد ریش

۳۷۹۸ شب و روز در عیش مشغول بود ‌ ‌ بہ رود و بہ مے رغبتے می نمود

۳۷۹۹ حریفش نبودے بہ روز و شبے ‌ ‌ مگر ماہ روئے و میگوں لبے

۳۸۰۰ F.120 شنیدم ہماں شاہِ شہوت پرست ‌ ‌ کہ بود از جوانی شب و روز مست

۳۸۰۱ شبے سست رفتے اگر مرکبش ‌ ‌ بدہ میل بردی دراں یک شبش

۳۸۰۲ جوانی و شاہی و دیوانگی ‌ ‌ دگر با بتاں انس و ہم خانگی

۳۸۰۳ ہماں قصۂ پنبہ و آتش است ‌ ‌ کہ نزدِ خرد قربِ شاں ناخوش است

۳۸۰۴ ہم آخر شنیدم کہ آں شہ سوار ‌ ‌ بگرمیِ شہوت در آں روزگار

۳۸۰۵ ز مستی چناں رخش بے صرفہ راند ‌ ‌ کہ نیمے تنِ شاہ از کار ماند

۳۸۰۶ بکیلوکھری قصرے آں شہ سوار ‌ ‌ برآوردہ بود اندراں روزگار

۳۸۰۷ ہمی بود بر روے شہِ دیں پناہ ‌ ‌ چو بگذشت ازیں ماجرا چند گاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

قصه آوردن فیروز خلجی بند کرده از بابل و عماد الملک گردانیدن بوبک

۳۸۰۸	شنیدم چو فیروز خلجی نژاد	ابا شاه سر سوی دهلی نهاد
۳۸۰۹	همی کرد خدمت صبا و مسا	همی بود در پیش فرمان روا
۳۸۱۰	شده خلق از و شاکر و شاد هم	برو جمع گشته گروهی حشم
۳۸۱۱	مرادر را هم آخر پس از چند گاه	با قطاع بابل روان کرد شاه
۳۸۱۲	برادر یکی داشت آن کامیاب	که از صلب پاکش چکید آفتاب
۳۸۱۳	شهاب الدین آن مرد فرخ لقب	که بود است با هوش و هنگ و ادب
۳۸۱۴	شهش گفت تا با برادر بود	بهر کار یاری ده او شود
۳۸۱۵	چو از حضرت شاه گیهان خدیو	به بابل رسیدند آن هر دو نیو
۳۸۱۶	نهادند سر در عمارت گری	گزیدند پس معدلت گستری
۳۸۱۷	چنان گشت معمور آن مرز و بوم	که شد ناکیان ساکن جای بوم
۳۸۱۸	شنیدم ز اهل غرض چند کس	که بودند مر شاه را هم نفس
۳۸۱۹	نمودند نوعی دگر پیش شاه	ز احوال آن زمرهٔ بی گناه
۳۸۲۰	وزان پس شهنشه پی امتحان	روان کرد الاغی دو سه سوی شان
۳۸۲۱	بگفتا یکایک به بابل روند	پذیرندهٔ حکم فرمان شوند
۳۸۲۲	نمایند فرمان بدان هر دو کس	که دارند در سر دگر گون هوس
۳۸۲۳	نهند آهنی بند بر پای شان	وزانجا بدارند ایدر روان
۳۸۲۴	الاغان چو بر حکم فرمان شاه	رسیدند در بابل از تخت گاه
۳۸۲۵	نمودند فرمان گیهان خدیو	بدان هر دو مرد خردمند نیو

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۸۲۶ زمضمونِ فرماں چو آگہ شدند — رواں راضیِ رخصتِ شہ شدند
۳۸۲۷ نہادند گردن بہ فرمانِ شاہ — کہ بودند شہ را بجاں نیک خواہ
۳۸۲۸ وزاں پس شنیدم فرستادگاں — نہادند بندی بر آزادگاں
۳۸۲۹ ہماں لحظہ با بندہائے گراں — بکردند در حضرتِ شہ رواں
۳۸۳۰ چو در گیتھل آں ہر دو مردِ گزیں — رسیدند با بند مرکب نشیں
۳۸۳۱ نگر می گذشتند بازار در — شنیدند یک مژدۂ پُر خطر
۳۸۳۲ ہماں مردِ صاحب دل و نامدار — کہ ملّونی ازاں پیش خواندش دیار
۳۸۳۳ نشستہ ببازار چوں اہلِ حال — ہمی کرد با خویشتن قیل و قال
۳۸۳۴ چو فیروز را دید با بندِ سخت — بگفتا زہے مردِ فیروز بخت
۳۸۳۵ کہ خاصش پئے ملکِ ہندوستاں — برد بخت با بندہائے گراں
۳۸۳۶ F.۱۲۱ چو فیروز ایں فالِ فرخ شنود — میانِ دل و جاں گرہ بست زود
۳۸۳۷ وزاں پس ازاں جایگہ برگذشت — بہ حضرت دوم روز دمساز گشت
۳۸۳۸ چو بردند شاں پیشِ شاہِ جہاں — بر ایشاں دلِ شاہ شد مہرباں
۳۸۳۹ براں قوم نفریں بسے کرد شاہ — کہ گشتند در خونِ ایشاں گواہ
۳۸۴۰ پس آنگہ بگفتا شہِ ہوشمند — کہ آں ہر دو یل را ببرند بند
۳۸۴۱ ہماں لحظہ فیروز آزادہ را — بر افواجِ خود کرد فرماں روا
۳۸۴۲ ہماں مرد آں شاہِ مالک رقاب — عمادِ ممالک بکردش خطاب

خصومت افتادن فیروز خلجی را با ایتمر کچھن و ایتمر سرخہ گوید

۳۸۴۳ شنیدم ہماں مردِ خلجی نژاد — کہ شہ را پدر درد و داغش بداد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۸۴۴ بلطفش[1] ہماں خسرو کامیاب — عماد ممالک بکردہ خطاب

۳۸۴۵ ہمہ اقربائش براں پختہ رائے — گروہی سراں گشتہ خدمت گرای

۳۸۴۶ ہمی بود بر چارۂ سرکشاں — تہ حکم او جملہ لشکرکشاں

۳۸۴۷ چناں بود ضابطہ دراں روزگار — کہ بے رائے او کم شدی ہیچ کار

۳۸۴۸ ہم آخر شنیدم ز خاصان شاہ — دو ترک گزین ز سران سپاہ

۳۸۴۹ یکے ایتیم بکہن آں درکشا — کہ بد میر حاجب شہنشاہ را

۳۸۵۰ دگر ایتیم سرخہ آں سرفراز — کہ بوداست در جنگ کہنہ گراز

۳۸۵۱ نہاں ہر دو با خویش رائے زدند — بہ صحرائے اقبال پائے زدند

۳۸۵۲ شبے[2] ہر دو کس خلوتے ساختند — یکے تذکرہ[3] طرفہ پرداختند

۳۸۵۳ سپس تذکرہ نام فیروز راد — نشستند بر عزم ساز فساد

۳۸۵۴ پس از نام او چند نام دگر — نشستند از زمرۂ نامور

۳۸۵۵ ہماں احمد حبیب[4] سرافراز راد — کہ در اصل بوداست خلجی نژاد

۳۸۵۶ مگر حاجب خاصۂ شاہ بود — ہمہ خلجیاں را نکوخواہ بود

۳۸۵۷ شنیدم ہماں کاغذ پر فساد — بناگاہ بر دست احمد فتاد

۳۸۵۸ رواں تذکرہ پیش فیروز برد — پس آنگہ نہانی بدستش سپرد

۳۸۵۹ سر تذکرہ چونکہ فیروز دید — یکے بوئے خوں در دماغش رسید

۳۸۶۰ دلش اندراں کار ہشیار گشت — چو یک ہفتۂ زیں حکایت گذشت

۳۸۶۱ بہ بہوکل بہاری یکے سائباں — برآورد فیروز تدبیر داں

۳۸۶۲ سپہ راز سرعرضۂ آغاز کرد — نہانی یکے تعبیہ ساز کرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۸۶۳ یکے روز بودست دراں کاروبار — فرستادہ آمد از شہریار

۳۸۶۴ بہ حضرت طلب کرد فیروز را — رسانیدہ فرمانِ فرماں روا

۳۸۶۵ شنیدم ہماں مرد غدار مرد — کہ ہر یک بخونریز او ساز کرد

۳۸۶۶ بسویش یکے راز حجاب بار — فرستادہ آں زمرۂ نار

۳۸۶۷ بداں تا چو آید بر ایوانِ شاہ — بریزند خونش دراں بارگاہ

۳۸۶۸ چو فیروز ازیں غدر آگاہ بود — بر فتن زمانے تامل نمود

۳۸۶۹ دگر حاجبے بروے آمد رواں — رسانید فرمانِ شاہِ جہاں

۳۸۷۰ بگفتا ہمی خواندت شہریار — رواں شو رہا کن ہمہ کاروبار

۳۸۷۱ دگر بار ہم آں یلِ شرزہ مال — نکرد التفاتے دراں قیل و قال

۳۸۷۲ F.122 ہماں ہر دو ترکانِ گردن فراز — کہ بودند بر قصدِ او کردہ ساز

۳۸۷۳ چو دیدندمی ناید آں نامجو — خود آں ایتمش جہن آمد برد

۳۸۷۴ بگفتا کہ اے سرورِ کامیاب — ہمی خواندت شاہِ عالم شتاب

۳۸۷۵ چو فیروز دید آں رفیق ریا — بپائے خود آمد بدام بلا

۳۸۷۶ بتعظیم دیتز دیر بنواختش — دمے در حکایت دراند اختش

۳۸۷۷ وزاں پس علیؔ را اشارت نمود — کہ داماد فرزند فیروز بود

۳۸۷۸ بداں تا سرش را ببرد بہ تیغ — علی زد یکے خنجرے بے دریغ

۳۸۷۹ سرِ ایتمش چوں جدا شد ز تن — خروشے بر آمد دراں انجمن

۳۸۸۰ ببلے ہر کہ چاہے پے کس بکند — ہمو را قضا اندراں چہ فگند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ملک دادن فیروز خلجی به شمس الدین کیومرث پسر سلطان معز الدین کیقباد در حیات پدر خود نایب کیومرث شدن و بخطاب شاستی بلبوس کردن

۳۸۸۱	ز تبدیل و تحویلِ کارِ جهاں	بود الحق اے مرد بخرد روان
۳۸۸۲	جهاں چیست ایں جمله تقدیر اوست	که در کار هایش جهاں هم فروست
۳۸۸۳	شنیدم ز افسانه سنجان پاک	چو شد ایتم پچهن آنجا هلاک
۳۸۸۴	هماں لحظه فیروزِ فرخنده رائے	سوئے قصر شه شد عزیمت گرای
۳۸۸۵	به قصر آمد و محضرے ساز کرد	بر و یار شد هر کجا بود مرد
۳۸۸۶	پس آنگه بگفت اندراں انجمن	که اے سرکشانِ دیار و دمن
۳۸۸۷	چو شه گشت در زحمتے مبتلا	که شد بسته بر وے طریقِ دوا
۳۸۸۸	دماغش ز آشفتگی شد خلل	همه هوشِ او شد بغفلت بدل
۳۸۸۹	گذاریم اگر هم بدو کارِ ملک	کسادے درآید ببازارِ ملک
۳۸۹۰	هماں به یکے سکۂ نو زنیم	هماں پور او را شهنشه کنیم
۳۸۹۱	به پیشش یکے نائبے هوشیار	مقرب کنیم از پئے کار و بار
۳۸۹۲	بحکمش همه انجمن سر نهاد	وزاں پس همه مردِ فرخ نژاد
۳۸۹۳	طلب کرد شهزاده را از حرم	هماندم نهادش بسر تاجِ جم
۳۸۹۴	مرآں شاه را شمس دیں شد لقب	که بودست طفلے کیانی نسب
۳۸۹۵	به فیروز شد شاستی خاں خطاب	شده نائبِ آں شهِ کامیاب
۳۸۹۶	جهاں فرشِ اقبال ترکاں نوشت	بهر جا که خلجی بدو برگذشت
۳۸۹۷	چنیں است بلے دولتِ تیزگام	که با هیچ قومے نسازد مدام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کشتہ شدنِ سلطان معز الدین کیقباد از دستِ پسرانِ ترکی گوید

۳۸۹۸	ز شاہی چو معزول شد کیقباد	سہ روزش کسے آب و نانے نداد
۳۸۹۹	ہمی بود در قصرِ کیلوکھری	دلش گشتہ از ملک عالم بری
۳۹۰۰	مگر بود ترکے ز جنسِ حسود	کہ در عہد خود خسروش گشتہ بود
۳۹۰۱	بہ ترکی زبان ترکیش بود نام	چو شد کشتہ آں ترک از اتہام
۳۹۰۲	بگیتی رہا کرد چندے پسر	بکارِ وغا ہر یکے نامور
۳۹۰۳	چو دیدند ابناءِ ترکے کہ شاہ	ز خلوت شدست بی ملوک و سپاہ
۳۹۰۴	شنیدم کز آں قومِ پرخاش گر	کمر بستہ ہر یک بہ کینِ پدر
۳۹۰۵	بناگاہ در قصرِ شاہ آمدند	بخونِ پدر کینہ خواہ آمدند
۳۹۰۶ E:۱۲۳	بیک جامخانہ تنِ شاہ را	بپیچیدہ آں قومِ وحشت گرا
۳۹۰۷	بکردندش آنگہ لگد مال زود	فلک طرفہ بازی بہ خسرو نمود
۳۹۰۸	چنیں بازی ایں گنبدِ نیلگوں	نماید دریں دیر ششدر فزوں
۳۹۰۹	کشانند شاہاں را بدستِ خساں	سر انداز کنند عاجز ناکساں
۳۹۱۰	سرِ تاجداراں بخاک افگند	تنِ سرکشاں در مغاک افگند
۳۹۱۱	ازیں رو دریں عالمِ بے وفا	نہ بستند دل اہلِ ملک ولا
۳۹۱۲	سر از تاجِ شاہی دگر دن کشی	کشیدند با صد رضا و خوشی
۳۹۱۳	نہ امیدے از عالمِ خاک شاں	نہ بیمے ز دورانِ افلاک شاں
۳۹۱۴	نہانی بدل مجلسے ساختہ	دل از ہر دو عالم بپرداختہ

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۹۱۵ F.۱۲۲ حریف و ندیم و شراب و کباب — مغنی و ساقی و چنگ و رباب

۳۹۱۶ هم از عالم غیب هر روز و شب — مهیا دراں مجلس بے شغب

۳۹۱۷ بسر برده عمرے دریں یک سخن — که تا یک رمق باشد از جان تن

۳۹۱۸ بیا ساقیا باده در ده بذوق — که هستی طبیب مریضانِ شوق

۳۹۱۹ بریں قالبِ خسته تریاک ریز — وگر خاک گردیم بر خاک ریز

محترز بودن اتیمر خسر با کیومرث در کوشک کیلوکهری و آوردن محمود پسر شاشتی خان کیومرث را و کشته شدن اتیمر خسر

۳۹۲۰ چو شه بر دارِ عالم خاک رخت — هماں شاستی خانِ فیروز بخت

۳۹۲۱ یکے طفل را کرده ناموس کار — همی راند ملکے دراں روزگار

۳۹۲۲ ته حکمش آمد بلاد و سپاه — وزیں ماجرا چوں برآمد سه ماه

۳۹۲۳ هماں ایتمر خسر گردن فراز — که بودے ز فیروز در احتراز

۳۹۲۴ چو فیروز را دید اقبالِ یار — بفرمانِ او گشته شهر و دیار

۳۹۲۵ شنیدم شب و روز با فوجِ خویش — هماں خسرو و طفل را کرده پیش

۳۹۲۶ وطن کرده در کوشک کیلوکهری — همی بود در دعوے سروری

۳۹۲۷ یکے روز محمودِ فیروز فر — که فیروز را بود آں یک پسر

۳۹۲۸ ز بهرِ گل بهارے سبک شد سوار — بکیلوکهری رفت رسمِ شکار

۳۹۲۹ در آمد یکایک بمشکوئے شاه — شکارے عجب کرد ازاں صیدگاه

۳۹۳۰ مگر کیومرثِ کیانی نژاد — که بد نورے از دودهٔ کیقباد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۹۳۱ همی کرد بازی چو طفلان بکاخ — چو محمود آمد خرامان بکاخ

۳۹۳۲ سبک دستیٔ طرفه آنجا نمود — همان طفل را ناگهان در ربود

۳۹۳۳ پس آنگه به پیش جنابش نشاند — درانجا سوی مأمن خود براند

۳۹۳۴ مگر ایتمر سرخه می شست سر — شنیدم چو او را رسید این خبر

۳۹۳۵ در اثنای سر شستن آن شیرمرد — بیک اسپ برنشست و دنبال کرد

۳۹۳۶ چو در راه محمود را دریافت — خروشان بهو گل بهاری شتافت

۳۹۳۷ شنیدم چو در خیمها در رسید — سراپردهٔ شاه مستی خان بدید

۳۹۳۸ نمی خواست آن سرفرازِ دلیر — یکی حمله بی دست آرد چو شیر

۳۹۳۹ سواران هند در سراچه گری — روان بگذرد همچو باد از دری

۳۹۴۰ رباید همان طفل را ناگهان — طفیل یکی طفل گیرد جهان

۳۹۴۱ شنیدم بر آن نیتِ آن شیر مست — بزد چابک و برد در تیغ دست

۳۹۴۲ چو نزدیک دهلیز آمد شتاب — به پیچید در پای اسپش طناب

۳۹۴۳ فتادند بر خاک اسپ و سوار — تنِ هر دو گشته سراسر فگار F.۱۲۴

۳۹۴۴ برآمد ز هر جانبے گیر گیر — درون و برون خاست شور و نفیر

۳۹۴۵ یکی ترابگاهی ز جنسِ هنود — بزیرِ سراچه مگر شسته بود

۳۹۴۶ چو بدخواه در خاک افتاده دید — دوید و سرش را به خنجر برید

۳۹۴۷ همانِ دم سرش برده بر خانِ خویش — دعا گفت خانزاد و بنهاد پیش

۳۹۴۸ سرِ ایتمر خانِ اختر سعید — چو از یاریِ بخت بریده دید

۳۹۴۹ بخندید همچون گلِ بامداد — که بی خار شد بوستانِ مراد

۳۹۵۰ شد آن روز آن کوه فیروزکوه — که بو دست خویش بسته باشکوه

جلوس سلطان جلال الدین فیروز شاه خلجی انار الله برهانه

نوٹ [illegible] کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۹۵۱	دگر روز چوں ہر کجا باغ و راغ	شد از خندۂ صبح دار الفراغ
۳۹۵۲	نقیبانِ اقبال برخاستند	یکے جشن گاہے بیاراستند
۳۹۵۳	یکے تختِ زریں دراں جشنگاہ	زدند از پئے خسروِ دیں پناہ
۳۹۵۴	ہماں شاہ سیتی خانِ فیروزفر	خراماں برآمد براں تختِ زر
۳۹۵۵	دگر سکۂ زد جہانِ کہن	فلک بعتۂ دیگر افگند بن
۳۹۵۶	جلال الدیں آں شاہِ راشد لقب	کہ عالی حسب بود والا نسب
۳۹۵۷	بہ پیشش کمر بستہ کار آگہاں	ہوا خواہِ او گشتہ جملہ جہاں
۳۹۵۸	سپہر و زمیں سر بہ حکمش نہاد	بسیار و یمینش جہانے ستاد
۳۹۵۹	ہمہ خلجیاں گشتہ فرماں روا	رسانید شاں دہر برگ و نوا
۳۹۶۰	دراں دور با کامۂ دوستاں	شدہ ملک شاں ملک ہندوستاں
۳۹۶۱	ز فیروزیٔ بختِ فیروز شاہ	ہمی راند ملکے دراں تختگاہ

رسیدنِ مغل در برآم و عزیمت ملک خامش خلجی بقصد ایشاں و قایم شدنِ جنگ باز گشتنِ مغل زانجا

۳۹۶۲	یکے روز شہ بود در بارِ عام	شدہ حاضر ارکانِ دولت تمام
۳۹۶۳	ہمی کرد ترتیب ملک و بلاد	ہمی داد مر داد خواہندہ داد
۳۹۶۴	چپ و راستِ خود دید مردانِ کار	سرانِ حشم مقطعانِ دیار
۳۹۶۵	نگر شہ ازاں حال مغرور گشت	خیالے دگر بسکہ بخاطر گذشت
۳۹۶۶	ہماں لحظہ از غیرتِ روزگار	یکے اندہے آمدش آشکار
۳۹۶۷	الاغے ز اقصائے ملتاں رسید	بہ پیشِ شہ آمد فغاں برکشید
۳۹۶۸	بگفتا کہ شاہا سپاہِ مغل	فراواں رسید از دیارِ مغل
۳۹۶۹	بسے تاخت اقصائے ہندوستاں	خرابی درآمد دریں بوستاں
۳۹۷۰	نراند اگر شاہِ شاں نہ دو تر	برآرند گردے ازیں بوم و بر

۳۹۷۱ چو بشنید شه این خبر از الاغ — فرود آمدش بوی کبر از دماغ

۳۹۷۲ زمانے فرو شد بدریای فکر — بزد چند گامے به صحرای فکر

۳۹۷۳ طلب کرد خامش ملک را به پیش — بدو گفت کاے صفدر ساده کیش

۳۹۷۴ کسے را که چوں تو برادر بود — دلش کے ز اندیشه مضطر بود

۳۹۷۵ مرا داد اندیشهٔ روزگار — که باغ دلم ماند در خار خار

۳۹۷۶ سپاه مغل عبره کرد آب سند — همی تازد اکنوں درا قصاے هند

۳۹۷۷ F.125 کنوں وقت پشت ای گراز کهن — چو مرداں یکے تعبیه ساز کن

۳۹۷۸ بسر لشکری خیمه بیروں بزن — ابا خود فراواں ببر انجمن

۳۹۷۹ برآور ز افواج کافر دمار — براں شیر بیگانه زیں مرغزار

۳۹۸۰ خمش چوں شنید از شه این داستاں — بگفتن در آمد بامر زباں

۳۹۸۱ بگفتا که اے خسرو نامور — جهاں باد در ضبط تو سر بسر

۳۹۸۲ اساس جهاں تا بود پایدار — تو بادی به ملک جهاں شهریار

۳۹۸۳ منم بندهٔ خاص شاه جهاں — بکارے که گوید به بندم میاں

۳۹۸۴ گرم شه بگوید در آتش زدم — پذیرندهٔ حکم فرماں شوم

۳۹۸۵ شوم باد اگر در هوا رانیم — شوم آب اگر ز آسماں خوانیم

۳۹۸۶ نهنگے شوم گر مرا شهریار — بدریا فرستد پئے روزگار

۳۹۸۷ مرا تا بجنبد رگے از بقا — نتابم سر از حکم فرماں روا

۳۹۸۸ چو خامش ملک کرد این گفت و گوی — شگفت از طرب خسرو نامجوی

۳۹۸۹ وزاں پس هماں دم شه دیں پناه — طلب کرد جمله سران سپاه

۳۹۹۰ ز راه کرم هر یکے را نواخت — برسم شهاں برگ هر یک بساخت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۹۹۱ بہ تسلیم خامش ملک کرد شاں — بہ فرمانِ او سر درآورد شاں

۳۹۹۲ دگر روز کز گردشِ روزگار — بہ سیاہِ شب افتاد اندر فرار

۳۹۹۳ خروشے برآمد ز کوس و دہل — خمش راند لشکر بقصدِ مغل

۳۹۹۴ ہمی راند چوں چند منزل برید — ببرّرام افواجِ کافر شنید

۳۹۹۵ سپہ را ہماں سو کشید آں گراز — کہ فوجِ مغل بود در ترک و تاز

۳۹۹۶ چو نزدیکِ برّرام آمد سپاہ — عیاں شد یزکہاے کافر براہ

۳۹۹۷ گروہے ز گردانِ ہندوستاں — بہ فرمانِ خامش ملک یکزباں

۳۹۹۸ شکستند افواجِ بیگانہ را — سوارِ مغل شد ہزیمت گرا

۳۹۹۹ بسے زندہ کافر دراں دار و گیر — بدستِ صفِ ہند آمد اسیر

۴۰۰۰ ازیشاں یکے را سوئے شاہِ شاں — رواں کرد صفدارِ ہندوستاں

۴۰۰۱ بدو گفت آں سرکشِ نامجوی — کہ از من سپہدارِ خود را بگوی

۴۰۰۲ مگر غولِ غفلت ببردت ز راہ — کہ ایدر کشیدی یکایک سپاہ

۴۰۰۳ وگرنے چو خامانِ غافل چرا — بپاے خود افتادی اندر بلا

۴۰۰۴ نکردی یکے فکر اندر نہاں — ز غوغاے افواجِ ہندوستاں

۴۰۰۵ بریں سوزدی خیمہ از آبِ سند — فگندی شغب در نواحیِ سند

۴۰۰۶ ز بونی چہ دیدی دریں بوم و بر — کہ یکسر نہادی دریں ملک سر

۴۰۰۷ مگر نامِ گردانِ ایں مرغزار — نیفتاد در گوشت اے نامدار

۴۰۰۸ کنوں جاں کم از دستِ مرداں بری — مگر سر درآری بہ فرماں بری

۴۰۰۹ مغل چوں ز صفدارِ ہندوستاں — سراسر نیوشید ایں داستاں

۴۰۱۰ سوے لشکرِ خود عزیمت گزید — ہماں روز در لشکرِ خود رسید

۴۰۱۱ بگفت ایں حکایت بہ صفدارِ خویش — کہ بشنید از صفدرِ سادہ کیش

۴۰۱۲ مگر بود عبداللہ آں روزگار — بسر لشکری با فراواں سوار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۱۳ پیامش چو زان گونه ناخوش شنید — تو گوئی که بادے به آتش رسید
۴۰۱۴ سراسیمه شد زان پیامِ درست — هم آخر دمے خشمِ خود را شکست
F.۱۲۶ ۴۰۱۵ طلب کرد جمله سرانِ تمن — وزان پس رُخ آورد بر انجمن
۴۰۱۶ بگفتا به هندوستان آمدیم — بتاراجِ این بوستان آمدیم
۴۰۱۷ چنان در سر افتاد بادِ غرور — که از کشورِ خود فتادیم دور
۴۰۱۸ کنون ایدر آمد سپاهِ گران — چو فردا کند هر دو لشکر قران
۴۰۱۹ دران حال اگر سر به سستی نهیم — عنان در فرارِ هزیمت دهیم
۴۰۲۰ در آیند مردانِ هندی سپاه — بهر قلب گاهے بگیرند راه
۴۰۲۱ سلامت باوطانِ خود کم رویم — تلف جمله در رهِ کمین گه شویم
۴۰۲۲ چو داد عبد الله اصحاب را — قرارے شد افواجِ بیتاب را
۴۰۲۳ ز پیشش پی آنگاه هر سرفراز — سوئے خیمهٔ خویشتن گشت باز
۴۰۲۴ دگر روز کز چشمهٔ آفتاب — رباطِ جهان باز آمد بتاب
۴۰۲۵ سپه راند صفدارِ هندوستان — بگشت از شکوهش سرِ آسمان
۴۰۲۶ ز هندی سوارانِ یل سی هزار — همه زوبین انداز و نیزه گذار
۴۰۲۷ بدشمن شکارے همه چیره دست — خروشان و جوشان تر از پیلِ مست
۴۰۲۸ نشسته بر اسپانِ هندی نژاد — چو آتش زبانه زنان روزِ باد
۴۰۲۹ ز آهن قبا و کلاهِ همه — کمربسته گرگان بقصدِ رمه
۴۰۳۰ ستادند پیشِ سپاهِ مغل — بهر سو گرفتند راهِ مغل
۴۰۳۱ مغل بیشتر زانکه راند سپاه — جهان دید از گرد گشته سیاه
۴۰۳۲ سپاهِ مغل گشته بد هوشیار — شده هر یکے یل بر اسپے سوار
۴۰۳۳ در آنجا دو لشکر مقابل ستاد — ز هر سوئے نامرد را دل فتاد
۴۰۳۴ مغل پیش ازان دہشتے خورده بود — مقامے به یک قلبگه کرده بود

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۳۵ درانجائے ہر یک بہ تجیدہ ماند — کس از لشکرِ خویش بیروں نہ راند
۴۰۳۶ بہ میداں نہ گشتہ کسے کینہ خواہ — ابا سرفرازانِ ہندی سپاہ
۴۰۳۷ وزیں سوئے افواجِ ہندوستاں — ہمہ ضبط کردہ رکاب و عناں
۴۰۳۸ رُخ آورد سوئے سوارِ مغل — ندیدہ گہے کارزارِ مغل
۴۰۳۹ دو لشکر تماشا کناں یکدگر — ہمہ بر بنا گوش بستہ سپر
۴۰۴۰ بہ حیرت کہ بازی گرِ روزگار — چہ لعبت زپردہ کند آشکار
۴۰۴۱ دراں روز تا شب سرانِ سپاہ — نہ جنبید از جا دراں حربگاہ
۴۰۴۲ شتابی نکردند شیرانِ نر — کہ آگہ نبودند از ہمدگر
۴۰۴۳ نہ زاں پیشتر ہیچ ہندی سوار — شدہ با مغل واقفِ کارزار
۴۰۴۴ نہ ہیچ از مغل در نواحیِ ہند — ازاں پیش کردہ خصومت پسند
۴۰۴۵ ضرورت دو لشکر دراں جائے تنگ — بکردند در پیش دستی درنگ
۴۰۴۶ بہ جوشن شد بروئے جہاں پردہ پوش — فرو شست از ہر دو جانب خروش
۴۰۴۷ یتاقی کمر بستہ در کارِ خویش — زباں گیر از ہر دو سو رفتہ پیش
۴۰۴۸ ہمی گشت معتبر نیزہ زناں — ہمی کرد ہشیار ہر پاسباں
۴۰۴۹ ہم آخر چو آں شب بآخر رسید — سپاہ کواکب ہزیمت گزید
۴۰۵۰ شہِ شرق بر خنگِ گردوں نشست — بخوں ریز سیارہ تیغے بدست
۴۰۵۱ خروشاں دو لشکر بپا خاستند — ز ہر سوئے صفہا بیاراستند
۴۰۵۲ کمر بستہ ہر یک بہ پیکار چست — ستادہ بر آئینِ روزِ نخست
۴۰۵۳ چو قلب و جناح و یسار و یمیں — دو سو شد مرتب دراں دشتِ کیں
۴۰۵۴ صفِ ہند را بیش صبرے نماند — بزد کوسے و سوئے بدخواہ راند
۴۰۵۵ تو گوئی بجنبید کوہے ز جائے — بکوہے دگر گشت حملہ گرائے
۴۰۵۶ نہ کہ بلکہ زد سیل دریائے خوں — نہنگاں بسے آمدہ زو بروں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۵۷ بدریاے دیگر شده هم نبرد بدان تا ز قعرش برآرند گرد

۴۰۵۸ غرض چون صفِ هند از هر طرف بزد بر سپاهِ مغل صف بصف

۴۰۵۹ بجنبید از جا سپاهِ مغل سپر بر بناگوش بستند کل

۴۰۶۰ بپیچید هر یک دران قلبگاه چو حال این چنین دید هندی سپاه

۴۰۶۱ شنیدم از انجا سبک باز گشت سوئے بنگهِ خویش دمساز گشت

۴۰۶۲ دران روز هم جنگ قائم بماند کسے مر کسے را لبقوّت نراند

۴۰۶۳ چو شب شد دو لشکر بر آئین دوش بگشتند ازان شور و غوغا خموش

۴۰۶۴ شنیدم چو پاسی ز شب برگذشت صفِ کافر آسته در کوچ گشت

۴۰۶۵ چو شد روز افواجِ هندوستان تهی دید لشکرگهِ دشمنان

۴۰۶۶ یکے هفته کردند انجا مقام طلایه همی گشت هر صبح و شام

۴۰۶۷ چو تحقیق شد بر صف آرائے هند که بگذشت کافر ز اقصائے هند

۴۰۶۸ بمعنی مغل را ز هندوستان برون کرده چون بوم از بوستان

۴۰۶۹ دگر روز از انجا سوئے تختگاه بصد خرّمی راند کیسر سپاه

۴۰۷۰ چو در حضرتِ شاهِ خود سر نهاد شهش با تمامی سران جامه داد

۴۰۷۱ فراوان برو گفت شه آفرین چنین آید از خسروانِ گزین

عزیمت سلطانِ جلال الدین جانب مندو

۴۰۷۲ شنیدم چو شاهِ حلیم و کریم شد ایمن ز تشویشِ فوجِ عزیم

۴۰۷۳ یکے روز گفت از سرِ داوری که ارکانِ دولت بخوب اختری

۴۰۷۴ بلشکر ادائے مواجب کنند سراپرده سوئے مندو در زنند

۴۰۷۵ بفرمانِ خسرو سران خاستند سپه را بزر دادن آراستند

۴۰۷۶ وزان پس سراپردهٔ شهریار بکردند برپا برونِ حصار

۴۰۷۷ چو زد خیمه بیرون سراسر سپاه تبیره برآمد ز درگاه شاه

۴۰۷۸ سپه راند دارائے هندوستان همی رفت با کامهٔ دوستان

۴۰۷۹	چو اندر حصار مندو در رسید	بگردش یکے دائره بر کشید
۴۰۸۰	پس از چار مه فتح شد آں حصار	سپه کرد غارت زری کامگار
۴۰۸۱	زن و بچهٔ هندواں شد اسیر	وزاں پس شهنشاه روشن ضمیر
۴۰۸۲	سپه راند در جانبِ تخت گاه	در آمد بشهر از پسِ چند ماه

ذکر گشته شدن سیدی موله علیه الرحمة والغفران

۴۰۸۳	شنیدم در آں وقت پیرے گزیں	دراں شهر بودست خلوة نشیں
۴۰۸۴	شب و روز در کنج بودے مقیم	باوقات حالات خود مستقیم
۴۰۸۵	دراں وقت آں مرد را خاص و عام	بخواندند سیدی موله بنام
۴۰۸۶	رسیدے اگر مفلسے بر درش	فگندے بداماں فراواں زرش
۴۰۸۷	همیشه زر افشاندی از گنجِ غیب	نکردے ازاں یک قراضه بجیب
۴۰۸۸ E۱۲۸	بدادے همه زر برائے خدائے	یکے راز حق یافتے ده جزائے
۴۰۸۹	شنیدم که چوں بذلش از حد گذشت	باقصائے هند ایں خبر فاش گشت
۴۰۹۰	مگر قومے از خرقه پوشانِ خام	که بودند از زمرهٔ ناتمام
۴۰۹۱	چو دیدند گرمیِ بازارِ او	ببردند حسد هر یک از کارِ او
۴۰۹۲	یکے گفت کیں صاحبِ کیمیاست	وگرنے چنیں زر بر او از کجاست
۴۰۹۳	دگر گفت درویش مسخر شده است	ازاں خاتما تسخیر ازو زر شده است
۴۰۹۴	چو بینند دستش تهی شد ز زر	سپارند آیں مناسش مگر
۴۰۹۵	بریں گونه آں زمرهٔ ناتمام	حسد بردیے بهر صبح و شام
۴۰۹۶	چو دیدند آخر شه از شهر رفت	بسوئے مندو و رخ امید تفت
۴۰۹۷	شنیدم که در غیبتِ شهریار	به تهمت هماں زمرهٔ نابکار
۴۰۹۸	گرفتند آں مردِ درویش را	ببردند در حضرتِ بادشا
۴۰۹۹	بگفتند کیں کیمیا دار مرد	نهانی گرد پے حشم جمع کرد
۴۱۰۰	دهد زر شب و روز مر مردماں	بداں تا شود شاهِ هندوستاں

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۰۱ کشد چیتر در غیبت شہریار — کند ناگہاں خسروی آشکار

۴۱۰۲ چو خاں از کلک او کہ بد پور شاہ — شنید ایں حکایت ز قوم تباہ

۴۱۰۳ بفرمود در حال بندش کنند — چو صید زبوں در کمندش کنند

۴۱۰۴ عوانا بدرویش بگماشتند — بزنداں نگاہش ہمی داشتند

۴۱۰۵ شنیدم ز سند و در آمد چو شاہ — بہ بردند پیشش چو اہل گناہ

۴۱۰۶ بگفتند بر شاہ حالش تمام — چو شہ گشت آگہ از آن اتہام

۴۱۰۷ بگفتا گذارند درویش را — کہ بر وے بود ایں سخن ناروا

۴۱۰۸ ہماں از کلک خاں خود کامہ کرد — شنیدم کہ در خون او سعی کرد

۴۱۰۹ کشانید آن مرد را بیگناہ — گناہے قوی کرد بے اذن شاہ

۴۱۱۰ پراندند از تن او رود نیل — فگندندش آنگہ تہ پائے پیل

۴۱۱۱ فقیرے ہمہ حال پامال گشت — بہ تہمت چنیں خون ناحق گذشت

۴۱۱۲ ہم آخر شنیدم پس از چند گاہ — بیکے سیل زد خون آں بیگناہ

۴۱۱۳ وزاں سیل طوفان خوں شد عیاں — در و غرق شد ملک ہندوستاں

۴۱۱۴ بلے شک نباشد کہ در ہر زمیں — بناحق بریزند خونے چنیں

۴۱۱۵ درو قطرہ آبے نریزد ہوا — نروید درو ہیچ برگ گیا

۴۱۱۶ بیا تا چو مرداں دریں رہ رویم — زبیداد گیتی مبرا شویم

۴۱۱۷ دگر خود دریں دہر تہمت گرا — بناحق بریزد کسے خون ما

۴۱۱۸ بفردا کہ در محکمہ رہ کنیم — ز داماں او دست کوتہ کنیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٤١١٩ چه امروز و فردا چه دی و پریر ‏ ‏ ‏ نه کردیم از ساغر شوق سیر

٤١٢٠ ز امروز و فردا بداریم دست ‏ ‏ ‏ بگوییم تا همچو حریفان مست

٤١٢١ بیا ساقیا تا دمے باقی است ‏ ‏ ‏ بده تا ز باده نمے باقی است

٤١٢٢ درین بزم ما را چنان مست کن ‏ ‏ ‏ که شسته شود داغهاے کهن

ذکر افتادن قحط در شهر دهلی و بلادِ او در عهد سلطان جلال الدین

٤١٢٣ چنین گفت دهقانِ هندوستاں ‏ ‏ ‏ که گفتند مرغانِ این بوستاں

٤١٢٤ بعهدِ جلالی چو از حد گذشت ‏ ‏ ‏ یکے قحطِ مهلک پدیدار گشت

٤١٢٥ دگر گونه پیرانِ هندی نژاد ‏ ‏ ‏ بدینساں ازین قصه دادند یاد

٤١٢٦ که تا گشت پیر موله هلاک ‏ ‏ ‏ به بهتاں فشانند خونش به خاک

٤١٢٧ نیفتاد یک قطره آبے دو سال ‏ ‏ ‏ جهاں گشت عاجز ز تنگی حال

٤١٢٨ & ١٢٩ هوا را و بے آبی از سر گرفت ‏ ‏ ‏ بخاک آتش از باد صرصر گرفت

٤١٢٩ ز خشمِ خدا خنجرِ آفتاب ‏ ‏ ‏ برآورد و می کرد عالم خراب

٤١٣٠ بجائے گیا گر درست از زمیں ‏ ‏ ‏ بکشت آسماں جائے تخمِ آدمی

٤١٣١ جهاں گشت خورشید تاباں بروز ‏ ‏ ‏ که شد خشک هر هفت دریاے شور

٤١٣٢ زمیں را هوا شعله زد چناں ‏ ‏ ‏ که دودے رسانید بر آسماں

٤١٣٣ هم از سوختن تیره شد روزگار ‏ ‏ ‏ قضا آتشے زد بلیل و نهار

٤١٣٤ شده رسم روز آتش افروختن ‏ ‏ ‏ سیه گشت روئے شب از سوختن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمه ملاحظه هو۔

۴۱۳۵ چو جرم بنی آدم از حد گذشت — بر ایشان جهان جمله دوزخ بگشت
۴۱۳۶ بروی زمین دانه نایاب شد — جهان جمله از فاقه سیراب شد
۴۱۳۷ فراموش شد خلق را نقش نان — بکردند محو از جهان نام خوان
۴۱۳۸ که از گریه کردند طوفان پدید — یکی قطره از آسمان کم چکید
۴۱۳۹ شنیدم که خلقی دران خشک سال — چنان گشت عاجز ز تنگی حال
۴۱۴۰ که بیچارگان مردم معتبر — گرفته همه دست مر یکدگر
۴۱۴۱ همی غرق گشتند در آب خون — فسانه چنین گشت پیدا نگون
۴۱۴۲ بمانده درین آرزو مرد و مال — که ابری شود در هوا ناگهان
۴۱۴۳ به بینند از آن سایه بر زمین — بود قوت دلهای صابر همین
۴۱۴۴ بسی خلق مسکین دران روزگار — بمردند در کوچها زار زار
۴۱۴۵ بسا سر که آن روز شد پایمال — قیامت همی کرد خشکی سال
۴۱۴۶ شهنشه بسی حیله و چاره کرد — که فردا نماند ز حق روی زرد
۴۱۴۷ تهی کرد هر جا که انبار بود — به مقدور خود کوششی می نمود
۴۱۴۸ اگر شه نکردی بدینسان کرم — نمی ماندی از آدمی تخم هم
۴۱۴۹ هم آخر چو مقدور خسرو نماند — بانبارها دانهٔ جو نماند
۴۱۵۰ بصد عاجزی گفت زهره گرا — که وادار واز خلق قهر خدا
۴۱۵۱ کند گرچه کوشش بهر جا که مرد — یکی مور را کم توان صید کرد

برآمدن علماء و فقراء دهلی از شهر باستسقاء در نمازگاه دهلی برآمدن

قاضی عالم دیو ابر بر سر منبر دعاء استسقاء خواندن و باریدن باران از رحمت ایزد و باز آمدن خلق سوی خود در خانها

۴۱۵۲ چو شد عاجز از فاقه اصحاب شهر — ز امساک باران برفت آب شهر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۵۳ همه خلق را آمده جاں به لب ... بمانده چکاں دیده ها روز و شب

۴۱۵۴ همه دست سوئے هوا داشته ... نظر ها همان سوئے بگماشته

۴۱۵۵ که باشد ز دریائے رحمت گہے ... کند قطرهٔ سوئے دہلی رہے

۴۱۵۶ شنیدم دو سالے نشد مستجاب ... دعائے پریشانِ دلانِ خراب

۴۱۵۷ هم آخر یکے روز یکجا شدند ... بصد خستگی سوئے صحرا شدند

۴۱۵۸ بجائے که هر عید بودے نماز ... شده در صیام ضروری نماز

۴۱۵۹ برآمد ز هر جانبے هوئے و هائے ... شده هر کس از گریه طوفاں گرائے

۴۱۶۰ گروہے فقیهانِ احکامِ دیں ... گروہے فقیرانِ گوشه نشیں

۴۱۶۱ برآورده دستے به سوئے هوا ... بزاری همی کرد هر یک دعا

۴۱۶۲ همان عالمِ مست لیل و نهار ... که بوداست قاضیِ آں روزگار

۴۱۶۳ ۱۳۰ بدیوانگی کرده خود را سمر ... به هشیاری از هر دو کونش خبر

۴۱۶۴ برآمد به منبر خروشش افگناں ... ز هر دیده از گریه طوفاں کناں

۴۱۶۵ پس از حمد و نعتِ رسولؐ امیں ... سلامے بگفتا بیا. و همیں

۴۱۶۶ وزاں پس نصیحت گریؒ ساز کرد ... ز هر گوشه گوشها باز کرد

۴۱۶۷ بگفتا که اے خاکیانِ خراب ... شب و روز گریه کناں بهر آب

۴۱۶۸ بدانید کیں فتنه از جرمِ ماست ... گمانِ غلط بر درِ حق خطاست

۴۱۶۹ گر از ما نگردد گنه آشکار ... نیاید عتاب از درِ کردگار

۴۱۷۰ چو ما راهم از ما خطر می رسد ... شکایت بدامانِ تر می رسد

۴۱۷۱ همان به که توبه کنیم از گناه ... بنالیم بر آستانِ اله

۴۱۷۲ چو گردیم از توبهٔ صدق پاک ... نهیم از سرِ عجز سرها بخاک

۴۱۷۳ مگر از هزاراں درونِ خراب ... بگردد دعائے یکے مستجاب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۷۴ چو قاضی ز دل این حکایت بگفت — دل هر یکے از صدق معنی شگفت

۴۱۷۵ گناهانِ خود هر یکے کرد یاد — یکے هائے هائے در ایشاں فتاد

۴۱۷۶ دمے از سرِ حال بگریستند — ز زشتیِ اعمال بگریستند

۴۱۷۷ وزاں پس همه در نیاز آمدند — ز جرمے که کردند باز آمدند

۴۱۷۸ بپاکی نهادند سر بر زمیں — بسودند بر خاک هر شو جبیں

۴۱۷۹ شنیدم هماں لحظه ابرے رواں — که شد تازه از سر بساطِ جهاں

۴۱۸۰ چو مطلوبِ خود طالباں یافتند — سوئے شهر برگشته بشتافتند

۴۱۸۱ بحیله رسیدند در خانها — برآموده دامن پدر دانها

۴۱۸۲ بکن توبه صدق اے گنه گار مرد — در کوئے نومید ازاں در مگرد

۴۱۸۳ تو کے آمدی اندریں بارگاه — که بارت ندادند بیگاه و گاه

۴۱۸۴ به صدقِ دروں توبه کن گهے — بکن تعبنم گر نیابی رهے

۴۱۸۵ بیا ساقیا باده ده مرا — که توبه دهد از دگر بادها

۴۱۸۶ بهر بار جرعه بریزم بسر — که چوں تر بگردم شوم مست تر

شکار رفتن سلطان جلال الدین جانب بلکتاره

۴۱۸۷ چو بارانِ رحمت دراں روزگار — ببارید شد تازه شهر و دیار

۴۱۸۸ برآورد از خاک سرسبزها — جهاں گشت سرسبز و خرم بها

۴۱۸۹ ریاحیں سر از خاک سوزاں کشید — ز نارِ براهیم گلها دمید

۴۱۹۰ ز عیشِ هوا جمله گلها شگفت — کشیدند خلقے عیوب نهفت

۴۱۹۱ درآیام شد خوردنی مستمر — همه خلق خوش گشت جز محتکر

۴۱۹۲ بارزانی آمد همه نرخها — گرانی گذشت از فروغِ هوا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۹۳ بهر روز آفاق را عید گشت — که ماه صیام ضروری گذشت

۴۱۹۴ از آواز مرغان جولان باد — جهان از مے دردد آورد یاد

۴۱۹۵ رسیدش ز هر سو جنوب تماش — فراخی درآورد اندر معاش

۴۱۹۶ زمیں هر قدم فرش دیبا فگند — خرگهش گل آمد بروں از بند

۴۱۹۷ ز رونق ارم گشته گلزار ها — گل افشاں شده شاخ گل بارها

۴۱۹۸ گریبان صحرا و باران کوه — گرفته ریاحیں گرد ها گرده

۴۱۹۹ چو شاخ سترون شده بار ور — بهر صبح در سجده بنهاد سر

F.131 ۴۲۰۰ به شکر آمده سوسن از هر زبان — ز هر سو شده مرغ تسبیح خوان

۴۲۰۱ جلال الدیں آں شاه روی زمیں — شنیدم که اندر هوائے چنیں

۴۲۰۲ به گلگشت صحرا بروں آمده — برسم تماشا بروں آمده

۴۲۰۳ همی راند اسپے به هر مرغزار — همی کرد هر سید گاهے شکار

۴۲۰۴ شکار افگناں از حوالی گذشت — سوئے بلکتاره عنان پیچ گشت

۴۲۰۵ یکے جنگلے انبوه آنجا بدید — که بس مفسد اندر پناهش خزید

۴۲۰۶ درختاں رسانیده بر چرخ سر — همه شاخ پیچیده با یکدگر

۴۲۰۷ یکے جنگلے کشن پر اهل کیں — درو گم شده چند فرسخ زمیں

۴۲۰۸ درختان او سربسر خاردار — همه موحش اندر خزان و بهار

۴۲۰۹ ز تاریکی آں دشت ظلمات گشت — که حیواں درو گم تواند گذشت

۴۲۱۰ بتاریکی یکساں در روز و شب — بهر سویش آهرمناں در شغب

۴۲۱۱ چو آں جنگل کشن را دید شاه — بفرمود تا جمله اهل سپاه

۴۲۱۲ شب و روز در قلع جنگل شدند — براحکام مضمون فرمان زدند

۴۲۱۳ تبرها، پولاد سوسن کنند — همه جنگل از بیخ و بن بر کنند

۴۲۱۴ که تا هندواں را نماند پناه — بتازد دراں دشت یکسر سپاه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۱۵	شنیدم که لشکر پس از چند روز	بفرمانِ آن شاهِ گیتی فروز
۴۲۱۶	بریده بهر جا درختی کهن	برانداخت هر خاربن را ز بن
۴۲۱۷	همه دشت را چون کف دست کرد	ز اوطانِ هندو برآورد گرد
۴۲۱۸	چنان جنگلی چون بمالید شاه	بصد خرمی راند در تخت گاه
۴۲۱۹	چو در شهر خود آمد آن شهریار	به گلشن گذر کرد گوئی بهار
۴۲۲۰	همه شهر بشگفت از خرمی	به هر خانه شد سوری از بی غمی

عزیمت کردن سلطان جلال الدین جانب جهاین و آوردن بتان و فرو بردن در دروازهٔ بداؤں

۴۲۲۱	چو بگذشت ازین ماجرا شش مهی	دگر باره شه زد برون خرگهی
۴۲۲۲	سوی جهاین آن شاهِ والا تبار	ز دهلی روان شد برسم شکار
۴۲۲۳	همی رفت اطراف تا ده کروه	تهی میشد از صید صحرا و کوه
۴۲۲۴	شکار افگنان سر به جهاین کشید	ز هر جانبی خدمتی می رسید
۴۲۲۵	شنیدم چو در جهاین آمد سپاه	سرانِ سپه را بفرمود شاه
۴۲۲۶	که دل بر خرابی جهاین نهند	به هندو دمی فرصتی کم دهند
۴۲۲۷	چنان چیره بد لشکر آن روزگار	که بگرفت بر پشت اسپ آن حصار
۴۲۲۸	بکردند آن حصن را خشت خشت	گرفتند آن مرز را کشت کشت
۴۲۲۹	شکستند هر جا که بت خانه بود	شده بی سر خان و مان هنود
۴۲۳۰	بهر جا که هندو تلف کرده شد	زن و بچهٔ شان همه برده شد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۳۱	بسے چند بود اندراں بوم و بر	بادیان نامعتبر
۴۲۳۲	گرفتند ترکاں دراں ترکتاز	شہنشہ چو زاں تاختن گشت باز
۴۲۳۳	شنیدم بفرمود تا زاں بتاں	کہ بد معبدِ اہلِ ہندوستاں
۴۲۳۴	فرو بردنِ چند لات ہنود	بہ پیشِ درِ مسجدِ جمعہ زود
۴۲۳۵	دگر جملہ فرمود فرماں روا	کہ خدام آں شاہِ کشور کشا
۴۲۳۶ F.۱۲۲	بدروازہ کشک ہمہ خاص و عام	بہ شہرِ بداؤں بخوانند نام
۴۲۳۷	فرو جملہ اصنامِ ہندو برند	بداں تا بر ایشاں ہمہ بگرند
۴۲۳۸	دراں راہِ اصنامِ ہندو مدام	بود پایمالِ ہمہ خاص و عام
۴۲۳۹	ہم آخر برید ندراں بگند	شدند آں بتانِ آنچناں بے سپر
۴۲۴۰	کہ مطموس گشتند از پایمال	شدہ گرد ہر یک پس از چند سال
۴۲۴۱	ثوابش ولے ہست باقی ہنوز	بنامِ ہماں خسروِ دیں فروز
۴۲۴۲	کہ بشکست بتخانہاے کہن	براندا خت بنیادِ کافر زبن
۴۲۴۳	تو نیز اے خردمند فرزانہ ہوش	گر امروز مقدور داری بکوش
۴۲۴۴	کہ امروز کارے کنی در جہاں	کہ فردا شود دستگیرت ہماں
۴۲۴۵	دریں مزرعہ تخم نیکی کہ کاشت	کہ وقت درو حاصلش برنداشت
۴۲۴۶	مزارع کہ خونِ جگر می خورد	ہم آخر ازاں کار بر می خورد
۴۲۴۷	بیا ساقیا بادہ دہ مرا	کہ بے ہوش دارد دریں دہ مرا
۴۲۴۸	بداں تا دریں خرمن آتش زنم	چو دگر مشتش را در آب افگنم

شکار رفتنِ سلطان جلال الدین جانب بری و کیتھون نقش دادن

قاضی عالم مر گرشتاسپ ملک برادرزادہ و دامادِ سلطان را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٤٢٤٩ شنیدم که سالے برسم شکار — بابری وکیهوں شده شهریار

٤٢٥٠ همی کرد آں بوم و بر را ز صید — درآورد بس سرکشاں را به قید

٤٢٥١ مہے یک دو سه کرد آنجا مقام — همی کرد عیشے به هر صبح و شام

٤٢٥٢ بهر سو همی راند فوجے گراں — بدنبال او جمله سر لشکراں

٤٢٥٣ همی بستد از اهل اصلاح مال — همی داد مر مفسداں گوشمال

٤٢٥٤ بسے جنگل و قلعه را قلع کرد — بسے مال ازاں تاختن جمع کرد

٤٢٥٥ وزاں پس یکے روز بعد از دو ماه — بزد کوسے و راند در تخت گاه

٤٢٥٦ چو در تختگه با سعادت رسید — تو گوئی صبا در رباطے کشید

٤٢٥٧ جہاں عالم مست صهبائے عشق — که بد گوهر او ز سنگ دمشق

٤٢٥٨ شنیدم عجب مرد دیوانه بود — که بازرّه نیک هم خانه بود

٤٢٥٩ یکے خانه بر روئے بازار داشت — درو غرفه جست هموار داشت

٤٢٦٠ کسے کو گذشتے به پیش درش — کلوخے ز غرفه زدے بر سرش

٤٢٦١ شنیدم غلامے به پیشش مدام — ز اهل حبش بود یاقوت نام

٤٢٦٢ بدے چند جابک بهر دوش او — فرو هشته هر یک بهر گوش او

٤٢٦٣ ببستنش یکے رشتهٔ تا زمیں — کشیده در و چند انگشتریں

٤٢٦٤ بوقتے که گشتی ز خانه سوار — زدے دهشتنش در صفا رو کبار

٤٢٦٥ بهر جانبے کو شدے در خرام — زدے طرّقوا پیش او آں غلام

٤٢٦٦ به بازارها می گذشتی شتاب — بر آئین شاهان مالک رقاب

٤٢٦٧ بدستے که می دیدی انگشتریں — زدے بانگ بر وے بگیری گزیں

٤٢٦٨ تہی کردے از خاتم انگشت او — زدے چابک چند بر پشت او

٤٢٦٩ کشیدی دراں رشته انگشتریں — که بودے بدست غلامے گزیں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۷۰	شدے تند درره اگر بر کسے	بہ چشمش زدے تازیانہ بسے
۴۲۷۱	کسے را دراں عہد قدرت نبود	کہ با وے درآید بگفت و شنود
F.۱۲۲ ۴۲۷۲	بکردے ہر آنچش بدل می گذشت	ازیں قاعدہ ہیچ وقتے نہ گشت
۴۲۷۳	مناقب بسے دارد آں مردِ راد	تمامش تواں کرد عمرے دراز
۴۲۷۴	یکے زاں رسانم بکار آگہاں	کہ شد درخور نامہائے شہاں
۴۲۷۵	دراں غرفہ روزے نگہ شستہ بود	کہ مالوفش آں غرفہ پیوستہ بود
۴۲۷۶	کسے کو بہ پیشِ درش می گذست	تن او بہ سنگے ہمی خستہ گشت
۴۲۷۷	دراں حال گرشاسپ کشور کشا	کہ بود برادر بدے شاہ را
۴۲۷۸	سوارا بر ایوانِ او می گذشت	سوی غرفہ چوں دید طیرہ بگشت
۴۲۷۹	بہ ترسید کاں مرد مجنوں نشاں	زند سنگ بر تارکش ناگہاں
۴۲۸۰	ہمی خواست تا باز گردد ز در	گزیند ازاں سنگ بازی حذر
۴۲۸۱	دراں حال قاضی مر او را بدید	فرود آمد از غرفہ و در دوید
۴۲۸۲	بتعظیم گفتش کہ اے مرزباں	مکن عطفِ از ملکِ ہندوستاں
۴۲۸۳	بگفت ایں و پیشش چو اصحابِ بار	بہ آورد بانگے بصد گیر و دار
۴۲۸۴	پس از رشتہ یک خانئے بر کشید	بانگشتِ او دستِ خود در کشید
۴۲۸۵	پس آں قاضیِ مست بر غرفہ رفت	علی شاد ازاں جا فرس را بتفت
۴۲۸۶	ہماں فال را بست در جاں گرہ	کزاں فال شد بر جہانے فرہ

در مناقب سلطان جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ
و رواں کردن علی گرشاسپ را در کڑہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۸۷	جلال الدین آن خسرو دین پناه	که نامش بخوانند فیروز شاه
۴۲۸۸	شهی بود با خلق حلیم و کریم	مزاجش بداد و دهش مستقیم
۴۲۸۹	در آن هفت سالی که او ملک راند	یکی خاطر آزرده از وی نماند
۴۲۹۰	سه پور گزیده بد آن شاه را	شده هر یکی خان کشورگشا
۴۲۹۱	یکی خان خانان سرافراز راد	که تا ز ملک پدر بر سر نهاد
۴۲۹۲	دوم ارکلک خان کشورگشا	که در مولتان بود فرمان روا
۴۲۹۳	سیوم رکن الدین آن قدر خان نیو	که دایم بدی پیش گیهان خدیو
۴۲۹۴	برادر دو بودست مر آن شهریار	به لشکرکشی هر یکی نامدار
۴۲۹۵	یکی خامش ددومی آن شهاب	که از صلب پاکش چکید آفتاب
۴۲۹۶	شنیدم پسر بود او را چهار	که بد هر یکی مرد کن روزگار
۴۲۹۷	چو آن شیر صفدر علی گرمین	چو الماس بیگ و چو قتلغ تگین
۴۲۹۸	چهارم محمد شه آن مرد راد	که از وی سلیمان شه چیره زاد
۴۲۹۹	دگر سرفرازان در آن روزگار	فزون بوده انداز قیاس و شمار
۴۳۰۰	چو احمد حبیب آن حاجب خاص شاه	که دایم بدی شاه را نیکخواه
۴۳۰۱	ملک فخر دین کوچی آن شه سوار	که در دشت کین بود شیر زه شکار
۴۳۰۲	نصیر الدین آن سرکش پاکباز	که بودی برادر بر آن سرفراز
۴۳۰۳	دگر نصرت آن پور صباح گرد	کزین کاردان نام نیکو ببرد
۴۳۰۴	کمال الدین آن مرد فرخنده رای	بتدبیر همواره کشورگشای

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۰۵ بمردی مثل هم بنامش زنند | که او را ز آن خویشتن نسبت کنند

عزیمت گرشاسپ ملک در اقطاعِ کڑه

۴۳۰۶ یکے روز آن خسرو کامیاب | که بوداست فلک قدر و کیواں جناب

۴۳۰۷ F.124 فرستاد گرشاسپ را در کڑه | که دیدش بهر کار و بارے سره

۴۳۰۸ بدو دختِ خود داده فرماں روا | که پورِ برادر بُدے شاه را

۴۳۰۹ چو گرشاسپ شیر افگن دیوگیر | باقطاعِ خود شد سکونت پذیر

۴۳۱۰ همی راند کارے چو مردانِ کار | بره هر زماں می شد افزوں سوار

۴۳۱۱ به پیشش دو سه باخرد پیشوا | بفرمانِ او گشته فرماں روا

۴۳۱۲ اگر هندوے اندراں بوم و بر | بفرمانِ او در نیاورد سر

۴۳۱۳ سراسر شدے بے سپر کشورش | گرفتے بنگر قرارے سرش

۴۳۱۴ چو بگذشت ازیں قصه سالی سه چار | ورق گشت از دفترِ روزگار

۴۳۱۵ شنیدم چناں دختِ شاهِ جهاں | که بوداست در حکمِ آں پهلواں

۴۳۱۶ براندے بر آں فخرِ آزادگاں | جفاے بر آئینِ شهزادگاں

۴۳۱۷ باندرزِ خوش گفت آں مردِ راه | که پورِ گدا به نه دامادِ شاه

۴۳۱۸ غرض چوں جفایش ز حد برگذشت | علی در پئے چارهٔ کار گشت

۴۳۱۹ نهانی بگفت آں خداوندِ زور | که شد از زنِ بد مرا خانه گور

۴۳۲۰ گرایدونکه خویشش بریزم بخاک | بچشمِ بدا فتم بعینِ هلاک

۴۳۲۱ وگر خود سپاهے به دهلی برم | کجا مال کو پیل و کو لشکرم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۲۲ ور آید ریکایک بر آرم شغب — بخامی دهد خار نخل رطب

۴۳۲۳ یکی حیله می بایدم انگیختن — بصد بار می بایدش بیختن

۴۳۲۴ مگر خیزد از باغ دل خار خار — هوای طرب را نماند غبار

عزیمت کردن گرشاسپ از کرّه در دیوگیر

۴۳۲۵ پس از فکر بسیار و خوض فزون — یکی رای خوش زد بخاطر درون

۴۳۲۶ گر آید بر انم یکایک سپاه — کنم رنج همراه خود یک دو ماه

۴۳۲۷ کشم ناگهان سر سوی دیوگیر — کنم رای آن بوم ویران اسیر

۴۳۲۸ به ویرانه هر روز منزل کنم — دگر پیشم آید کسی می زنم

۴۳۲۹ از آن ملک گیرم بسی گنجها — که شد گنجها کیفر رنجها

۴۳۳۰ وزان پس اگر قصد دهلی کنم — به خامی نگیرد خرد دامنم

۴۳۳۱ چو بردستم افتد زر کامگار — ز تیغم فتد لرزه در هر دیار

۴۳۳۲ چو با خود نهانی زد این رای نغز — دگر روز آن مرد بیدار مغز

۴۳۳۳ بفرمود تا خیمه بیرون زنند — سپه را درا خیمه عرضه کنند

۴۳۳۴ شنیدم از آن عرض جنگی سوار — هزاران سه چار آمد اندر شمار

۴۳۳۵ پس از عرض مردان ناور درا — همی داد معهود هر مرد را

۴۳۳۶ طلب کرد پس هر یکی را نواخت — بقدر هنر برگ هر یک بساخت

۴۳۳۷ چو روزی خوران روزی یافتند — پی ساز پیکار بشتافتند

۴۳۳۸ خریدند اسباب لشکر تمام — شد از نعل تا ترک یکسر تمام

۴۳۳۹ دگر روز کز خیمهٔ نیلگون — برآورد شاه فلک سر برون

۴۳۴۰ بگفتا که طبل عزیمت زنند — سپه جمله زین بر هیون فگنند

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۴۱ بوقت سحرگه چو آن شیر مرد — نشسته بیک رخش گیتی نورد

۴۳۴۲ ببازار جاشش کنان میگذشت — یکی مرد آنجا نمودار گشت

۴۳۴۳ همان بندهٔ خاص پروردگار — که گرگ دگر خواندیش روزگار F.13

۴۳۴۴ به پیش دوکانیش بنشسته دید — عنان تگاور بسویش کشید

۴۳۴۵ چو آمد به نزدیک آن خوش نفس — همی خواست کاید فرود از فرس

۴۳۴۶ برآورد فریاد گرگ گزه — بگفتا که ای شه سوار سره

۴۳۴۷ پیاده مشو گفت خداوندگار — بگرد است براسپ دولت سوار

۴۳۴۸ چو از گرگ گرشاسپ این مژده یافت — بلشکرگه خویش خندان شتافت

۴۳۴۹ بخاطر گره بست این فال را — گرو خواند اوتاد ابدال را

۴۳۵۰ سپه راند در جانب دیوگیر — همی راند هر روز با دار و گیر

۴۳۵۱ چپ و راست هر ناحیه می گذشت — همی کرد منزل به هامون و دشت

مصاف کردن گرشاسپ با کانها ملک مقطع لاجوره و فیروزی یافتن

۴۳۵۲ بکهتی لاجوره چون در رسید — خبر شد به کانها که لشکر رسید

۴۳۵۳ همان هندوی چیره کانها بنام — که بوداست بلاجوره مقطع مدام

۴۳۵۴ درآمد چو لشکر باقطاع او — غنیمت همی کرد بی گفت و گو

۴۳۵۵ نگر ترکی از فوج آیندگان — بگردون یکی کدنه زو ناگهان

۴۳۵۶ چو آن گوهر از چرخ گردون گذشت — ز پیکان و بر تا زمین دور گشت

۴۳۵۷ ازان پس یکی هند آنجا رسید — همان تیر دل چرخ گردون بدید

۴۳۵۸ بکند و برآورد کدنه زخاک — عجب کرد زان پیک ملک هلاک

۴۳۵۹ بدستی دو سه بود پیکان او — بدیدش دو سه بار بالا فزو

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۶۰ بگفتا زہے شست و پیکان تیر — که خفتاں به پیشش بود چوں حریر

۴۳۶۱ پس آنگاه آں ہندوئی سال خورد — بکانہا ہماں کدنه را تحفه برد

۴۳۶۲ چو کانہا چناں تحفه تیرے بدید — که گوشش چناں تحفه کمتر شنید

۴۳۶۳ ہماں کدنه را برد بر رام دیو — که بوداست در ملک قربته خدیو

۴۳۶۴ بگفتا که اے رائے فرخنده رائے — ضمیرت بہر باب مشکل کشائے

۴۳۶۵ یکے فوج ترکاں پدیدار گشت — ز کہتی لاجوره یکسر گذشت

۴۳۶۶ پس آں کدنه افگند در پیش رائے — نمودش دو سه بار سر تا بپائے

۴۳۶۷ بگفتا که ترکے با قطاع من — بگردوں بزد ایں تیر گردوں شکن

۴۳۶۸ چناں زد که از چرخ گردوں گذشت — ز پیکان تا بر زمیں دوز گشت

۴۳۶۹ چو بشنید ایں قصه شاه ہنود — ز کانہا سراسر معاکش نمود

۴۳۷۰ بگفتا مگر گشت عقلت ہبا — کز ینہا بگوئی بدرگاه ما

۴۳۷۱ چو کانہا ازاں رائے مغرور را — شنید اندراں گفتگو ناسزا

۴۳۷۲ بگفتا ہبا باد عقلم اگر — بریں مستاں زنده آیم دگر

۴۳۷۳ بگفت ایں و در سمت لاجوره راند — حریفان ہمدست خود را بخواند

۴۳۷۴ شنیدم دو عورت دراں روزگار — قوی چست بودند در کارزار

۴۳۷۵ شنیدند چوں ترک بگذشت[۲] حد — به کانہا رسیدند ہر دو مدد

۴۳۷۶ بدنبال ہر یک فراواں سپاه — به دزد و غا ہر یکے کینه خواه

۴۳۷۷ بلے گربه بے شیر باشد دلیر — بود سخت ترکینه ماده شیر

۴۳۷۸ چو نزدیک لاجوره لشکر کشید — ز لاجوره کانہا سپاہے کشید

۴۳۷۹ F.۱۳۶ مقابل به پیکار ترکاں ستاد — یکے جنگ بر روئے صحرا بداد

۴۳۸۰ چو از کوس ترکاں بر آمد خروش — ندا آمد بسر مغز کانہا به جوش

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۸۱	ہماں ہر دو ہندو زنانِ دلیر	کہ بودند در کینہ چوں مادہ شیر
۴۳۸۲	یکا یک بر افواجِ ترکاں زدند	بسے دنبل و بوق پیکاں زدند
F.136 ۴۳۸۳	عجب گردشے کز زیں چیرگی	کہ ناید ز ہندو چنیں چیرگی
۴۳۸۴	دو سہ گام ازاں حملہ بیشتر شدند	ہماں ہندواں چیرہ دل تر شدند
۴۳۸۵	ہماں لحظہ ترکانِ گردن فراز	بر آہنگ آں قوم گشتند باز
۴۳۸۶	دلہائے جنگی زہر سوز دند	بر افواجِ ہندو یکے ہوز دند
۴۳۸۷	بیک حملہ ترکان ہاموں خرام	شکستند افواجِ ہندو تمام
۴۳۸۸	سر رایتِ ہندواں شد نگوں	مر ایشاں گرفتند ترکاں زبوں
۴۳۸۹	بر آورد خنجر بہ خونریز شان	گرفتند دنبالشاں سرکشاں
۴۳۹۰	بہر جا کہ تا یک سپر می فگند	مرادر ایکے ترک سر می فگند
۴۳۹۱	بسے ہندواں روز شد بے سپر	زمیں پر شد از دست و بازو و سر
۴۳۹۲	شنیدم کہ تنہا دراں کارزار	مگر آن دو ہندو زنِ نامدار
۴۳۹۳	ستادند بر ترک آویختند	بسے خوں دراں حربگہ ریختند
۴۳۹۴	ہم آخر شدند از پس دار و گیر	دراں دشت بر دستِ ترکاں اسیر
۴۳۹۵	چو بر دستِ ترکاں فتاد آں دو زن	کہ بودند چالاک و شمشیر زن
۴۳۹۶	ببردند نزدیک گرشاسپ نیو	عجب کرد ازاں حال کشور خدیو
۴۳۹۷	بگفتا بہ کلکے کہ ہندو زناں	نتابند از پیش شیر افگناں
۴۳۹۸	ندانم کہ مردانِ ایں خوش دیار	چہ بازند بر ما گہِ کارزار
۴۳۹۹	پس آنگہ سرانِ سپہ را بخواند	ہمیں قصہ در پیششاں باز راند
۴۴۰۰	بگفتا کہ اے سرکشانِ سپاہ	رسیدیم در کشورِ کینہ خواہ
۴۴۰۱	بسے راہ بردیم و دیدیم رنج	بامید ملک و تمنائے گنج

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۰۲	چو عورات ایں ملک مرد افگنند	ندانم کہ مرداں چہ آہرمنند
۴۴۰۳	بباید تجدید بیعت کنیم	کہ چوں تیغ بر روئے دشمن زنیم
۴۴۰۴	اگر جاں برآید نتابیم سر	کشیم اندراں حال بر رو سپر
۴۴۰۵	برآریم پوست از سر ہندواں	بتازیم اقلیم مرہتہ رواں
۴۴۰۶	چو افواجِ ہندو شکست آوریم	ہمہ ملک مرہتہ بدست آوریم
۴۴۰۷	بگیریم اموال واملاکِ شاں	زنیم از سرِ کینہ در خاکشاں
۴۴۰۸	دراں تاختن ہر چہ گیرد کسے	ہمو را بود ہر چہ گیرد کسے
۴۴۰۹	چو دل داد شاں مرد فرخندہ رائے	بگفتش رضا داد ہر کد خدائے
۴۴۱۰	بریں شرط بستند عہدی سراں	بخوردند سوگندہائے گراں
۴۴۱۱	وزاں پس چو ترکاں دراں حربگاہ	شکستند یکسر صفِ کینہ خواہ
۴۴۱۲	بسے ہندواں را دراں دار و گیر	بکشتند و خستند کردند اسیر
۴۴۱۳	گرفتند اسپانِ تازی نژاد	بہنگام چالش ہمہ ہمچو باد

ذکر فتح کہتکہ و محصر شدن رام دیو و فرود آمدن او یامال از دیوگیر

۴۴۱۴	بپایے بدنبالِ اہلِ فرار	ہماں روز ترکانِ ہندو شکار
۴۴۱۵	بہ کہتکہ رسیدند با کرّ و فر	ہمہ شہر کردند زیر و زبر
۴۴۱۶ F ۱۳۷	شنیدم دراں وقت افواجِ رائے	بفرمانِ آں رائے کشور کشائے
۴۴۱۷	بدنبالۂ بہیلم نامور	کہ مرراے را بودے آں یک پسر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۴۱۸	چرا خور ہمی کرد گرد دیار	ابا اشتر و پیل و اسپ و سوار
۴۴۱۹	چو بشنید این قصۂ بآرام دیو	کہ در شہر ہر سو بر آمد غریو
۴۴۲۰	بنزدیک خود لشکر خود ندید	ضرورت بصد حیلہ در دز خزید
۴۴۲۱	سپہ بر پیش رفت در دیو گیر	یکے ہفتہ بد رائے در دز اسیر
۴۴۲۲	چو در دز نبود ست یکجو علف	شد آن رائے تیر خطر را ہدف
۴۴۲۳	ضرورت امان خواست رائے گزین	بدادش امان سرور پاک دین
۴۴۲۴	فرود آمد از عاجزی رام دیو	زہے بخت بیدار گرشاسپ نیو
۴۴۲۵	چو شد فتح ہم کھتکہ ہم دیوگیر	دو شہر آمد از دست ترکان اسیر
۴۴۲۶	بسے نازکان ملائک فریب	ہمہ انس گیرندہ و خوش زیب[۴]
۴۴۲۷	نمودہ بیک چشمہ ہر نازنین	وجود و عدم از میان و سرین[۳]
۴۴۲۸	بسے سیم ساقان تعظیم دوست	شدہ مردم از ساق شان سیم دوست
۴۴۲۹	ہمہ غرق زیور ز سر تا بپا	نہفتہ بہر چشم مردم ربا
۴۴۳۰	بر آن آہوان گشتہ شیران اسیر	ندیدم گہے آہوئے شیر گیر
۴۴۳۱	چو پوشید پیرایہ ہر نازنین	سراسر مرصع ز در ثمین
۴۴۳۲	بہر خانۂ تودہائے گہر	بر آوردہ ہر خانہ از سیم و زر
۴۴۳۳	بہر سو ز ہر گنجینہ خروار ہا	بہر جانب از عطر انبار ہا
۴۴۳۴	بہر کوچہ ایش زر بے شمار	بسے گنج فارغ ز تشویش مار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۴۳۵ بسے جامہائے طبیعت پذیر — چہ کم آید آں جامہ در دیو گیر

۴۴۳۶ نہ چنداں گرفتند مردانِ کار — کہ آید ہمہ عمر اندر شمار

۴۴۳۷ بیا سود ترک از جہاں تاختن — تو گوئی کہ شد در جہاں باختن

۴۴۳۸ مکلّل یکے چتر گوہر نگار — مرصّع ہمہ از دُرِ شاہوار

۴۴۳۹ جواہر نہ چنداں کہ اہلِ قلم — بعد سال کردن تواند رقم

۴۴۴۰ بسے پیل و بس اشتر و راہوار — ازیں ہشت زنجیر زاں صد قطار

۴۴۴۱ بیاورد در پیش گرشاسپ نیو — ابا دخترِ جاں فزا رامدیو

۴۴۴۲ سپہ کرد غارت دو شہر تمام — غنی گشت ازاں تاختن خاص و عام

شنیدن بہیلم پسر رامدیو اسیر شدن پدر و لشکرے کشیدن او با ترکاں

۴۴۴۳ چو بہیلم شنید ایں حکایت کہ رفت — ابا لشکرِ خود خرامید تفت

۴۴۴۴ یکے فوجِ ہندو براں پور رائے — ہمہ تیغ زن بود نیزہ گرائے

۴۴۴۵ گروہے پیادہ گروہے سوار — ازیں پنج لک بود واں دہ ہزار

۴۴۴۶ ز پیلِ دماں ہشت زنجیر بود — کہ ہر یک بہ خشم اژدہا گیر بود

۴۴۴۷ دوم روز آں کز حصار بلند — فرود آمد آں رائے زہیم گزند

۴۴۴۸ ہماں بہیلم اندر حوالی رسید — چو گرشاسپ ایں حکایت شنید

۴۴۴۹ طلب کرد در خلوتے رائے را — نہاں گفت آں کشور آرائے را

۴۴۵۰ کہ اے فخرِ شاہانِ ہندوستاں — ز نامِ تو رونق دریں بوستاں

۴۴۵۱ چو با ما بہ اخلاص پیش آمدی — ابا جملہ اتباع و خویش آمدی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۵۲	کنوں نبود از روئے جنت روا	که پورت کند قصد پیکار ما
۴۴۵۳ F.138	گرت هست با ما سر راستی	بکن یاد در روز کاماں خواستی
۴۴۵۴	باید ر بخواں پور خود درزماں	که دادیم پور ترا هم اماں
۴۴۵۵	وگر خود ازیں گفتها بگذری	زند پور تو لاف سر لشکری
۴۴۵۶	نخستیں ببرّم سرت بے دریغ	وزاں پس کنم عزم پیکار تیغ
۴۴۵۷	سر بهیلت را بخاک افگنم	همه کشورت را چو شهرت کنم
۴۴۵۸	نه بهیلم گذارم نه افواج او	مرا هست بازیچه تاراج او

پوزش انگیختن راماد یو پیش گرشاسپ ملک و صلح کردن پسر راماد یو با بهیلم

۴۴۵۹	هماں راماد یو پسندیده رائے	چو بشنید ایں قصد زاں کدخدائے
۴۴۶۰	زباں بست چوں چین ابروش دید	چو لختے مزاجش بنرمی کشید
۴۴۶۱	نخستیں زباں در دعایش کشاد	وزاں پس بگفت ای سرافراز راد
۴۴۶۲	مرا هست جاں از عطاهائے تو	سرم تا بود باد بر پائے تو
۴۴۶۳	اگر بهیلم آں کودک تند خوی	زنادانی خود کند هائے هوے
۴۴۶۴	کجا آرد او تاب پیکار تو	که آفاق حیراں شد از کار تو
۴۴۶۵	تو از نوک پیکاں به عین شغب	شگافی سر موئے در تار شب
۴۴۶۶	بخوانم من آں کودک خام را	ریاضت دهم اسپ نارام را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۶۷ بپا بوسِ تو چوں حریفش کنم — وزاں پس بپایت سرش افگنم

۴۴۶۸ پس آنگاہ بر بہبلیم آں سرفراز — یکے را فرستاد از اہلِ راز

۴۴۶۹ بگفتا بگویش کہ اے خوش پسر — بکش تیغ بر قصدِ جانِ پدر

۴۴۷۰ گرا ید دلت آہنگ ہیجا کنی — یکا یک بر افواجِ ترکاں زنی

۴۴۷۱ در افواجِ ترکاں شکست آوری — ہمہ ملکِ رفتہ بدست آوری

۴۴۷۲ چو من رفتہ باشم بہ ملکِ عدم — چہ سودم کند تخت و دیہیم جسم

۴۴۷۳ بباید مرا دست در زیرِ سنگ — تو زاں سوئے افسردہ بر تارِ جنگ

۴۴۷۴ اگر بخردی سر بطاعت درآر — دگر نے ز جانِ پدر دست دار

۴۴۷۵ چو بہبلیم ازیں کار آگاہ گشت — ز دعوائے جنگ و خصومت گذشت

۴۴۷۶ چو مردان بہ حکمِ پدر سر نہاد — چنیں آید از پورِ فرخ نژاد

۴۴۷۷ دگر روز ازانجا با پیل و بال — فگندہ بسر دوئی قیل و قال

۴۴۷۸ بنا ہندہ آمد سوئے دیوگیر — بپا بوسِ آں رستمِ دیوگیر

تازہ روی نمودن گرشاسپ ملک بارائے رام دیو و ملک مرہتہ ہم بدو مفوض داشتن و باز گشتن

۴۴۷۹ چو مقصود گرشاسپ فرخندہ رائے — تمامی بر آمد بفضلِ خدائے

۴۴۸۰ ہماں رام دیو گزیں را بخواند — بہ فرقش بسے دُرّ و گوہر فشاند

۴۴۸۱ ہماں چتر او را بدو وا سپرد — ہماں ملکِ او باز او را سپرد

۴۴۸۲ دو پیلِ دماں دادش آں نامجوی — کہ باشند اندر چپ و راست اوی

۴۴۸۳ یکے عہد بستند با یکدگر — یکے شد پدر دیگرے شد پسر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۸۴ دگر[ف] روز کز گنبدِ دود رنگ | برآمد یکے مشعلے بے درنگ

۴۴۸۵ دگر خود شہ آید بہ پیکار ما | کند جہد بر قصدِ آزار ما

۴۴۸۶ F ۱۳۹ زبر بادیِ خویشتن چوں حباب | ہم از جنبش خود نہد سر بآب

۴۴۸۷ چو گرشاسپ گردنکش کامراں | بپایاں رسانید[ف] ایں داستاں

۴۴۸۸ دو دیدو ازاں جائے برخاستند | یکے مجلسِ عیش آراستند

۴۴۸۹ بدادند داد طرب چند روز | بر آئینِ شاہانِ کشور فروز

رسیدن الاغ در کڑہ و خبر جنبش سلطان جلال الدین گفتن

۴۴۹۰ دگر روز آمد الاغے شتاب | خبر داد از خسروِ کامیاب

۴۴۹۱ بگفتا کہ آں شاہِ فیروز بخت | چو بشنید ایں مردِ فیروز بخت

۴۴۹۲ کہ برگشت گرشاسپ گردن فراز | ز سوزِ غم آمد دلش در گداز

۴۴۹۳ بگفتا کہ آں مردِ فرخندہ فن | شد از دو جہت خون و پیوند من

۴۴۹۴ یکے آنکہ پورِ برادر بود | دوم آنکہ داماد بہتر بود

۴۴۹۵ بہ طفلی[ف] بپروردمش در کنار | کجا پیشم آید پئے کارزار

۴۴۹۶ روم خود مر او را بدست آورم | کہ او ہست فرزند خوب اخترام

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۹۷	اگر خشم کرد است گیرم کنار	وگر زر بخواهد دهم بی شمار
۴۴۹۸	یکی روز سرلشکر از بخواند	سپه را برین سوز حضرت براند
۴۴۹۹	مرا شوئیت ای سرور کینه خواه	فرستاد خسرو ز بر آشنای راه
۴۵۰۰	بگفتا که فرزند ما را بگوی	که ای مرد شیرافگن نامجوی
۴۵۰۱	چو ما را فراق تو از حد گذشت	بسوی تو عزمی مصمم بگشت
۴۵۰۲	بباید که باشی تو بر جای خویش	نجنبی ز جای و نیائی به پیش
۴۵۰۳	چو رایات ما سر برآرد به گنگ	بدان سوی خیمه بزن بی درنگ
۴۵۰۴	شویم از دو جانب به کشتی سوار	بود بر پی ما دوگان مرد کار
۴۵۰۵	ازین سو من آیم وزان سوی تو	تو رویم به بینی و من روی تو
۴۵۰۶	چو گرشاسب این قصه در گوش کرد	مهمات دیگر فراموش کرد
۴۵۰۷	دلش بود پر درد از جور زن	بجز با دل خود نگفت این سخن
۴۵۰۸	همی جست فرصت پی انتقام	چو خود مرغ پالیش در آید بدام
۴۵۰۹	یکی انجمن کرد از دوستان	بساطی بگسترد در بوستان
۴۵۱۰	ابا هر یکی عهد بست و بگفت	هر آن راز کش بود در دل نهفت
۴۵۱۱	نهانی به هر یک تعین کرد کار	هم آخر شد آن کارها آشکار

شهادت یافتن سلطان جلال الدین در میان گنگ بر کشتی بغدر گرشاسپ ملک نوز رقبره

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۱۲	دگر روز پیکے در آمد شتاب	بگفتا که اے سرورِ کامیاب
۴۵۱۳	سپه دنی از اینجا دو فرسنگ بود	هم امروز بر کوچ آهنگ بود
۴۵۱۴	من از لشکرِ شاهِ والا نسب	برون آمدم سرورا نیم شب
۴۵۱۵	بیک ساعتِ دیگر آں کامیاب	بگویند زد خیمه زانسوئے آب
۴۵۱۶	چو بشنید گرشاسپ شد ساخته	نهانی یکے کار پرداخته
۴۵۱۷	یکے پیکِ دیگر شتاباں رسید	بگفتا که رایات شه شد پدید
۴۵۱۸	یکے پیک دیگر در آمد شتاب	بگفتا که شه می کند عبره آب
۴۵۱۹ F.۱۴۰	به کشتیِ شاهانه بنشسته شاه	سر آورده در زیر چتر سیاه
۴۵۲۰	بریں سو همی آید آں نامور	رسید است اینک قریب گذر
۴۵۲۱	چو بشنید گرشاسپ مالک رقاب	که شاهِ جهاں می کند عبره آب
۴۵۲۲	از انجا سوئے شاه یکسر براند	دو سه معتمد را برابر براند
۴۵۲۳	یکے را از ایشاں نهانی بگفت	حدیثے که از جمله عالم نهفت
۴۵۲۴	که کشتی کشد زود سوئے کراں	غلط نیز افتد به کار آگهاں
۴۵۲۵	چو کشتی به نزدیک خشکی رسید	بپابوس خسرو علی در دوید
۴۵۲۶	فرود آمد از اسپ دوراں نورد	پیاده ابا یک دو سه جنده مرد
۴۵۲۷	بر آهنگ پابوس خسرو شتافت	بدل انچه می جست از غیب یافت
۴۵۲۸	در آمد دواں نزد کشتی شاه	چو شه دید کامد همی عذر خواه
۴۵۲۹	بجائی که بنشسته زانجای خاست	به تعظیم گرشاسپ بر پای خاست
۴۵۳۰	در آمد علی کرد پابوس شاه	شهنش در بر آورد شد عذر خواه
۴۵۳۱	گرفته سوئے کشتیش می کشید	همی گفت کاے پور اختر سعید
۴۵۳۲	یکے امشبے باش مهمانِ ما	بکن شاد و خورّم دل و جانِ ما
۴۵۳۳	علی نیز می گفت شرمنده وار	که اے شاهِ شائسته و کامگار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۳۴	گر امشب نوازی تو فرزند را	دہی آبرو خون و پیوند را
۴۵۳۵	یک امشب مرا خانہ روشن کنی	بخُلقِ خودم خانہ گلشن کنی
۴۵۳۶	نہ گردد ز شاہیِ تو ہیچ کم	نہ یک مردمِ گرددت از حشم
۴۵۳۷	دراں حال آں مردِ خنجر گذار	کہ می دید فرصت پئے کارزار
۴۵۳۸	چو فرصت چناں دید خنجر کشید	سرِ خسروِ عہد یکسر برید
۴۵۳۹	بہ کشتی نماندہ تنِ مرزبان	رواں سر فتادہ در آبِ رواں
۴۵۴۰	سرش را کشیدند از جوئے آب	نہادند بر نیزہ آں سر شتاب
۴۵۴۱	بیک دم زدن گشت ملکے دگر	چنیں است کارِ جہانِ پرخطر
۴۵۴۲	شہانے کہ صد سال رانند کام	بگیرند اقصائے عالم تمام
۴۵۴۳	ہم آخر بہ بندند یک روز رخت	سپارند مردیگرے تاج و تخت
۴۵۴۴	برہنہ سر و پا مسافر شوند	بہ ملکِ عدم بے مراتب شوند
۴۵۴۵	گدائے چو بر خاکِ شاں بگذرد	بسے آرزو شاں بجاں بگذرد
۴۵۴۶	کہ باشد کند لطف ایں راہ رو	بمشتے اسیرانِ تاریک گو
۴۵۴۷	یکے فاتحہ خواند آں مردِ پاک	فرستد بہ روحِ اسیرانِ خاک
۴۵۴۸	بیا تا بگرئیم بر جانِ خویش	کہ راہے عجب است ما را بہ پیش
۴۵۴۹	گر از بہرِ ما خلق گرید بسے	چو ما بہرہ کم بگرید کسے
۴۵۵۰	دراں دم کہ می خندی اے دوست شاد	بتر گر دمے آری از مرگ یاد
۴۵۵۱	اگر عاقلی ہمچو کارآگہاں	نخندی دگر بارہ جز بر جہاں
۴۵۵۲	نہ خندد بسے مردِ عبرت پذیر	اگر خواندہ باشد لیبکوا کثیر
۴۵۵۳	جہاں ہست زندانِ ہر عاقلے	نخندد بہ زنداں مگر غافلے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۵۴ ہمی ریزد اشکے بہر صبحدم — چو ہنگامِ دورِ طرب جامِ جم
۴۵۵۵ اگر جرعۂ یابی از جامِ شوق — ہمی گیر تا صبحِ عرصاتِ ذوق
۴۵۵۶ چو مستاں ہمی گوئی در صبح گاہ — کہ ما مستِ عشقیم بے گاہ و گاہ
۴۵۵۷/۱۴۱ بیا ساقیا بادہ گرداں ز سر — شرابے بدہ ہوشے از ما ببر
۴۵۵۸ چناں کن کہ باشد یکے نزد ما — بہار و تموز و صباح و مسا

زر ریزی کردن گرشاسپ و یار شدن خلق با او

۴۵۵۹ چو دید آں سرافراز بیدار بخت — جدا شد سرِ صاحبِ تاج و تخت
۴۵۶۰ بسوئے اودھ کرد آں سروراں — کہ یکسر در آیند بر وے سراں
۴۵۶۱ ز افواجِ دہلی براں کامیاب — گروہے بہ پیوست زاں سوئے آب
۴۵۶۲ دگر حملہ شیراں و سرِ لشکراں — نہادند سر سوئے حضرت رواں
۴۵۶۳ سیم روز گرشاسپ لشکر کشید — بسے بدرۂ سیم و زر بر درید
۴۵۶۴ بہ عرادہ می ریخت اجھوی زر — بزر ریختہ شد کارِ او سر بسر
۴۵۶۵ ہمہ کارِ دنیا بزر بستہ اند — بزر رخنہائے خطر بستہ اند
۴۵۶۶ غرض روز دیگر کہ بانگِ عسس — فرو شست از صبح دومیں نفس
۴۵۶۷ سپہ ہا اندر حضرتِ آں کامگار — ہمی شد برو خلق ہر روز یار

گریختہ رفتن سرانِ سپاہ در دہلی و بادشاہی دادن بقدر خاں کہ پسر جلال الدین بود

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۶۸ چو احمد چپ و الغوی نامدار — ابا لشکر سرکشانِ دیار

۴۵۶۹ بدہلی رسیدند ماتم زدہ — پے مرگِ سلطان ہر یکے غم زدہ

۴۵۷۰ برفتند پیش قدرخانِ راد — بگفتند کاے خانِ خسرو نژاد

۴۵۷۱ شہ اندر جہانِ عدم سر نہاد — بصد سال شہزادہ را عمر داد

۴۵۷۲ قدرخاں کہ او پور شہزادہ بود — چو ایں قصہ ز ارکانِ دولت شنود

۴۵۷۳ بیفگند از سر کلہ را بخاک — قبا کرد پیراہنِ خود بچاک

۴۵۷۴ ہمی گفت ہر لحظہ از سوز وائے — فرو ریخت از دیدہ خوں ہائے ہائے

۴۵۷۵ پس از گریہ و سوز و آہ و نفیر — پے ماتم شاہ روشن ضمیر

۴۵۷۶ بیک خلوتے گشت عزلت گزیں — سہ روز و سہ شب بود ماتم نشیں

۴۵۷۷ سیوم روز بر تخت زر بار داد — درِ لطف بر اہلِ لشکر کشاد

۴۵۷۸ سراں جملہ با او ببستند عہد — ہم آخر گروہے شکستند عہد

۴۵۷۹ قدرخاں شدہ شاہِ ہندوستاں — کہ بود است فرزندِ شاہِ جہاں

۴۵۸۰ بر و رکنِ دیں در جہانِ نژند — لقب آمد از آسمانِ بلند

۴۵۸۱ شنیدم کہ احمد چپ نامدار — دگر الغو آں صفدر روزگار

۴۵۸۲ نصیر الدیں آں رائے پیلباں — دگر چند خاصانِ شاہ جہاں

۴۵۸۳ باخلاص شہ ہر یکے با وفا — ہمی کرد تعظیم شہزادہ را

۴۵۸۴ ببستند ہر یک بہ پیشش کمر — موافق شدہ در ہمہ خیر و شر

۴۵۸۵ سراسر دو دل گشتہ دیگر سراں — کہ بر ہر یکے بود فوجے گراں

۴۵۸۶ غرض چوں سہ مہ ازیں سر گذشت — ورق ناگہ از جلد ایام گشت

۴۵۸۷ باقصائے دہلی رساں شد سپاہ — خروشاں ہمی آمد آں کینہ خواہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۸۸ چو بردند بر رکنِ دیں ایں خبر | کہ نزدیک شہر آمد آں نامور

رسیدن گرشاسپ در دہلی و تافتہ رفتن رکن الدین در مولتاں

۴۵۸۹ نہانی یکے راز با خویش گفت | کہ آں راز از جملۂ کس نہفت

۴۵۹۰ ف۱۴۲ کہ افواجِ ما جملہ چوں شد دو دل | بباید کند روز جنگم خجل

۴۵۹۱ گروہے کز ینجا برومی روند | چو نزدیک آید برو بگروند

۴۵۹۲ ہماں بہ کز ینجا تحاشی کنیم | سوئے ارکلیخان سفر بر زنیم

۴۵۹۳ شنیدم شبے آں نژادِ کیاں | عناں داد در جانبِ مولتاں

۴۵۹۴ ہمہ اقسر بارا برابر براند | اباخیل و اتباع و نادر براند

۴۵۹۵ ہمادیژہ احمد حبیب شیر مرد | دگر الغوآں ترک پختہ نبرد

۴۵۹۶ وفائے نمودند با شہریار | برفتند با جملہ خیل و تبار

۴۵۹۷ ہمیں است آئینِ آزادگاں | کہ سر بر نتابند ز افتادگاں

۴۵۹۸ بہنگام پیکار و روزِ شکست | ولی نعمتاں را بگیرند دست

۴۵۹۹ بسے باد نفریں براں بے وفا | کہ تابد سر از دوستاں در بلا

۴۶۰۰ غرض چوں شہ از شہر آمد بروں | ہمہ شہر شد بے قرار و سکوں

۴۶۰۱ ہمی گرد خلقے ز ہر سو غریو | ز مرگ شہ و ہجر پور خدیو

۴۶۰۲ چو شہزادہ بیرونِ دروازہ شد | بشہر اندروں مرگ شہ تازہ شد

۴۶۰۳ برآمد ز ہر سو یکے ہائے ہائے | کہ کشور رہا کرد کشور کشائے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۰۴	همه شهر از دیده شد خون فشان	سه روز و سه شب کس نخورد آب و نان
۴۶۰۵	سیوم روز گرشاسپ فیروز جنگ	در آمد به شهر اندرون بی درنگ
۴۶۰۶	به تعظیم او هر کجا بُد سپاه	به پیوست بر وی هم اثنای راه
۴۶۰۷	سراسر شده کشور و شهریار[15]	چنین است بلی عادت روزگار
۴۶۰۸	یکی آرد و دیگری را برد	گهی می کشد گاه می پرورد
۴۶۰۹	یکی روز ازین ناخوش آرد و بر	بفرق دگر می نهد چتر زر
۴۶۱۰	عجب ترکه مستانِ صهبائی پاک	ز آورد و بردش ندارند باک
۴۶۱۱	بساطی همه هوش بگماشته	بر آورد و بردش نظر داشته
۴۶۱۲	بجویند ملک و دیار و دمن	نگویند هرگز مگر این سخن
۴۶۱۳	بیا ساقیا عیش ما تازه کن	بر خسار عشرت دمی غازه کن
۴۶۱۴	بیار آن قدح تا توانی بده	یک امروز دادِ جوانی بده

ذکر مملکت کردن سلطان علاء الدین محمد شاه

۴۶۱۵	کسی را که ایزد کند یاوری	جهانش کند جمله فرمان بری
۴۶۱۶	بر ایوانِ او با ادب هر سحر	بهر جا کله دار بندد کمر
۴۶۱۷	گر او را بود روی خوب اختری	بر آرد علم در جهان پروری
۴۶۱۸	چه داند کسی قدر این داستان	مگر آنکه دارد رهِ راستان
۴۶۱۹	چو مردم نباشد نصیحت پذیر	مر او را کم از چار پایان بگیر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۲۰	نه بینی که کار ریاضت گرائے	بگو بدز تعلیم بر طاق پائے
۴۶۲۱	تو اے مرد زیرک دریں رہ گذر	چناں رو که برره کند راهبر
۴۶۲۲	وگرنے زخود رائی ز خود روی	بترس که همراه غولاں شوی
۴۶۲۳	خصوصاً بوقتے که پروردگار	سپارد ترا مملکت روزگار
۴۶۲۴	چناں زی برآئین کار آگهاں	که چوں خیمه بیروں نهی زیں جهاں
۴۶۲۵	زداد و دهش تا بروز پسیں	بود نام تو ورد اصحاب دیں
۴۶۲۶	همیں است مر نفع زیں گفتگو	همیں است مر بهره زیں جست وجو
۴۶۲۷، ۱۴۳	که آغاز و انجام هر داستاں	کنم وعظ بر سنت باستاں
۴۶۲۸	مگر یک سخن زیں همه قیل وقال	بیفتد برآئین اهل کمال
۴۶۲۹	سماعش کند ناگهاں قابلے	بگردد ازاں حال صاحب دلے
۴۶۳۰	بلے قطره کز ابر نیساں چکید	دُرے گشت چوں در صدف جا گزید
۴۶۳۱	الا اے هنرمند افسانه گوی	خبر ده که گرشاسپ فرخنده خوی
۴۶۳۲	چو در حضرت دهلی آمد چه کرد	چه ساں شد جهاں گیر آں شیر مرد

جلوس سلطان علاؤالدین محمد شاه

۴۶۳۳	شنیدم من از بلبلان چمن	که چوں گل فشاں گشت شاخ سمن
۴۶۳۴	به جنبید باد بهاری بباغ	جهاں سربسر گشت دار الفراغ
۴۶۳۵	بشوقے نوا مرغ عاشق کشید	کزاں شوق گل جامها بر درید
۴۶۳۶	پس از مدتے در چمن شاخسار	گرفتند مر یکدگر را کنار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۳۷	ز ششصد نود بود افزوں چہار	جہاں گشت نزہت گہے از بہار
۴۶۳۸	دراں وقت سعد و ہوائی چنیں	کہ گل بود با بلبلاں ہم نشیں
۴۶۳۹	یکے بزم در گلشن آراستند	در و تختے از عاج پیراستند
۴۶۴۰	بر آمد بر آں تخت گوہر نگار	علاؤ الدیں آں شاہِ والا تبار
۴۶۴۱	بر ونق شدہ اندراں بار عام	چہ بازار خاص و چہ بازار عام
۴۶۴۲	شہنشہ بہ مقدار قدرِ ہمہ	تعیں کرد اقطاع و صدرِ ہمہ
۴۶۴۳	محمد شہ آں خسروِ کامیاب	بفرمود ہر سروری را خطاب
۴۶۴۴	الغ خاں شد الماس بیگ گزیں	کہ شہ را برادر بدے بالیقیں
۴۶۴۵	ظفر خاں شد آں یوسفِ کامراں	کہ بد رستمِ ملکِ ہندوستاں
۴۶۴۶	ز خوفش نخورد آب اسپِ مغل	جہاں نامش از رعب بگرفتہ کل
۴۶۴۷	دگر نصرت آں سرفراز گزیں	کہ شد خانِ نصرت خطابش تعیں
۴۶۴۸	وزیر ممالک شد آں ہوشمند	ہمہ ملک را او خرید از گزند
۴۶۴۹	الپ خان شدہ آں یلِ نامدار	کہ اصلش شد از نطفۂ شہریار
۴۶۵۰	دگر جملہ ارکانِ ملکِ قدیم	گشتند در حضرتش مستقیم
۴۶۵۱	بقدرِ ہنر ہر یکے بہرہ یافت	ہنرمند ازاں پرورش مو شگافت
۴۶۵۲	ز عدلش بیاسود دہقانِ پیر	ز احسانِ او گشتہ محظِ فقیر
۴۶۵۳	بعہدش ہمہ ہند شد بوستاں	بر و ختم شد ملکِ ہندوستاں

عزیمت الغ خان و ظفر خاں جانب ملتان و اُچہ
و اسیر شدن پسران سلطان جلال الدین

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۵۴	چو ملکش بتائید پروردگار	گرفت از دم عدل و احسان قرار
۴۶۵۵	بفرمود آنگه یکی روز شاه	که راند الف خان بملتان سپاه
۴۶۵۶	ظفر خانِ صفدر بصد فرهی	رود با الف خان بیاری دهی
۴۶۵۷	بدست آورد هر دو شهزاده را	بود خود دراں ملک فرماں روا
۴۶۵۸	چو الماس بیگ آں یل کامیاب	که شه کرد او را الغخاں خطاب
۴۶۵۹	سراسر نیوشید فرمانِ شاه	هماں روز آورد بیروں سپاه
۴۶۶۰	ز فرمانِ خسرو گریزی ندید	همی رفت تا سر به ملتاں کشید
۴۶۶۱	چو آں ارکلی خان و آں رکن دیں	شنیدند بهر سپاهی گزیں
۴۶۶۲ F.144	شنیدم دلِ آں دو فرزانه فر	شکست آں چناں از وفاتِ پدر
۴۶۶۳	که از نام پیکار مضطر شدند	نداده مصافی محصر شدند
۴۶۶۴	مهی یک دو بودند در دز نهاں	ز دز بن چوں خلقی آمد به جاں
۴۶۶۵	اماں خواه گشتند آں هر دو نیو	که بد هر یکی گشته کشور خدیو
۴۶۶۶	بر آمد ز دز الاماں الاماں	اماں یافته طفل و پیر و جواں
۴۶۶۷	وزاں پس الغخان دشمن شکار	چو در ضبط خود دید شهر و دیار
۴۶۶۸	دو شهزاده را چشم یکسر کشید	وز آنجا خروشاں به حضرت رسید

عزیمت کردن ظفر خاں در سیستاں و فیروز شدن

۴۶۶۹	ظفر خاں پس از مالشِ مولتاں	بزد خیمه در جانبِ سیستاں
۴۶۷۰	گروهی شنیدم در آں بوم و بر	نبودند با شه در آورده سر
۴۶۷۱	یکی سلدی آں ترک گردن فراز	دوم آں بلوچ کهن سر گراز
۴۶۷۲	دگر سرفرازان پرخاشگر	که بودند نامی در آن بوم و بر

۴۶۷۳ چو لشکر شنیدند کانجا رسید — همین قوم از شهر لشکر کشید

۴۶۷۴ بگردند روزی دو سه ساز جنگ — چو دیدند لشکر درآمد به تنگ

۴۶۷۵ سپه را به پیکار پیش آمدند — بدام بلاهای خویش آمدند

۴۶۷۶ شنیدم درآمد ظفرخان یل — بیفگند یک دم در ایشان خلل

۴۶۷۷ بیک هوی افواج شان درگرفت — فلک ماند از آن چیرگی در شگفت

۴۶۷۸ چو بگرفت آن شهر و کشور تمام
به آرام زد خیمه والسلام

لشکر کشیدن الغخان و نصرت خان در گجرات و فیروزی یافتن

۴۶۷۹ الغخان صفدر به فرمان شاه — روان کرد در سمت سورته سپاه

۴۶۸۰ همان خان نصرت بر او هم عنان — همی رفت لشکر غنیمت کنان

۴۶۸۱ چو نزدیک آن بوم و بر در رسید — خبر بر سپهبد از کشور رسید

۴۶۸۲ همان کرن کو رای گجرات بود — شنیدم چو اخبار لشکر شنود

۴۶۸۳ بدل گفت کین لشکر چیره دست — بسی ملک بگرفت و لشکر شکست

۴۶۸۴ یکایک چنین لشکری تاخته — من ایدر کم اسباب ناساخته

۴۶۸۵ گر ایدونک جنگی درم بی درنگ — صف ترک را گر بس آیم به جنگ

۴۶۸۶ وگر در حصاری حصاری شوم — اسیر مخالف بزاری شوم

۴۶۸۷ وزان پس وزیران خود را بخواند — همین قصه بر سمع ایشان براند

۴۶۸۸ وزیران که اصحاب انگیختند — دقایق بسی زین سخن بیختند

۴۶۸۹ هم آخر بگفتند کای نامور — گریزی نه بینیم الا حذر

۴۶۹۰ عدو بر سر آمد تو ناساخته — تو در خواب و بدخواه تیغ آخته

۴۶۹۱ تو گر زیں بلا جاں سلامت بری — ز اقصائے ایں بوم و بر بگذری

۴۶۹۲ چو افواج ترکاں پس از ترکتاز — بگردد سوئے کشور خویش باز

۴۶۹۳ تو یکسر در آئی دریں بوم و بر — کنی ضبط ایں ملک بارِ دگر

۴۶۹۴ مهیا کنی جملہ اسبابِ جنگ — سپاهی فراهم کنی بے درنگ

۴۶۹۵ دگر بارہ گر ترک ایدر رسید — بپائے خود اندر بلا در رسید

۴۶۹۶ وزیراں چو زیں گونہ رائے زدند — دریں ورطہ گہ دست و پائے زدند

۴۶۹۷ F. ۱۴۸ همان شب ز آشفتگی کرن رائے — ز بے قوتی شد هزیمت گرائے

۴۶۹۸ هم اسباب کش بود از رائے خام — رها کرد در شهر پٹن تمام

۴۶۹۹ چہ چتر و چہ پیل و چہ اسپ و چہ مال — بسا نازنینانِ صاحب جمال

۴۷۰۰ یکے شهر پر فتنہ و پُر فریب — همہ دشمنِ دین و حصرِ شکیب

۴۷۰۱ سیوم روز لشکر بہ پٹن رسید — یکے شهر چوں باغِ شدّاد دید

۴۷۰۲ همہ از متاعِ گرانمایہ پُر — چہ زر و چہ سیم و چہ لعل و چہ دُر

۴۷۰۳ بسے گنج کانجا گرانمایہ بود — بهر خانہ صد دُرجِ پیرایہ بود

۴۷۰۴ غنیمت گراں چست بستہ کمر — دواں گرد هر کو و دیوار و در

۴۷۰۵ همہ خانہا را همی کافتند — بهر کنج گنجے همی یافتند

۴۷۰۶ شد از زر کشیدن سپاهے ستوه — غنی شد از آں تاختن هر گروه

۴۷۰۷ چناں تاختن هیچ شهر و دیار — ندارد کسے یاد در روزگار

۴۷۰۸ بدست آمده هفت پیل آں چو کوه — همہ با مهابت همہ با شکوه

۴۷۰۹ سہ روز اندراں شهر و کشور سپاه — غنیمت همی کرد بیگاه و گاه

۴۷۱۰ گدایانِ لشکر چو قارون شدند — سرانِ سپہ خیمہ بیروں زدند

نوٹ لی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۷۱۱ سیوم روز لشکر پس از ترک و تاز | سوی کشور و شهر خود گشت باز
۴۷۱۲ الغ خان صفدر در اثنای راه | طلب کرد روزی سران سپاه
۴۷۱۳ بگفتا کزین تاختن هر کسی | گرفته است اسباب هندو بسی
۴۷۱۴ ز اسباب پر شد تمامی سپاه | نداده کسی حصهٔ پادشاه
۴۷۱۵ بفرمود آنگه که سرلشکران | ز هر خیل رخت غنیمت گران
۴۷۱۶ به پیش سراپرده یکجا کنند | وزان حصهٔ شه مهیا کنند
۴۷۱۷ نقیبان به گشتند در هر طرف | به لشکر منادی کنان صف به صف
۴۷۱۸ که اهل سپه هر چه کالا گرفت | بیارد به دهلیز خان تا گرفت
۴۷۱۹ شنیدند خلقی ندای نقیب | چو عشاق واصل خروش رقیب
۴۷۲۰ شده حرص پابند هر مدخلی | گرفته هوا دامن هر دلی
۴۷۲۱ پس آوردمش آنکه بگرفت زر | گهرها نهان کرد هر یک گهر
۴۷۲۲ الغ خان چو قلب لشکر بدید | ز هر خیمه رختی برون می کشید
۴۷۲۳ تفحص همی کرد اندر سپاه | که گیرد برون حصهٔ پادشاه
۴۷۲۴ ازان ماجرا چهار مرد عجول | که بودند غارتگر و بوالفضول

بلغاک کردن نو مسلمانان با الغ خان

۴۷۲۵ قمیزی محمد شه و کابهرو | دگر تیق و برتق پرخاش جو
۴۷۲۶ مغل بوده و نو مسلمان شده | بغارتگری همچو افغان شده
۴۷۲۷ گرفته بسی گنج ازان تاختن | وبد باد گنج از سرافراختن
۴۷۲۸ چو دیدند کان گنجهای گران | ازیشان ستانند سرلشکران

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۷۲۹ شبے بر نشستند ہر چہار مرد — بر اسپان چالاک دہاموں نورد

۴۷۳۰ بدنبال ہر یک گروہے سوار — شدہ مستعد از پئے کارزار

۴۷۳۱ بہ قصد الف خاں بہ بستہ کمر — در آوردہ اندر سراپردہ سر

۴۷۳۲ الف خاں شنیدم کہ پیش از صباح — بد از خوابگہ رفتہ در مستراح

۴۷۳۳ یکے شستہ پیش سراپردہ بود — کہ بر روے اجل لشکر آوردہ بود

۴۷۳۴ سرش را بریدند آں مدبراں — کہ بودند در قصد خونریز خاں

۴۷۳۵ ہماں سر کہ ببریدہ اش از غلط — نہادند بر نیزہ اہل شطط

۴۷۳۶ گرفتند فوج الغخاں تمام — بشورید ازیں ماجرا خاص وعام

۴۷۳۷ شنیدم الغخاں چو در مستراح — شنید ایں شغب را بوقت صباح

۴۷۳۸ سبک از سراپردہ بیروں فتاد — سر اندر صفِ خانِ نصرت نہاد

۴۷۳۹ ہماں خانِ نصرت مر او را نواخت — بسے مرکبش داد و برکشش نساخت

۴۷۴۰ بزد کوس و یکبارگے شد سوار — صفش جملہ یکبارگی شد سوار

۴۷۴۱ سوئے نابکاراں نمودار گرد — شکوہش بدلہائے شاں کار کرد

۴۷۴۲ الغخاں شنیدند سالم برفت — سوئے خانِ نصرت خرامید تفت

۴۷۴۳ بگفتند چوں گشت یکجا دو خاں — کنوں شعلۂ سر کشد از میاں

۴۷۴۴ ازاں خام کارے پشیماں شدند — بروز چہارم پریشاں شدند

۴۷۴۵ ہماں یلحق و برق برکرن رائے — برفتند با کرئی شست رائے

۴۷۴۶ تمیزی محمد شہ و کابہرو — بجھن رتھنبور آورد رو

۴۷۴۷ الغخاں و آں خان نصرت سپاہ — رسیدند بر شاہِ گیتی پناہ

رواں کردن ظفر خاں قاصد را با سرمہ و دامنی بر شاہ مغل بدعوے و جنبیدن مغل

۴۷۴۸	ظفر خاں چو فارغ شد از سیستاں	بملک مغل کرد پیکے رواں
۴۷۴۹	فرستاد بر دستِ او معجرے	دگر سرمهٔ غازهٔ و چادرے
۴۷۵۰	حدیثے بنشته چو زور آوراں	بنشته در و کاسهٔ کافراں
۴۷۵۱	یکے شاه بنشست در مُلکِ هند	که بگرفت از تیغ تا آبِ سند
۴۷۵۲	گرت هست زوری دراں مرز و بوم	بروں آر لشکر ازاں مُلکِ شوم
۴۷۵۳	بیا تا چو مرداں خروش آوریم	بمیدانِ هیجا دو چارے خوریم
۴۷۵۴	دگر خود دریں کار کردی درنگ	نه گیرد کسے بیش نامت بننگ
۴۷۵۵	هماں سرمه و غازه در کار کن	بسے توبه از کار پیکار کن
۴۷۵۶	به معجر سرِ خویشتن را بپوش	دگر باره در کارِ هیجا مکوش
۴۷۵۷	چو آں پیک بر خواجه قتلغ رسید	ز پیک ایں حکایت سراسر شنید
۴۷۵۸	هماں لخط فرموده مهره زنند	خبر مر امیرانِ لشکر کنند
۴۷۵۹	به صحرا نشینانِ آں بوم و بر	رسانید پیکانِ حضرت خبر
۴۷۶۰	که بر عزمِ پیکارِ هندوستاں	شود ساخته هر یکے پهلواں
۴۷۶۱	سوارِ مغل جمله یکجا شوند	همه ساخته بهرِ هیجا شوند
۴۷۶۲	شنیدم که در دفترِ شوم شاں	رقم شد دو لک مرد از بوم شاں
۴۷۶۳	یکے روز فرمود شاهِ مغل	که جنبد سراسر سپاهِ مغل
۴۷۶۴	بجنبید لشکر جهاں در جهاں	تو گوئی ز خلل شد سراسر جهاں
۴۷۶۵	بروں زد سپاهِ مغل بے شمار	زن و مرد در روے بر اسپاں سوار
۴۷۶۶	نهاده همه بر کله پرِّ بوم	قدمهائے شاں چوں پیِ بوم شوم
۴۷۶۷	همه زشت گفتار و گنده دهاں	اِسا کیلیا بیحیا اُو نتناں
۴۷۶۸	بزشتی همه خیرِ شاں داده روے	چه روی و چه موی و چه بوی و چه خوی
۴۷۶۹	اگر صورتِ چرک کم دیدهٔ	در آواز انده نشنیدهٔ
۴۷۷۰ F.147	زمانے بروئے مغل کن نظر	چو اندر سخن آید از وے گذر
۴۷۷۱	همه دلق پوشانِ چرکیں قبا	همه شوم دست و همه سبز پا
۴۷۷۲	بهر جا که اقدامِ شاں در رسید	قضا خطِ بیرانی آنجا کشید

۴۷۷۳ همه پست بینی و لے رُخ بلند — همه صورتِ خشم و نقش گزند
۴۷۷۴ خرد کور گشته ز دیدارِ شاں — شده چشم شاں گم بر رخسار شاں
۴۷۷۵ تن شاں ز بار شِکش گشته ریش — بپرورده شاں ہر یک از خون خویش
۴۷۷۶ خصوص از پئے آنک ہنگام خواب — بر آرند از پہلوئے شاں کباب
۴۷۷۷ بہر شب بدارند بیدار شاں — ولیکن به بیداری بدبراں
۴۷۷۸ چنیں قوم بے راحت و با شکوه — سوئے ہند رانده گرد ہا گروه
۴۷۷۹ چو فوج مغل بر گذشت آب سند — بلرزید ہر جا حصارے به ہند
۴۷۸۰ همه لشکرِ کشورِ مولتاں — بہر دز حصاری شده با سراں
۴۷۸۱ گروہے که در سرحد آں دیار — به پیکار بودند جا یک سوار
۴۷۸۲ بروں آمدندے ز ہر یک حصار — زدندے بر ایشاں به شبہائے تار
۴۷۸۳ یکے ہوز دندے برا فواج شاں — کمر بسته ہر یک بتاراج شاں
۴۷۸۴ بسے اسپ ترکی دراں ترک تاز — گرفتے به ہر سوئے ہر سرفراز
۴۷۸۵ بکشتندی آنرا که آمد به پیش — گرفتندے آنگه ره شہر خویش
۴۷۸۶ ازاں تاختن اسپ چنداں رسید — که یک شاد باشی تواں صد خرید
۴۷۸۷ شنیدم ظفر خاں به کہرام بود — چو تشویش فوجِ ملاعیں شنود
۴۷۸۸ به بیرون دز کرده لشکر گہے — مغل را بدعوے گرفته رہے
۴۷۸۹ چو نزدیک کہرام کافر رسید — ظفر خاں سپه بر رخ شاں کشید
۴۷۹۰ بر آہنگ پیکار بر زد دہل — فرستاد پیکے به شاہِ مغل
۴۷۹۱ بگفتا بداں پیک گیتی نورد — که بر شاه کافر بدلے شیر مرد
۴۷۹۲ بدو گو مرا خانِ فیروز مند — ظفر خاں شیر افگن و دیو بند
۴۷۹۳ بسویت فرستاد اے سرفراز — چنیں گفت آں سرکش پاکباز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۷۹۴	من آن شیردل مرد آزاده ام	که سنجر بسویت فرستاده ام
۴۷۹۵	چو آن سنجر اندر دلت کرد کار	بباید رسیدی پئے کارزار
۴۷۹۶	نخستین مرا ده بایدت جواب	وزان پس برو بر بشهٔ کامیاب
۴۷۹۷	بکن وعده تا کے به یکجا شویم	بمیدان که از بهر هیجا شویم
۴۷۹۸	بیا تا چه داری ز تر زر وز ور	بتاز آنچه داری ز یگران و پور
۴۷۹۹	منم بندهٔ شاهِ هندوستان	ولے کمتر از جملهٔ بندگان
۴۸۰۰	توئی بادشاهے دیارِ مغل	به هند آمده با سوارِ مغل
۴۸۰۱	بیا تا دو لشکر به یکجا کنیم	بمیدانِ پیکار تیغے زنیم
۴۸۰۲	بیکدیگر آنگه نمائیم دست	بکوشیم تا قوتِ دست هست
۴۸۰۳	ببینیم تا یاری کردگار	بسوئے که باشد دران کارزار
۴۸۰۴	وگر خود نیائی به پیکارِ من	ترا خلق گوید بهر انجمن
۴۸۰۵	کسے کو زیک بندهٔ عطف کرد	نه زیبد ابا شهریارش نبرد
۴۸۰۶	چو آن پیک بر خواجه قتلغ رسید	بدو گفت آنچه از ظفر خان شنید
۴۸۰۷	شد افسرده زان قصهٔ شاهِ مغل	به پیچید از غصه شاهِ مغل
۴۸۰۸ F.148	به تندی بر آورده آنگه زبان	بگفتش که ای پیک هندوستان
۴۸۰۹	زاید ربه وزوبه بر خانِ خویش	بدو گوی کای دشمن جانِ خویش
۴۸۱۰	مبادا که من قصدِ جانت کنم	بیک هوئے ناموسِ تو بشکنم
۴۸۱۱	ولیکن نزیبد مرا با تو جنگ	ازین رو درین کار کردم درنگ
۴۸۱۲	شهے آن که با شه مقابل شود	به پیکار با هر کسے کم رود
۴۸۱۳	من این بار در ملک هندوستان	کنم آنچه در باغ بادِ خزان
۴۸۱۴	همه خاک این کشور ناسزا	رسانم بر افلاک روز وغا

نوٹ ی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۸۱۵ F.۱۲۸ سر او الغفولان این بوم و بر — ز پامال اسپاں کنم بے سپر

۴۸۱۶ ترا در سر افتاد گر این ہوس — کہ با ما بہ پیکار تازی فرس

۴۸۱۷ ز ایدر سپہ را سبک تر براں — بشو ہمدم شاہِ ہندوستاں

۴۸۱۸ تو امروز چیزے کہ گفتی بلاف — جوابت دہم حملہ روز مصاف

۴۸۱۹ بشو زود با شاہ خود ہم نفس — من اینک رسیدم بیانی زبس

شنیدن سلطان علاء الدّین خبر رسیدن ملاعین و در کیلی لشکرگاہ کردن

۴۸۲۰ علاء الدّین آں شاہِ اختر سعید — چو بشنید کافواج کافر رسید

۴۸۲۱ سران سپہ را ز اطراف خواند — دل شاں ہمی داد و زر می فشاند

۴۸۲۲ سپہ را ز زر ریختن چیرہ کرد — خودش[*1] آمد و زد میاں بر نبرد

۴۸۲۳ بفرمود تا لشکر اسباب جنگ — مہیّا کند یک بیک بے درنگ

۴۸۲۴ سر یک دو ہفتہ سپاہِ گراں — مہیّا شد از حکمِ شاہِ جہاں

۴۸۲۵ دگر روز لشکر ز دہلی براند — بزد کوس در سمت کیلی براند

۴۸۲۶ بہ نزدیک کیلی میانِ دو آب — مقامے گزیدہ شہ کامیاب

۴۸۲۷ بیک سوئے آب و دگر سوئے خار — میاں لشکرِ خسروِ کامگار

۴۸۲۸ گرفتہ یکے قلبگاہے سرہ — پس از میمنہ گشتہ تا میسرہ[*2]

۴۸۲۹ نظر کردہ افواج خود را تمام — تعیں کردہ ہر صفدرے را مقام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۸۳۰ بقلب سپه خود شه کامگار — چو شیران به بیشه گرفته قرار

۴۸۳۱ ظفر خان یل را بفرمود شاه — که باشد سوئے دست راست سپاه

۴۸۳۲ بر دنامزد گردد آرائے هند — گروهے کر ازان ابنائے هند

۴۸۳۳ سوئے دست چپ خان نصرت لقب — چه فرسنگ کرده زمین را ادب

۴۸۳۴ الغخان بپشتی آن کینه خواه — خروشان ستاده به فرمان شاه

۴۸۳۵ اگر خان مقدم شده با شکوه — ز رعبش بلرزید هر جا که کوه

۴۸۳۶ به پشتی هر صف گرازے دلیر — کمین کرده چون در ره صید شیر

۴۸۳۷ پس آنگه علمها بفرمان شاه — زمین دوز کرده سران سپاه

۴۸۳۸ همه کوهها کرده زنجیر پیچ — سپه گشته آنجا سکونت بسیچ

۴۸۳۹ بهر فوج دو بستگان پیل مست — تعین کرده آن خسرو* چیره دست

۴۸۴۰ ازان ژنده پیلان شرزه شکار — که کس بر نگوید درین کارزار

۴۸۴۱ بفرمود پس شاه والا تبار — شده پیش هر صف یکے کوهسار

۴۸۴۲ کس از سرفرازان نجنبد ز جائے — مگر هم به فرمان فرمان روائے

۴۸۴۳ دگر خود کسے بگذرد زین سخن — سر خود نه بیند به پهلوئے تن

۴۸۴۴ وزان سو سپاه مغل صف به صف — بیاراسته فوجها هر طرف

۴۸۴۵ همان خواجه قتلغ بقلب اندرون — پئے افسرده با صد قرار و سکون

۴۸۴۶ F.149 همان هجلک او را شده میسره — ابا چند سر لشکران سره

۴۸۴۷ تمر بوغه کو داد ر شاه بود — سوئے میمنه ایستادی نمود

۴۸۴۸ بیک مرغزار ایستاده دو شیر — ز هر سو بشوریده مرد دلیر

۴۸۴۹ یکے قطع* کرده بشش ماه راه — کشیده به ملکے ز ملکے سپاه

۴۸۵۰ دوم فخر شاهان همت پرست — چو شیران به پیچیده با پیل مست

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۸۵۱ بکین خواہیِ لشکر و بوم خویش — عدو را دو فرسنگ آمد بہ پیش
۴۸۵۲ نظر داشتہ آسمان و زمین — بعزمِ تماشا دران دشت کین
۴۸۵۳ کہ بازیگر دہر بار دگر — چہ بازی نماید دران بوم و بر
۴۸۵۴ چو آن ہر دو موکب ز قلب و جناح — شد آراستہ چون چمن در صباح
۴۸۵۵ وزان پس چہار ایلچی* تیزہوش — ہمہ آہنین جنگ و پولاد پوش
۴۸۵۶ فرستاد شاہ مغل سوئے شاہ — بگفتا کہ اے شاہ دریا سپاہ
۴۸۵۷ عجب لشکرا یدر بیاراستی — عجب ترکہ با ما دغا خواستی
۴۸۵۸ ندارد کسے یاد اندر جہاں — چنین شاہ و لشکر بہ ہندوستاں
۴۸۵۹ گماں می برم اے شہِ نامور — کز آل کیانی بدین کرّ و فر
۴۸۶۰ چنین آید از خسروانِ دلیر — کہ باشند در بیشۂ خود چو شیر
۴۸۶۱ اگر شرزہ آید دراں مرغزار — نتابند ہرگز سر از کارزار
۴۸۶۲ یکے حملہ بر قصد او آورند* — بہ مقدار مقدور نامے برند
۴۸۶۳ کنوں از تو مارا یکے آرزوست — دل ما ازیں باب در جستجوست
۴۸۶۴ کہ چنداست دریں ملک جندہ سوار — کیانند سوئے یمین و یسار
۴۸۶۵ ہماں چہار ایلچیٔ ما را بگوے — کہ باشند یک لحظہ در جستجوے
۴۸۶۶ بگردند و بینند لشکر تمام — ہمہ سرکشانرا بپرسند نام
۴۸۶۷ وزاں پس بریں سوئے گردند باز — ہمیں است عزم شہِ سرفراز
۴۸۶۸ چو شاہِ جواں بخت و رستم نبرد — شنید ایں حکایت ازاں چہار مرد
۴۸۶۹ بفرمود تا ایلچیانِ مغل — شمارند از نیزہ و تا دہل
۴۸۷۰ بگردند اطراف لشکر تمام — سراسر سرانرا بپرسند نام
۴۸۷۱ کسے کو بدیشاں رساند گزند — بگردد جدا جملہ بندش ز بند
۴۸۷۲ ستادہ سرانِ سپہ از دو سو — سراسر کشیدہ سر ہا رو برو

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۸۷۳ یکی سرفرازی ز چنداں سپاه — نجنبیده از جا به فرمانِ شاه
۴۸۷۴ هماں الجیانِ مغل یکسره — بدیدند چوں میمنه میسره
۴۸۷۵ سوی لشکرِ خویش گشتند باز — گرازاں چو هنگامِ مستی گراز
۴۸۷۶ دراں تجربه هر چه آید به پیش — سراسر ببردند بر شاهِ خویش
۴۸۷۷ وزاں سو بر آمد ز هر سو خروش — در آمد از آں شور خونها به جوش
۴۸۷۸ زده مهره و طاس و چنگِ مغل — دریں سوی شه باد و کوس و دهل
۴۸۷۹ یکی حمله آورد خاں دلیر — که بود است پورِ ظفر خانِ شیر
۴۸۸۰ ازاں حمله یکسر چناں راندشاں — که مقدورِ پیکار کم ماندشاں
۴۸۸۱ تمر چوں نظر کرد آں چیرگی — گذر کرد در چشمِ او تیرگی
۴۸۸۲ شنیدم همی خواست کز بیمِ خاں — گذارد زمین و بتابد عناں

در ذکر مصاف کیلی گوید

۴۸۸۳ بدنبالِ او خانِ آفاق گیر — همی کرد طوفاں ز بارانِ تیر
۴۸۸۴ F.150 دراں حال هوئی ز فوجِ مغل — برآمد که شد محو بانگِ دهل
۴۸۸۵ هماں هجلک از جانبِ میسره — بفوجِ ظفر خاں بزد یکسره
۴۸۸۶ ظفر خاں سپر در بناگوش بست — ابا چند جنگ آورِ چیره دست
۴۸۸۷ بپیچید آں خانِ اقلیم گیر — مغل را بجا داشت از زخمِ تیر
۴۸۸۸ مغل چوں شد از چیرگی پیشتر — بدل گفت آں خانِ فیروز فر
۴۸۸۹ که فوجِ مغل چیره شد صف به صف — در آمد به پیکار از هر طرف
۴۸۹۰ نماند اندریں حرب کو فرصتی — هنوزم نیامد ز شه رخصتی
۴۸۹۱ کنوں نیست مقدورِ مردانِ کار — که باشند بر گفتهٔ شهریار
۴۸۹۲ بگفت این و خنجر کشید از نیام — برانگیخت یکرانِ گیتی خرام
۴۸۹۳ یکی حمله آورد خاں دلیر — که شد دشمنِ چیره از جنگ سیر
۴۸۹۴ چو هجلک چنیں چیره دستی بدید — عناں را سوی لشکرِ خود کشید

۴۸۹۵	بدنبال او خان حمله گرا	همی رفت و میگشت پس مانده را
۴۸۹۶	مغل را به تخصیص شد میسره	چو بر قلب کافر زد و بشکست یکسره
۴۸۹۷	شنیدم کز آن حمله های درشت	سپاه مغل جمله بنمود* [2] پشت
۴۸۹۸	ز بند مغل هم به اقبال خان	برسته اسیران هندوستان
۴۸۹۹	دوانید چون چند فرسنگ شان	به پیچید در قلب گاهی عنان
۴۹۰۰	چپ و راست خود کرده آنگه نگاه	تنک دید با رایت خود سپاه
۴۹۰۱	نهانی بدل گفت آن خان راد	نباید کند خویش را خصم یاد
۴۹۰۲	بگردد ز هر سو یکی فوج باز	بیارد به افواج ما ترک تاز
۴۹۰۳	مبادا ز تاثیر چشم حسد	فره کرده جنگی گزندی رسد
۴۹۰۴	بگفت این و بند قبا تنگ کرد	سوی لشکر خویش آهنگ کرد
۴۹۰۵	همی آمد آن خان گردن فراز	فره کرده جنگی همی گشت باز
۴۹۰۶	یکی* فوجی از کافران کهن	کمین کرده بد در یکی غار بن
۴۹۰۷	که چون لشکر هندوان بشکنیم	علمهای شان را به خاک افگنیم
۴۹۰۸	گریزان سوی شهر خود سر نهند	سراسیمه چون سر بباید رنهند
۴۹۰۹	بر آریم ما زین کمین گاه سر	بگیریم و بندیم شان بی خطر
۴۹۱۰	شنیدم سوار مغل ده هزار	سر شان شده ترغی خاکسار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۱۱ کمین کرده اندر رهِ تخت گاه — گریزندگاں را گرفتند راه
۴۹۱۲ چو بشکست فوجِ مغل صف بصف — گریزاں نهادند سر هر طرف
۴۹۱۳ گروہے کہ اندر کمین بوده اند — کمر بستہ بر سازِ کیں بوده اند
۴۹۱۴ شنیدند چوں حالِ افواجِ خویش — رمیدند از بیمِ تاراجِ خویش
۴۹۱۵ نهادند سر سوئے صحرا و دشت — ظفر خاں شنیدم کہ چوں باز گشت
۴۹۱۶ دراں دشت خونخوار افتاده بود — کہ بهرِ غزا مادرش زاده بود
۴۹۱۷ هماں کافرانِ غریقِ غرور — بدیدند گردے بر آمد ز دور
۴۹۱۸ پس آنگہ یکے فوج ازاں تیره گرد — پدید آمده مستعدِ نبرد
۴۹۱۹ خراشنده پیشش یکے فوجِ پیل — زمیں را سرے کوفتہ تا دو میل
۴۹۲۰ شنیدم کہ بر خاں پس از کارزار — نہ بد مانده کس جز سوارے هزار

شهادت یافتن ظفر خاں علیہ الرحمة والغفراں *[1]

۴۹۲۱ | E.151 ظفر خاں چو فوجِ ملاعیں بدید — بگفت آبدار و عناں بر کشید
۴۹۲۲ طلب کرد مردانِ چالاک را — دُلے داد گردانِ بے باک را
۴۹۲۳ چو عثمانِ آخر بکِ سرفراز — چو عثماں یغاں سالخورده گراز
۴۹۲۴ علی شاه رانا کہ بر پشتِ پیل — برانده ز خونِ مغل رودِ نیل
۴۹۲۵ دگر سرفرازانِ چابک سوار — کہ بودند با خانِ شرزه شکار
۴۹۲۶ بدیشاں بگفت اے سرانِ سپاه — چہ تدبیر باید دریں حربگاه
۴۹۲۷ ازیں فوجِ کافر اگر بگذریم — چہ رو پیشِ صفدارِ عالم بریم
۴۹۲۸ ور آید و ننگ پیچیم در کارزار — کجا یک هزار و کجا ده هزار
۴۹۲۹ عجب کارہا را بہ پیش آمده است — دو گرگ از پس و پیش میش آمده است

لفظ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۳۰	در عطف خیرے نہ در کارزار	کنیم انچہ گویند مردان کار
۴۹۳۱	گروہے ز اصحاب آن انجمن	بگفتند کاے خان فرخندہ فن
۴۹۳۲	شکستی سراسر مغل را سپاہ	ز ماہی رسید ایں خبر تا بہ ماہ
۴۹۳۳	کنوں عطف ستایاں تراز کارزار	کہ شہ را براہت دو چشم است چار
۴۹۳۴	چو زاں قوم بشنید خاں ایں سخن	خروشید و جوشید چوں اہرمن
۴۹۳۵	بگفتا کہ اے قوم آشفتہ راے	ندانید فرقے ز سر تا بپاے
۴۹۳۶	ہمہ حال چوں جاں بباید سپرد	بباید نمودن یکے دست برد
۴۹۳۷	من امروز ایدر چو نام آوراں	کنم ختم در ملک ہندوستاں
۴۹۳۸	دہم جنگے ایدر کہ در روزگار	بماند بشہنامہا یادگار
۴۹۳۹	گرازے کہ با ما دریں وقت تنگ	وفاے نماید بہنگام جنگ
۴۹۴۰	ہمو ہست ہمراہ اہل غزا	بود نقش نامش بہ مہر و وفا
۴۹۴۱	گروہے کہ دارند بر عطف راے	نہ بستہ است شانرا کسے دست و پاے
۴۹۴۲	سپہ تا نگرد است بر جنگ ساز	سلامت ہمیں دم بگردند باز
۴۹۴۳	سراں چونکہ ایں قصہ از لفظ خاں	شنیدند گفتند در یک زباں
۴۹۴۴	کہ تا جاں بود جاں سپاری کنیم	بہ پیشت سر خود بخاک افگنیم
۴۹۴۵	بفرمان خان جملہ راضی شویم	اگر خاں فرستد در آتش رویم
۴۹۴۶	چو خاں دید با او سراں سپاہ	ببستند عہدی دراں غول گاہ
۴۹۴۷	بفرمود تا طبل جنگی زنند	نشانہ زمیں دوز یکسر کنند
۴۹۴۸	ہماں مرد شیر افگن خاں براد	بقلب سپہ خود چو مرداں ستاد
۴۹۴۹	دو عثمان کو بد ہر یکے اختیار	یکے در یمیں شد یکے در یسار
۴۹۵۰	علی شاہ رانہ ابا فوج پیل	مقدم شدہ اندراں قال و قیل
۴۹۵۱	وزاں سوے ترغی در آمد شتاب	ابا سرفرازان ثابت رکاب
۴۹۵۲	سواران ہندی چو اندک بدبد	یکے دائرہ گرد شاں برکشید
۴۹۵۳	سپاہ ظفر خاں چو یک لالہ زار	بگردش مغل ہمچو پرچین خار
۴۹۵۴	چو خاں دید ہر چار جانب مغل	چو پیرامن گرد بنے دور غل

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۵۵ برانگیخت آنگه ظفر خان هیون — همی ریخت از دشمنان جوی خون
۴۹۵۶ ز باران تیران سر سرکشان — یکی رخنه انداخت در قلب شان
۴۹۵۷ چو زان قلب آماج داری گذشت — سوی میسره شان سبک بازگشت
۴۹۵۸ از ان رفتن و آمدن خان یل — دو فوج مغل را فگنده خلل
۴۹۵۹ وزان پس یکی لحظه فرصت نداد — دگر باره در فوج ایشان فتاد
۴۹۶۰ مغل را صف میمنه برگرفت — فلک مانده زان چیرگی در شگفت
۴۹۶۱ همان ژنده پیلان پولادپوش — برآورده هردم ز مستی خروش
۴۹۶۲ ز هر حمله کاورد آن شیر نر — سپاه مغل شد بسی بی سپر
۴۹۶۳ بهر سو که برگرد بشکست شان — همی کشت وی خست وی بست شان
۴۹۶۴ مغل کشته شد بیش از ده هزار — ز شمشیر خان ملاعین شکار
۴۹۶۵ سوار دویست مانده بر خان راد — دگر حمله بر حمله سر نهاد
۴۹۶۶ چو ترغی چنان چیره دستی بدید — زبان ملامت به یاران کشید
۴۹۶۷ سران سپاه مغل را بگفت — به تندی حدیثی که کس کم شنفت
۴۹۶۸ همی گفت کای زمره سست پای — بجز در غنیمت ندارید رای
۴۹۶۹ نیاید ز غارتگران کارزار — همه عاجز آیند هنگام کار
۴۹۷۰ سواری صد از ملک هندوستان — فتاده میان سپاهی گران
۴۹۷۱ بهر سو که رخ کرد تاراج کرد — ز افواج آینه برآورد گرد
۴۹۷۲ سبی را گرفت و سبی را بکشت — ندیده ز افواج ما جز که پشت
۴۹۷۳ برین نوع ای سست پایان خام — مگر گشته گردیداید ز نام
۴۹۷۴ چو لشکر ز ترغی بسی ناسزا — شنیدند گشتند حمله گرا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۷۵	تمامی بیکبارگی هو زدند	بسے مهره و طاس هر سو زدند
۴۹۷۶	ز هر سوے خود را بکردند یاد	همه خاکساراں نشسته بباد
۴۹۷۷	یکے حلقه کردند برگرد خاں	چو برگرد مه فوج سیارگاں
۴۹۷۸	وزاں پس ز هر سو بر آشوفتند	بیکبارگی جمله بر کوفتند
۴۹۷۹	درآمد سوارے مغل هر طرف	صف هند شد چوں به میداں هدف
۴۹۸۰	ز ملنے سپرها کشیده برو	هراسے بجز زند ازاں هائے هو
۴۹۸۱	به ترکش یکے تیر تا داشتند	مغل را چو بازیچه پنداشتند
۴۹۸۲	دو سه بار فوج مغل را به تیر	بزدند بیستر دراں دار و گیر
۴۹۸۳	هم آخر چو تیرے به ترکش نماند	گریزے به شیران سرکش نماند
۴۹۸۴	گرفتند مرتید گر را کنار	دو داعے بکردند بر روزگار
۴۹۸۵	بگفتند تکبیر و بر کوفتند	مغل را به شمشیر سر کوفتند
۴۹۸۶	ظفر خاں هماں سرکش نامدار	بسے تیغها زد دراں کارزار
۴۹۸۷	هم آخر یکے تیر جوشن شگاف	که بر جست از شست تقدیر صاف
۴۹۸۸	هماں تیر در سینهٔ خاں رسید	زره دوخت سر سوے دیگر کشید
۴۹۸۹	چو شد مست زخم آں سرافراز مرد	به غلطید از رخش گیتی نورد
۴۹۹۰	بیفتاد بر خاک ازاں بادپائے	بر آمد ز گیتی یکے هائے هائے
۴۹۹۱	ز مرگش زمیں خاک بر سر فگند	فلک قرطهٔ نیل در سر فگند
۴۹۹۲	چو در فوج هندوستاں سر نماند	ز هر سو مغل سوے شاں رخش راند
۴۹۹۳	دو صد شست بر هر تهنا گشاد	دو صد تیغ بر هر سر ره فتاد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۹۴ ۴:۱۵۳	شنیدم یکے زاں فراواں سوار	نیامد بروں زنده زاں کارزار
۴۹۹۵	ز فیلان صفدر دراں جنگ جا	بیفتاد سی پیل حمله گرا
۴۹۹۶	شنیدم مغل چوں دراں حربگاه	طلب کرد سرہائی اہل سپاه
۴۹۹۷	تن خان صفدار دریافتند	بریدند سر سینه بشگافتند
۴۹۹۸	کشیدند از سینهٔ خاں جگر	بربود موسے برآورده سر
۴۹۹۹	دو سه پیل را ترغی بدسگال	کشیده ز خرطوم تا دم دوال
۵۰۰۰	همیں وهماں هر دو بر شاه خویش	بتحفه ببرد آں سگ فتنه کیش
۵۰۰۱	چو بشنید صفدر از هندوستاں	که رستم سفر کرد ازیں هفتخواں
۵۰۰۲	ز مرگش بسے کرد حسرت و فسوس	دگر روز هنگام بانگ خروس
۵۰۰۳	سراں سپه پیش شاه آمدند	چو سیاره برگرد ماه آمدند
۵۰۰۴	بگفتند بعد از دعا یک زباں	که اے شاه هیموں فن کامراں
۵۰۰۵	ترا داد حق ملک و تدبیر رائے	ضمیرت بهر باب مشکل کشاۓ
۵۰۰۶	ز مرگ ظفر خان رستم نژاد	سپاه ترا سر بسر دل فتاد
۵۰۰۷	سپاه مغل چیره شد باز گشت	بر آهنگ پیکار دمساز گشت
۵۰۰۸	ببیند اگر مصلحت شهریار	نیاید برون در پناه حصار
۵۰۰۹	دهد بعد ازیں جنگ در تختگاه	که لشکر قوی دل بود در پناه
۵۰۱۰	چو ایں قصه بشنید شاه از سراں	بگفتا که اے تمام سرلشکراں
۵۰۱۱	شهاں را نشاید که در ترک و تاز	زمیں را گرفته گذارند باز
۵۰۱۲	اگر دی گروهے که خود لائے بود	ز فرمان ما گشت و عجلت نمود
۵۰۱۳	به کیفر رسانید شاں را قضا	ازیں نقطه بگذر مضی ما مضی
۵۰۱۴	کنوں باد آیجا و فوج مغل	دگر بانگ کوس و خروش دهل
۵۰۱۵	سپاهم اگر سر به سستی نهد	مرا یاری اندر دعا کم دهد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۱۶ بیک تن منم صد هزاران سپاه — مرا رستمی دان تو در حربگاه

۵۰۱۷ گر آرد به من زور هر سو خطر — از اینجا نه جنبم بجز پیشتر

۵۰۱۸ همان لحظه پیکی بیامد شتاب — ثنا خواند پس گفت ای کامیاب

۵۰۱۹ سپاه مغل سربسر بازگشت — همی آید اینک ز اطراف دشت

۵۰۲۰ در اثنای این قصه گردی بخاست — چه از جانب چپ چه از سوی راست

۵۰۲۱ چو صف ملاعین نمودار گرد — صف هند شد ساخته بر نبرد

۵۰۲۲ همان تعبیه کان بروز نخست — بکردند بار دگر شد درست

۵۰۲۳ شد افواج آراسته هر دو سوی — ستادند گردنکشان رو بروی

۵۰۲۴ شه هند جای ظفر خان نیو — فرستاد اکرخان کشور خدیو

۵۰۲۵ وزان سوی ترغی مقدم شده — ز فوج فراوان مغل کم شده

۵۰۲۶ دو لشکر ستاده بدشت نبرد — بجوش آمده خون هر شیر مرد

۵۰۲۷ ز هر سوی مردان پرخاشگر — بسوی حریفان نهاده نظر

۵۰۲۸ همه سرکشان مانده در انتظار — که کی در رسد ساعت کارزار

۵۰۲۹ سوی یکدگر چشم بگماشته — نظر بر رخ یکدگر داشته

۵۰۳۰ دران روز از اوّل صبحگاه — ستادند تا شام هر دو سپاه

۵۰۳۱ چو شب شد سپاه مغل بازگشت — گروهی دد از حد کیلی گذشت

۵۰۳۲ F:154 دگر روز کز دامن آسمان — فرو ریخت زر شاه سیارگان

۵۰۳۳ سپاه مغل باز شد آشکار — شه هند هم گرد لشکر سوار

[illegible] کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۳۴ ستادند یارِ دگر رو بروی — کسے کم درآویخت از ہر دو سوے[1]

۵۰۳۵ چو شب شد ملاعین بگشتند باز — گرفتند در پیش راہے[2] دراز

۵۰۳۶ بگرداند آہنگ اقلیم خویش — شباشب برفتند دہ میل پیش

۵۰۳۷ چو بشنید صفدار ہندوستاں — کہ بادِ خزاں رفت ازیں بوستاں

۵۰۳۸ بدل گفت کاں قومِ ناپاک دیں — سگانند ہنگامِ پیکار کیں

۵۰۳۹ نرفتند شیرانِ تمرزہ شکار — بدنبالِ سگ خاصہ وقتِ فرار

۵۰۴۰ دگر آنکہ شوم است دیدارِ شاں — نہ بیند خردمند رخسارِ شاں

۵۰۴۱ فتوحے نہ بینم ازیں بیشتر — کہ ہرگز رخِ شاں نہ بینم دگر

۵۰۴۲ وزاں پس بسے گفت شکرِ خدای — سوی شہرِ خود شد عزیمت[3] گرای

۵۰۴۳ بہ شہر آمد و کرد شادی[4] بسے — ز عشرت شگفتہ دلِ ہر کسے

۵۰۴۴ ہمہ شہر زاں خرمی گشت شاد — کسے مردگاں را نمی کرد یاد

۵۰۴۵ چنیں ست آئینِ اہلِ زماں — بود ہر کس از عیبِ خود شادماں

۵۰۴۶ اگر صد برادر بہ میرد بہ پیش — چناں کس نگرید کہ از دردِ خویش

۵۰۴۷ اگر خود جہاں جملہ خرّم بود — دلِ خستہ را خرّمی کم بود

۵۰۴۸ دلے کم بسوزد ز مرگِ پدر — بر آں گونہ گر یک شبہ دردِ سر

۵۰۴۹ عزیزے کہ از دیدہ افتاد دور — نیارد کسش یاد تا نفخِ صور

۵۰۵۰ مگر آنکہ گوید حکایت کسے — سخن اندر آں قصہ افتد بسے

۵۰۵۱ دراں قصہ ناگاہ یادش کنند — طفیلِ حکایت نفیرے زنند

۵۰۵۲ ہماں لحظہ از یادِ او بگذرند — سرِ قصہ را باز یاد آورند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۵۳ درین قصه عالم تمامے درست ‌ ‌ ولے مذهب عاشقاں دیگراست

۵۰۵۴ حکایت نگویند بے نام دوست ‌ ‌ زباں کم کشایند بے کام دوست

۵۰۵۵ چناں مست باشند هر صبح و شام ‌ ‌ که فارق نباشند در صبح و شام

۵۰۵۶ دگر یکدم آیند ناگه بهوش ‌ ‌ بگویند هر لحظه با صد خروش

۵۰۵۷ بیا ساقیا عقل ما کن خراب ‌ ‌ یکے جرعه در جام کن زاں شراب

۵۰۵۸ که بروی بود دست مے گر حرام ‌ ‌ ازاں جرعه جانها بیرزد مدام

عزیمت کردن الغخاں در تهنبور و فیروزی یافتن او

۵۰۵۹ ز تشویش کافر شد روزگار ‌ ‌ چو شد فارغ از فضل پروردگار

۵۰۶۰ بگفتا که هر کس باقطاع خویش ‌ ‌ براند با خیل و اتباع خویش

۵۰۶۱ الغخاں به جهاین چو لشکر کشید ‌ ‌ که شهر نوش گشت نامش سیدید

۵۰۶۲ همی تاخت اطراف آں مرز و بوم ‌ ‌ همی داد مر ماکیاں جائے بوم

۵۰۶۳ چو بشنید کاں هر دو غدار مرد ‌ ‌ که با او به گجرات عذرے بکرد

۵۰۶۴ بپیوست هر دو برائے همیر ‌ ‌ همی باشند آنجا سکونت پذیر

۵۰۶۵ الغخاں درین در کا همت ببست ‌ ‌ که زود آیداں هر دو دشمن بدست

۵۰۶۶ فرستاد پیکے به رائے همیر ‌ ‌ بدستش یکے قصهٔ دلپذیر

نامه فرستادن الغخاں بر رائے همیر و مشورت کردن همیر با وزیران خویش

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

یکے خط بران ہندوئے نامدار	نبشته پس از نام پروردگار	٥٠٦٧ F.155
تو ما را یکے ہستی از دوستاں	کہ اے سروران ہندوستاں	٥٠٦٨
چرا دشمن دوست را پروری	چرا باشد از دوستی بگذری	٥٠٦٩
کہ جاے بکنند در راہ من	شنیدم کہ آں ہر دو بدخواہ من	٥٠٧٠
کہ ہستند غدار بلغاک جو	قمیزی محمد شه و کابهرد	٥٠٧١
مقیم اند در خدمت او ہنوز	خزیدند برراے کشور فروز	٥٠٧٢
ہم آخر نہ کردند با من وفا	ز نامم گرفتند نشو و نما	٥٠٧٣
کہ ہموارہ زنہار خواری کنند	ترا کے چنیں قوم یاری کنند	٥٠٧٤
کہ شد مہر و کیں ضد ہم بوستی	بکش دشمناں را اگر دوستی	٥٠٧٥
بباید شوی ساختہ بہر جنگ	دگر خود دریں کار کردی درنگ	٥٠٧٦
طلب کرد ہر جا کہ دانا مشیر	چو ایں قصہ خواندند پیش ہمیر	٥٠٧٧
بکرد و طلب کرد تدبیر کار	ہمیں راز برراے شاں آشکار	٥٠٧٨
بگفتند کاے راے فرخندہ راے	مشیران او بعد مدح و دعاے	٥٠٧٩
کہ امروز گیتی بہ فرمان شاں ست	تو دانی کہ با ترک کینہ زیاں ست	٥٠٨٠
بترکاں مخالف مشو تا تواں	گرت ہست مطلوب از خانماں	٥٠٨١
کہ کردند با اہل نعمت جفا	بدہ آں دو مرد ستمگار را	٥٠٨٢
بود فتنہ انگیز و آفت نماے	جز ایں راے اے راے فرخندہ راے	٥٠٨٣
بگفتا کہ نپسندد ایں راے مرد	ہمیر ایں حکایت چو در گوش کرد	٥٠٨٤
نیاید بر ایشاں فلک نیز دست	گروہے کہ در سایۂ من نشست	٥٠٨٥

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۸۶	اگر ہر کجا ترک پیدا شود	بقصدم دریں حصن یکجا شود
۵۰۸۷	یقیں تا بجنبید رگے در تنم	پناہندگاں را معونت کنم
۵۰۸۸	وگر خود دل خود بہ سستی نہم	پناہندہ را دست دشمن دہم
۵۰۸۹	بزشتی برم نام ازیں روزگار	کہ خوانند مرا بعد ازیں ہر دیار

جواب نامہ ہنستن رائے ہمیر برالغخاں

۵۰۹۰	وزاں پس بگفتا کہ ہندی دبیر	یکے نقش دیباز ند بر حریر
۵۰۹۱	نویسد پس از نام یزدان پاک	حدیثے برائے سرور خشمناک
۵۰۹۲	کہ خانا مرا نیست کیں با کسے	گرم مال فزوں ست ولشکر بسے
۵۰۹۳	ولیکن دو سہ ترک از بیم جاں	پناہندہ آمد بدار الاماں
۵۰۹۴	چہ گوید دریں باب خان کریم	تواں داد شاں را بہ دست غریم
۵۰۹۵	چنیں سستی از خط ہمت بر دنست	گذر زیں حکایت کہ ناخوش فزدنست
۵۰۹۶	دگر خود خصومت کنی زیں جواب	بہ ہندی کشی لشکر آید بشتاب
۵۰۹۷	مرا ہم سپاہ ست بروں از شمار	دگر برتر از چرخ دارم حصار
۵۰۹۸	بیاز ودا گر رائے داری بہ جنگ	نشاید دریں باب کردن درنگ
۵۰۹۹	چو پیش الغخاں دبیران ہند	بخواندند آں نامۂ ناپسند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ذکر محصر کردن الغخان رنتهنبور را

۵۱۰۰ بفرمود خان تا تبیره زنند — سران سپه ساز لشکر کنند

۵۱۰۱ یکایک برون آمد از شهر نو — به فرمود با رهبر پیش رو

۵۱۰۲ براند در جانب رنتهنبور — رسانید گرد از ثری تا به ثور

۱۵۲ب ۵۱۰۳ شتابان همی راند آن سرفراز — چو در بیشه شیر کهنه گراز

۵۱۰۴ چو لشکر درآمد به نزد حصار — بزد خیمه در دامن کوهسار

۵۱۰۵ یکی کوه دیدند عالی نشان — که تیغش شده همسر آسمان

۵۱۰۶ پرنده چو بالای او بگذرد — روان نسر طایر در او بشکرد

۵۱۰۷ چو مرغی باو جنبش دمی بر زند — برو چنگ نسرین یکسر زند

۵۱۰۸ سپه ماند در زیر آن خاره سنگ — نه در راه آویزنی روی جنگ

۵۱۰۹ چو بگذشت ازین ماجرا چند گاه — نوندی دوانید خان سوی شاه

۵۱۱۰ بشه داد آگاهی از حال خویش — که گرگ از پس و چاهم آمد به پیش

۵۱۱۱ دگر باز گردم ز زیر حصار — بدرگاه خسرو شوم شرمسار

۵۱۱۲ دگر مانم ایدر دگر یک دو ماه — همی جمع گردد ز هندو سپاه

۵۱۱۳ بباید به غفلت شبی خون زنند — چنین لشکر چیره را بشکنند

۵۱۱۴ نه بینم گریزی درین کاردار — مگر آنچه فرمان دهد شهریار

عزیمت سلطان علاءالدین به قصد رنتهنبور و فیروزی یافتن

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۱۱۵	الاغ الغخاں چو بر شه رسید	شه احوال از وی سراسر شنید
۵۱۱۶	بگفتا که طبل عزیمت زنند	یکے بارگاهے بتلپت زنند
۵۱۱۷	شنیدم خود آں شاه روشن ضمیر	بزد خیمه بیروں بقصد همیر
۵۱۱۸	ز تلپت دگر روز لشکر براند	جہاں در رکابش سراسر براند
۵۱۱۹	همی رفت تا سر بجهاین کشید	الغخاں بپابوسی شه در رسید
۵۱۲۰	یکے مرحله کرد پابوس شاه	خبر داد شه را ز حال سپاه
۵۱۲۱	همان خان نصرت یل چیره مرد	رواں شد ز عالم بر دی نبرد
۵۱۲۲	اگر همراں وقت در روز جنگ	فتادند چندے سراں بی درنگ
۵۱۲۳	دگر روز خسرو بقصد دار و گیر	سپه راند بر قصد حصن همیر
۵۱۲۴	سپه خیمه زد گرد گرد حصار	همی گرد هر روز و شب کارزار
۵۱۲۵	نهادند سر سوئے غضباں بسے	آ لنگے تعیں گشته بر هر کسے
۵۱۲۶	ببسته بهر سوئے گرگج بلند	رسانیده هر کنگرے را گزند
۵۱۲۷	همان رائے هندو همیر دلیر	بپیچیده در بیشهٔ خود چو شیر
۵۱۲۸	هر آں حیله کز ترک شد آشکار	بتدبیر نقضش بدے هوشیار
۵۱۲۹	اگر دست بر خندقے داشتند	بچوب و بخاشاکش انباشتند
۵۱۳۰	همی هندواں آتش افروختند	همان شب به نقضش همی سوختند
۵۱۳۱	ز غضباں اگر رفت سنگے دروں	گراں تر ازاں سنگے آید بروں
۵۱۳۲	شنیدم سرافراز عالم فزوں	فرستاد بر وی فریب و فسوں
۵۱۳۳	که نوسنگے سر اندر اطاعت نهند	به شه جزیهٔ با عزیاں دهند
۵۱۳۴	بیک لحظه آں هندوی سخت سر	بفرمان خسرو ببسته کمر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۱۳۵ به یک سال کامل دران روزگار | نیفتاد نقصانی اندر حصار

۵۱۳۶ وزان پس سرافراز فیروزمند | رهی یافت بر فتح حصن بلند

۵۱۳۷ یکی حیله انگیخت شاه جهان | که عاجز شده برای از دفع آن

۵۱۳۸ بفرمود تا اهل لشکر تمام | ز دلق کهن جامه و چرم خام

۵۱۳۹ F.۱۵۷ خریطه بدوزند در گل کنند | بیک خندقی روز و شب افگنند

۵۱۴۰ چو پر گشت خندق یلان سپاه | همی جنگ کردند بیگاه و گاه

۵۱۴۱ بسی سر دران حصن پامال گشت | بهر جا بسی جوی خون می گذشت

۵۱۴۲ چو ره شد که لشکر رود بر حصار | ببستند ره هندوان از شرار

۵۱۴۳ بهر جا که بود است خاشاک و خس | تمامی به یکجای کردند و بس

۵۱۴۴ دران ره فگندند و آتش زدند | دو سه هفته زان حیله بی غم شدند

۵۱۴۵ هم آخر چو جای درست نماند | بحصن اندرون جز مشقت نماند

۵۱۴۶ معاش و علف سر بنقصان نهاد | سپه چیره شد جان هندو فتاد

۵۱۴۷ یکی جوهری کرد رای همیر | برآمد ز هر کنگره وز نفیر

۵۱۴۸ یکی آتشی در حرم بر فروخت | همه محرمان حرم را بسوخت

۵۱۴۹ نفایس تمامی در آتش فگند | همه خانمان کرد بر خود سپند

۵۱۵۰ پس آنگه سر خویش را کرد گل | بدان تا سرش چون ببرد اجل

۵۱۵۱ نگردد سرش دست آویز کس | نیابد کسی بر سرش دسترس

۵۱۵۲ طلب کرد اصحاب نادر ورا | وداعی همی کرد هر مرد را

۵۱۵۳ غریوی برآمد درون حصار | بنالید دیوار و در زار زار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۱۵۴	پس آنگه بیکبارگی برنشست	بیکبارگی از جهان رخت بست
۵۱۵۵	قمیزی محمد شه و کامجو	کمر بسته در پیش آن نامجو
۵۱۵۶	برون آمد از حصن رای همیر	ز لشکر برآمد ز هر سو نفیر
۵۱۵۷	دویدند از هر طرف سرکشان	همه ناچخ و رمح و خنجر کشان
۵۱۵۸	یکایک به هندو درآویختند	بسی خون شان را همی ریختند
۵۱۵۹	گروهی ز جان و جهان خاسته	پی مرگ خود را بیاراسته
۵۱۶۰	گروهی دگر بسته در کین کمر	بسالی فزون خورده خون جگر
۵۱۶۱	بسی خون دران حربگه ریختند	بسی خون یکدیگر آمیختند
۵۱۶۲	یکی را جدا گشته بندی ز بند	بدندان همی پوست بدخواه کند
۵۱۶۳	یکی در پی خصم بپرد دوان	یکی رانده بی پای تیغی روان
۵۱۶۴	یکی گشته در نزع حمله گرای	ز آشفتگی کرده در جنگ رای
۵۱۶۵	یکی خورده شمشیر پهلو شگاف	زده بر عدو ناوکی موشگاف
۵۱۶۶	نگردند کم تا دمی بود شان	خصومت کنان می سپردند جان
۵۱۶۷	هم آخر بیفتاد رای همیر	ز خیلش کسی زنده نامد اسیر
۵۱۶۸	همه جان سپردند در حربگاه	وزان پس براندند زانجا سپاه
۵۱۶۹	گرفتند آن قلعه را ناگرفت	علمهای اسلام بالا گرفت
۵۱۷۰	چو آن حصن بر دست ترکان فتاد	دل هندوان در غم جان فتاد
۵۱۷۱	بماتم نشستند رایان هند	ز غم گشته کشورکشایان هند
۵۱۷۲	شنیدم شهنشاه فیروزمند	چو مفتوح شد آن حصار بلند
۵۱۷۳	سوی شهر دلی عزیمت نمود	که جانش هواخواه آن شهر بود

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

دگر بلغاک حاجی مولا در غیبت سلطان علاؤ الدین در دھلے

۵۱۷۴	شنیدم کزاں پیش کاں شہریار	کند فتح آں بارۂ استوار
۵۱۷۵	بہ دہلی یکے فتنۂ زاد بود	در کینہ بر شاہ بکشاد بود
۵۱۷۶ F.158	ہماں چیرہ مولائے حاجی بنام	بہ دہلی یکے حرکت آورد خام
۵۱۷۷	مگر شحنۂ دیہ رتوک تود	یکے روز از انجاع بیعت نمود
۵۱۷۸	در آمد بہ شہر آں ستمگارہ مرد	گروہے ز آشفتگاں جمع کرد
۵۱۷۹	بصد غدر و غفلت بوقت زوال	بریدہ سر ترمذی کوتوال
۵۱۸۰	ہمہ کوتوالے برو گشتہ یار	برآوردہ شورے بہ شہر آشکار
۵۱۸۱	سیوم حصۂ شہر را ضبط کرد	برو یار شد چند کم مایہ مرد
۵۱۸۲	شنیدم گروہے ہواخواہ شاہ	بکردند موجود فوجے سپاہ
۵۱۸۳	بگشتند با او خصومت گرا	شکستند آں مرد بے مایہ را
۵۱۸۴	شکستہ چو از پیش لشکر گریخت	ہمی رفت خون دل از دیدہ ریخت
۵۱۸۵	گروہے کہ دنبال تبشتافتند	جہاں رفت کش باز کم یافتند
۵۱۸۶	ازاں پیش کو بشکند از سپاہ	بہ گفتند حالش بدرگاہ شاہ
۵۱۸۷	الغخاں بہ فرمانِ شاہ جہاں	ابا لشکرے شد بہ قصدش رواں
۵۱۸۸	خروشاں چو نزدیک دہلی رسید	شکست و فرارش ز ہر کس شنید
۵۱۸۹	بہ شہر آمد و خلق شوریدہ را	دل آورد از دادن دل عجب
۵۱۹۰	ہمہ خلق سوئے الغخاں شتافت	ہمہ شہر شوریدہ آرام یافت
۵۱۹۱	وزاں پس الغخاں ز دہلی براند	سوئے حضرت شاہ مرکب جہاند
۵۱۹۲	پس آنگہ چو کردند فتح حصار	الغخاں بہ حکم شہ کامگار
۵۱۹۳	وزاں کشور نغز نو گیر ماند	شہنشہ سوئے شہر مرکب جہاند

۵۱۹۴ شنیدم چو شه سر به حضرت کشید — زبلغاک حاجی دلش می کفید

۵۱۹۵ چو بودش درونش پر از خشم و قهر — بزد خیمهٔ هم به بیرون شهر

۵۱۹۶ همی بود روزے دہ با گداز — وزاں جا دگر روز شد عزم ساز

۵۱۹۷ شنیدم که ماہے یکے شهریار — همی کرد در حد اندری شکار

۵۱۹۸ دلش بود پر غصّه بر شهریاں — ازاں روئے آں خسروئے کامراں

۵۱۹۹ همی راند آں غصّه در صید گاه — چو بے صید شد سر بسر صید گاه

۵۲۰۰ وز آنجائے سر در تهاله نهاد — ره عرض بر اهل لشکر گشاد

۵۲۰۱ همی چید هر جا که مرد گزیں — همی کرد ادرا مواجب تعیں

۵۲۰۲ همی داد اسپے به میزان ناں — ابا ترکش و زین و برگستواں

۵۲۰۳ شد آں روز آغاز عرض سپاه — پس آنگه بریں ساں که گفتیم شاه

۵۲۰۴ سوئے شهر شد از تهاله رواں — پس از چند گه شاه صاحب قراں

۵۲۰۵ یکے روز زد خیمه بیرون شهر — کشیده پئے هندواں تیغ قهر

۵۲۰۶ بر آهنگ چتوّر لشکر کشید — بفرمانِ آں شاهِ اختر سعید

۵۲۰۷ به تلپت یکے بارگاہے زدند — بروں خیمه هر جا سپاہے زدند

عزیمت کردن سلطان علاؤالدّین به قصد چتوّر و فتنه انگیختن سلیمان شه در تلپت

۵۲۰۸ به تلپت چو شد چند روزی مقام — برآورد سر فتنهٔ لیک خام

۵۲۰۹ سلیماں شه آں پسرک خام کار — که بد زادهٔ داور شهریار

۵۲۱۰ شه از لطف کردش الغ خاں خطاب — یکے رائے ناخوش زد او ناصواب

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

5211 F.159	همان خان قتلغ برگشت یار	که هم داورش بود و هم غمگسار
5212	اباچند همدست و همراز خویش	رسیدند یک روز با ساز خویش
5213	لکدخان همان مرد خام دلیر	برآورده آوازهٔ شیر شیر
5214	درآمد دران بارگاه بلند	که بنشسته در وی شه هوشمند
5215	روان تیر در جانب شه گشاد	شه از تخت بر جامخانه فتاد
5216	بیک دستش اندک جراحت رسید	وزان زخم خونی بهرسو دوید
5217	دو سه تیر دیگر پس آیندگان	گشادند بر خسرو کامران
5218	چو شه داشت باقی حیاتی دگر	نیامد یکی تیرشان کارگر
5219	چو دیدند آن قوم ناداشت خوی	که شد کشته آن خسرو نامجوی
5220	همی بازگشتند ازان بارگاه	شنیدم که مردی ز خاصان شاه
5221	محمد مران مرد را بود نام	بگرد شهنشاه بودی مدام
5222	یکی ترک بود است اباجی بنام	بسی خورده در خوان خسرو طعام
5223	محمد به پشتش یکی تیر زد	تو گوئی که از شست تقدیر زد
5224	اباجی چو افتاد در پیش در	سلیمان شه واهل او سربسر
5225	ز بهر نشانی آن ترک و تاز	به قصد سر شه بگشتند باز
5226	شنیدم دو سه مرد هندوستان	بر شه ز ترغاک آمد دوان
5227	به سر پوشش کرده سر شاه را	بگفتند آن قوم بدخواه را
5228	که شه خفت از سر بدارید دست	بضبط ممالک درآرید دست
5229	چه باید سر کشته را برید	خصوص آنکه سرها بسی برکشید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۲۳۰ همان قوم غدّار وحشت گرای ‎ ‎ چو دیدند رفت از جهان کدخدای

۵۲۳۱ به غفلت گذشتند ازان جایگاه ‎ ‎ چو رفتند شان سر برآورد شاه

۵۲۳۲ گروهی که بودند پیرامنش ‎ ‎ نشستند بستند زخم تنش

۵۲۳۳ نشاندند شه را به یکبارگی ‎ ‎ برو یار شد جمله نظّارگی

۵۲۳۴ پس آنگاه در پیش انداختند ‎ ‎ خود شان سوی دشمنان تاختند

۵۲۳۵ بهر گام خلقی برو می فزود ‎ ‎ که هر یک مراد را هواخواه بود

۵۲۳۶ ضرورت کمر بست بهر نبرد ‎ ‎ سراسر صف پیل را پیش کرد

۵۲۳۷ سلیمان شه آن مرد ناپخته رای ‎ ‎ چو بشنید می آید آن کدخدای

۵۲۳۸ مقابل سوی شاه عالم ستاد ‎ ‎ همه خلق رخ سوی سلطان نهاد

۵۲۳۹ علی شه همان شحنهٔ پیلگاه ‎ ‎ کز اهل وفا بود آن نیک خواه

۵۲۴۰ بر آئین پیکار پیلان براند ‎ ‎ به پیش شه آمد ثنای بخواند

۵۲۴۱ همان خان قتلغ دران دار و گیر ‎ ‎ بدست یکی زنده آمد اسیر

۵۲۴۲ چو شه دید فرمود کان شخص عام ‎ ‎ بپیچید در جامخانه تمام

۵۲۴۳ پس آنگه بفرمود فرمان روا ‎ ‎ لگدمال کردن مران فتنه را

۵۲۴۴ اکرخان چو برگشتن بخت دید ‎ ‎ عنان را به عزم هزیمت کشید

۵۲۴۵ بقصد سرش گروهی که بشتافتند ‎ ‎ بیک آبگیرش دریا فتند

۵۲۴۶ گرفتند او را همانجا فرود ‎ ‎ سرش را بریدند بی گفت و گو

۵۲۴۷ پس آن سر کشیدند در پیش شاه ‎ ‎ چو شه دید آن سر برآورد آه

۵۲۴۸ بصد گریه گفت آنکه ای شهریار ‎ ‎ که این سر بسی داشتم در کنار

۵۲۴۹ هم آخر به قصد سرش بر شتافت ‎ ‎ که بد کرد با کس که کیفر نیافت

۵۲۵۰ بسی کرد خسرو ز مرگش فسوس ‎ ‎ دگر روز چون خاست بانگ خروس

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

F.1۰ ۵۲۵۱	شہنشہ سپہ را بہ چتوڑ راند	ز ہر سو پسے خون ہندو فشاند
۵۲۵۲	بچتوڑ چوں خیمہ زد شہریار	کہ دارد یکے سخت محکم حصار
۵۲۵۳	در و شش مہ سپہ گزیں بود رائے	مہے ہشت باشاہ قلعہ کشائے
۵۲۵۴	بہ پیچیدہ ماندہ فرود از حصار	ہمی کرد ہر روز و شب کارزار
۵۲۵۵	پس از ہشت مہ خواست از شہ اماں	بدادش اماں خسرو کامراں
۵۲۵۶	فرود آمد از حصن بوسید پا	بدو خلعتے داد فرماں روا
۵۲۵۷	پس آنگاہ شاہین شہزہ شکار	کہ بودے پسر خواندۂ شہریار
۵۲۵۸	ملک نامیش کردہ خسر و خطاب	غلامے گزیں بود آں کامیاب
۵۲۵۹	بفرمان خسرو بہ چتوڑ ماند	ز چتوڑ پس شہ سوئے شہر راند

بدگماں شدن سلطان علاؤالدّین درباب

الغخاں وزہر سپردن

۵۲۶۰	شنیدم سلیماں نشہ کامگار	چو افتاد در خرگہ شہریار
۵۲۶۱	غلامے از انجا زخاصان شاہ	بروں شد ازاں شور بگرفت راہ
۵۲۶۲	سیوم روز سر بر الغخاں کشید	بگوشش یکے نالہ نہاں کشید
۵۲۶۳	بگفتا سلیماں نشہ نابکار	یکے عذر آورد بر شہریار
۵۲۶۴	جدا کرد از تن سر شاہ راد	کلاہ کیاں بر سر خود نہاد
۵۲۶۵	الغخاں چو ایں حال ناخوش شنید	بزیر قبا پیرہن بر درید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۲۶۶	پس آنگاہ آں خانِ گردن فراز	نہانی بہ فرمود با اہلِ راز
۵۲۶۷	نہفتہ بدارند آیندہ را	دہند آب و نانش بگنجِ خدا
۵۲۶۸	وزاں پس سرانِ سپہ را بخواند	برایشاں نہانی ہمیں قصہ خواند
۵۲۶۹	شنیدم کہ ہم در کنایت بگفت	کہ من حاضرم گر شہنشاہ خفت
۵۲۷۰	منم سرو پیرائے بستانِ ملک	کسے نیست جز من سزاوارِ ملک
۵۲۷۱	اگر کوتوالے رود از حصار	نگہ دد خلل تا بود شہریار
۵۲۷۲	شنیدم مگر اندراں انجمن	کہ خاں گفت با حاضراں ایں سخن
۵۲۷۳	یکے بود حاضر ز خاصانِ شاہ	چو بشنید جست از خطر جانِ شاہ
۵۲۷۴	بشہ رفت و گفت ایں حکایت براز	کہ بشنید از خانِ گردن فراز
۵۲۷۵	چو ایں قصہ بشنید شاہِ جہاں	چناں بدگماں گشت در باب خاں
۵۲۷۶	بفرمود زہرش بہ ساغر نہند	نہانی یکے شربتش در دہند
۵۲۷۷	ہمہ حال چوں خاں ز عالم برفت	ز چتور شاہیں خراسید لفت
۵۲۷۸	سر از طاعتِ شاہِ عالم بتافت	بگنج آمد بر گرفتن یکسر شتافت
۵۲۷۹	[لے] بہ ترسید کش خسرو بدگماں	دہاند یکے شربتِ جاں ستاں

بر آوردن سلطان ملک نایب را و در دیوگیر فرستادن

۵۲۸۰	یکے خادمے بود مر شاہ را	کہ بد محرمِ شاہ کشورکشا
۵۲۸۱	یکے عنبریں زلف کافور نام	کہ پیرامنِ شاہ بودے مدام
۵۲۸۲	چو شہ دید شاہیں ز و تافت سر	ز سیری گزید آشیانے دگر

[لے] نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۲۸۳	برآورد کافور را جائے او	یکے صفدرے خاست آں نامجو
۵۲۸۴	ملک نایبش کرده خسرو خطاب	که رایش بهر کار آمد صواب
۵۲۸۵	هم آخر شنیدم که از رام دیو	یکے پیکے آمد به گیهاں خدیو
۵۲۸۶ F.161	نهانی به شه گفت کاے شهریار	جهاں باد بر نام تو پایدار
۵۲۸۷	مرا رائے بر شه فرستاد زود	چنیں گفت آں سرفراز هنود
۵۲۸۸	که بهیلم ابا جمله اهل دیار	سری تافت از طاعت شهریار
۵۲۸۹	مراهم به تکلیف از راه برد	عنانم بدست عواناں سپرد
۵۲۹۰	من از بیم جاں دادم او را رضا	همه حال گشت از در پادشا
۵۲۹۱	منم بندهٔ خاص درگاه شاه	نتابم سر از حکم شه هیچ گاه
۵۲۹۲	هماں عهد کاوّل به شه کرده ام	به صد عجز سوگندها خورده ام
۵۲۹۳	چو خاکم دهد دور گیتی بباد	رواں مرا باشد آں عهد یاد
۵۲۹۴	گر آں مفخر خسروان سلف	فرستد یکے بندهٔ ایں طرف
۵۲۹۵	برآرد دیارے ز برگشتگاں	برد بسته شاں پیش شاه جهاں
۵۲۹۶	چو ایں قصه را جمله گیهاں خدیو	شنید از فرستادهٔ رام دیو
۵۲۹۷	ملک نایب آنگه به فرمان شاه	تلپت بزد خیمه و بارگاه
۵۲۹۸	سپه راند در جانب دیوگیر	همی رفت هر روز با دار و گیر
۵۲۹۹	خرد شاں چو بگذشت از حد دهار	بیفتاد اندر گه دکوهار
۵۳۰۰	یکے کوه قلبش در آمد به پیش	فرود آمد آنجا ابا خیل خویش
۵۳۰۱	بفرمود تا سنگ هائے هزار	بکاوند آں کوه فرهاد وار
۵۳۰۲	بیارند از آں کوه راهے برون	که خوش بگذرد لشکر از بے ستوں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۰۳ شنیدم سر چند روز آں گروه — رہے برکشیدند ازاں قلب کوه

۵۳۰۴ ازاں کوه چوں راه شد آشکار — بنامش بخوانند اہل دیار

۵۳۰۵ دگر روز ازانجا سپه برگذشت — چو از یک دو کوه دگر برگذشت

۵۳۰۶ تراشید گیتی ستاگون ہم — خردشاں چو بگذشت ازانجا حشم

۵۳۰۷ خبر شد به جهیلم که لشکر رسید — سپه جمله از شهر بیروں کشید

۵۳۰۸ مهادے بری گرد لشکر گہے — پے افشرده بر کوه ہمچو کہے

۵۳۰۹ دگر روز چوں شاه نیلی حصار — زر افشاند در دامن کوہسار

۵۳۱۰ ہزیمت گزیں گشت ہندوی شب — برآمد ز افواج ترکاں شغب

۵۳۱۱ ہماں جهیلم و راکهو و رامدیو — چو دیدند افواج گیہاں خدیو

۵۳۱۲ ہم از گرد لشکر دل افتادشاں — شده جمله بے دست با ہندواں

۵۳۱۳ ضرورت دم اندر دغامی زدند — دراں تہلکه دست و پامی زدند

۵۳۱۴ ہم آخر چو ترکان چابک سوار — بدیدند صیدے زبوں در شکار

۵۳۱۵ بکردند یک حملهٔ بے درنگ — چو شیری گرسنه پئے صید لنگ

۵۳۱۶ درایشاں فتادند بے باک وار — ہمی راند شمشیر ہر شہسوار

۵۳۱۷ سپاہے که فوج مغل بشکند — کجا ہیچ پیکار ہندو کند

۵۳۱۸ چو ہندو بدید ایں چنیں دستبرد — عناں را بدست ہزیمت سپرد

۵۳۱۹ اسیر آمده رائے در کارزار — نه تنہا که با جمله خیل و تبار

۵۳۲۰ به شہر اندر آمد صف دستکام — دگر بارہ شد شہر غارت تمام

۵۳۲۱ ز ہر خانه بگرفت اہل حشم — متاعے که ناید گہے در قلم

۵۳۲۲ غرض چوں ملک نایب سرفراز — بسے کرد از ہر طرف ترکتاز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲۳ همان رائے رایا تمامی تبار — روان کرد در حضرتِ شہریار

۵۳۲۴ F.۳۶۲ پس از چند گاہے بحضرت رسید — ابا مژدہ فتح و نصرت رسید

۵۳۲۵ شنیدم کہ آں خسرو نیکنام — بداد اندر آں روز خوش بارِ عام

۵۳۲۶ ہماں رائے آمد یوگزیں را بخواند — بفرقش بسے دُرّ و گوہر فشاند

۵۳۲۷ دُہولک تنکۂ زر ہماں شاہ راد — بداں آہر ہیتہ انعام داد

۵۳۲۸ بکرد آنگہش رائے رایاں خطاب — کہ اہلِ وفا یافتش کامیاب

۵۳۲۹ دگر بارہ آں خسروِ کامگار — یکے چتر دادش دراں روزگار

۵۳۳۰ پس از چند گہ شاہ آفاق گیر — بکردش رواں جانب دیوگیر

۵۳۳۱ چو زیں ماجرا چند گاہے گزشت — یکے فتنہ دیگر پدیدار گشت

رسیدن در ہندوستان بسر لشکرے ترغی

۵۳۳۲ گروہے ستم دیدہ و دادخواہ — رسیدند روزے بر ایوان شاہ

۵۳۳۳ بگفتند کاں ترغیِ نابکار — سپاہِ مغل راند دو بیست ہزار

۵۳۳۴ درآمد با قصائے ہندوستاں — برآورد گردے ازیں بوستاں

۵۳۳۵ چو بشنید شہ کاں سگ چیرہ دست — کہ یکبار فوج ظفر خاں شکست

۵۳۳۶ دگر بارہ آمد دریں مرز و بوم — بہ ہندوستاں زد قدمہائے شوم

۵۳۳۷ بدل گفت آں سرکش شیر مرد — کہ در جنگ کیلی ہمیں سگ چہ کرد

۵۳۳۸ نباید مرا شہر بگذاشتن — ہمیں جا بباید سپہ داشتن

۵۳۳۹ وزاں پس بگفت آں شہ ہوشیار — کہ لشکر زند خیمہ گرد حصار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۴۰ دگر فوجها را ز اطراف خواند — الاغی بهر جانبی می دواند

۵۳۴۱ یکی روز گردی بر آمد بلند — نهان شد درو خور ز بیم گزند

۵۳۴۲ هوا سر بسر گشته اپناشته — جهان بر قیامت نظر داشته

۵۳۴۳ درآمد سپاه مغل صف به صف — بسی تا غلغل کرده از هر طرف

۵۳۴۴ نخستین بر آیین خود هو زدند — بسی چنگ[1] و مهره بهر سو زدند

۵۳۴۵ نظر کرد چون ترغی خاکسار — جهان در جهان خیمه گرد حصار

۵۳۴۶ بدل گفت کین تعبیه محکم است — بهر سو که بینم درآمد کم است

۵۳۴۷ نباید درین جای کردن شتاب — بتدبیر باید شدن کامیاب

۵۳۴۸ پس آنگه بگفتا که لشکر تمام — بگیرد در اطراف دهلی مقام

۵۳۴۹ گرفته مغل گرد دهلی قرار — چو پیرامن باغ پرچین خار

۵۳۵۰ شنیدم چهل روز آن ناکسان — کزین بیش شد گفته اوصاف شان

۵۳۵۱ بماندند پیرامن تخت گاه — دگر روز راندند ازانجا سپاه

۵۳۵۲ ز دهلی[2] چو فوج مغل در گذشت — زبستان هوای خزانی بگشت[3]

۵۳۵۳ یکی جشن کردند اصحاب شهر — که حق حفظ شان کرد از تیغ قهر

روان شدن ملک احمد جهیتم در گجرات و گریختن رای کرن بار دوم و استقامت اسلام دران دیار

۵۳۵۴ ز تشویش فوج ملاعین چو شاه — شد ایمن بسی گفت شکر اله

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۵۳۵۵ — وزاں پس سران سپه را بخواند — باقطاع شاں هر یکے را براند

۵۳۵۶ — الب خاں به ملتاں عزیمت نمود — که او پور خسرو شهنشاه بود

۵۳۵۷ — ملک احمد جهبتیم آں دوست روے — که گردنکش قریبک شته نا بجوی

۵۳۵۸ — ابا پنج سنی سوئے گجرات تاخت — بهرجا که کوه از شکوهش گداخت

۵۳۵۹ F.163 — منازل به دیباها می گزید — به گجرات ناگاه سر بر کشید

۵۳۶۰ — چو پتن از و چهار فرسنگ ماند — شبا شب سپه با شتابی براند

۵۳۶۱ — چو شد روز لشکر به پتن رسید — هماں کرن چوں ایں حکایت شنید

۵۳۶۲ — سراسر رها کرد خیل و تبار — ابا چند هم دست شد در فرار

۵۳۶۳ — همی رفت تا سر به مرهته کشید — چو آنجا مقام سکونت ندید

۵۳۶۴ — وزانجا عناں داد سوی تلنگ — همی رفت با سر خیالات تنگ

۵۳۶۵ — چو اندر تلنگ آمد آں ست رائے — بدادش هماں لدر بر خویش جائے

۵۳۶۶ — غرض چوں ملک احمد سرفراز — درآمد به پتن ابا ترک تاز

۵۳۶۷ — بدست آمدش جمله اتباع کرن — شده ضابطه جمله اقطاع کرن

۵۳۶۸ — یکے دختر بکرد صاحب جمال — دول نام خوش منظر و خرد سال

۵۳۶۹ — اسیر آمده با تمامی خرم — مهے یک دو چوں ماند آنجا حشم

۵۳۷۰ — الاغے ز درگاه خسرو رسید — ز دهلی به گجرات سر بر کشید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۷۱ برآں احمد فخر کار آگہاں — رسانید فرمان شاہ جہاں

۵۳۷۲ بنشستہ دراں شاہ فرزانہ فر — کہ باید ملک احمد نامور

۵۳۷۳ گذارد یکے را باقطاع گرن — خود آرد دریں جانب اتباع گرن

۵۳۷۴ چو شد احمد آگہ ز فرمان شاہ — سوئے تختگہ راند یکسر سپاہ

۵۳۷۵ چو در حضرت شاہ عالم رسید — بسے شاہش از چیرہ دستی گزید

۵۳۷۶ بدو خلعت خاص فرمود شاہ — بہ خیلش بہ افزود افزوں سپاہ

ذکر فرستادن الب خاں از ملتان در گجرات
و رسیدن ملاعین در گجرات و منہزم شدن

۵۳۷۷ یکے روز ختم شہان عجم — الاغے رواں کرد خلعت بہم

۵۳۷۸ بگفتا گزاید رشتاباں خرام — برو بر الب خان فرخندہ نام

۵۳۷۹ بگویش کہ شد کشور گوجرات — ترا داد اے خان خسرو صفات

۵۳۸۰ بگفتا گزاید رشتاباں خرام — برو بر الب خاں فرخندہ نام

۵۳۸۱ سپہ را ز ملتاں بروں کش شتاب — بہ گجرات زن خیمہ اے کامیاب

۵۳۸۲ چنیں است فرمان شاہ جہاں — کہ بر تو رسانیدم اے کامراں

۵۳۸۳ چو از حضرت شہ رواں شد الاغ — بہ ملتاں در آورد سر با فراغ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۸۴	رسانید الپ خان آزاده را	ابا جامه فرمان فرمان روا
۵۳۸۵	بپوشید خلعت الپ خان راد	بتعظیم شه بر زمین سر نهاد
۵۳۸۶	چو مضمون فرمان خسرو شنید	بزد کوس و لشکر ز ملتان کشید
۵۳۸۷	همی راند لشکر بقصد تهری	بهر منزلے بود صدر رهی
۵۳۸۸	کسے کو مطیعانه آمد به پیش	نوازش همی کرد ز اندازه بیش
۵۳۸۹	سری کو همی کرد از دا حتراز	همی کرد در کشورش ترکتاز
۵۳۹۰	سر جند که جمله آن مرز و بوم	بدست الپخان چنان شد که موم
۵۳۹۱	چنان کرد اسلام را آشکار	که در باغ رونق بوقت بهار
۵۳۹۲	همی بود آنجا بفر و شکوه	به پیوسته خلقش گرد ها گروه
۵۳۹۳	دران ملک از حکم او کس نگشت	چو زین ماجرا چند گاهے گذشت
۵۳۹۴	یکے فوج کافر ز راه تهری	در آمد بر آهنگ غارتگری
۵۳۹۵ F.164	الپخان به فرمان شاه جهان	به قصد مغل رانده فوج گران
۵۳۹۶	ملک تغلق آن میر دینا پور	که از کوس او خاسته بانگ صور
۵۳۹۷	به پیوست برخان بفرمان شاه	نه تنها که با چند فوجے سپاه
۵۳۹۸	شنیدم که هم در جوار تهری	بیک قلبگه در دیار تهری
۵۳۹۹	صف هند بگرفت راه مغل	چو آنجا در آمد سپاه مغل
۵۴۰۰	همی کرد غارت قریات هند	گرفته بسے برده دل پسند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۶۴ ۵۴۰۱ سپاهے همی رفت هر جا سوار | هیونان بحیله روان زیر بار

۵۴۰۲ چو شان دیده افواج هندوستان | ز هر سو پریشان بزد ناگهان

۵۴۰۳ یلان از چپ و راست در تاختند | بسے گردنان را سر انداختند

۵۴۰۴ بکشتند افواج کافر تمام | بسے کافران را کشیدند خام

۵۴۰۵ ببستند اسیران هندوستان | ببردند با کاسه دوستان

۵۴۰۶ شنیدم دران بار فوج مغل | زن و بچه آورده بودند کل

۵۴۰۷ چو بشکست شان را الغخان راد | زن و بچه بر دست لشکر فتاد

۵۴۰۸ مغل شد گرفتار هژده هزار | هزارے سه خاتون چابک سوار

۵۴۰۹ گرفتند شان را کشیدند خام | بکردند بر شه روان بالتمام

عزیمت کردن ملک نایب بجانب تلنگ

۵۴۱۰ چو نزدیک سشه راهے نماند | ملک نایب دوست را در بخواند

۵۴۱۱ بگفتا اے سرافراز فیروز جنگ | بزن بارگاهے به سمت تلنگ

۵۴۱۲ سبک بر از اینجا سپاهے گران | بهر روز یک منزلے می بران

۵۴۱۳ چو خیمه زنی در حدود تلنگ | همی تاز اطراف را بے درنگ

۵۴۱۴ چو لشکر بیاساید از ترک و تاز | ز خرد و عام تا خاص با برگ و ساز

۵۴۱۵ وزان پس بزن خیمه گرد حصار | ز بنیاد آن حصن گردے برآر

۵۴۱۶ چو رائے تلنگ اطاعت کند | به پیل و به مال هم مراعت کند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۱۷	همان ملک او باز او را سپار	بفرمان ما کشورش را گذار
۵۴۱۸	یکے خلعتش ده مرصع تمام	بچترش بده وعده با احترام
۵۴۱۹	وزانجا بصد خرّمی بازگرد	سوئے تلنگه زود دمساز گرد
۵۴۲۰	دگر خود به بینی که رائے تلنگ	کند در اطاعت مدار و درنگ
۵۴۲۱	بر آور یکے خنجرے از قراب	بکن حصن او را سراسر خراب
۵۴۲۲	همه پیل و مالش سوی ما فرست	روانش بدوزخ سرانجا فرست
۵۴۲۳	شنیدم ملک نایب نامدار	روان شد چو از حضرت شهریار
۵۴۲۴	نزدیک قدم جز بفرمان شاه	همی راند سوئے ارنگل سپاه
۵۴۲۵	خروشان بر آورد سر در تلنگ	همی تاخت اطراف آن بی درنگ
۵۴۲۶	چو آسود لشکر دران تاختن	کمر بست هر یک بجان باختن
۵۴۲۷	یکے گر شکم شد سپه را تهی	نباشد بسر لشکرش روبهی
۵۴۲۸	ز آشفتگی خواهد اهل حشم	زند بر سر خویش تیغ ستم
۵۴۲۹	سپهری گر کنی لشکر آسوده دار	که هنگام هیجا شوی کامگار
۵۴۳۰ F.165	چو نان واری از اهل لشکر دریغ	بکار تو کے جان دهد بے دریغ
۵۴۳۱	غرض چون ملک نایب نامور	سپه دید کاسوده شد سربسر
۵۴۳۲	پس از ترک تاز دیار تلنگ	بزد خیمه گرد حصار تلنگ
۵۴۳۳	بفرمود هر روز کاهل سپاه	زنند ناوکے در دل کینه خواه
۵۴۳۴	چو پر بود از آدمی آن حصار	چه از اهل شهر و چه اهل دیار
۵۴۳۵	یکے ناوکے کم فتادے زمین	مگر بر سر و بر تن آدمین
۵۴۳۶	شنیدم سپه یک مه آنجا بماند	شب و روز خون عدو می فشاند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۳۷	فرستاد آنگہ رسولے سہ چار	ہمہ عاقل و زیرک و ہوشیار
۵۴۳۸	چو بگذشت یک ماہ برائے تلنگ	قوی آمد از ناوک ترک و تنگ
۵۴۳۹	پذیرفت از عاجزی پیل و مال	بہ خدمت کمر بست بے قیل و قال
۵۴۴۰	ملک نایب پیل بفرمانِ شاہ	چو رائے ارنگل شدہ عذر خواہ
۵۴۴۱	ستد مال با بیست و سہ زندہ پیل	خروشان و جوشان تر از رود نیل
۵۴۴۲	یکے خلعت آنگاہ گوہر نگار	فرستادہ برے درون حصار
۵۴۴۳	بفرمان شہ وعدۂ چتر داد	در لطف و اکرام بروے کشاد
۵۴۴۴	سجودش کنایند ہم در حصار	بہ سمت سراپردۂ شہریار
۵۴۴۵	وز انجا بروز دگر گشت باز	بہ حضرت بہ پیوستہ با برگ و ساز
۵۴۴۶	چو شہ دید رویش قوی گشت شاد	سہ بارہ بیک روز خلعت بداد
۵۴۴۷	سرائے کہ با او دراں ترک و تاز	کشیدند زحمت براہِ دراز
۵۴۴۸	شہِ نامور ہر یکے را نواخت	ز راہِ کرم برگ ہر یک بساخت

رسیدن ترغی بار دوم در ہندوستان

۵۴۴۹	چو زیں ماجرا گشت روزے سہ چار	یکے فتنہ زاد از روزگار
۵۴۵۰	ہماں ترغیٔ شوم بے باسگاں	دگر بارہ آمد بہ ہندوستاں
۵۴۵۱	بسے دادخواہان اقصائے ہند	رسیدہ بر ایوان دارائے ہند
۵۴۵۲	شہنشہ چو بشنید ترغی رسید	ز دہلی دگر بارہ لشکر کشید
۵۴۵۳	تہ حصن لشکر گہ آغاز کرد	ہماں اولیں تعبیہ ساز کرد
۵۴۵۴	طلب کرد افواج اطراف را	بہ پیرامنِ حصن شاں داد جا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۵۵	برآورد کوہے بہ گرد حصار	چو تلفے بہ پیرامن روزگار
۵۴۵۶	دراں قاف از فوج خود شد بہ بست	کہ بر روے نیابد صف فتنہ دست
۵۴۵۷	دگر روز کیں چرخ فتنہ نواز	یکے شعلہ از قاف بر کرد باز
۵۴۵۸	برآمد غبارے ز فرقد گذشت	جہاں قاف تا قاف تاریک گشت
۵۴۵۹	ہم آخر بیک ساعتے زاں غبار	یکے لشکر فتنہ شد آشکار
۵۴۶۰	فرو شست گرد و برآمد خروش	مغل ہوئے زد عالم آمد بجوش
۵۴۶۱	ہماں فتنہ ترغی علم بر فراشت	زمانے نظر سوئے دہلی گماشت
۵۴۶۲	ہماں تعبیہ دید ہر سو درست	کہ بود است آنجا بسیار نخست
۵۴۶۳	چو موئے سپہ را در آمد ندید	یکے دائرہ گرد دہلی کشید
۵۴۶۴	بسے حیلہ انگیخت آں نابکار	کہ لشکر گذارد بہ بناء حصار
۵۴۶۵	شہ ہند را دید در جائے خویش	نمی جنبد از گرد بارائے خویش
۵۴۶۶	بکردہ یکے ماہ آنجا مقام	ہم آخر چو کم دید تدبیر کام
۵۴۶۷ F.166	پس از یک مہے آں سگ خام خوار	از آنجا سپہ راند نومید وار
۵۴۶۸	ہمی راند شرمندہ زیں بوم و بر	سرے بر کتف دستہا بر کمر
۵۴۶۹	شنیدم کہ آں فتنہ در ہر دو بار	بہ پیش شہ خود دراں روزگار
۵۴۷۰	زدہ بود لافے کہ با ایں سپاہ	بگیرد ہمہ ہند با تختگاہ
۵۴۷۱	چو ضبطش شود ملک ہندوستان	کند موضع بوم در بوستان
۵۴۷۲	کشد ہند را زیر حکم مغل	بباشد خود آں خار در جائے گل

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۷۳ چو نومید شد زیں غرض ہر دو بار — دگر بارہ نامد دریں مرغزار

رواں شدن ملک نایب بقصد معبر و شکستن بتخانۂ زر رہبری بلال رائے دہور سمند

۵۴۷۴ دگر بارہ چوں شاہ ہندوستاں — بشد فارغ از زحمت کافراں

۵۴۷۵ بفرمود تا ہر سرے با سپاہ — بگیرد سوئے کشور خویش راہ

۵۴۷۶ وزاں پس ملک نائب راد را — بفرمود صفدار فرماں روا

۵۴۷۷ کہ راند سپہ را بہ قصد بلال — کند کشورش را ہمہ پایمال

۵۴۷۸ از انجا سرے سوئے معبر کشد — یکے تیغ کشور کشا بر کشد

۵۴۷۹ چو اقلیم معبر بگیرد تمام — باصلاح کارش پذیرد تمام

۵۴۸۰ شنیدم دراں ملک تبخانہ ایست — کہ وصفش بہر کشور افسانہ ایست

۵۴۸۱ برآوردۂ ہندوانِ قدیم — کہ بودند در دینِ خود مستقیم

۵۴۸۲ ز زرہائے خالص ز سر تا بسر — عمارت درو کردہ دیوار و در

۵۴۸۳ مرصع درونش ز دُرِ خوشاب — مکلل برونش ز لعل مذاب

۵۴۸۴ نمونہ ز گلزار شدادِ عاد — شدہ ملجا معبد آں بلاد

۵۴۸۵ تمامش تہی از گل و چوب و خشت — بہ دنیا شدہ ہندواں را بہشت

۵۴۸۶ غرض چوں دراں کشور اے سرفراز — نخستیں نہی دست در ترک و تاز

۵۴۸۷ کنی اول آں خانۂ بت خراب — کہ تبخانہ را شد شکستن ثواب[۲]

نوٹ ۲ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۸۸	بگیری ازانجا زر کامگار	پس آنگه نهی دست اندر دیار
۵۴۸۹	بسے پیل یابی دراں بوم و بر	کنی جمله را بار ازاں سیم و زر
۵۴۹۰	پس آنگه برانی ازانجا سپاه	عزیمت کنی جانب تختگاه
۵۴۹۱	شنیدم ملک نایب نامدار	چو بشنید فرمانش شهریار
۵۴۹۲	سپه راند از تختگه ناگزیر	به یک حمله بگذشت از دیوگیر
۵۴۹۳	وزاں جا درآمد به حدِ بلال	همی کرد سرحدّ آدِ پائمال
۵۴۹۴	ببردند نزد بلال ایں خبر	که ترکاں رسیدند با کرّ و فر
۵۴۹۵	سپاهے درآمد ز آهرمناں	همه شرزه گیران و شیرافگناں
۵۴۹۶	برآدرد گرد از دیار و دمن	بلادو تو شد جمله دارالمحن
۵۴۹۷	شنیدم چو ایں قصه بشنید رائے	بدل گفت کیں لشکرِ در کشائے
۵۴۹۸	بهر سو که تازد خرابی کند	بیازی صفِ هندواں بشکند
۵۴۹۹	لدر دیو آں رائے ملکِ تلنگ	بریں قوم را پیش نامد به جنگ
۵۵۰۰	همیری یکے رائے هندوستاں	جو برگشت ازیں قوم کم برد جاں
۵۵۰۱	هماں رائے خورشید فر رامدیو	که بو دست در ملک مرهٹه خدیو
۵۵۰۲	بریں طائفه پس نیامد به جنگ	بخدمت درآورد سر بے درنگ
۵۵۰۳ F.167	گرایدونکه تا هم سری زیں گروه	نتابد یکے برگ که بارِ کوه
۵۵۰۴	هماں به که سر در اطاعت نهم	به ملکے که گردند راضی دهم
۵۵۰۵	به زر واخرم کشور خویش را	کنم دفع ایں قوم فربیش[5] را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۰۶ دگر روز کین گنبد فتنه زاے — شد از چهرهٔ روز پرده کشاے

۵۵۰۷ بسے خدمتی پیش کرده بلال — چه اسپ و چه گوهر چه پیل و چه مال

۵۵۰۸ روان شد سوی نایب خاص شاه — ببوسید پایش در اثنائے راه

۵۵۰۹ چو دیدش ملک نایب سرفراز — که دشمن شکن بود و مهمان نواز

۵۵۱۰ به صد پرسشش عذر بنواختش — چو صاحب کلاهان سرافراشتش

۵۵۱۱ پذیرفت ازو خدمتیها تمام — بکردش زبس وعدها شادکام

۵۵۱۲ یکے خلعت او را گرانمایه داد — در لطف و اکرام بروے کشاد

پیوستن بلال رائے دهور سمند بر ملک نایب و رهبری معبر کردن

۵۵۱۳ پس از هفته گفتش آن کامران — که اے فخر رایان هندوستان

۵۵۱۴ تو چون از دل و جان شدی یار ما — دل و جان تو باد عشرت گرا

۵۵۱۵ کنون بشنو اے فخر هندوستان — چنین است فرمان شاه جهان

۵۵۱۶ که این بار همراه لشکر شوی — زنی کوس و در سمت معبر شوی

۵۵۱۷ که آگه نگردد کس از اهل راه — کشد ناگهان سر به معبر سپاه

۵۵۱۸ به سمع بلال این سخن چون رسید — گریزے دگر جز اطاعت ندید

۵۵۱۹ پذیرفت فرمان شاه جهان — پئے رهبری بست محکم میان

۵۵۲۰ بروز دگر نایب بادشاه — روان کرد در سمت معبر سپاه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عذر کردن آباجی مغل با ملک نایب

در حدود معبر و اسیر شدن او

۵۵۲۱ شنیدم چو آن نایب کامراں ... رواں شد بفرمان شاہ جہاں
۵۵۲۲ بر دنا مزد گشتہ مردان کار ... ز درگاہ آں خسرو کامگار
۵۵۲۳ چو بہرام گرہ چو قتلغ نہنگ ... چو محمود سر تہیہ با ہوش و ہنگ
۵۵۲۴ آباجی مغل نیز در لشکرش ... بفرمان شہ بود فرماں برش
۵۵۲۵ بہر روز از ین پنج مرد گزیں ... کہ شہ کرد با نایب خود تعیں
۵۵۲۶ یکے پیش رفتے برائے خبر ... بیاوردے اخبار ہر خیر و شر
۵۵۲۷ ببردے آبا خود یکے ترجماں ... کہ واقف بدے در تمامی زباں
۵۵۲۸ آباجی ہماں مرد زنہار خوار ... چو شد نوبتش اندراں روزگار
۵۵۲۹ ز لشکر ابا فوج خود شد جدا ... یکے غدری انگیخت ایں بے وفا
۵۵۳۰ بدل گفت برراے معبر روم ... بر و از دل و جاں موافق شوم
۵۵۳۱ ز افواج ترکانش گویم خبر ... بخواہم سپاہے ازاں بوم و بر
۵۵۳۲ شبے خوں در افواج ترکاں زنم ... سر نایب شہ بخاک افگنم
۵۵۳۳ وزاں پس ہماں ترجماں را بخواند ... کہ از لشکر او را برابر براند
۵۵۳۴ بدو گفت کاے باخرد ترجماں ... زبانہا ترا جملہ تحت اللساں
یک امروز با ما بکن رہبری ... چو پیدا شود لشکر معبری

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

F.۱۴۸ ۵۵۳۵ بدیشاں بہ ترکیب معبر بگوی ❊ کہ ایں ترک شد با شما مہر جوی

۵۵۳۶ بریدش سوی کشور آرائے خویش ❊ مزاجش بگوئید با رائے خویش

۵۵۳۷ اباجی چو انگیخت عذری چنیں ❊ گذشت از سپہ چند فرسخ زمیں

۵۵۳۸ یکے شور و غوغا بناگاہ خاست ❊ گروہے ہنود از کمیں گاہ ساخت

۵۵۳۹ دراں حال بر سینۂ ترجماں ❊ یکے تیر سے آمد ز ہندی کماں

۵۵۴۰ ہماں لحظہ آں ترجماں جاں بداد ❊ بہ فوج اباجی شکستے فتاد

۵۵۴۱ سیوم روز آنجا سراسیمہ وار ❊ بہ پیوست در لشکر آں نابکار

۵۵۴۲ ملک نایب آں ماجرا چوں شنید ❊ گرفت و چو دزداں بہ سلکش کشید

۵۵۴۳ غرض چوں ملک نایب ہوشمند ❊ اباجی غدار را کرد بند

۵۵۴۴ ازانجا با قطاع معبر بتاخت ❊ علمہائے اسلام را بر فراخت

۵۵۴۵ ہمی رفت شاداں بجوب اخری ❊ بلاش کمر بستہ در رہبری

۵۵۴۶ دگر روز در ملک معبر رسید ❊ براہے کہ ہرگز کس آں رہ ندید

۵۵۴۷ بہ بتخانۂ زر در آمد نخست ❊ بداں تا بود حکم خسرو درست

۵۵۴۸ شنیدم کہ بتخانۂ زر شکست ❊ زر بے کراں آمد او را بدست

۵۵۴۹ وزاں پس بگفت آتشی در زنند ❊ ز بنیاد دیوار ہا بر کنند

۵۵۵۰ چو زاں کار فارغ شد آں مرد راد ❊ در اطراف آں ملک دستے نہاد

۵۵۵۱ ہمہ خلق اطراف از بیم و ہول ❊ پنہ جست در کوہ تن دبیرد ہول

۵۵۵۲ شنیدم کہ معبر دراں روزگار ❊ نبود ست در ضبط یک شہریار

۵۵۵۳ درو پنج کس بود فرماں روا ❊ کہ خوانند پنج پندیہ آں قوم را

۵۵۵۴ برادہ ز یک مادر و یک پدر ❊ رضا جوئے ہم پنج مر یکدگر

۵۵۵۵ چو دیدند ترک آتشے بر فروخت ❊ ہمہ کشور و ملک و بتخانہ سوخت

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۵۶ زن و بچهٔ هندوان برده شد — همه خلق آسوده آزرده شد

۵۵۵۷ ندیدند خود را سر کارزار — نهادند بر تیغ سر در فرار

۵۵۵۸ سپه تاخت اندر تمامی بلاد — همه ملک شان دست ترکان فتاد

۵۵۵۹ خردمند داند که چون لشکرے — در آید بناگاه در کشورے

۵۵۶۰ بیاید دران ملک اهل سپاه — خصوصاً کشیده بسے رنج راه

۵۵۶۱ شنیدم ز پیلان چون کوهسار — گرفتند مقصد دران روزگار

۵۵۶۲ بزر بار کردند آن جمله را — بگشتند ازانجا عزیمت گرا

۵۵۶۳ همی راند لشکر سوئے تختگاه — بهر روز نقصان همی گشت راه

۵۵۶۴ چو بسیار کهسار دهامون برید — پس از شش مهے سر بدهلی کشید

۵۵۶۵ غرض چون ملک نایب سرفراز — بحضرت درآمد بصد عز و ناز

۵۵۶۶ رسانید بر شه بسے پیل و مال — بپابوس شه برد رائے بلال

۵۵۶۷ بخندید شه چون گل بامداد — نایب ملک خلعت خاص داد

۵۵۶۸ بلال سرافراز را گفت شاه — که رهبر همی بود پیش سپاه

۵۵۶۹ ابا خلعت خاص چترش دهند — کلاه کیانی به فرقش نهند

۵۵۷۰ برو تنکهٔ ده لک انعام داد — بسے وعدهایش باکرام داد

۵۵۷۱ وزان پس روان کرد در کشورش — بدو داد انعام بوم و برش

بدگمان شدن سلطان علاءالدین بعد گشتن اباجی دریاب مغلان و کشتن ایشان

F:169

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۷۲	پس آنگه اباجی غدار را	سر از تن بفرمود کردن جدا
۵۵۷۳	شنیدم مغل اندراں روزگار	بحضرت فزوں بود از ده هزار
۵۵۷۴	چو خون اباجی به گل ریختند	مغل عذر با شاه انگیختند
۵۵۷۵	به گفتند شه بامداد پگاه	به غفلت در آید چو در سیرگاه
۵۵۷۶	به خاک افگنیم افسرش ناگهاں	شود ملک ما ملک هندوستاں
۵۵۷۷	یکے مرد را بادشاهی دهیم	یکے چتر بر تارک او نهیم
۵۵۷۸	ازیں حال بر خسرو نامور	رسانید یک نیک خواہے خبر
۵۵۷۹	دگر روز چوں شاه هشیار شد	نهانی به تدبیر آں کار شد
۵۵۸۰	بفرمود بر مقطع هر دیار	نویسند فرمانے از شهریار
۵۵۸۱	که اندر فلاں روز هر جا مغل	بگیرند و بُرند سرهائے کل
۵۵۸۲	چو آں روز میعاد آمد فراز	کشیدند خنجر عوانان راز
۵۵۸۳	بهر جا مغل بُد دریں بوم و بر	یکایک مر او را بریدند سر
۵۵۸۴	بیک روز جمله مغل کشته گشت	بهر شهر بس خون ناحق گذشت
۵۵۸۵	بلے چوں ز موراں یکے لشکری	کند راه بر مارے خشم آوری
۵۵۸۶	ازیشاں یکے نیش ناگه زند	همه لشکر خویش را ره زند
۵۵۸۷	چو بر مرد خشم آورد گرم و کیں	رسد درد ازاں نیش بے انگبیں
۵۵۸۸	زند دست پیچاں کند جمله مور	چنیں است آئین اصحاب زور
۵۵۸۹	دلے مرد ره گرچه از نیش مار	چو مارے به پیچد به لیل و نهار
۵۵۹۰	نخواهد که دردے رسد مار را	برد نیش مورے ندارد روا
۵۵۹۱	تو گر هستی اے راهرو هوشیار	دریں ره رها کن ره مور و مار
۵۵۹۲	چو موران برد اندریں کارواں	پئے توشه هر روز بسته میاں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۹۳	چو ماران مکن عادتِ کژ روی	کزین هر دو خصلت پشیمان شوی
۵۵۹۴	بدست آنچه داری درین ره بپاش	شب و روز مست خیالات باش
۵۵۹۵	ازان مستی ار یکدم آئی بہوش	ہمی گو بہر لحظہ با صد خروش
۵۵۹۶	بیا ساقیا تازہ کن باغِ جاں	ز حرب چپ و راستم وارہاں
۵۵۹۷	چناں مست کن کز یمین و یسار	نماندہ مرا فرق لیل و نہار

مناقب سلطان علاؤالدین طاب مرقدہ

۵۵۹۸	کسے را کہ نصرت کند کردگار	بود در ہمہ کارہا کامگار
۵۵۹۹	درآرد سر گردناں در کمند	ہمہ سرکشاں را کشد پائے بند
۵۶۰۰	برد گر کشد آسماں تیغ کیں	سر آسماں آید اندر زمیں
۵۶۰۱	بچابک سرِ چابکاں بشکند	بچابک زنی ضبط عالم کند
۵۶۰۲	نتابند شاہاں ز چابک سرش	بافسون اسیر آید آہن منش
۵۶۰۳	چو عنقا بچنگ اندر آرد بدام	بود قاف تا قاف دہرش غلام
۵۶۰۴	چنیں شہ جز اسکندر فیلقوس	نخیزد دگر در جہانِ عبوس
۵۶۰۵	ولیکن در اقلیم ہندوستاں	یکے بود آں شاہ را ہم عناں
۵۶۰۶	علاؤالدیں آں خسرو کامیاب	کہ اسکندرِ ثانیش بد خطاب

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۶۰۷ع۱۷۰	محمد شهش خوانده گیتی بنام	شه عادلش گفته عالم تمام
۵۶۰۸	بنامش روان سکهٔ خسروی	بر و ختم گشته جهان پهلوی
۵۶۰۹	عجب سکه بر مهر شاهی زده	جهانش دم نیک خواهی زده
۵۶۱۰	گر امروز در سکها بنگری	ندارد بجز مهر او برتری
۵۶۱۱	دران بیست سالی که او بود شاه	سپاهش بمالید بس کوه و کاه
۵۶۱۲	به هندوستان چون به پیشی بخت	در آب دریا مغلان به بست
۵۶۱۳	به عهدش مغل هفت بار آب سند	گذشت از پی قصد اقلیم هند
۵۶۱۴	شنیدم ز پیران که هر هفت بار	ز اقبال آن خسرو کامگار
۵۶۱۵	مغل زین بر و بوم کامی نیافت	گهی سر لقایم ز دو گه بتافت
۵۶۱۶	بر آورد بر گرد دهلی حصار	حصاری که تا محشرش پایدار
۵۶۱۷	بر اندازه بر فرق الموتیان	که فرق از زن و دخت کم بود شان
۵۶۱۸	مر آن قوم را اهل هندوستان	بخوانند بوده بهندی زبان
۵۶۱۹	به عهد خود آن شاه اهل بهشت	تهی کرد عالم ازان قوم زشت
۵۶۲۰	کسی کو بدورش بخوردی شراب	شدی خانمانش سراسر خراب
۵۶۲۱	بعهدش جهان جمله آسوده بود	کسی کم بجز فتنه فرسوده بود
۵۶۲۲	ز ارزانی در عهد آن کامیاب	گلاب و عسل بود هم نرخ آب
۵۶۲۳	به عهدش کسی جز غم دین نخورد	بدورش کس از غم شکایت نکرد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۶۲۴ غم خلق می خورد تا زنده بود / ز شاهان همو گوی عصمت ربود

۵۶۲۵ غرض چون همین شاه فیروز فن / که بود است دین پرور و بت شکن

۵۶۲۶ بشد فارغ از کشتن کافران / حریفی نماندش به هندوستان

۵۶۲۷ حصاری بنا کرد در سیرگاه / که بود اول آنجا یکی قصر شاه

۵۶۲۸ خورنق مر آن قصر را بود نام / به پیرامنش کرده حصنی تمام

۵۶۲۹ چو در عهد او کس گرسنه نماند / همان حصن را نام سیری بخواند

خبر رسیدن علی بیگ و ترتاک بر سلطان علاء الدین و نامزد کردن ملک نانک را به دفع ایشان

۵۶۳۰ دران قصر یک روز باری بداد / در لطف بر شهر و کشور گشاد

۵۶۳۱ همی کرد عیشی دران بارگاه / به پیشش کمر بسته اهل کلاه

۵۶۳۲ ز جان و دلش گشته عالم غلام / دلش زیور و خاطرش شادکام

۵۶۳۳ دران خرمی عالم فتنه دوست / بر آنسان که هموار د آیین اوست

۵۶۳۴ به پیمانهٔ نوشش زهری فگند / بدار الامان بانگ قهری فگند

۵۶۳۵ شنیدم یکی پیکی آمد شتاب / بنالید پیش شه کامیاب

۵۶۳۶ بگفتا علی بیگ و تاترک هم / ز اردو کشیدند ایدر حشم

۵۶۳۷ خروشان گذشتند از آب سند / زدند آتشی در نواحی هند

۵۶۳۸ بجز شاه کس نیست فریادرس / که منصور خویست خرم نفس

۵۶۳۹ اگر زین خبر خسرو با خبر / دژم شد که در ملکش افتد ضرر

۵۶۴۰ هم آخر شنیدم بپایان کار / گل عیش بشگفت ازان خارخار

۵۶۴۱ بلی مردم اندر جهان تا بود / گه آسوده و گاه شیدا بود

۵۶۴۲ بود تا درین گل سکونت پذیر / ز امید و بیمش بود ناگزیر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۷۱/ب/ ۵۶۴۳	ولیکن نداند سر انجام کار	اگرچه بود زیرک و هوشیار
۵۶۴۴	زند آدمی لاف دانش بسے	خدا انچه داند نداند کسے
۵۶۴۵	بسا غم که شادی بپایانِ اوست	بسا جام صافی که دُردش فرودست
۵۶۴۶	بیا ساقیا جام صافے بیار	که دردش نباشد در انجام کار
۵۶۴۷	چنانم بکن کز بهشت و جحیم	نماند مرا جائے امید و بیم

مصاف کردن ملک نانک با علی بیگ ترتاک و فیروزی یافتنِ او

۵۶۴۸	چو بشنید آن خسروِ کامگار	که فوجِ مغل آمد اندر دیار
۵۶۴۹	بفرمود تا نانکِ نامور	که بود است سرلشکرے سخت سر
۵۶۵۰	زند کوسے و خیمه بیرون برد	سرانِ سپه با خود افزون برد
۵۶۵۱	چو بهرام کره یل سرفراز	چو محمود سرتهیه کهنه کراز
۵۶۵۲	چو تنگلی و چون تغلق و قرمشی	چو تولک چو قتلغ بصد دل خوشی
۵۶۵۳	ببندد دران همت خویش را	که راند صف خصم بدکیش را
۵۶۵۴	چو مردان کند قصدِ فوجِ مغل	خورد خونِ دشمن بتعویض یل
۵۶۵۵	دلش گر کشد بر نواهائے رود	کشاید ز رگهائے بدخواه رود
۵۶۵۶	زره را کند جامه و خود جام	کند خواب و آرام بر خود حرام
۵۶۵۷	شب و روز باشد چو مردانِ کار	قوی خاطر و خوشدل و هوشیار
۵۶۵۸	غرض چون فراوان دلش داد شاه	بدو نامزد کرد افزون سپاه
۵۶۵۹	ملک نانک آخر بکِ میسره	که بودست در صفدری اَستره

٥٦٦٠ سپه راند از حضرت شهریار — همه اندر لشکر پئے کارزار

٥٦٦١ به هانسی سارده چون در رسید — سپاه مغل گشت ناگه پدید

٥٦٦٢ شنیدم ملک نانک نامور — چو بازے که یابد دل شیر نر

٥٦٦٣ یکایک بر افواج کافر بتاخت — صف قلب را جمله پامال ساخت

٥٦٦٤ زمانے مغل کرد آنجا درنگ — نهاده بدان از دو سو سر بجنگ

٥٦٦٥ بر آمد ز شمشیر جاکاک چاک — اجل داده هر سو ندائے هلاک

٥٦٦٦ درفشیدن تیغ اندر غبار — چو درخشیدن برق شبهائے تار

٥٦٦٧ ز آواز کوس و ترنگ کمان — صدا خاست از گنبد آسمان

٥٦٦٨ یکے تیره جنگے در آنجا گذشت — چشمهائے هندوستان خیره گشت

٥٦٦٩ ملک نانک بندهٔ خاص شاه — بگفتا که یکباره جنبد سپاه

٥٦٧٠ بیارند بر فوج بدخواه زور — بتازند یکباره یکران و بور

٥٦٧١ شنیدم چو افواج هندوستان — بقلب مغل داد یکسر عنان

٥٦٧٢ علیبیگ شهزادهٔ آن گروه — که بودست با عزم و فر و شکوه

٥٦٧٣ دگر سرکشش چیره ترتاک میل — که در عکس تیغش نمودے اجل

٥٦٧٤ ستادند آنجا چو مردان کار — سراسر شد افواج شان در فرار

٥٦٧٥ چو فتحے چنین هندیانرا دوید — صف هند شمشیر هندی کشید

٥٦٧٦ براندند جوئے ز خون مغل — بران جوی هم از کشتگان گشت پل

٥٦٧٧ علیبیگ و ترتاک آمد اسیر — که بودند هر دو سپه را امیر

٥٦٧٨ سپاه مغل جمله شد بے سپر — گروهے سرانرا بریدند سر

٥٦٧٩ هزارے دهے زنده شد دستگیر — دگر جمله شد کشته از تیغ و تیر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ف۱۰۲ ۵۶۸۰	شنیدم ز راسیان ملک تتار	فتاده بدستِ سپه سی هزار
۵۶۸۱	چو نانک دراں جنگ فیروز شد	سه راتیش عالم افروز شد
۵۶۸۲	بہ بسته علی بیگ و تاترک را	دوم روز ازاں نغز و فرخنده جا
۵۶۸۳	رواں گرد در حضرت شهریار	نه تنها که با لشکرے کامگار
۵۶۸۴	چو بشنید آں خسرو کامراں	که فوجش ظفر یافت بر دشمناں
۵۶۸۵	درآمد هماں نانک نامور	به نزدیک درگاه شه با ظفر
۵۶۸۶	شنیدم که بر تخت زر بار عام	ز شادی بداد آں شه شادکام
۵۶۸۷	ستادند در بار اصحاب بار	شد آراسته از یمین و یسار
۵۶۸۸	درآمد هماں نانکِ شیر مرد	ابا سرفرازانِ پخته نبرد
۵۶۸۹	ببوسید از دور شه را بساط	چو شه دید رویش شد اندر نشاط
۵۶۹۰	هماں هر دو سر لشکران مغل	به پیش شه آورد با بند غل
۵۶۹۱	هزارے دو سه مرد افواج شاں	که بگرفت در وقت تاراج شاں
۵۶۹۲	همه غرقِ آهن ز سر تا بپای	بیاورد با بند در بار جای
۵۶۹۳	دگر چند گردوں ز سر کرده بار	که تنهائے شاں ریخت در کارزار
۵۶۹۴	بسے خرگه و اسپ و زین و لگام	فزونه بسے از کنیز و غلام
۵۶۹۵	که از بنگه خصم گاه شکست	بیامد یلان سپه را بدست
۵۶۹۶	کشیده یکایک دراں بارگاه	بسے شکر ایزد همی گفت شاه
۵۶۹۷	چو فارغ شد از شکر یزدان پاک	که افروخت تیره تن از جان پاک
۵۶۹۸	بفرمود پس بندیان مغل	بر اشتر نشانند بر بند غل
۵۶۹۹	سپارند دست عواناں مهار	منادی کناں از در شهریار
۵۷۰۰	به تشهیر در شهر شاں را برند	چو تشهیر شد جمله را سر برند
۵۷۰۱	بگفتا ز سرهائے ایں مدبراں	که آورد نانک جهاں در جهاں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۰۲	زور و از زہ یک تیر پرتاب وار	بر آرند بُرجے برونِ حصار
۵۰۰۳	پس انگہ علیبیگ و ترتاک را	ہماندم بفرمود فرمانروا
۵۰۰۴	کہ بندے ببرند و خلعت دہند	کلاہِ شرف بر سرِ شاں نہند
۵۰۰۵	شنیدم ازاں پس کہ آں شاہِ راد	رہا کرد شاں را و خلعت بداد
۵۰۰۶	بگفتا بدرگاہ خدمت کنند	دل از دعوے سرکشی بشکنند
۵۰۰۷	بہر یک کنیزانِ ہندی نژاد	معاشے بفرمود شاں برمراد
۵۰۰۸	چہ نان و چہ جامہ چہ نقل و شراب	ہمی داد شاں خسرو کامیاب
۵۰۰۹	یکے روز ترتاک بعد از دو ماہ	شرابے ہمی خورد در بزمگاہ
۵۰۱۰	چو شد ست گفتا سپاہم کجا	چہ شد اسپ و ترکش کلاہم کجا
۵۰۱۱	چو بشنید شہ شد بر و بدگماں	بگفتش کہ ریزند خوں در زماں
۵۰۱۲	علیبیگ را ہم پس از یک دو سال	ز خبثِ درونہ ہمی گشت حال

قصۂ طبیب برن و منتبہ شدن سلطان علاؤ الدّین و در راستی کوشش کردن

۵۰۱۳	شنیدم طبیبے ز ابناءِ ہند	کہ در نبض و قارورہ بُد دلپسند
۵۰۱۴	بکارِ طب آں ہندوئی ہوشیار	یگانہ شدہ اندراں روزگار
۵۰۱۵	مگر ساکنِ موضعِ برن بود	بکارِ مریضاں مدد می نمود
۵۰۱۶	علاجے بکردے برائے خدا	نگشتے بہ ہر کس تمنا نما
۵۰۱۷	معاش از زراعت ہمی ساختے	پئے دردمنداں دوا ساختے
۵۰۱۸	شبے خفتہ بود آں طبیب گزیں	کہ بگرفت مہدکش ہوا از زمیں
۵۰۱۹	ز لنکا مگر قومے آہرمناں	پئے بردنش بستہ آں سب میاں
۵۰۲۰	بداں تا کنند جمع ادراز گیا	ز بہر بہبھکین بسازد دوا

۵۷۲۱	بھبھکھن ہماں شاہ آہرمناں	نگر بود از علتے ناتواں
۵۷۲۲	غرض چونکہ آہرمنان مہیب	بہ لنکا بردند مہد طبیب
۵۷۲۳	بکردند بیدارشش آنگہ بخواب	ببردند پیش بھبھکھن شتاب
۵۷۲۴	شنیدم چو بیدار شد آں طبیب	عجب کرد ازاں خلق و شہر عجیب
۵۷۲۵	حصارے عجب دید مینا اساس	درو ساکن آہرمناں بی قیاس
۵۷۲۶	بہ حیرت شد از پیکر آں گروہ	دلش آمد از روئے شاں در ستوہ
۵۷۲۷	کسے آدمی صورت و پیلتن	کسے گاو دیدار و عفریت فن
۵۷۲۸	کسے ششیر ہیئت ولے شاخدار	کسے اژدہا پیکر و غول سار
۵۷۲۹	بھبھکھن نشستہ بیک تخت زر	چپ و راست آں قوم بستہ کمر
۵۷۳۰	طبیب اینچنیں مجلسے چوں بدید	چو بیمارے آہے نہانی کشید
۵۷۳۱	بدل گفت کیں خواب آہرمن ست	کہ وسواس ازیں خواب اندر من ست
۵۷۳۲	چہ روز است پیش آمد امشب مرا	چہ خواب ست کہ بگرفت از دست مرا
۵۷۳۳	طبیب اندر و بود کاہرمناں	مرا ورا بگفتند لا بہ کناں
۵۷۳۴	کہ ہاں اے طبیب مبارک قدم	نگر و از تماشائے دیواں دژم
۵۷۳۵	یقیں داں کہ لنکاست ایں خوش حصار	بھبھیکھن دریں شہر شد شہریار
۵۷۳۶	چو بیمار شد کار فرمائے ما	بیکے درد پیدا شدش بے دوا
۵۷۳۷	فتادے پدید آمد اندر مشام	بشورید خونش بہر صبح و شام
۵۷۳۸	بسے حیلہ کردیم و تدبیر ہم	نشد یک بو ی ہم ازاں درد کم
۵۷۳۹	ترا خاص اے مرد صاحب ہنر	زبہر علاجش دریں بوم و بر
۵۷۴۰	شاباش ترا بہر شش آوردہ ایم	ز آورد نت زحمتے بردہ ایم
۵۷۴۱	کنوں بہر ایں اے گردن فراز	بدآنساں کہ دانی علاجے بساز
۵۷۴۲	چو ایں قصہ بشنید از ایشاں طبیب	شد آشفتہ و دل پریشاں طبیب

نوٹ: کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۷۴۳	چو لبس دیده بود است سوز زیان	گذشته بر دگرم و سرد جہان
۵۷۴۴	فراہم شد و گفت شاں زاں جواب	کہ خوانند سالار خواں را شتاب
۵۷۴۵	بگوئید کز بہر فرماں روا	بیارد خورشہا ئے معہود را
۵۷۴۶	بداں تا غذا ئے کہ دارد مدام	کند پیش من خرج آنرا تمام
۵۷۴۷	چو از اکل و شرب‌شں بگیرم قیاس	توانم کہ گردم طبیعت شناس
۵۷۴۸	وزاں پس توانم کہ فرماں کنم	پئے دفع ایں درد درماں کنم
۵۷۴۹	شنیدم ہماں لحظہ آہرمناں	بہر سو دویدند شورافگناں
۵۷۵۰	طعامے کہ معہود پرہیز بود	بہ پیشِ ببھیکھن کشیدند زود
۵۷۵۱	ز پختہ برنج آخورے چند پر	پیے چند آچار اخلاط پر
۵۷۵۲	ز ماہی دریا ہزارے سہ چار	ز میش و شتر بیش از دہ ہزار
۵۷۵۳	بسے آدمی کردہ بریاں درست	بسے برہ از سیلی کوہ دشت
۵۷۵۴ F. ۱۷۴	ز کوہان پیلاں بسے باب زن	بجائے دو اہا ئے حیقہ شکن
۵۷۵۵	زگاو زگاو میش و از گوسپند	زدہ تودہ ہر سو چہ گویم کہ چند
۵۷۵۶	نہادند پیش آہرمن آنرا تمام	بیکدم بخوردش ببھیکھن تمام
۵۷۵۷	چو ہند و تماشائے پرہیز کرد	در آمد دلش زاں تماشا بدرد
۵۷۵۸	بدل گفت کاید رچہ سازم دوا	کہ گردم ز دستِ شیاطیں رہا
۵۷۵۹	گرایدونکہ زیں کار منکر شوم	سلامت ز آہرمناں کم روم
۵۷۶۰	یکے حیلہ باید دریں کار کرد	کہ یابد رہائی بتدبیر مرد
۵۷۶۱	قیاسے سہ پرہیز ایں دیو را	بگویم مگر راست آرد خدا
۵۷۶۲	وزاں پس برخ آورد براہرمن	بگفتا کہ اے مردِ مجروح تن
۵۷۶۳	گرفتم قیاسے ہم از خوانِ تو	شدم آگہ از درد و درمانِ تو
۵۷۶۴	اگر بایدت صحتِ پایدار	سہ پرہیز ہموارہ برپائے دار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۷۶۵ یکے آنکه تنها مخور هیچ چیز — ز بسیار خوردن بپرهیز نیز

۵۷۶۶ سیوم خوردنِ آدمی کن رها — که هست گوشتش جمله علت فزا

۵۷۶۷ دوائے که گفتم ترا آشکار — شب و روز از جان و دل هوشدار

۵۷۶۸ دگر خود ازیں هم نیابی شفا — ز بهر تو از خانه آرم دوا

۵۷۶۹ چو آهرمن ایں هر سه پرهیز نغز — نیوشید ازاں مردِ بیدار مغز

۵۷۷۰ سه روزے بر آں گونه پرهیز کرد — شنیدم تنش گشت فارغ ز درد

۵۷۷۱ طبیب گزیں را طلب کرد پیش — بتعظیم بنشاند بر تخت خویش

۵۷۷۲ وزاں پس بعد لطف گفت ای حکیم — مرا شد صحیح از تو شخصِ سقیم

۵۷۷۳ کنوں هر چه مطلوب داری ز من — بخواه اے خردمند فرخنده فن

۵۷۷۴ که ریزم بدامانِ تو بے خطر — چه دُرّ و چه گوهر چه سیم و چه زر

۵۷۷۵ چو بشنید از وی طبیب ایں سخن — بگفتا نخواهم ز تو هیچ من

۵۷۷۶ مگر آنکه در خانهٔ من مرا — رسانی به خوبی ازیں زشت جا

۵۷۷۷ چو آهرمن ایں قصه از وی شنود — شنیدم دگر بار جهدش نمود

۵۷۷۸ بگفتا که البته چیزے بخواه — وزاں پس روان شو ازیں جایگاه

۵۷۷۹ دگر باره گفتش طبیب گزیں — که اے شاه دیوانِ روئے زمیں

۵۷۸۰ بدست ست ملک قناعت مرا — بخانه است دو جفت زراعت مرا

۵۷۸۱ بداں جفت دایم زراعت کنم — هم از حاصلِ آں قناعت کنم

۵۷۸۲ چو صبر فزوں ست و حرص اندکیست — بنزدم زر و خاک هر دو یکے ست

۵۷۸۳ چو ایں کمتر است از تو مطلوب من — کز ایدر رسانی مرا در وطن

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۵۷۸۴	شنیدم من از زمرهٔ باستاں	چو بشنید آهرمن ایں داستاں
۵۷۸۵	عجب کرد ازاں مرد همت پرست	که یکباره دل از تمنا شکست
۵۷۸۶	چو همت همان همت آلوده مرد	باسباب فانی کم آلوده کرد
۵۷۸۷	بگفت آنکه آهرمنش کاے حکیم	چو در رفعت همتی مستقیم
۵۷۸۸	دواے تن سوخته ساختی	کنوں دل ز نام ز پرداختی
۵۷۸۹	یکے پند آهرمناں گوش کن	همان پندرا کم فراموش کن
۵۷۹۰	بکار زراعت چو هستی مدام	بکن سعی روز و شب و صبح و شام
۵۷۹۱	که از کاستن تا بوقت درو	نیفتد خیانت در و نیم جو
۵۷۹۲ F.165	یقیں دانکه در اینچنیں خرمنے	نیاید گهے دست آهرمنے
۵۷۹۳	به گنجے که دست خیانت رسد	زبے برکتی سر بنقصاں کشد
۵۷۹۴	برو دست آهرمناں شد دراز	شیاطیں در و گشت در ترک و تاز
۵۷۹۵	شنیدم چو آهرمن ایں پند داد	یکے میوه دست خردمند داد
۵۷۹۶	بگفتا که ایں میوهٔ خوشگوار	منافع بسے دارد اے هوشیار
۵۷۹۷	ازینجا به بوم و بر خویش بر	ابا نیک خواهان خویشت بخور
۵۷۹۸	دو سه تخمش آنگه بباغے بکار	ز هر تخم گردد درخت آشکار
۵۷۹۹	درختش برومند باشد مدام	تهی نبود از بار سال تمام
۵۸۰۰	بود در رنگ و بویش دل و جانفزاے	گل و بارش آید منافع گراے
۵۸۰۱	زیا بر بملک خود ایں یادگار	که شد نادر ایں تحفه در هر دیار
۵۸۰۲	چو مردے طبیبی بکار آیدت	دراں بوم و بر عزت افزایدت
۵۸۰۳	چو از دست او میوه بستد طبیب	عجب کرد ازاں میوه مرد غریب

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۸۰۴	زپیشش بصد خرّمی گشت باز	بسوئے وثاقِ خود آمد فراز
۵۸۰۵	چو شب بست بر چهرهٔ روزگار	ز سیارگاں چادرے زرنگار
۵۸۰۶	طبیب گزیں خفت بر مهدِ خویش	شنیدم چو پاسے ز شب رفت بیش
۵۸۰۷	ربودند آہرمنانش ز جا	وز آنجا گرفتند یکسر ہوا
۵۸۰۸	به برتنش سپردند در یکزماں	چو دریافتندش مقام از نشاں
۵۸۰۹	نہادند مہدش در آنجای جیست	کز آنجا ربودند بارِ نخست
۵۸۱۰	پس آنگه از آنجا بر آئین باد	سوئے ملک خود ہر یکے سر نہاد
۵۸۱۱	چو شد روز بیدار گشت آں طبیب	که بودش ز ہر علمے اورا نصیب
۵۸۱۲	نظر کرد اندر شبستانِ خویش	که بود است دراں خانه یک قرن بیش
۵۸۱۳	چو بشناخت بشگفت از خرّمی	بلے عاشق مسکن است آدمی
۵۸۱۴	پس اتباع و اطفالِ خود را بخواند	ہمه حال خود پیش ایشاں براند
۵۸۱۵	چو بعد از سه روزش بدیدند شاں	بر دنش شده ہر یکے جاں فشاں
۵۸۱۶	بہمسائگاں ایں حکایت رسید	وزاں پس ہمه شہر و کشور شنید
۵۸۱۷	مگر بود وقت زراعت گری	گہِ تخم ریزی و گل پروری
۵۸۱۸	ہماں پند آہرمن آورد یاد	دل اندر شروع امانت نہاد
۵۸۱۹	چناں کرد کوشش که یکدانه جو	تفاوت نه شد تا بوقت درو
۵۸۲۰	شنیدم ہماں قاضیِ ہوشیار	که بود است بستنیان آں روزگار
۵۸۲۱	بکشتش مساحت کناں در رسید	وفائے وراں کشت کامل بدید
۵۸۲۲	ز ہر شاخ صد خوشه زد سر بروں	ز ہر دانه گشت مقصد فزوں
۵۸۲۳	عجب کرد ازاں کشت کامل وفا	بخواند آنگہے صاحب کشت را
۵۸۲۴	بپرسید از وی که اے بخت مند	بکشت چه اقبال سایه فگند
۵۸۲۵	بگو راست تا خاک کشت که بیخت	دریں خاک تخم سعادت که ریخت
۵۸۲۶	که در ہیچ دہقنے بروی زمیں	ندید است مردے وفائی چنیں
۵۸۲۷	ہماں راست کار از سر راستی	که کشتش بر آموزه بر راستی
۵۸۲۸	بجز راست گفتن گریزے ندید	ہمی گفت و ایں قاضی می شنید.

۵۸۲۹ F.167 چو پیشش بگفت آن همه سرگذشت — وزان پس دعا گفت خاموش گشت

۵۸۳۰ چو بشنید از مردم هوشیار — عجب کرد ازین طرفهٔ روزگار

۵۸۳۱ فرستاد آن تحفه را پیش شاه — طبیب گزین رفت در تختگاه

۵۸۳۲ ازان میوه کاهرمنش داده بود — دو سه تخم بر مرد آزاده بود

۵۸۳۳ همان تخم را برد بر شاه راد — ز بعد زمین بوس پیشش نهاد

۵۸۳۴ ستاده دعای شهنشه بگفت — همان سرگذشت خود آنگه بگفت

۵۸۳۵ همی گفت و شاه جهان می شنید — هم آخر چو قصه بپایان رسید

۵۸۳۶ عجب کرد ازین قصه شاه جهان — وزان پس بگفتا چو کار آگهان

۵۸۳۷ کلاه شرف بر سر او نهند — ازان پس به دستش مثالی دهند

۵۸۳۸ کز اولاد او هم دران تختگاه — نخواهد کسی حصهٔ بادشاه

۵۸۳۹ همان تخم گفتا که کارند زود — که اوصافش از مرد بخرد شنود

۵۸۴۰ چو شد کاشته از پس چند گاه — بری داد بردند در پیش شاه

۵۸۴۱ چو شه دید آن میوهٔ بس غریب — دلش گشت شاهد به صدق طبیب

۵۸۴۲ وزان پس شنیدم که تا زنده بود — به رفع خیانت شروعی نمود

۵۸۴۳ یکی حبه هم تفاوت نخواست — بعهدش همه سنگها گشت راست

۵۸۴۴ اثر کرد آن صدق در نرخها — همه چیز را شد بعشری بها

۵۸۴۵ بعهدش بیاسود هر خاص و عام — دعاگوی او گشته هر صبح و شام

۵۸۴۶ هم آخر چو زین کوچگه برگذشت — مراد و را همان صدق همراه گشت

۵۸۴۷ عجب کیمیائی است صدق ای عزیز — کز و گنجها گردد از یک پشیز

۵۸۴۸ از و حبهٔ در گه امتحان — ابا کوهها طرح کردن توان

۵۸۴۹ خدایا مرا هم بدین راستی — که دارم بدعوای دین راستی

۵۸۵۰ ازین بخشش بارا چو کامل نصیب — ز صدقم بگردان چو کشت طبیب

۵۸۵۱ زیک شاخ من کش هزاران هزار — مدام از خرد هر یکی باردار

۵۸۵۲ خصوصا درین کشت زار هنر — ز شاخ مرادم بکن بارور

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۵۸۵۳	بداں تا چو دہقان زحمت گزیں	کہ بے شرکت دیو کارم زمیں
۵۸۵۴	خورم بر از یں باغ بے قیل و قال	کہ زحمت ببردم دریں خشک سال

ذکر مجلس کردن سلطان علاؤ الدین و بر انداختن شراب و شراب خانہا

۵۸۵۵	شنیدم یکے روز شاہِ کریم	بیاراست بزمے چو باغِ نعیم
۵۸۵۶	حریفاں طلب کرد بس یک بیک	چو غزو لیغا نخاں وچوں قیر بک
۵۸۵۷	چو آں چاشنی گیر شیریں جواب	کش آمد خداوند زادہ خطاب
۵۸۵۸	چو قیراں شیر افگن و دیو بند	کہ بودست گردن کشے ہوشمند
۵۸۵۹	دگر سرفرازان اقلیم دار	کہ بد ہر یکے محرم شہریار
۵۸۶۰	حریفانِ محرم دراں بزمگاہ	بفرمانِ آں شاہِ گیتی پناہ
۵۸۶۱	نشستند در پیشِ شہ با ادب	خردشے بر آمد ز اہلِ طرب
۵۸۶۲	ہمی گشت خوش جامِ کیخسروی	ہمی داد دورِ کہن را نوی
۵۸۶۳	نوائے مغنّی با ہل نظر	ہمی داد از عالمِ جاں خبر
۵۸۶۴	فسونے دل انگیز آمد سرود	دمے عشق آمیز آمد سرود
۵۸۶۵ F.100	ہمہ سازِ او آلتِ سوزِ جاں	ز سوزش رسد دود بر آسماں
۵۸۶۶	نوائے کہ مطرب بر آرد بذوق	چہ نقلے خوش است آں بہ صہبائے شوق
۵۸۶۷	غرض اندراں بزمگہ بیدرنگ	ہمی گشت ساغر بر آہنگِ چنگ
۵۸۶۸	چو خورشید در دامنِ باختر	مئے لعل می گشت در جامِ زر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۸۶۹	دراں حال شخصے ز خاصانِ شاه	ز بیروں درآمد دراں بزم گاه
۵۸۷۰	دعا گفت شه را زمیں بوسه داد	پس آنگه زباں با ادب برگشاد
۵۸۷۱	بگفتا که شاها مئے خوشگوار	گوارنده بادت بسے روزگار
۵۸۷۲	دلے جائے نقل اندریں داوری	هماں به غمِ زیردستاں خوری
۵۸۷۳	مبادا ضعیفے بدورت هلاک	زمیں باد از جرعه ریزِ تو پاک
۵۸۷۴	شنیدم که امروز درمندهٔ	به عهدت که حق راگزیں بندهٔ
۵۸۷۵	پئے غله اے خسرو کامراں	چناں گشت انبوهیِ مردماں
۵۸۷۶	که از غایتِ قحط و خشکیِ سال	شد آنجا ضعیفے دو سه پایمال
۵۸۷۷	شنیدم چو شه ایں حکایت شنید	شد افسرده دستے ز ساغر کشید
۵۸۷۸	چناں زیں خبر شد درونش خراب	که آمد فرو از سرِ شه شراب
۵۸۷۹	بگفتا که صد وائے بر عیشِ من	که غافل شدم از دیار و دمن
۵۸۸۰	چناں برد از راه آهرمنم	که زد آتشِ ایام در خرمنم
۵۸۸۱	ازیں سستیم شد جهانے خراب	ندانم چه گویم بفردا جواب
۵۸۸۲	بگفت ایں و زد گریه های های	شد از غفلتِ خود ندامت گرائے
۵۸۸۳	پس آنگه بگفتا قدح بشکنند	به میخانها آتشے درزنند
۵۸۸۴	نقیباں بهر سو منادی کناں	بگویند بانگِ مهابت زناں
۵۸۸۵	که هر کو دریں دور نوشد شراب	شود خان و مانش سراسر خراب
۵۸۸۶	وزاں پس طلب کرد مردانِ کار	که بودند در دورِ او هوشیار
۵۸۸۷	بگفتا که خلقے دریں خشک سال	بجاں آمد از قحط و تنگیِ حال
۵۸۸۸	کشایند انبارهائے حبوب	بهر صبحدم تا بوقتِ غروب
۵۸۸۹	فروشند غله به نرخِ قدیم	بدارند نرخِ کهن مستقیم
۵۸۹۰	برند آفتِ قحط از خاص و عام	رسانند خسته دلاں را بکام

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۸۹۱ برآرند هر محتکر را بدار — مگر آنکه تایب شود زاحتکار

۵۸۹۲ فراخی برآرند و نیکی برند — بدیں ساں همه شهر را پرورند

۵۸۹۳ ز بازار هر روز وقتِ غروب — بریداں بیارند نرخِ حبوب

۵۸۹۴ پس آں نرخها جمله در پیشِ شاه — بگویند یک یک بهر شامگاه

۵۸۹۵ گروهے که از فاقها سوختند — دل از آتش جوع افروختند

۵۸۹۶ هم از مطبخ خاص شفقت کناں — بهر روز شاں نا رسانند ناں

۵۸۹۷ شنیدم بده روزے آں سرفراز[1] — جهاں را بر دلق درآورد باز

۵۸۹۸ چنیں آید از خسروانِ کریم — که از خلق و حق شاں بود شرم و بیم

۵۸۹۹ غم زیردستانِ عالم خورند — وزیں غم دمے آبخورش کم خورند

۵۹۰۰ همه بر رعیت رعایت کنند — همه در حمیت حمایت کنند

عزیمت کردن سلطان علاؤالدین در سیوانه و فتح آں

۵۹۰۱ غرض چونکه آسود شهر و دیار — ز دهلی برون خیمه زد شهریار

۵۹۰۲ سپه را بر آهنگ سیوانه راند — بر آیینِ شاهانِ فرزانه راند F.178

۵۹۰۳ به سیوانه چوں لشکرِ شه رسید — شنیدم که هندو به دژ در خزید

۵۹۰۴ چهل روز لشکر بهر صبح و شام — خور و خواب بر خویش کرده حرام

۵۹۰۵ همی کرد قصدے به بیگاه و گاه — به پیچید در حصنِ سیوانه شاه

۵۹۰۶ چو در ماند از سختیِ آں حصار — شبے بر در حق بنالید زار

۵۹۰۷ چو شب شد بآخر غنودن گرفت — بخوابش نمودند فتحے شگفت

---

[1] نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۹۰۸	که گوئی به دستِ شهنشاه راد	یکی پیر مردی کلیدی بداد
۵۹۰۹	همی گفت کای شاه اختر سعید	در مملکت برگشا زین کلید
۵۹۱۰	چو عرّادهٔ زرزنیلی حصار	زرِ مغربی ریخت بر کوهسار
۵۹۱۱	شهِ شرق از تخت زرین بخاست	دلِ خویش در راهِ حق کرد راست
۵۹۱۲	بشکر خدا برد سر در سجود	که ایزد سپیدِ فتح را بشش نمود
۵۹۱۳	بفیروزی خود چو آگاه شد	ستد تیغ بر دست و برگاه شد
۵۹۱۴	بفرمود تا زین بر ابرش نهند	نقیبان به لشکر ندا در دهند
۵۹۱۵	که لشکر شود ساخته سربسر	به پیکارِ این حصن بندد کمر
۵۹۱۶	تبیره برآورد هر سو خروش	جهانی سراسر در آمد بجوش
۵۹۱۷	سران سپه حمله برخاستند	سپه را بفیروزی آراستند
۵۹۱۸	همه پیش دهلیز شاه آمدند	به دشمن کشی کینه خواه آمدند
۵۹۱۹	پس آنگاه شه برد پا در رکیب	عنان رفت از دستِ خصم از نهیب
۵۹۲۰	به یکبار برگشت گردِ حصار	قرار از دلِ خصم شد در فرار
۵۹۲۱	وزان پس شهنشاه فیروز جنگ	تعین کرد هر صفدری را النگ
۵۹۲۲	چو از نای ترکی دهندی جرس	بشد در گلو بسته راهِ نفس
۵۹۲۳	همه سرکشان چین برابر زدند	دهلهای جنگی زهر سو زدند
۵۹۲۴	خردسشان به گردِ حصار آمدند	چو شیران پئی کارزار آمدند
۵۹۲۵	شنیدم هم از اوّل بامداد	ز خندق گذشتند یکسر چو باد
۵۹۲۶	بجوب اختری جمله بشتافتند	زمین بهر بها را همی کافتند
۵۹۲۷	بکنگر رسیده و سپر نیزها	همه هندوان گرد لشکر رها
۵۹۲۸	بسی هندوان چاره می ساختند	گهی سنگ و گه آتش انداختند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۹۲۹	نیامد چو تدبیر شان کارگر	بجان دادن آنگه نہادند سر
۵۹۳۰	چو بستہ ابر خصم راہ گریز	ز آشفتگی شد دمے در ستیز
۵۹۳۱	ز باران تیرے کہ از حد گذشت	تن ہندوان جملہ غربال گشت
۵۹۳۲	بس از چشمہا خوں ہمی ریختند	بغربال تن خوں ہمی ریختند
۵۹۳۳	بہر تن دو صد رخنہ افزوں فتاد	دل ہندو از دیدن خوں فتاد
۵۹۳۴	چو حال عدو دید شہ اینچنیں	بفرمود تا سرکشان گزیں
۵۹۳۵	بیارند یک حملہ بر در شتاب	کہ اکنوں در آمد گہ فتح باب
۵۹۳۶	بفرمان شہ لشکر آمد بجوش	دہل زن برآورد ہر سو خروش
۵۹۳۷	یکے حملہ کردند بر خصم دوں	علمہائے کفار شد سرنگوں
۵۹۳۸	سر اختر شہ ز فرقد گذشت	ہماں سیتل از حصن نومید گشت
۵۹۳۹	سپہ رفت جملہ بحصن اندروں	ہمی راند در ہر طرف جوئے خوں
۵۹۴۰ ۷۰۹ھ	یکے مرد زندہ نہ رفت از حصار	اسیر آمدہ جملہ خیل و تبار
۵۹۴۱	گرفتہ ہماں سیتل شوم را	کشیدند در پیش فرماں روا
۵۹۴۲	شہنش گفت تا زود گردن زنند	سرشش را بحصنش معلق کنند
۵۹۴۳	دگر روز زاں خسرو سرفراز	بہ نصرت سوئے تختگہ گشت باز
۵۹۴۴	چو با فتح و نصرت بحضرت رسید	ہمہ شہر از خرمی آرمید

رواں شدن ملک نایب و مصاف دادن

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

باکبک و اسیر شدن کبک بر دست او

۵۹۴۵	شبے دید آں خسروِ کامیاب	یکے مژدہ با مہابت بخواب
۵۹۴۶	کہ گوئی شہنشہ برسمِ شکار	ہمی گشت در بیشہ و مرغزار
۵۹۴۷	یکے شیر ناگہ دراں صیدگاہ	پدید آمد و کرد آہنگ شاہ
۵۹۴۸	ز خاصانِ خسرو یکے ہوشمند	درآورد آں شیر را در کمند
۵۹۴۹	اسیرانہ در پیش خسرو کشید	دراں حال صبح سعادت دمید
۵۹۵۰	چو شد صبح شہ راز سر رفت خواب	طلب کرد آنکہ معبّر شتاب
۵۹۵۱	ہمیں خواب پیشش تمامی بگفت	یکے حرف ازاں خواب کمتر نہفت
۵۹۵۲	معبّر دعا گفت و دفتر گشاد	بہ تعبیر مر شاہ را بوسہ داد
۵۹۵۳	بگفتا کہ اے خسروِ تیز ہوش	بشارت ترا باد از خوابِ دوش
۵۹۵۴	یکے بندۂ خاص شاہِ جہاں	مراد ترا بدست آورد ناگہاں
۵۹۵۵	کند بند ادرا ہماں نیک خواہ	پس آنگہ بیارد بایوانِ شاہ
۵۹۵۶	چو ایں راز بر شہ معبّر گشاد	شہش جامہ فرمود و انعام داد
۵۹۵۷	دگر روز چوں وقت بانگ خروس	جہاں گشت آراستہ چوں عروس
۵۹۵۸	شد آغاز تاثیر تعبیر خواب	ز ملتاں درآمد الاغے شتاب
۵۹۵۹	بگفتا کہ شاہا سپاہِ مغل	درآمد بہ فرمانِ شاہِ مغل
۵۹۶۰	دراں ملک ہر جا کہ چندہ سوار	بہ ہند آمد افزوں تر از صد ہزار
۵۹۶۱	مغل گرچہ ہر بار لشکر کشید	چنیں لشکرے چندہ کمتر کشید
۵۹۶۲	بہر جا سرحددار بد در دیار	پئے جست از ہم شاں در حصار
۵۹۶۳	ہمہ ہندو افتاد در شور و شر	کہ آمد مغل باتیسے کرّ و فر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۹۶۴ چو بشنید شه این خبر از الاغ — به بست از دلش رخت غور و فراغ

۵۹۶۵ زمانے دلِ شه مشوش بماند — پس آں نایبِ خویشتن را بخواند

۵۹۶۶ بگفتا برآور یکے بارگاه — بکن اندراں خیمه عرضِ سپاه

۵۹۶۷ جدا کن بهر جا که چنده سوار — پس آں تذکره زود پیشم بیار[۱]

۵۹۶۸ ملک نایبِ الغ خانِ شاه — کمر بسته در کارِ عرضِ سپاه

۵۹۶۹ شنیدم مهندس دراں روزگار — به دفتر درآورد یک لک سوار

۵۹۷۰ ملک نایب آں تذکره پیش برد — سرانِ سپه را با خویش برد

۵۹۷۱ پس آنگاه آں خسروِ نامور — به لشکر بفرمود یک ساله زر[۱]

۵۹۷۲ سرانِ سپه را فراواں نواخت — سپه هر یکے را به گردوں نواخت

۵۹۷۳ چو تغلق چو کافور مرهته نژاد — چو عالم ملک واں سرافراز راد

۵۹۷۴ دگر سرفرازانِ هندو دیار — به جنگ آوری هر یکے نامدار

۵۹۷۵ چو از شه همه خلعتے یافتند — پئے ساز پیکار بشتافتند

۵۹۷۶ F:180 بسے داد دل نایبِ خویش را — بداں تا بود چیره دل در وغا

۵۹۷۷ دگر روز فرمود شاهِ جهاں — که لشکر برانند سوئے مولتاں[۱]

۵۹۷۸ براندند شیراں حمله گرائے — همه آهنی چنگ و پولاد خائے

۵۹۷۹ همی راند لشکر بعد چیرگی — همی شد هوا از غبار تیرگی

۵۹۸۰ چو هند علی دامن اندر رسید — سپاهِ ملاعیں دراں حد رسید

۵۹۸۱ همانجا بزد خیمه لشکر تمام — یکے هفته کرد آنجا مقام

۵۹۸۲ ملک نایبِ الغ نیر کهائی خویش — براندی ازانجا بهر روز بیش

۵۹۸۳ ملک تغلق آں مردِ با هوش و هنگ — که گرگے کهن بود در کارِ جنگ

۵۹۸۴ شهنش داد اقطاعِ دیالپور — نبرد شش بدے کار پیکار سور[۱]

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۹۸۵	خطابش شده شحنهٔ بارگاه	هم او سر یزک بود در هر سپاه
۵۹۸۶	بهر روز آن نایب کامران	بگردی ازان پرده گاهش روان
۵۹۸۷	بدان تا خبرهای فوج مغل	رساند بدان نایب شاه کل
۵۹۸۸	یکی روز تغلق یزک رانده بود	شب اندر میان مغل مانده بود
۵۹۸۹	دوم روز ناگه بلشکر رسید	بگفتا سپاه مغل در رسید
۵۹۹۰	ملک نایب سرفراز این خبر	چو بشنید از تغلق نامور
۵۹۹۱	بگفتا نقیبان ندا در دهند	هنر بران همه زین بر ابرش نهند
۵۹۹۲	بگردد سپه سر بسر ساخته	کمند ساز پیکار پرداخته
۵۹۹۳	کسی را که ناساخته بنگرند	بگیرند و جای سیاست برند
۵۹۹۴	سرش را جدائی دهند از تنش	بود خون آن مرد در گردنش
۵۹۹۵	غرض چونکه افواج هندوستان	شد از جنبش صبح چون بوستان
۵۹۹۶	برآمد ز هر سو خروش دهل	یکی گرد خاست از سپاه مغل
۵۹۹۷	جهان گشته تاریک زان تیره گرد	خروشید چون رعد هر جا که مرد
۵۹۹۸	وزان پس دو لشکر مقابل ستاد	ز هر سوی نامرد را دل فتاد
۵۹۹۹	دمی از دو سو کرد لشکر درنگ	نکرده کسی پیش دستی بجنگ
۶۰۰۰	هم آخر ز فوج مغل هوی خاست	خروشی ز خرمهره هر سوی خاست
۶۰۰۱	سپاه مغل پیش دستی نمود	شنیدم که فوج کبک بیش بود

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۰۲ بجنبید بر قلب هندوستاں — بافتاد بر قلب هندوستاں

۶۰۰۳ بقلب اندروں نایب شاه هند — پے افشرده بر با صفے دل پسند

۶۰۰۴ کبک چوں برو زد بیکبارگی — به پیچید نایب بناچارگی

۶۰۰۵ بیاراں بگفت آں یل نامور — که برزد و بدارند یکدم سپر

۶۰۰۶ نتابند از پیش دشمن عناں — نترسند از حملهٔ دشمناں

۶۰۰۷ جواب حریفان خود بے دریغ — دهند از زبانِ گهر ریزِ تیغ

۶۰۰۸ بدارند دلهائے خود را بجائے — بدوزند در مرکزِ خویش پائے

۶۰۰۹ مغل را همیں حملهٔ اولیں — نگهداشت باید بهنگام کیں

۶۰۱۰ چو نایب زیاران خود گفت پیش — همی داد دل مر سوارانِ خویش

۶۰۱۱ بلے چوں سراں سر بسستی نهند — سر افسرِ خود بدشمن دهند

۶۰۱۲ سپه گر بسے چیره دستی کند — چو سر عاجز بود میل سستی کند

۶۰۱۳ شنیدم کبک قصد بسیار کرد — بصد چیرگی حمله هر باره کرد

۶۰۱۴ F.181 که نوئے صفِ قلب را بشکند — پس آهنگِ افواجِ دیگر کند

۶۰۱۵ ملک نایب یل چو سرلشکراں — بجنبید ازاں حملهائے گراں

۶۰۱۶ کبک دید کز قلب هندوستاں — نه پیچید از جائے خود کس عناں

۶۰۱۷ عناں داد بر سمتِ افواجِ خویش — باندا ختنش نایب شه به پیش

۶۰۱۸ چو مرداں بدنبال او در نشست — به شمشیر فوج کبک را شکست

۶۰۱۹ بلوکید اسپ کبک ناگهاں — رسید از پس آں سرفرازِ جهاں

۶۰۲۰ بدستش کبک زنده آمد اسیر — ز فوجِ مغل خاست شور و نفیر

۶۰۲۱ سپاهِ مغل را تولائے نماند — چو سر رفت تن را بقائے نماند

۶۰۲۲ شکسته نهادند سر در گریز — بر آمد ز هنگامه شاں رستخیز

۶۰۲۳ سواران هندی درو تاختند — بسے گردناں را سر انداختند

نوٹ کبک کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۲۴	مغل گشت عاجز دراں رستخیز	شده هریک از دیده خونابه ریز
۶۰۲۵	کسا نراکه هر بار کردے اسیر	شد ایں بار بر دست شاں دستگیر
۶۰۲۶	همی کرد چوں هندواں خودسری	بصد عاجزی پیش هر لشکری
۶۰۲۷	ندیده کسے هیچ گه خشم شاں	مگر آ نزماں کاب از و شد رواں
۶۰۲۸	به بینی رسیده روانِ مغل	همی گفت هر یک زبانِ مغل
۶۰۲۹	بسا آب بینی دراں بستگی	که گشتم زمردی و جلدی بری
۶۰۳۰	غرض چوں ملک نایبِ بختمند	سپاهِ مغل را شکستے فگند
۶۰۳۱	بسے را بکشت و بسے را شکست	سوئے تختگه شد رواں ناگرفت
۶۰۳۲	خرو شاں در آمد چو در تخت گاه	خراماں بر آمد بر ایوانِ شاه
۶۰۳۳	چو بشنید خسرو درداں بار داد	درِ لطف بر نایب خود کشاد
۶۰۳۴	بصد خرمی نایب خاص شاه	خراماں در آمد دراں بارگاه
۶۰۳۵	هم از دور بنهاد سر بر زمیں	شگفت از رخش شاه چوں یاسمیں
۶۰۳۶	اسیرانِ فوجِ مغل با کبک	بیاورد در پیش شه یک بیک
۶۰۳۷	مرصع یکے خلعتش داد شاد	نه تنها که با سرکشانِ سپاه
۶۰۳۸	همه شهر و کشور شد اندر طرب	بدل شد ببانگِ مغنی شغب
۶۰۳۹	کبک را بفرمود آنگاه شاه	که دارند پابندِ محنت نگاه
۶۰۴۰	شنیدم پس از چندگاهے دگر	بفرمانِ شاهش بریدند سر

ذکر کار خیر خضر خاں

۶۰۴۱	خضر خاں هماں پورِ شاه جهاں	که بود است پرویزِ هندوستاں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۴۲	دلش گشت پابند شیرین لبے	نیاسوده روزے نہ خفته شبے
۶۰۴۳	ز دل رانیِ آن دخترِ گرآن رائے	کہ بوده است جان پرور و دلربائے
۶۰۴۴	ربوده دل خان همان جان نواز	گرو کرده بر دست شوخی و ناز
۶۰۴۵	بدیده رخِ آن صنم در حرم	شده صید آن کعبه هم در حرم
۶۰۴۶	ندانست تا عشق او بود خام	چو شد پخته خود داد بیرون تمام
۶۰۴۷	شد از گریه حالش چنان آشکار	کہ هم شهر بشنید و هم شهریار
۶۰۴۸	چنان عشق اندر دلش جا گرفت	کہ صبر از دلش شد برون ناگرفت
۶۰۴۹	دلش شد تهی از قرار و سکون	همی ریخت از دیدها جوئے خون
۶۰۵۰	ندانم کہ اے عشق اصلِ تو چیست	کہ هر کو اسیرِ تو شد خون گریست
۶۰۵۱ F.۱۸۲	وجودت برونِ عناصر فتاد	نہ از آب و آتش نہ از خاک و باد
۶۰۵۲	اسیرِ تو هر جا کہ صاحبدلے	شکارِ تو هر جا کہ با حاصلے
۶۰۵۳	بگو کز چه زادی درین روزگار	وز آن پس کہ پروردت اندر کنار
۶۰۵۴	ز شیر کہ نشو و نما یافتی	کہ بیش از مسیحا بقا یافتی
۶۰۵۵	چه شکلی کہ بعد از بقائے غذا	مسلّم ترا گشت ملکِ بقا
۶۰۵۶	جوانی دهر گز نہ گردی تو پیر	بدامِ تو پیر و جوان شد اسیر
۶۰۵۷	کنی پیر را باز از سر جوان	گدایانِ کوئیت همه خسروان
۶۰۵۸	بہ نزدت یکے بادشاه و گدا	گدا را کنی شاه و شه را گدا
۶۰۵۹	بدام آوری جانِ آزادگان	پریشان کنی حالِ شهزادگان
۶۰۶۰	غرض چونکه شهزادهٔ روزگار	پریشان شد از عشقِ آن گلعذار
۶۰۶۱	دل شاه از سوز عشقت بسوخت	یکے تیرِ غمزه دو آماج دوخت
۶۰۶۲	بشد پیر شد خسروِ هوشمند	کہ فرزند را دا خسرو از گزند
۶۰۶۳	شنیدم بسے چاره و حیله کرد	دوائے همی داد بر دفعِ درد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۶۰۶۴ بهر جا که درد از دوائے رود ‌ ‌ ‌ ولے دردِ عاشق فزون تر شود

۶۰۶۵ لیسے گل شکر شاهِ پرهیزگار ‌ ‌ ‌ که درد قوی سینهٔ پرفگار

۶۰۶۶ مجرب فسونها و صبر و شکیب ‌ ‌ ‌ مفرّح طلسماتِ عاشق فریب

۶۰۶۷ برسمِ طبیبانِ بیمار دوست ‌ ‌ ‌ سپرده به مجروح تیمار دوست

۶۰۶۸ ز مجموعهٔ حفظ و معجونِ پسند ‌ ‌ ‌ چو نامد دوائے بر او سودمند

۶۰۶۹ بگفتا کنم یک دوائے دگر ‌ ‌ ‌ مگر آید اندر دلش کارگر

۶۰۷۰ پئے دفعِ شرش کنم کارِ خیر ‌ ‌ ‌ به کعبه برم راهبے را از دیر

۶۰۷۱ پس آنگاه دختِ الغخانِ راد ‌ ‌ ‌ به شهزاده برسمِ تزویج داد

۶۰۷۲ شنیدم به شهر از خوشی شهریار ‌ ‌ ‌ یکے جشن کرد اندران روزگار

۶۰۷۳ که اندر جهان یادگارے بماند ‌ ‌ ‌ وزان مے به هر سر خمارے بماند

۶۰۷۴ شنیدم دران جشن هر مرزبان ‌ ‌ ‌ ز هر کشورے خوانده شد میهمان

۶۰۷۵ ز گجرات آمد الغخانِ راد ‌ ‌ ‌ بفرمانِ شه سر بخدمت نهاد

۶۰۷۶ شنیدم که آورد بس برگ و ساز ‌ ‌ ‌ پئے کارِ دختِ خود آن سرفراز

۶۰۷۷ همان رامِ دیو آمد از دیوگیر ‌ ‌ ‌ که مر شاه را بود فرمان پذیر

۶۰۷۸ دگر مرزبانانِ اقلیم دار ‌ ‌ ‌ خرامان رسیدند از شهر و دیار

۶۰۷۹ ز قبه همه شهر در سایه شد ‌ ‌ ‌ عروسِ جهان غرقِ پیرایه شد

۶۰۸۰ نهان شد ز تزئینه دیوار و در ‌ ‌ ‌ همی رفت در هر طرف جوئے زر

۶۰۸۱ نخورده کسے تا دو مه نان و آب ‌ ‌ ‌ مگر شیر و یا شربت و یا گلاب

۶۰۸۲ فلک شد برقص از نوائے سرود ‌ ‌ ‌ زمین مست شد از طربهائے رود

۶۰۸۳ شب و روز عیشِ جهان می فزود ‌ ‌ ‌ تو گوئی دو مه دورِ ناهید بود

۶۰۸۴ نشسته حکیمانِ ساعت شناس ‌ ‌ ‌ بتقویم هریک گرفته قیاس

۶۰۸۵ سوئے خود سطرلاب برداشته ‌ ‌ ‌ بوقتِ سعادت نظر داشته

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٦٠٨٦	که تا کے در آید بجوب اختری	زمانِ قرانِ مه و مشتری
٦٠٨٧	هم آخر در آمد چو وقتِ شمار	سعادت دوید از یمین و یسار
٦٠٨٨	سحرگه که اہلِ حرم خاستند	یکے جلوه گاہے بیاراستند
٦٠٨٩ F.١٠٢	کسے وصفِ آں جلوه چوں کند	طبیعت دراں بارغ ره چوں کند
٦٠٩٠	بداند خرد کز چناں شہریار	چه رونق شود در چناں کاروبار
٦٠٩١	شنیدم دراں جلوه گاهِ حرم	جہاں بود در عیش و مجنوں دژم
٦٠٩٢	تو لیلیٰ و مجنوں اگر خوانده	وگر در غمِ عشق در مانده
٦٠٩٣	بدانی چه درد است دریں داستاں	که عاشق بداند غمِ عاشقاں
٦٠٩٤	ولے ہست بیدوست زندان بہشت	حرم نیز بے یار باشد کنشت
٦٠٩٥	غرض چوں شد از ہر دو جانب تمام	قوانینِ تزویج در رسمِ کرام
٦٠٩٦	سوارئِ شہزادهٔ نامور	شده کہتری از نمازِ دگر
٦٠٩٧	بسے کله بر پشت پیلاں رواں	ابا فضل خواناں و رامشگراں
٦٠٩٨	ہمی رفت شه در یمین و یسار	ہمی گشت دینار و جوہر نثار
٦٠٩٩	در آمد چو در خانهٔ میزباں	بہارے گزر کرد در بوستاں
٦١٠٠	ہمه میزباناں براه آمدند	جماره کناں پیشِ شاه آمدند
٦١٠١	نثارش بکردند گوہر فزوں	سواراں ببردندش آنگه دروں
٦١٠٢	نشاندند او را به تختِ شہاں	ہمی گشته گردِ سرش میزباں
٦١٠٣	دراں جائے یک جشن دیگر گذشت	ازاں پس که تنبول و شربت بگشت
٦١٠٤	یکے خطبه بر خواند صدرِ جہاں	که تا تازه شد جانِ کار آگہاں
٦١٠٥	چو شد جمله آئینِ خطبه تمام	نمازِ دگر رفت شد وقتِ شام
٦١٠٦	ہمه میزباناں بپا خاستند	یکے جلوه گاہے بیاراستند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٦١٠٧ نشاندند آنگه دران جلوه گاه — شهے همچو مهر و عروسے چو ماه

٦١٠٨ دران حجله هر کس به شادی فتاد — دل شه چو شمع بسوز و گداز

٦١٠٩ سرودے بسے عشرت انگیز بود — بنزدیک شه نوحه می نمود

٦١١٠ غرض چون که بردند شهزاده را — به تخت شهانشش بدادند جا

٦١١١ کشیدند پیش بت جانفزاے — همه غرق زیور ز سر تا بپاے

٦١١٢ در حجله مشاطهٔ خوش نوا — بجلوه در آورد طاؤس را

٦١١٣ چو آره بر آمد ز رامشگران — بگفتند با صد طرب هر زبان

٦١١٤ که اے شاه و شهزادهٔ راستین — ترا زیبد این تاج و تخت و نگین

٦١١٥ بدین خرمی از کجا آمدی — چه مرغے که در دام ما آمدی

٦١١٦ ز رویت همه خانه گلشن شد است — ز نورت همه حجله روشن شد است

٦١١٧ چو بلبل درین باغ بشتافتی — نگارے چو سرو روان یافتی

٦١١٨ نزیبد چنین حجلهٔ گوهرین — چنین شاه را جز عروسے چنین

٦١١٩ خدا هر دو را سازگاری دهاد — دو شمشاد نو بر برومند باد

٦١٢٠ چو آئین جلوه گری شد تمام — شگفت از خوشی خاطر خاص و عام

٦١٢١ نهانی یکے خلوتے ساختند — مه و مهر را در وے انداختند

٦١٢٢ شنیدم که تا وقت بانگ خروس — حکایت همی کرد شه با عروس

٦١٢٣ گہے گفت کین دیو خانه کجاست — که اطراف این خانه وحشت گراست

٦١٢٤ چه خواب است که بیدار بینم همے — چه دشت است که خونخوار بینم همے

٦١٢٥ گہے گفت کاے دلبر جان گزا — درین دشت پرهول و پر اژدها — ن: ١٨٤

٦١٢٦ تو آهر منی مردمی کیستی — به پهلوے من از پے چیستی

٦١٢٧ گہے گفت امشب کدامین شب است — که جانم درد و هم نشین لب است

٦١٢٨ ز روئے درازی و ظلم و ظلام — بگیسوے یارم بماند تمام

٦١٢٩ گہے گفت کاین خار یا بستر است — که پهلوی من زو پر از نشتر است

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۱۳۰	دگر نے چراستہ شد خواب من	چرا خستہ شد جانِ بی تاب من
۶۱۳۱	ازیں ہا ہمی گفت تا صبحگاہ	چو زد نوبتے کوسِ درگاہ شاہ
۶۱۳۲	خضر خانِ محبوس با صد عذاب	بجست از شبِ تیرہ چون آفتاب
۶۱۳۳	ز ظلمات چون خضر آمد برون	بہ عمرِ ابد بخت شد رہنمون
۶۱۳۴	وز انجا سوئے آبِ حیوان شتافت	تن مردہ در جانبِ جان شتافت
۶۱۳۵	نظر کرد در روئے گلزار خویش	بشد مست از نرگسِ یار خویش
۶۱۳۶	بیا ساقیا در خلائے خیال	بجامِ طرب دہ شراب وصال
۶۱۳۷	ز شبہائے ہجران مرا دار ہاں	بصبحِ امیدم بکن شاد ماں

نصیحت کردن مادر خضر خاں را و افسانہ گفتن خضر خاں پیش مادر

۶۱۳۸	یکے روز شہزادہ را در نہفت	شنیدم باندرز مادر بگفت
۶۱۳۹	کہ شاہا ز دل سوزیت سوختم	بسے ابجدِ صبرت آموختم
۶۱۴۰	نگشتی ز مانے نصیحت پذیر	نہ باز آمدی از ضدا و لفنیر
۶۱۴۱	بہ عمخواریت من بہ سوز و گداز	تو بر شمع پروانہ ساں عشق باز
۶۱۴۲	توانی کزیں عشق تایب شوی	ز صحرائے اندوہ غایب شوی
۶۱۴۳	رضا جوئے مادرِ خود کنی	دل از سیلِ آں تازنیں بشکنی
۶۱۴۴	چو خاں ایں نصیحت ز مادر شنید	تو گوئی نمک بر جراحت رسید
۶۱۴۵	بگفتا کہ اے مادرِ مہرباں	تو پندے کہ دادی شنیدم بجاں

نوٹ: کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۱۴۶	ولیکن یک افسانه ام هست یاد	که سالی است در شهر ناگور زاد
۶۱۴۷	بگویم ترا گر بجان بشنوی	وزان پس به تدبیر کارم شوی
۶۱۴۸	چو بشنید مادر بگفت ای جوان	بگو آنچه داری بخاطر نهان
۶۱۴۹	پس آنگاه این قصه آغاز کرد	همی گفت دمی[۱] ز دل نفیرے ز درد

حکایت

۶۱۵۰	شنیدم جوانی بناگور در	دلی بست بر دلبری سیمبر
۶۱۵۱	مگر آمدی دختِ او بر درش	که شد بسته بر وی دل مضطرش
۶۱۵۲	شب و روز در دل خیالش گماشت	دمی بی جمالش شکیبی نداشت
۶۱۵۳	دل هر دو در راز گشته یکی	فزون هر دو را شوق صبر اندکی
۶۱۵۴	[۲]چو مجنون و لیلی دران روزگار	شده شهره از عشق در هر دیار
۶۱۵۵	شد آمیخته خون هر دو[۳] جگر	بصد جان دلی بسته با همدگر
۶۱۵۶	سرانجام چون عشقِ شان پخته گشت	ز هر کشور افسانهٔ شان گذشت
۶۱۵۷	رقیبان لیلی شده هوشیار	جدا ماند مجنون ز ایوان یار
۶۱۵۸	بگشتی ببازار ها روز و شب	بر آوردی از درد هر دم شغب
۶۱۵۹	بگفتی حکایت بدیوار و در	ز هر باد ازیار جستی خبر
۶۱۶۰	بعشوه دلِ خویش خوش داشتی	حیاتی برین گونه بگذاشتی
۶۱۶۱	بگوش شنید هر یک دران روزگار	چه اصحاب خیل و چه اهل تبار
۶۱۶۲	که مجنون و لیلی بصید حلال	نبوشند جامی ز خمِ وصال

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۱۶۳۴۰۱۸۵ مجنوں نمی داد لیلےٰ پدر ‏— نہانش ہمی داشت از بام و در

۶۱۶۴ شنیدم چو لیلیٰ بغمخوارگی ‏— ز مجنوں جدا ماند یکبارگی

۶۱۶۵ ز غم خوردن عشق مدہوش شد ‏— دلش درہم از ہجر معشوق شد

۶۱۶۶ ہم آخر ز وصلش چو نومید گشت ‏— یکے روز ازیں کوچگہ بر گذشت

۶۱۶۷ چو ایں قصہ در گوشِ مجنوں رسید ‏— چو دیوانگاں جامہا بر درید

۶۱۶۸ ز ہر دیدہ جوئے خوں می فشاند ‏— بجز پوستے در وجودش نماند

۶۱۶۹ دلش گشت بیمار از دردِ عشق ‏— تنش نقدِ جاں باخت در نردِ عشق

۶۱۷۰ شنیدم طبیبے پسِ ہفت روز ‏— براں خستۂ درد و مجروح سوز

۶۱۷۱ نظر کرد و از حالِ او بر رسید ‏— پس از شفقت و رفق نبضش بدید

۶۱۷۲ ز دردِ نہانش چو آگاہ گشت ‏— بجان و دل او را ہوا خواہ گشت

۶۱۷۳ بگفتش کہ نزدِ پدر خود شتاب ‏— بر ولاے جوانِ درد نہ خراب

۶۱۷۴ بدو گوئے کاے پیرِ نامہرباں ‏— ازیں بیش بر من مکن قصدِ جاں

۶۱۷۵ نداری مرا دخت تا زندہ بود ‏— کنوں در عدم چوں ہزیمت نمود

۶۱۷۶ بکن شرط با من کہ گر آں نگار ‏— شود زندہ از قدرتِ کردگار

۶۱۷۷ بہ رسمِ نکاحش سپاری بہ من ‏— نداری نہاں گل ز مرغِ چمن

۶۱۷۸ چو ایں قصہ در گوشش برنا فتاد ‏— رواں رفت بر پیر و در پا فتاد

۶۱۷۹ بگفت آنچہ از مردِ بخرد شنید ‏— حدیثِ جواں چوں بپایاں رسید

۶۱۸۰ بخندید پیر از حدیثش رواں ‏— وزاں پس ز رخ آورد سوئے جواں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۱۸۱ بدو گفت کای مردِ آشفته رائے — ز جنت مرا گشته رحمت نمای

۶۱۸۲ مگو آنچه از عقل باشد بعید — که کس مرده را باز زنده ندید

۶۱۸۳ جواں گفت کائے پیرِ فرخنده کیش — دریغ آیدت خاکے از خونِ خویش

۶۱۸۴ دریں شرط با من بخیلی مکن — بکن تازه جانم بدیں یک سخن

۶۱۸۵ لجاجِ جواں چونکه از حد گذشت — دلِ پیر از عجزِ او نرم گشت

۶۱۸۶ بگفتا بدیں شرط دادم رضا — خدا را دریں حال گردم گوا

۶۱۸۷ که گر دخترم سر برآرد ز خاک — بگردد ز سر زنده شخصِ هلاک

۶۱۸۸ بکابیں سپارم بتوائے جواں — نگردم ازیں شرط دیوانگاں

۶۱۸۹ دراں شرط چوں پیر بنهاد سر — جواں رفت بر مردِ صاحب هنر

۶۱۹۰ بگفتا طبیبِ مریضانِ عشق — دلت هم ترازدئے سنگِ دمشق

۶۱۹۱ زبانت ز تقریر دار الشفا — ضمیرت ز اسرار دار البقا

۶۱۹۲ برفتم ز ارشادِ تو سوئے پیر — پس از گریه و شور و عجز و نفیر

۶۱۹۳ دراں شرط خویش کردمش مستقیم — بتاکید سوگندهائے عظیم

۶۱۹۴ کنوں خیز بشتاب ای گنجِ راز — دوائے دلِ دردمندم بساز

۶۱۹۵ طبیبِ گزیں دستِ مجنوں گرفت — رهِ گورِ لیلائے مدفوں گرفت

۶۱۹۶ شنیدم چو بر گورِ لیلیٰ رسید — تنِ مولیٰ از خاک بیروں کشید

۶۱۹۷ هماں خسته را پهلوئے او نشاند — براں خاک یکبار افسوں بخواند

۶۱۹۸ شنیدم بجنبید یکسر تنش — دگر باره خواند آں فسوں بر تنش

۶۱۹۹ بگرداند پیش پهلوش بر زمیں — سیوم بار خواند آں فسونِ گزیں

۶۲۰۰ F.۶۸۱ بتاکید بر شخصِ لیلیٰ دمید — چو بر خاکِ او بادِ افسوں رسید

۶۲۰۱ رواں شخصِ لیلیٰ به جنبش فتاد — نشست و نظر سوئے مجنوں کشاد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۲۰۲	وزاں پس بیاخاستند آں دو تن	یکے جامہ بدرید دیگر کفن
۶۲۰۳	کنارے گرفتند مر یکدگر	وزاں پس نہادند بر خاک سر
۶۲۰۴	خروشش افگناں زار بگریستند	تو گوئی بیک جاں دو تن زیستند
۶۲۰۵	چو آں ہر دو تن جان نو یافتند	ازانجا سوئے شہر بشتافتند
۶۲۰۶	سوئے خانہ لیلی گرفتند راہ	پدر کرد چوں روئے دختر نگاہ
۶۲۰۷	چو دیدش ازیں ساں نظارہ بدید	عجب کرد و از شرط چارہ ندید
۶۲۰۸	شنیدم کہ لیلیٰ بہ مجنوں سپرد	ہم آخر چہ فتنہ بہ مفتوں سپرد
۶۲۰۹	بشہر اندروں آں خبر گشت عام	یکے محضرے کرد خلقے تمام
۶۲۱۰	گرفتند دست طبیب غریب	بگفتند اے طرفہ مرد طبیب
۶۲۱۱	مسیحانہ معجزات مسیح	کہ آموختستی بر سبیل صحیح
۶۲۱۲	کہ اندر تن مردہ جاں می دہی	تو آہرمنی یا بنی آدمی
۶۲۱۳	بگو راست تا خود چہ افسوں گری	دگرنے ازیں شہر جاں کم بری
۶۲۱۴	ہمہ خلق شوریدہ بس بر طبیب	چو شد تجربہ شہر مرد غریب
۶۲۱۵	ندیدہ بجز راست گفتن گزیر	کہ از راستی رست ہر جا اسیر
۶۲۱۶	بگفتا کہ اے اہل اصحاب شہر	نہ دہ بر غریباں ہمہ بانگ قہر
۶۲۱۷	یقیں اینکہ ہستم طبیب غریب	کہ از علم ابداں گرفتم نصیب
۶۲۱۸	چنیں یافتم از حکیمان پیر	کہ بودند دانا و روشن ضمیر
۶۲۱۹	کہ گر شد دو دل والہ دیگر	بر آمیخت یکجا دو خون جگر
۶۲۲۰	سر انجام گردد دو جاں ہم یکے	دریں باب خود کس ندارد شکے
۶۲۲۱	یکے زاں دو گر جاں بایزد سپرد	دوم ہم بہ بینی کہ در دم بمرد
۶۲۲۲	چہ رنج و چہ راحت چہ عیش و چہ غم	بود مشترک در دو شخص دژم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۲۲۳ — چو من دست در نبض عاشق زدم — ز عشق حقیقیش آگه شدم

۶۲۲۴ — هم از نبض عاشق گرفتم قیاس — که معشوق را کم خلل شد اساس

۶۲۲۵ — اگر مرده بودے تپ دردناک — شدے عاشق صادقش هم هلاک

۶۲۲۶ — چو از حالِ شاں آگهی یافتم — بتدبیر ایں کار بشتافتم

۶۲۲۷ — کشیدم ز خاک آں تن خسته را — که باقی درو بود بوئے بقا

۶۲۲۸ — به پهلوے مجنونش دادم قرار — دمیدم فسون محبت سه بار

۶۲۲۹ — چو بوئے ز مجنوں بلیلی رسید — روانش فسون محبت شنید

۶۲۳۰ — بجنبید از خواب و بیدار گشت — ز بیهوشئ عشق هشیار گشت

۶۲۳۱ — مرا علمِ ابداں چنیں داد بر — که افگند جاں مرا در خطر

۶۲۳۲ — شنیدم چو اهل نظر ایں فسوں — شنیدند از اں مردم ذو فسوں

۶۲۳۳ — بجنبید از دل رگ عشق شاں — شد از سوز دل هر یکے خوں فشاں

۶۲۳۴ — اثر کرد احوال خاصان بعام — بگریه درافتاد محضر تمام

۶۲۳۵ — شنیدم غریبے درانجا گذشت — همه خلق از اں حال بیهوش گشت

۶۲۳۶ — چو مرد غریب آنچناں حال دید — سبک رخت از اں جمع بیروں کشید

۶۲۳۷ — چناں دید خلقے ز خود بے خبر — که بروے نیفتاد کس را نظر

۶۲۳۸ F. — چو ایں قصه خاں پیش مادر بخواند — همی گفت و از دیده خوں می فشاند

۶۲۳۹ — هم آخر حدیثش چو پایاں رسید — بزد آہ و پیراهن بر درید

۶۲۴۰ — هم از قصهٔ خویش مدهوش گشت — ز بیهوشی عشق خاموش گشت

۶۲۴۱ — چو مادر چنیں دید حالِ پسر — بصد مهربانی کشیدش ببر

۶۲۴۲ — پئے زحمت آنکه بکارش ببرد — دگر روز لیلے به مجنوں سپرد

۶۲۴۳ — چو لیلی و مجنوں دراں روزگار — گرفتند در صدر قربت قرار

۶۲۴۴ — شکستند یکباره دامِ فراق — بجستند از شعلهٔ احتراق

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۲۴۵ نشستند باہم بہ بزمِ وصال | کشیدند ساغر زخمِ حلال

۶۲۴۶ دریں داستاں عاشقاں جاں دہند | بریں قصہ اہلِ نظر سر نہند

۶۲۴۷ خدایا باسرارِ مستانِ عشق | بہ بیہوشیِ مے پرستانِ عشق

۶۲۴۸ مرا ہم ازیں جرعہ بوئے رساں | کہ تا زندہ باشم بگویم بجاں

۶۲۴۹ بیا ساقیا جامِ اسرار دہ | زہشیاریم توبہ یکبار دہ

۶۲۵۰ کہ در صبحِ محشر ہم از بانگِ صور | ز مستی بخیزم چو اہلِ قبور

رسیدن سیّاحے از جانبِ دیوگیر و خبر مردن رامدیو گفتن و رواں شدن ملک نایب آں طرف

۶۲۵۱ یکے روز سیّاح از دیوگیر | کہ بد صادق القول و روشن ضمیر

۶۲۵۲ بحضرت بیامد سیاحت کناں | زمیں را ز ہر سو مساحت کناں

۶۲۵۳ خبر گفت از مردنِ رام دیو | کہ بود است در ملک مرہٹہ خدیو

۶۲۵۴ چو بشنید خلقے ازو ایں خبر | بصد عز و اکرام و بے شور و شر

۶۲۵۵ ببردند او را بہ ایوانِ شاہ | سپردند دستِ بریدانِ شاہ

۶۲۵۶ بریداں ہماں لحظہ بر شہریار | ببردند آں مرد را بے مدار

۶۲۵۷ فقیرِ جہاں گرد مر بادشا | ادا کرد یکسر سلام و دعا

۶۲۵۸ شہش کرد تعظیم و بنواختش | ابا خویشتن ہمنشیں ساختش

۶۲۵۹ بپرسید آنگہ بصد احترام | کہ اے پیرِ سیّاحِ گیتی خرام

۶۲۶۰ دریں تختگہ می رسی از کجا | چہ دیدی تو اندر جہانِ فنا

۶۲۶۱ ز اطرافِ عالم چہ داری خبر | ز لطفم بکن آگہ از خیر و شر

۶۲۶۲	دگر باره سیّاح گیتی نورد	دعاگوئی شاه را تازه کرد
۶۲۶۳	بگفت آنکه ای شاه روشن ضمیر	بدهلی همی آیم از دیوگیر
۶۲۶۴	چنین آنکه آن رام دیو گزین	که بد نیک خواه شه راستین
۶۲۶۵	در آتش ازین عالم خاک رفت	دریغا چنان مرد ناپاک رفت
۶۲۶۶	همان بهیلم نا همایون سیر	که آن رای را هست ناخوش سیر
۶۲۶۷	گذشت از اطاعت تمرّد گزید	سر اندر مهار تکبّر کشید
۶۲۶۸	یقین است این قصّه ای شاه راد	سر دشمنان زیر پای تو باد

روان شدن ملک نایب بار دوم در دیوگیر واستقامت اسلام کردن دران دیار

۶۲۶۹	چو آگه شد آن شاه کشورکشای	ز برگشتن بهیلم دمرگ رای
۶۲۷۰	ملک نایب دوست رو را بخواند	همین قصّه پیشش سراسر براند
۶۲۷۱	پس آنگه بگفتا که لشکر بکش	ز ایدر به مرهته سبک سر بکش
۶۲۷۲ F.188	همان بهیلم سست تدبیر را	که سر تافت از خطِ فرمانِ ما
۶۲۷۳	بدام آر و تاراج کن لشکرش	همی بی سپر ساز بوم و برش
۶۲۷۴	به حضرت فرستش گر آید اسیر	تو خود باش در کشورِ دیوگیر
۶۲۷۵	بکن ضبط آن ملکِ تو گیر را	دران ملک خود باش فرمانروا
۶۲۷۶	یکی مسجد جمعه آنجا برآر	دران ملک اسلام کن آشکار
۶۲۷۷	طلب کن ز مردِ کشاورز مال	بکن کشورِ سرکشان پایمال
۶۲۷۸	ملک نایب یل بفرمانِ شاه	به مرهته سپه راند از تختگاه
۶۲۷۹	همی راند هر روز آن سرفراز	همی کرد در راست و چپ ترکتاز
۶۲۸۰	ز اهل تمرّد دران گوشمال	بسی گردن آورد اندر زوال
۶۲۸۱	بهتی ساگون چو بنشست	بتاراجِ بهیلم کمر چست بست

۶۲۸۲ خبر شد به جهیلم که آمد سپاه — چو کم دید خود را سری حربگاه

۶۲۸۳ نداده مصافی هزیمت نمود — ملک نایب این ماجرا چون شنود

۶۲۸۴ درآمد خروشان بصد دار و گیر — گرفت آن نگهی قلعهٔ دیوگیر

۶۲۸۵ کسی را نه کشت و کسی را نه بست — همه خلق شهر از امانش برست

۶۲۸۶ همی داد دل خلق آشفته را — برسم سران مرست گرا

۶۲۸۷ جراید طلب کرد از اهل قلم — چه زان بلاد و چه زان حشم

۶۲۸۸ امان نامها در حوالی براند — رمیده دلان را به تلبیس خواند

۶۲۸۹ درآمد بر و خلق مرهٹه تمام — بیاسود از لطف او خاص و عام

۶۲۹۰ شده شهر و کشور هوا خواه او — برافزود مهر روز و شب جاه او

۶۲۹۱ همه شهر و کشور چنان ضبط کرد — که کس سر نه پیچید ازان شیر مرد

۶۲۹۲ وگر کس سر از طاعتش تافتی — بر و تاختی و ظفر یافتی

۶۲۹۳ همی کرد آن مرد با هوش و هنگ — گه صلح صلح و گه جنگ جنگ

۶۲۹۴ همه کشور از قولش آباد گشت — همه حال از قول خود کم گذشت

۶۲۹۵ شده بوستانی همه مرز و بوم — ریاحین برآمد بجائی ز قوم

۶۲۹۶ مساجد شده جائی بتخانها — منابر برآمد بکاشانها

۶۲۹۷ بکشور بلی عدل فرمان دهان — چو ابر بهاری ست در بوستان

روان شدن ملک نایب جانب کنپله و سبک بازگشتن و در حضرت دهلی عزیمت نمودن

۶۲۹۸ چو در ضبطش آمد سراسر دیار — برون آمد از شهر رسم شکار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۲۹۹ همی رفت ہر سو غنیمت کناں | باقطاع ہر مفسد آتش زناں

۶۳۰۰ بکایک سرِ کتبغا سرکشید | بیک ہفتہ آنجا مقامے گزید

۶۳۰۱ همی تاخت اطراف آں مرز و بوم | همی گشت جائے ریاحین ز قوم

۶۳۰۲ چو آسود لشکر ازاں ترک و تاز | پس از ہفتہ زانجا سبک گشت باز

۶۳۰۳ خردشاں سوئے کشورِ خود شتافت | کہ خود را بہ میداں حریفے نیافت

۶۳۰۴ درآمد چو در قلعۂ دیوگیر | همی بود آنجا سکونت پذیر

۶۳۰۵ شنیدم کہ روزے پس از چندگاہ | الاغے درآمد ز درگاہِ شاہ

۶۳۰۶ رسانید فرماں براں پہلواں | ابا خلعتِ خاصِ شاہِ جہاں

۶۳۰۷ ز مضمونِ فرماں چو آگاہ گشت | بتدبیرِ پیمودنِ راہ گشت

۶۳۰۸ F.189 مگر خواند او را شہِ کامراں | بہ حضرت پئے خرّمی میہماں

۶۳۰۹ ہماں خانِ شادی کہ بد پورِ شاہ | بہ تزویج او شاہِ گیتی پناہ

۶۳۱۰ کمر بستہ بود اندراں روزگار | ہمیخواند ہر مرزبانِ دیار

۶۳۱۱ چو دید آں ملک نایبِ کامیاب | کہ خواندش شہنشاہِ عالم شتاب

۶۳۱۲ برسمِ الاغاں ابادہ سوار | بیک ہفتہ پیوست با شہریار

۶۳۱۳ ملک نایبِ یل چو بر شہ رسید | ز شادی دلِ شہ چو غنچہ کفید

۶۳۱۴ ہماں کارِ خیرے کہ آغاز کرد | ازاں پس با تمامِ آں ساز کرد

۶۳۱۵ شنیدم کہ دخترِ الپخاں راد | بہ تزویج مر خانِ شادی بداد

۶۳۱۶ ازاں کارِ خیری کہ اوّل گذشت | دریں ہم یکے حبّہ کم نہ گشت

آغاز شدن زحمت بسلطان علاء الدین و سپری شدنِ ملک او و کشتہ شدن الپخاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۳۱۶ - (الف) شنیدم بخسرو دوران روزگار   بگفتند حال خضرخان زار

" (ب) که تا کار خیرش شهنشاه کرد   دلش کم تر آسود یک دم ز درد

" (ج) دلش دم بدم زار و محزون تراست   گه و بیگه اندوهش افزون تراست

" (د) شنیدم چو این قصه بشنید شاه   برآورد از سوز فرزند آه

" (ه) وزان پس دولرانی آن شاه راد   خضرخان یل را بتزویج داد

۶۳۱۷ چو ملکِ علائی بپایاں رسید — یکے زحمتے شاہ را شد پدید

۶۳۱۸ بہر جا طبیبے پئے نفعِ خویش — ہمی برد کارِ خود از جہد بیش

۶۳۱۹ در آفاق ہر جا مجرب دوا — پئے دفعِ آں زحمتِ لا دوا

۶۳۲۰ اطبائے حضرت بکردند ساز — نگردید ہر خسرو از درد باز

۶۳۲۱ ولیکن ہر آں درد کاں جانی است — دوا ایش نمودن زنادانی است

۶۳۲۲ گر آبِ حیاتے ہمی خورد شاہ — زیاں بود مر شاہ گیتی پناہ

۶۳۲۳ کسے کش حق از درد ندہد نجات — برو آتشے گردد آبِ حیات

۶۳۲۴ غرض چوں شہنشاہِ پرہیزگار — شد از زور زحمت نحیف و نزار

۶۳۲۵ بدانست کیں دردِ من لا دوا است — ز افزودنِ درد عقلش بکاست

۶۳۲۶ بلے مردم از درد شیدا شود — درو غفلت و سہو پیدا شود

۶۳۲۷ شنیدم ملک نائبِ نامدار — چو دید اینچنیں حالتِ شہریار

۶۳۲۸ یکے روز در خلوتے پیشِ شاہ — بنالید چوں مردمِ نیک خواہ

۶۳۲۹ بگفتا کہ شاہا دریں بوم و بر — بنامِ نکوئیت شدم نامور

۶۳۳۰ بنیروئے اقبالِ شاہِ جہاں — زدم تیغ بر تارکِ سرکشاں

۶۳۳۱ بسے گردن آوردم اندر کمند — گرفتیم فراواں حصارِ بلند

۶۳۳۲ کنوں چوں تو بستی برحلت کمر — مرا یا بکش یا برابر ببر

۶۳۳۳ حیاتِ رہی از حیاتِ تو بود — کنوں زیستن بے حیاتی چہ سود

۶۳۳۴ مرا جملہ ابنائے شہ دشمن اند — شب و روز در قصدِ جانِ من اند

۶۳۳۵ چو بندد شاہِ جہاں چشم بست — بتاراج جانم بر آرند دست

۶۳۳۶ یقیں آنکہ در غیبتِ شہریار — کشیدم بصد عاجزی زار زار

۶۳۳۷ چو شہ دید دردش زاندازہ بیش — فراموش شد شاہ را دردِ خویش

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۶۳۳۸	بگفتا درین کار رائے تو چیست	مرا زود گوی تا رضائے تو چیست
۶۳۳۹ F.190	هنوزم ترنت ست از دست کار	بگو تا چه داری درین کاروبار
۶۳۴۰	چو نایب دل شاه را نرم دید	بزد گرده توز چون گرم دید
۶۳۴۱	بگفتا البخان ست کانِ فساد	که دارد سپاہے گران در بلاد
۶۳۴۲	دو شهزاده گشتند دامادِ او	قوی تر کنون گشت بنیادِ او
۶۳۴۳	شهِ کشورستان گفت صد بار بیش	کز ایدر روان شو باقطاعِ خویش
۶۳۴۴	هنوز ایدرست اے شهِ نامور	برین تا ندانم چه دارد بسر
۶۳۴۵	هم اکنون بفرمانِ خسرو گذشت	ز خاصانِ درگاه بیزار گشت
۶۳۴۶	دل از خدمت شاه برداشته است	بمرگِ شهنشه نظر داشته است
۶۳۴۷	نخستین گر افتد کلاهش بخاک	نباشد ز شهزادگان هیچ باک
۶۳۴۸	بیک قلعه شانرا توان کرد بند	بدان تا سرے برنیارد گزند
۶۳۴۹	چو از نایب این قصه بشنید شاه	بگفتا که اے محرمِ نیک خواه
۶۳۵۰	شد است تیغ من بر البخان حرام	که در خدمتم بود حاضر مدام
۶۳۵۱	به طفلی بپروردمش در کنار	همو مونسم بد دران روزگار
۶۳۵۲	البخان مرا هست جائے پسر	به خونریزیش چون ببندم کمر
۶۳۵۳	تو دانی گرت هست درین کار رائے	حواله ترا کرده ام با خدائے
۶۳۵۴	اگر خونِ ناحق بریزی بخاک	بیابی جزایش ز یزدانِ پاک
۶۳۵۵	اگر ظالمے را برآری بدار	مکافاتِ آن از خدا چشم دار
۶۳۵۶	چه خوش گفت شیرازیِ هوشمند	چو در نامهٔ پند شد نقش بند
۶۳۵۷	تو گر کیقبادی دگر خسروی	هر انچه بکاری همان بدروی
۶۳۵۸	بکن انچه خواهی درین انجمن	چو مقدور داری چه پرسی ز من

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۳۵۹ مراد از سر افتاد کارے دگر — ببستم کمر در دیارے دگر

۶۳۶۰ مرنجاں مرا زانکه در حالتم — درین حال منما دگر حالتم

۶۳۶۱ چو در زندگی بوده ام نیکنام — به نیکی برد دهر نامم تمام

۶۳۶۲ کنوں وقت مردن مفر ما مرا — که نام نکویم رود بر هبا

۶۳۶۳ شنیدم شه ایں گفت دل هوش گشت — وزیں ماجرا یک دو روزے گذشت

۶۳۶۴ دگر روز کیں چرخ خونیں لقب — برآورد تیغے بخونریز شب

۶۳۶۵ هماں خوں گرفته الپخان راد — بغفلت بدرگاه شه سر نهاد

۶۳۶۶ دروں در آں خرگه آں شیر مرد — که بود است در و شاه مجروح درد

۶۳۶۷ به تعظیم شه بر زمیں بوسه داد — وزاں پس زباں در عیادت گشاد

۶۳۶۸ بگفتا منت باد زیں درد پاک — چگونه است شاها تن دردناک

۶۳۶۹ شهش گفت کیں دم فراهم تر است — که چوں تو عزیزے عیادت گر است

۶۳۷۰ الپخاں چو بس نیکخواهی نمود — شهنشه قبائے که پوشیده بود

۶۳۷۱ کشید و بسوئے الپخاں فگند — ازاں خلعت آمد مراد را گزند

۶۳۷۲ ملک نائب ایں ماجرا چوں بدید — قبا بستد و بر الپخاں دوید

۶۳۷۳ گرفت آستین و بروں کشش ببرد — بدام بلا پا فسونش ببرد

۶۳۷۴ قبا در برش کرد و دامن گرفت — پئے جاں داریش گردن گرفت

۶۳۷۵ شنیدم دراں هر دو طرفه حریف — قوی بود نائب الپخاں ضعیف

۶۳۷۶ بافشرد چوں گردنش را بلاغ — بجانش ازاں لاغ بنهاد داغ

۶۳۷۷ F.191 سبک دشنه از اهل ترغاک خواست — بدست چپ آوردش زد دست راست

۶۳۷۸ چو شد در خلل مهرهٔ گردنش — جدا کرد ازاں دشنه سر از تنش

۶۳۷۹ ستد جاں پس از خلعت شهریار — زهے جامه داری زهے جامدار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۳۸۰	وزان پس بفرمود تا با قبا	بیک جامه خانه ز سر تا بپا
۶۳۸۱	بپیچند او را و بیرون برند	بخاکش سپارند و پس بگذرند
۶۳۸۲	پس آنگاه خود پیشِ خرگه نشست	درِ شاه بر جمله عالم ببست
۶۳۸۳	بحکمِ نیابت همی راند کار	حواله همی کرد بر شهریار
۶۳۸۴	هر آن کار کاو را فتادی صواب	اگرچه خطا بود کردی شتاب

برگشتن حیدر وزیرک در گجرات بعد کشتن الغخان و روان شدن ملک دینار شحنهٔ پیل وی بغرض باز آمدن

۶۳۸۵	شنیدم ز قتلِ الغخانِ راد	خبر چون ببردند در هر بلاد
۶۳۸۶	همان حیدرِ وزیرکِ نامور	شنیدند در گوجرات این خبر
۶۳۸۷	که شد کشته آن خانِ فرخ خصال	شهنشه شد از زحمت آشفته حال
۶۳۸۸	بکردند با یکدگر اتفاق	که چون کشته شد خان ز اهلِ نفاق
۶۳۸۹	نباید که ما را بدست آورند	سرِ سرفرازان به غفلت برند
۶۳۹۰	همان به چو شیران درین مرغزار	بگیریم از زورِ بازو قرار
۶۳۹۱	ببینیم تا اندرین یک دو ماه	چه بازد فلک اندرین تختگاه
۶۳۹۲	غلط باشد ار سر به سستی نهیم	به غفلت چو کم همتان جان دهیم
۶۳۹۳	درین رای هر دو نهادند سر	سران را بخواندند روزِ دگر
۶۳۹۴	بچو فرمانِ خسرو بدیشان رسید	شنیدم چو عنوانش سرکش بدید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۳۹۵	دریدند فرمانِ فرماں روا	بکشتند فرماں رسانندہ را
۶۳۹۶	ملک نایب ایں قصہ چوں کرد گوش	خبر داد مر خسروِ تیز ہوش
۶۳۹۷	شہش گفت کای سرکشِ ہوشیار	مرا از سرِ لطف معذور دار
۶۳۹۸	بکن آنچہ دانی دریں تخت گاہ	کہ ہستی بحق نایبِ بادشاہ
۶۳۹۹	ملک نایب آنگہ بفرمود زود	بدینار کو شحنۂ پیل بود
۶۴۰۰	کہ لشکر کشد جانبِ گوجرات	بدست آورد سرکشانِ بغات
۶۴۰۱	وزاں پس رواں کرد دینار راد	بسر حدِ گجرات چوں سر نہاد
۶۴۰۲	سفر کردنِ شاہِ عالم شنید	سبک سر باقصائے دہلی کشید

جدا کردن خضر خاں در امروہہ واز ولولۂ عشق بی فرمان بحضرت آمدن و در گالیور محبوس شدن

۶۴۰۳	شنیدم خضر خاں دراں روزگار	کہ الغخانِ یل را بکشتند زار
۶۴۰۴	پیادہ بہستناپور از تخت گاہ	فرستادہ بد مادرِ نیک خواہ
۶۴۰۵	بداں تا پئے صحتِ شہریار	زیارت کند اندراں خوش مزار
۶۴۰۶	چو در غیبتش شد الغخاں شہید	الاغے زشہ بر خضر خاں رسید
۶۴۰۷	بارشادِ آں نایبِ نابکار	نبشتہ دبیرش نامدار
۶۴۰۸	کہ ناید خضر خاں بایوانِ شاہ	کند ہم از انجا بانبروہہ راہ
۶۴۰۹	ہمانجا بود بر سبیلِ جلا	چنیں است فرمانِ فرماں روا
۶۴۱۰	خضر خاں چو مضمونِ فرماں شنید	ز فرمانِ خسرو گریزے ندید

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۴۱۱F.۱۹۲	بدل گفت کاں شاخ زہری کہ بود	بہ بستانِ دل خار خارے نمود
۶۴۱۲	نباشد عجب گر ازیں خارِ خار	رسد نرگسِ نازنیں را فگار
۶۴۱۳	مرا خود نخستیں غمِ یار بود	غمے دیگر اکنوں براں غم فزود
۶۴۱۴	غمِ جاں ولے نزدِ اہلِ کمال	بہ غمہائے جاناں نباشد ہمال
۶۴۱۵	غرض چونکہ خاں سوئے انبروہہ راند	ز ہر دیدہ صد جوئے خوں می فشاند
۶۴۱۶	ہمی گفت بنگر زمانہ چہ کرد	کہ خاص از پئے دودماں کرد فرد
۶۴۱۷	جدا کرد از یار و از شہریار	جدا کرد از شہر خویش و تبار
۶۴۱۸	بباید شدن در رہی شہر بند	شب و روز در انتظار گزند
۶۴۱۹	شنیدم خضر خاں بخونِ جگر	بانبروہہ چوں رفت با دردِ سر
۶۴۲۰	ہمی بود بر رسمِ دل خستگاں	شب و روز چوں دست و پا بستگاں
۶۴۲۱	جدا ماندہ مرغے ز باغِ بہشت	فتادہ بزندانِ اہلِ کنشت
۶۴۲۲	اگرچہ نبود دست بندش بپائے	ہمی بود چوں بندیاں غم گرائے
۶۴۲۳	بیکے روز بر دیدیند خیال	بنا زدے شوق دیزد و روصال
۶۴۲۴	یکایک ز انبروہہ بے امرِ شاہ	عناں داد در جانبِ تختگاہ
۶۴۲۵	ملک نایب ایں قصہ را چوں شنید	کہ بے امرِ خسرو خضر خاں رسید
۶۴۲۶	بخرگہ دروں رفت و آمد بروں	بر آئینِ تلبیس در رسمِ فسوں
۶۴۲۷	پس آنگہ عواناں سبکسار را	رسانید فرمانِ فرماں روا
۶۴۲۸	کہ بر پائے خاں تخت بندی نہند	نویدے دگر بہرِ جشنش دہند
۶۴۲۹	اسیرانہ در کالیورشس برند	بدستِ عواناں دز بسپرند
۶۴۳۰	بدیشاں رسانند فرمانِ شاہ	کہ نیکو بدارند خاں را نگاہ
۶۴۳۱	عواناں کہ ملزومِ درگہ بدند	چو از حکمِ دہلیزی آگہ شدند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۴۳۲	شنیدم ہماں لحظہ بر پائی خاں	سبکتر نہادند بندے گراں
۶۴۳۳	وزاں پس براندند زر کالیور	گلے راز باغے فگندند دور
۶۴۳۴	دول را نیش ہمدراں روزگار	بردند بادسے بہ حبسِ حصار
۶۴۳۵	بپائے کہ گل بر کفش بوسہ داد	فلک از ستم بند آہن نہاد
۶۴۳۶	چنین است آئینِ ایں روزگار	کہ گاہے دہد مستی وگہ خمار

محضر کردن ملک نایب از نقل سلطان و ملک بشہاب الدین عمر شاہ دہانیدن و خود نایبِ او شدن

۶۴۳۷	غرض چوں ملک نایب بدسگال	فرستاد خاں را بہ عین نکال
۶۴۳۸	شہنشاہ را حال آشفتہ دید	بخوابے دگر بخت خود خفتہ دید
۶۴۳۹	یکے انجمن کرد در پیشِ شاہ	ز اہلِ کلاہ و ز اہلِ سیاہ
۶۴۴۰	عمر خاں ہماں طفل فرزند شاہ	کہ بود است شش سالہ و چند ماہ
۶۴۴۱	شہنشہ زادہ از دختر رامدیو	دراں روز شد جائی خسرو خدیو
۶۴۴۲	مراد ورا شہاب الدین آمد لقب	کہ بود است طفلے کیانی نسب
۶۴۴۳	ہماں نایب شاہ شد نایبش	کہ خودخواہ بد رائے ناصایبش
۶۴۴۴	چو شہ بود در ہم دراں قیل و قال	ز سستی زبانش شدہ بود لال
۶۴۴۵	نگفتہ دراں انجمن یک سخن	ز بیہوشیٔ خاطر و ضعفِ تن
۶۴۴۶	مثل ہر کسے زد دریں ماجرا	کہ خاموشی آمد دلیلِ رضا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

F.193 ۶۴۴۷ عمر خان همه حال شد بادشا — به فرقش نهادند زرین کلاه

۶۴۴۸ نهادند چتر سیه بر سرش — شده عامهٔ خلق فرمان برش

۶۴۴۹ همان نائب شاه خود گشت شاه — نشاندآن پسر را بناموس گاه

۶۴۵۰ فگنده یکی طفلکی را به پیش — همی راند هر کار بر رای خویش

وفات یافتن سلطان علاءالدین نور الله قبره و جلوس شهاب الدین عمر شاه

۶۴۵۱ چو شد سال بر هفصد و پانزده — گذشته ده و یک ز شوال مه

۶۴۵۲ سفر زین جهان کرد شاه جهان — رها کرد تخت و کلاه شهان

۶۴۵۳ خروشی برآمد ز چرخ برین — بگریه شده آسمان و زمین

۶۴۵۴ همه شهر و کشور به ماتم نشست — ز مرگش جهان جمله در غم نشست

۶۴۵۵ برآمد ز دیوار و در های های — که رفت از جهان شاه کشورکشای

۶۴۵۶ چو شه سر به بالین خاکی نهاد — شنیدم دران روز بی ابر و باد

۶۴۵۷ هوا زار بگریست در ماتمش — ژاله ریخت بر خاکش اندر غمش

۶۴۵۸ یکی هفته بد بی سکون و قرار — همه شهر در ماتم شهریار

۶۴۵۹ همین است سرانجام کار جهان — بدانند هر جا که کارآگهان

۶۴۶۰ تنی را که اندر دواجی کشید — سری را که در زیر تاجی کشید

۶۴۶۱ یکی روز آن تن درآرد بخاک — یکی روز آن سر شده در مغاک

۶۴۶۲ به نزدم فقیری ز شاهی خوش است — ز گردن کشی خاک راهی خوش است

۶۴۶۳ شه از بیم جان و جهان در هم است — فقیر از غم این و آن بی غم است

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۴۶۴	دراں پند نامہ کہ در ہر دریار	ز سعدی شیرازی است یادگار
۶۴۶۵	دریں باب بیتے عجب خواندہ ام	کہ از ذوق آں جاں برافشاندہ ام
۶۴۶۶	گدارا چو حاصل شود نانِ شام	چناں خوش بخسپد کہ سلطان شام
۶۴۶۷	ز ملکِ سعادت دو آمد کلاہ	یکے بر فقیر و دگر بہر شاہ
۶۴۶۸	چہ دیہیم شاہ و چہ دلق گدا	رسد عاقبت اہلِ میراث را
۶۴۶۹	ولے خلعت عاشقاں دیگر است	نہ مطلوب شاں خرقہ نے افسر است
۶۴۷۰	ندارند از ہر دو عالم خبر	بہ نزدیکِ شاں شد یکے نفع و ضر
۶۴۷۱	مہ و سال و روز و شب و صبح و شام	مگویند ہر دو بشوقے تمام
۶۴۷۲	بیا ساقیا جانِ ما تازہ دار	بگرداں دو سہ ساغر خوشگوار
۶۴۷۳	چناں کن بدریائے مے غرق ماں	کہ خیزد ز ہر دو کلہ فرق تاں

جلوس سلطان شہاب الدین طاب ثراہ و کیفیت

کور کردن خضر خاں جعل اللہ الجنت مثواہ

۶۴۷۴	بساطِ کہن چوں جہاں در نوشت	یکے مفرشِ نو پدیدار گشت
۶۴۷۵	شہاب الدین آں طفل نادیدہ کام	کہ بود است پورِ شہ نیک نام
۶۴۷۶	برآمد بر تختِ کیاں بار داد	ہماں فتنہ جائے نیابت ستاد
۶۴۷۷	بہ ملکے کہ طفلے شود بادشا	شود پیشِ او فتنہ فرماں روا
۶۴۷۸	بگردد سراسیمہ شہر و دیار	نگیرد چناں ملک ہرگز قرار
۶۴۷۹	غرض چونکہ ایام بازیچہ باز	بریں گونہ بازیچۂ کرد ساز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٦٤٨٠ شنیدم همان نایب نابکار — همان دم که در خواب شد شهریار

٦٤٨١ F.١٩٤ سبک خاتم از دست خسرو کشید — نگین سلیمان بدیوے رسید

٦٤٨٢ همان لحظه بر دست سنبل بداد — که بود ست موافق برو در فساد

٦٤٨٣ بگفتا شبا شب ز ایدر بران — یکایک بکن قصد چیتمان خان

٦٤٨٤ رسی چون تو در قلعهٔ کالیور — بتدبیر کن انتظام امور

٦٤٨٥ بران فتح دربان نمای نگین — بگویش که ای قلعه دار گزین

٦٤٨٦ مرا شاه دربانی قلعه داد — ترا خواند در حضرت آن شاه راد

٦٤٨٧ بدین حیله بر قلعه چون بر روی — بر اصحاب آن قلعه ضابط شوی

٦٤٨٨ خضر خان بل را سبک گورکن — بمعنی تنش زنده در گور کن

٦٤٨٩ شنیدم چو آن سنبل روسیاه — سوی کالیور آمد از تختگاه

٦٤٩٠ بتعلیم نایب پے افسر دزود — بکرد آنچه نایب برو گفته بود

٦٤٩١ بحیله بر آمد بحصن بلند — طلب کرد خان را بعین گزند

٦٤٩٢ بگفتند خان را که از شهریار — رسیدست سنبل بحفظ حصار

٦٤٩٣ همی خواندت بیرون از حبس گاه — بیا تا شوی آگه از حکم شاه

٦٤٩٤ شنیدم چو خان نام سنبل شنید — روان آبے از نرگسانش دوید

٦٤٩٥ بدل گفت دام شهنشه نماند — مرا هم کنون جان بباید فشاند

٦٤٩٦ طلب کرد پس یار نسرین عذار — ز نرگس برافشاند خون زار زار

٦٤٩٧ بگفتا که اے مونس جان من — بکار تو بادا دل و جان و تن

٦٤٩٨ بحکم خدا سر بباید نهاد — که بے علم او نیست بیداد و داد

٦٤٩٩ بیا تا دمے سیر بینم ترا — که دیرینه یاری گزینم ترا

٦٥٠٠ که داند نه بینم دگر روے تو — نیارم نظر کرد در روے تو

٦٥٠١ برسم وداع عشق کنارے گرفت — گلے را ببر نوبهارے گرفت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۵۰۲	زمانے سر افگند در پائے یار	دگر بارہ آوردش اندر کنار
۶۵۰۳	ملے چونکہ فتنہ ہم از چشم زاد	در فتنہ گیتی بجنبش کشاد
۶۵۰۴	بگفتا ہماں سنبلِ دل سیاہ	کہ خانا چنیں است فرمان شاہ
۶۵۰۵	کہ در چہرۂ حسن سیلے کشید	بچشمانِ مستِ تو میلے کشید
۶۵۰۶	چو بشنید شہ گفت تاخیر چیست	دریں کار تقصیر از سوئے کیست
۶۵۰۷	اسیرِ توام آنچہ دانی بکن	بریں بستہ ہر چہ توانی بکن
۶۵۰۸	اگر ہست یا نیست فرمانِ شاہ	چہ مشکل بتقدیر و حکمِ آلہ
۶۵۰۹	ہمہ حال بعد از لبے قال و قیل	بہ چشمِ خضر خاں کشیدند میل
۶۵۱۰	فتادہ بروں نازکانِ حرم	سراسر کناں بوز دستِ ستم
۶۵۱۱	غریوے بر آمد ز اہلِ حصار	بنالید دیوار و در زار زار
۶۵۱۲	چو آں نالہ در گوشِ مرغاں رسید	بہر جا کہ مرغے صفیرے کشید
۶۵۱۳	چناں مرغ بگریست اندر ہوا	کہ چوں ماہی افتاد اندر شنا
۶۵۱۴	چہ گویم کہ چوں فاش شد ایں خبر	چہ ماتم گذشت اندراں بوم و بر
۶۵۱۵	الا اے ہنر پرور نظم بیز	کہ موئے شگافی ہم از طبع تیز
۶۵۱۶	مرا اندریں قصّہ معذور دار	ز الفاظ و صنعت نظر دور دار
۶۵۱۷	کہ داناست دانائے رازِ نہاں	چو من در رسیدم دریں داستاں
۶۵۱۸	نہ ہر دیدۂ جوئے خونم کشاد	زمانے مرا گریہ فرصت نداد
۶۵۱۹ F.195	کہ تا حق صنعت گزارم تمام	لزوم و لواحق در آرم تمام
۶۵۲۰	ضرورت قلم راندہ ام سرسری	بباید تو ہم چوں منی بگذری

طلب کردن ملک نایب عین الملک را از دیوگیر با جمع مسلمانان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عین الملک شنیدن وزیرک حیله بقصد او روان کردن

تلف شدن ملک نایب در حدود چتّور و همانجا ماندن

۶۵۲۱	شنیدم ز افسانه گوے کهن	که از زیرکی برد گوے سخن
۶۵۲۲	چو شه رفت ازیں عالم بیوفا	همان نایب هر دو فرمانروا
۶۵۲۳	فرستاد پیکے سوے دیوگیر	بدو گفت کاے پیک فرماں پذیر
۶۵۲۴	ز ایدر چناں رو بمرهٹه بلاد	که بر گرد تو کم رسد تند باد
۶۵۲۵	شتاباں رسی چوں دراں[۵۲] بوم و بر	براں عین[۵۳] ملک همایوں سیر
۶۵۲۶	بگو[۵۴] تا بیاید بر اند شتاب	ابا شه سوارانِ چابک رکاب
۶۵۲۷	بیارد[۵۵] همه اهلِ تسلیم را	کند خالی آں جمله اقلیم را
۶۵۲۸	غرض[۵۶] عین ملکِ خجسته سیر	چو لشکر رواں کرد ازاں بوم و بر
۶۵۲۹	همی[۵۷] راند آں صفدر کینه خواه	که پیکے رسیدش درانثنائے راه
۶۵۳۰	بگفتا[۵۸] که اے سرکشِ نامور	بپا بوست از شهر بستم کمر
۶۵۳۱	مرا[۵۹] گفت آں نایب بادشاه	بعین ممالک بگو هم براه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۵۳۲ ملک نایب گفت تا در زمان — به گجرات رانی سپاهی گران

۶۵۳۳ که بر دست آیند جمله بغات — بگردم ترا مقطع گوجرات

۶۵۳۴ بفرمانش آن عین ملک گزین — که بد رستم زال در دشت کین

۶۵۳۵ سپه راند آن جا ز اثنای راه — بدنبالش افزون سران سپاه

۶۵۳۶ شنیدم بجتور چون در رسید — تلف گشتن نایب شه شنید

۶۵۳۷ همه یک دو در حد جتور ماند — وز انجا سپه هیچ سوئی نراند

ذکر کشته شدن ملک نایب و ابتدای ملک قطبی

۶۵۳۸ شنیدم ز پیران دیرینه سال — که چون آن ملک نایب بدسگال

۶۵۳۹ فرستاد سنبل سوی کالیور — که از شمع دولت کند محو نور

۶۵۴۰ بزد نالهٔ چند بی سوز و درد — شبا شب شهنشاه را دفن کرد

۶۵۴۱ طلب کرد ارکان دولت تمام — بیاراست تختی پی بار عام

۶۵۴۲ دگر روز کز چرخ دوران فروز — بر آورد سر خسرو نیم روز

۶۵۴۳ بران تخت آن طفل را جای داد — خود اندر مقام نیابت ستاد

۶۵۴۴ طلب کرد شهزادگان دگر — بگفتا که بندند پیشش کمر

۶۵۴۵ چو خان مبارک که در عم وجود — ز شهزادگان دگر بیش بود

۶۵۴۶ چو آن خان شادی و خان فرید — همان خان عثمان اختر سعید

نوٹ: کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۵۴۷ چو خان محمد چو بوبکر خاں — که بودند ایں جمله شهزادگاں

۶۵۴۸ دریغا که ابناء شاه جهاں — اسیر آمده دست مشتے زناں

۶۵۴۹ غرض چونکه ابناء شاه کریم — شده دستمال خسیسے لئیم

۶۵۵۰ بطفلی رها کرده شاں شهریار — شده در یتیمی همه خوار و زار

۶۵۵۱ وراں روز گردند پابوس شاه — ولے بود آں روز شاں را سیاه

۶۵۵۲ دگر روز گفتا که هم در حرم — گرفتے که بدیارشش اندر ستم

۶۵۵۳ بگیرند خان مبارک بقاے — نهاں تحت بندی نهندش بپاے F.196

۶۵۵۴ همان خان شادی سوی کالیور — رواں کرد آں سفلهٔ ناصبور

مشورت کردن نایکان بجهت کشتن ملک نایب و غلبه کردن مبشر بشیر و صالح و منیر و کشتن ایشان ملک نایب را

۶۵۵۵ چو یک مه ازیں ماجرا در گذشت — زمان مکافات اظهار گشت

۶۵۵۶ شنیدم دو سه نایک خوابگاه — که بودند خاصان درگاه شاه

۶۵۵۷ یکے آں مبشر دگر آں بشیر — سیوم صالح و چهارمین آن منیر

۶۵۵۸ مشورت بکردند با یکدگر — بگفتند کیں سفلهٔ دوں سیر

۶۵۵۹ نه مرد است و نی زن ولی در فساد — کند کار هر مرد و زن با مراد

۶۵۶۰ زخون الغخاں رواں کرد نیل — بچشم خضر خاں کشانید میل

۶۵۶۱ دگر جمله شهزادگاں را کنوں — بدام خطر در کشید از فسوں

۶۵۶۲ شب و روز ایں ظالم پر ستم — چو زنهار خواناں بود در حرم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۵۶۳ بعالم دگر چند خواهیم زیست — برین زندگانی بباید گریست
۶۵۶۴ که ما زنده و خانهٔ شاه ما — پرستش کند سفلهٔ بی‌وفا
۶۵۶۵ گر امروز ما از سرش بگذریم — بفردا چه رو پیش خسرو بریم
۶۵۶۶ هم امشب درین کار دستی زنیم — یکایک سرش را بخاک افگنیم
۶۵۶۷ وزان پس بریزند گر خون ما — زهی طالع و بخت میمون ما
۶۵۶۸ رویم از جهان فنا نیک نام — بدار بقا نیز یابیم کام
۶۵۶۹ چو شب بست بر چهرهٔ روزگار — یکی پردهٔ عنبرین آشکار
۶۵۷۰ ملک نایب این قصه از کس شنید — دران شب بیک خرگهی درخزید
۶۵۷۱ شنیدم چو بگذشت پاسی ز شب — فرستاد بهر مبشر طلب
۶۵۷۲ مبشر بدل گفت کین بیوفا — بدینسان که تنها بخواند مرا
۶۵۷۳ مگر گشت آگه ازان اتفاق — که کردیم در خود نهان اتفاق
۶۵۷۴ پس آنگاه یاران خود را بگفت — که بُرّم سرش هر که امشب بخفت
۶۵۷۵ وزان پس روان شد برد با سلاح — که کم دید در کارهایش صلاح
۶۵۷۶ شنیدم چو نزدیک خرگه رسید — ز خرگه یکی مرد بیرون دوید
۶۵۷۷ بگفتا سلاح خود ایدر گذار — درون پس رو ای وارث نامدار
۶۵۷۸ مبشر مر او را بگفت ای فلان — منم خوابگاهی شاه جهان
۶۵۷۹ بگرد شه نامور بودمی — تهی کم ز تیغ و سپر بودمی
۶۵۸۰ کنون چیست کین نایب شهریار — بدینسان ندارد مرا استوار
۶۵۸۱ بگفت این و در خرگهش شد درون — بزد تیغ بر سفلهٔ پرفسون
۶۵۸۲ ز هر سو رسیدند یاران او — سرش را بریدند بی گفت و گو
۶۵۸۳ دو سه بار بر داب زهر سو دوید — هم از دست آن نایکان شد شهید
۶۵۸۴ وزان پس همان نایکان دلیر — که کردند کاری بزد دمی نه دیر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۵۸۵	زخانِ مبارک بریدند بند	بردیش بگردند خود را اسپند
۶۵۸۶	چو شد روز جملهٔ سرانِ سپاه	نهادند سر سوئے درگاهِ شاه
۶۵۸۷	شده هر یک از قتلِ این فتنه شاد	که بدگوهرے رفت دکانِ فساد
۶۵۸۸	وزاں پس بخانِ مبارک سیر	بگفتند کاے خانِ فرخنده فر
۶۵۸۹ F.197	نیابت به پیشِ شهِ خردسال	همی کن که داری خرد بر کمال
۶۵۹۰	چو خاں مبارک شنید این سخن	بگفتا که اے سرکشانِ کهن
۶۵۹۱	مرا نیست مطلوب اقبال و جاه	که اندر خلل بینم این تختگاه
۶۵۹۲	اگر لطف دارید در بابِ من	پذیرنده باشید این یک سخن
۶۵۹۳	که با مادرِ خود ازین بوم و بر	نهم سر به ملکِ دیارے دگر
۶۵۹۴	چو ارکانِ دولت ز تقریرِ خاں	شنیدند این قصه در یک زباں
۶۵۹۵	بگفتند کاے تاجِ آزادگاں	توئی مهتر از جملهٔ شهزادگاں
۶۵۹۶	سزا ایست کت پادشاهی دهیم	بخدمت همه پیشِ تو سر نهیم
۶۵۹۷	ولے در حیاتِ خود آں شهریار	ز ارشادِ آں فتنهٔ نابکار
۶۵۹۸	یکے طفل بنشاند بر جائے خویش	قصورے عیاں کرد در رائے خویش
۶۵۹۹	دو سه مه بحکمش رعایت کنیم	وزاں پس یکے رائے دیگر زنیم
۶۶۰۰	تو شایانِ ملکی پریشاں مشو	یک امروز بر گفتهٔ ما برو
۶۶۰۱	همه شهر و کشور هواخواهِ تست	بکن رائے خود در نیابت درست
۶۶۰۲	کند باغباں خدمتِ شاخِ نو	هم آخر خورد بر به نیتِ درو
۶۶۰۳	شنیدم چو مشفق بخود دید شاں	بگفتارِ ایشاں رضا داد خاں
۶۶۰۴	مہے یک دو سر در نیابت نهاد	درِ عدل بر شهر و کشور گشاد
۶۶۰۵	هواخواهِ او گشته هر خاص و عام	برین ماجرا چوں دو مه شد تمام
۶۶۰۶	جهتیاپلی همان دخترِ رامدیو	که بوداست در حکم گیهاں خدیو

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۰۷ جهان خسروِ طفل نوزاده بود | که شاهش بزحمت شهی داده بود

۶۶۰۸ شنیدم چو در ضبط خانِ سعید | همه خلق را سر در آورده دید

۶۶۰۹ حسد کرد می خواست تا در نهان | یکے جام زهرے سپارد بخان

۶۶۱۰ خبر کرد خان را یکے نیک خواه | که شد از شما قائم این تختگاه

۶۶۱۱ نه من گفته بودم بروزِ نخست | که باید ازین ملک اعراض جست

۶۶۱۲ کنوں حاسداں از درون و برون | کمر بسته بر قصدِ جانت فزون

۶۶۱۳ برین گونه تا کے درین تختگاه | تواں داشتن جانِ خود در نگاه

۶۶۱۴ یکے روز باشد که در عینِ خواب | شود دشمنے از کمیں دست یاب

۶۶۱۵ چو ارکانِ دولت ز خانِ گزیں | شنیدند هر یک یسار و یمین

۶۶۱۶ بگفتند پس هر همه یک زماں | که اے خانِ فرخنده کارداں

۶۶۱۷ تو دانی که دانائے خوب اختری | کناید ز طفلاں جهاں داوری

۶۶۱۸ اگرچه بنزدیک کار آگهاں | چو بازیچه هست کارِ جهاں

۶۶۱۹ جهاں داوری کار بازیچه نیست | ممالک سزاوار بازیچه نیست

۶۶۲۰ بنزدیک طفلانِ بازیچه جوی | به از تاج و تخت است چوگان و گوی

۶۶۲۱ عمارت گری پیشهٔ بالغانست | جهاں قائم از عدل و انصاف شاں است

۶۶۲۲ تو امروز شاهے به ملکِ جهاں | بزیبد ترا تاج و تختِ شهاں

۶۶۲۳ که شهزادهٔ بالغ و عاقلی | بنامت سزد سکهٔ مقبلی

۶۶۲۴ چو گفتند ایں قصه ارکانِ ملک | که جز تو کسے نیست شایانِ ملک

۶۶۲۵ بتعظیم او جمله برخاستند | زباں در دعائیش بیاراستند

۶۶۲۶ به پیشش نهادند سر بر زمیں | ستادند پس در یسار و یمین

۶۶۲۷ F.۱۹۸ جهاں هست بازیچهٔ بوالعجب | که بس بازی آرد برون روز و شب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۲۸	گہے ملکِ جسم را بہ طفلے دہد	گہے تاج بر فرقِ خامے نہد
۶۶۲۹	فریبش بجز کودکاں کم خورند	کہ طفلاں طلب کار بازی کنند[۱]
۶۶۳۰	دلے بالغاں را رہے دیگرست	نہ مطلوب شاں تخت و نی افسرست
۶۶۳۱	چشیدند تا جرعۂ در الست	شب و روز زاں جرعہ باشند مست
۶۶۳۲	دگر یک زماں دہر کودک فریب	نماید بر ایشاں فراز و نشیب
۶۶۳۳	ازاں مستی شاں نشوند ہوشیار	بگویند چوں خستگانِ خمار
۶۶۳۴	بیا ساقیا مست ما کن ز سر	ز بازیچۂ دہر ماں باز خر
۶۶۳۵	بدہ مے کہ یکبار گردیم شاد	غمِ دورِ ماضی نیاریم یاد

جلوس سلطان قطب الدّین نوّر اللہ مرقدہ

۶۶۳۶	کسے را کہ یار است جہاں آفریں	ز جائے رساند بہ چرخِ بریں
۶۶۳۷	بر وتش زعین ہلاک آورد	سرِ دشمنش را بخاک آورد
۶۶۳۸	کلیدِ ممالک بدستش دہد	کلاہِ کیانی بفرقش نہد
۶۶۳۹	جہاں را در آرد بہ حکمش تمام	مطیعش کند ہر کجا خاص و عام
۶۶۴۰	وگر خود دریں باب خواہی نظیر	ز من بشنو اے یارِ روشن ضمیر
۶۶۴۱	شنیدم ز دہقانِ ہندوستاں	کہ چوں خار شد دور ازیں بوستاں
۶۶۴۲	گزیدند آں سروِ آزادہ را	پئے ملک یعنی کہ شہزادہ را
۶۶۴۳	مبارک شہ آں خسروِ راستیں	فلک قدر و کیواں محل قطب دیں
۶۶۴۴	برآمد بصد عیش بر تختِ علج	بہ سر شید نہاد تاج و دولج
۶۶۴۵	پئے خدمتش سرکشانِ گزیں	کمر بستہ اندر یسار و یمیں
۶۶۴۶	نخستیں بفرمود آں ہوشمند	کہ ہر جا اسیری ست محبوسِ بند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۴۷	کنند از نوید طرب شادیان	که گردیم از لطف آزادشان
۶۶۴۸	همین دم ببرند بند همه	ز گرگان رهانند میش و رمه
۶۶۴۹	همان دم که ارکان ملک کهن	شنیدند از شاه نوا این سخن
۶۶۵۰	بهر جایکی بندی بیست سال	چه بدخواه ملک و چه مدیون مال
۶۶۵۱	تهی شد همه جای زندانها	پر از خرمی شد همه خانها
۶۶۵۲	فراموش گشته بکنج محن	سراسر ز آهن بفرسوده تن
۶۶۵۳	بزندان جوان رفته و گشته پیر	شب و روز بر دست محنت اسیر
۶۶۵۴	دل از جان آزرده برداشته	براه اجل چشم بگماشته
۶۶۵۵	ز محنت کشی گشته راضی بمرگ	چو شاخ از خزان مانده بی برگ
۶۶۵۶	چو ناگه شد آزاد از حبس گاه	بکرده زبان وقف در شکر شاه
۶۶۵۷	کس ار باز پرسش بکرد از عقاب	نگفتن بجز شکر خسرو جواب
۶۶۵۸	دگر کس بپرسید تا مش براه	بگفتا که نامم دعاگوی شاه
۶۶۵۹	غرض روز دیگر شه نیکنام	در لطف بگشاد بر خاص و عام
۶۶۶۰	وزیده ز خلقش نسیم بهار	گلستان شده جمله شهر و دیار
۶۶۶۱	ز هر شهر و کشور برانداخت باج	ببخشید دهقانیان را خراج
۶۶۶۲	دران سال هر شام و هر صبحگاه	شده خلق آورد تحمید شاه
۶۶۶۳	ز تاریخ بد هفصد و شانزده	که بنشست شهزاده بر تخت شه

F.199 فرستادن سلطان قطب الدین ملک تغلق را بر عین الملک دوم بار بعد از مصالحه در روان شدن ملک عین الملک در گجرات

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۶۴	شنیدم چو ملکِ شہابی گذشت	ہماں قطبِ دیں ضابطِ ملک گشت
۶۶۶۵	بتغلق بفرمود آں شہ فراز	رود زود بر عینِ ملک کراز
۶۶۶۶	بگوید مر او را کہ اے ہوشمند	چو بگذشت ایامِ شور و گزند
۶۶۶۷	ہمہ گلشنِ ملک بے خار شد	ہمہ کنج ز اقبال بے یار شد
۶۶۶۸	ازیں بیش از ما مکن احتراز	بفرمانِ ما سر نہ اے سرفراز
۶۶۶۹	بباید چو تغلق رسد آں طرف	بہ گجرات رانی سپہ صف بہ صف
۶۶۷۰	کشی تیغ بر قصدِ برگشتگاں	بہر سو کنی جوئے از خوں رواں
۶۶۷۱	بری چوں سرِ آں گروہِ تباہ	ہماں تحفہ آری دریں تختگاہ
۶۶۷۲	مشرّف بگردی بپابوسِ ما	ابا سرفرازانِ کشور کشا
۶۶۷۳	وزاں پس چو بر حکمِ ما بگروی	ز اکرامِ شاہانہ آگہ شوی
۶۶۷۴	چو تغلق بفرمانِ شاہِ جہاں	بہ چتور شد ہمچو کار آگہاں
۶۶۷۵	بداں عینِ ملکِ سرافراز راد	بفرمانِ شاہِ جہاں سر نہاد
۶۶۷۶	وزاں پس سرانِ سپہ را بخواند	ہمیں قصہ در سمعِ ہر یک براند
۶۶۷۷	گروہے ز گردن کشانِ سپاہ	چو در گوش کردند فرمانِ شاہ
۶۶۷۸	بگفتند کاں شاہِ کشور فروز	کہ رویش ندید است کس از ما ہنوز
۶۶۷۹	چہ دانیم تا در سرِ انجامِ کار	چہ احکام بر ما کند آشکار
۶۶۸۰	نہ بینی کہ کم مردمِ پختہ رائے	کشند آب نادیدہ موزہ ز پائے
۶۶۸۱	ہماں بہ کہ چوں مردمِ ہوشیار	مہے یک دو گیریم اینجا قرار
۶۶۸۲	ببینیم کز شاہِ فیروز فر	چہ پیدا ہمی آید از خیر و شر
۶۶۸۳	ز صلحِ مزاجش چو آگہ شویم	وزاں پس بفرمانِ خسرو رویم
۶۶۸۴	چو ایں قصہ گفتند بعضے سراں	بماندند خاموش سرلشکراں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۸۵	چو زاں قوم ایں قصہ تغلق شنید	سراسر دریں باب راضی ندید
۶۶۸۶	شنیدم ہماں روز آں سرفراز	شتاباں سوئے تختگہ گشت باز
۶۶۸۷	چو در حضرتِ خسروِ نو رسید	ز پابوسِ خسرو گزیرے ندید
۶۶۸۸	پس از شرطِ پابوس و رسمِ دعا	بگفتا کہ اے شاہِ کشورکشا
۶۶۸۹	تہی آید از دستِ صیّاد خام	کہ بے دانہ مرغے نیفتد بدام
۶۶۹۰	گروہے رمیدہ ز غوغا و شور	چو صیدے شتابندہ در عین زور
۶۶۹۱	ندیدہ رخِ شاہِ عالم ہنوز	ز اندیشہ ہر سینہ در ہم ہنوز
۶۶۹۲	یکایک چگونہ بفرمانِ شاہ	شوند اینچنیں قوم حضرت پناہ
۶۶۹۳	اگر خواہی اے شاہ و شہزادہ ہم	کہ سر در اطاعت نہد ایں حشم
۶۶۹۴	بہر سر جداگانہ فرماں فرست	ابا خلعت و عہد پیماں فرست
۶۶۹۵	چو تغلق ملک پیشِ فرمانروا	بپایاں رسانید ایں قصہ را
۶۶۹۶	ہمو را بفرمود شاہِ جہاں	کہ بندد دریں کار ہم خود میاں
۶۶۹۷	بہر یک جداگانہ فرماں برد	ابا خلعتِ شاہِ گیہاں برد
۶۶۹۸	رسانید فرمان بہر سرکشے	فرو شاند از ہر دلے آتشے
۶۶۹۹	بپوشید جملہ ملوک یکبارہ	بصد خرمی خلعتِ شہریار
۶۷۰۰	وزاں پس سرانِ ہمایوں سیر	سوئے درگہِ شہ نہادند سر
۶۷۰۱	چو تغلق نگہ کرد کاں سرکشاں	اطاعت نمودند شہ را بجاں
۶۷۰۲	براں عینِ ملک آنکہ آں نرہ شیر	رسانید فرمانِ شاہِ دلیر
۶۷۰۳	کہ باشند دراں لشکر آں مردِ کار	بر آئینِ سرلشکری برقرار
۶۷۰۴	ہماں تغلقاں پیشوائی کنند	مددہا بہ کشورکشائی کنند
۶۷۰۵	گجرات از انجا براند سپاہ	کند قصدِ خصمانِ درگاہ شاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عزیمت کردن فلک عین الملک از چیتور در گجرات

و فیروزی یافتن او بر حیدر وزیرک

۶۷۰۶	دگر روز کین گنبد حقہ باز	در غور می بر جہاں کرد باز
۶۷۰۷	رواں شد ز چیتور یکسر سپاہ	بہ مقصد رسید از پسِ چند گاہ
۶۷۰۸	چو آں حیدر وزیرکِ نامور	شنیدند از قصدِ لشکر خبر
۶۷۰۹	سپہ را کشیدند بیرونِ شہر	چو مرداں برآوردہ شمشیر قہر
۶۷۱۰	نکردند باکے ز افواجِ شاہ	براندند بر عزم ہیجا سپاہ
۶۷۱۱	دگر روز در اتفاقِ نبرد	دو لشکر بدشتے ملاقات کرد
۶۷۱۲	ہماں عین ملک اقالیم گیر	کہ بودست دانا و روشن ضمیر
۶۷۱۳	یکے نامہ بنوشت بر ہر سرے	فریبے بہر نامہ از ہر درے
۶۷۱۴	کہ اے سر فرازانِ فرخندہ رائے	اگر کشتہ شد خانِ کشور کشائے
۶۷۱۵	ہم آخر نبرد یکے روزگار	بشد کشتہ آنکس بگشت آشکار
۶۷۱۶	چناں سیل زد خونِ آں ناجو	کہ شد غرق ریزندۂ خونِ او
۶۷۱۷	نہ خسپید بے خونِ ہر بیگناہ	کشد عاقبت کینہ از کینہ خواہ
۶۷۱۸	چو مظلوم و ظالم بحکمِ خدا	بگشتند از دہر رحلت گرائے
۶۷۱۹	غلط باشد اکنوں کہ بر اہلِ دیں	دو جانب برآریم شمشیرِ کیں
۶۷۲۰	گر امروز کوشیم در انتقام	بداں ماند ایں قصہ ہا تمام
۶۷۲۱	کہ در مرغزارے دو شیرِ ژیاں	کنند از تنِ یکدگر خوں رواں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۲۲	ز وحشت چو گردند هر دو هلاک	اثر ماند از خون ایشان بخاک
۶۶۲۳	وزان پس بهر جا که گرگ و سگال	دران دشت گردند وحشت سگال
۶۶۲۴	کنند آنگهی یکدگر را هلاک	پی خون شیران بگردند خاک
۶۶۲۵	بگیرد اگر آدمی این خصال	به وحشت بود همچو گرگ و شغال
۶۶۲۶	ز وحشی وحشی و با مردمان	کجا بعد ازان فرق کردن توان
۶۶۲۷	اگر حیدر و زیرک خام کار	کمر بسته اند از پی کارزار
۶۶۲۸	هم آخر ز وحشت پشیمان شوند	یقین یا تلف یا پریشان شوند
۶۶۲۹	که هرگز ابا لشکر تخت گاه	ز رفته است فیروز دیگر سپاه
۶۶۳۰	شما را اگر عقلی اندر سر است	خرد مرد و بخت یاری گراست
۶۶۳۱	مخالف مگردید با بادشاه	شوید از سر بخردی عذرخواه
۶۶۳۲	شما را اگر شه به بخشد امان	منم با گواهی ایزد ضمان
۶۶۳۳	چو بردست هر مردم اختر سعید	نهانی چنین نامهٔ در رسید
۶۶۳۴	شنیدم سران سپه روز جنگ	نگردند اندر اطاعت درنگ
۶۶۳۵	دو لشکر چو بر روی صحرا استاد	خروش از تبیره بهر سو فتاد
۶۶۳۶ F.102	سران سپه هم بآغاز کار	رسیدند در لشکر شهریار
۶۶۳۷	همان حیدر و زیرک کینه خواه	چو دیدند برگشته از خود سپاه
۶۶۳۸	زمانی نهادند سر در ستیز	هم آخر نهادند پا در گریز
۶۶۳۹	چو افتاد در فوج ایشان شکست	صف تختگه برد در تیغ دست
۶۶۴۰	گریزندگان را تعاقب نمود	ز فوج شکسته بسی سر ربود
۶۶۴۱	همان حیدر و زیرک نامدار	سلامت برفتند ازان کارزار
۶۶۴۲	وزان پس همان حسن ملک گزین	چو فیروز شد اندران دشت کین

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۷۴۳ بزد خیمه و آن شب همانجا بماند — به قصدِ عدو یک دو فوجے براند[۲]

۶۷۴۴ دگر روز آن سرکشِ نامدار — بزد دست در کارِ ضبطِ دیار

۶۷۴۵ مهے یک دو آن شیرِ کشورگشائی — رمیده دلان را دل آورد جائے

۶۷۴۶ چو بگرفت دلهائے خلقے قرار — فرو نشست غوغا ز شهر و دیار

۶۷۴۷ وزاں پس رواں شد سوی تختگاه — پس از یک دو مه شد بایوان شاه

۶۷۴۸ شهش داد خلعت ز راهِ کرم — نه تنها که با سرکشانِ حشم

۶۷۴۹ دلش از وفورِ مکارم ربود — چو شاهانِ مکرم نوازش نمود

۶۷۵۰ پس آنگه شنیدم شهِ کامیاب — بدینارگرده ظفرخان خطاب

۶۷۵۱ براندش به گجراتِ شاهِ کریم — که بد شحنهٔ پیلِ ملکِ قدیم

عزیمت سلطان قطب الدین جانب دیوگیر

۶۷۵۲ چو در ملکِ دهلی شه بختیار — شد از قوّتِ بختِ خود کامگار

۶۷۵۳ بدل گفت در کشورِ دیوگیر — مرا خیمه باید زدن ناگزیر

۶۷۵۴ که بوده است همان نایبِ بدسگال — دران بوم و بر هرچه بود مال

۶۷۵۵ چو بر دست من آید آن مالها — بسازم ازان برگِ خود سالها

۶۷۵۶ وگر آنکه من شهریارِ نوام — در اطرافِ این ملک ضابط شوم

۶۷۵۷ وز انجا فرستم سپاهی گران — بفرمایم آنگه بسر لشکران

۶۷۵۸ که آرند مالے ز رائے تلنگ — بتازند اقصائے آن بیدرنگ

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۵۹ برانم سپه در حدود دیار — کنم رایتِ خسروی آشکار

۶۶۶۰ دگر روز کین چرخ دوران نورد — زر افشاند از غرفهٔ لاجورد

۶۶۶۱ بفرمود شه تا تبیره زنند — خروشے به گوشے ملک افگنند

۶۶۶۲ بتلپت بر آرند یک بارگاه — بگردش زنند خیمه اهلِ سپاه

۶۶۶۳ سراسر مرتب چو شد برگ و ساز — پس از چند روز آن شه سرفراز

۶۶۶۴ ز تلپت بصد رہ بهی کوچ کرد — ز اهلِ تمرّد بر آورد گرد

۶۶۶۵ همی رفت هر سو غنیمت کنان — بهر کوه و هر دشت آتش زنان

۶۶۶۶ غرض چونکه خورشید انجم سپاه — بمرهتّه در آمد پس از یک دو ماه

۶۶۶۷ بسے مالِ نایب بدستش فتاد — به ضبطش در آمد چو شهر و بلاد

۶۶۶۸ همی کرد اقصاے کشور خراب — بدان تا بحکمش نهد سر رقاب

۶۶۶۹ بلے در دیارے که شه بگذرد — خرابی دران بوم رو آورد

۶۶۷۰ چنان بے سپر گرد آن بوم و بر — که در وے گیا کم بروید دگر

۶۶۷۱ شنیدم که هر مالِ نایب بدست — شهِ کامران را بیفتاد دست

۶۶۷۲ بسمتِ برنده برسمِ فرار — سرے بر زد از هیبتِ شهریار

۶۶۷۳ F.202 چو خواهد دگر هیچ جان آورے — نه یک برگ کاهی بر آرد سرے

۶۶۷۴ چو خالی شد از دالم دد و کوه و دشت — خروشان سوے تختگه باز گشت

۶۶۷۵ وزانجا سرافراز کافور را — که بد مهردار و خزاین گشا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۷۷۶	بترہت فرستاد با لشکرے	کہ از رائے ترہت بیارد زرے
۴۷۷۷	وگر بیند او را دگرگونہ رائے	سر کشورش را کشد زیر پائے
۴۷۷۸	شنیدم چنیں بود آئینِ شاہ	کہ در ہر طرف کو براندے سپاہ
۴۷۷۹	حرم نیز با او براندے تمام	ز جامِ طرب مست بودے مدام
۴۷۸۰	ہمہ دخترانِ سلاطینِ ہند	بجاں پروری ہر یکے دلپسند
۴۷۸۱	بسے نازنینانِ چابک سوار	بہ میدانِ دل ہر یکے جاں شکار
۴۷۸۲	خراماں شدندی چپ و راستِ شاہ	برفتے پس و پیشِ خسرو سپاہ
۴۷۸۳	بہر جا کہ دیدے یکے مرغزار	شدہ تازہ از رونقِ نوبہار
۴۷۸۴	زمانے ہمانجا فرود آمدے	طلبگارِ جام و سرود آمدے
۴۷۸۵	زدے درگہِ خوش دراں خوش مقام	بخوردے و راندے دو سہ جام و کام
۴۷۸۶	چو خرم شدی زاں مئے خوشگوار	وزاں پس براندی ازاں مرغزار
۴۷۸۷	دراں چار سالے کہ او شاہ بود	شب و روز ایں گونہ عیشے نمود
۴۷۸۸	نظر جز بروئے نگارے نداشت	غرض جز بہ سیر و شکارے نداشت
۴۷۸۹	چو شاہانِ نوخیز کامے براند	چو شد نوبتِ کہنگی خود نماند
۴۷۹۰	مرا گر دہد ملکِ گیتی خدائے	شوم در دگر بزمِ عشرت گرائے
۴۷۹۱	شرابے بجویم ز جامے دگر	بگیرم وزاں جام کامے دگر
۴۷۹۲	نہ بینم بخوبی بجز روئے دوست	نہ شینم بہ بزمے بجز کوئے دوست
۴۷۹۳	دگرساں زنم مرغ بر باب زن	کنم گشت گاہے بدیگر چمن
۴۷۹۴	خرامم دراں باغ ہر صبحگاہ	کنم در گل و سروِ دیگر نگاہ
۴۷۹۵	ز ہر فصل جویم ہوائے دگر	ز ہر مرغ خواہم نوائے دگر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۷۹۶	شگوفه صفت بشگفم از طرب	بگویم بهر صبحدم تا به شب
۶۷۹۷	بیا ساقیا باده مے بهر سحر	که تو به دهد از شرابے دگر
۶۷۹۸	یکے جرعه ملکِ دو عالم دهد	یکے قطرہ لعلِ دو خاتم دهد

برگشتن یک لکھی در دیوگیر و روان شدن خسرو خاں بقصدِ او و اسیر کردہ در حضرت فرستادن

۶۷۹۹	یکے روز پیکے ز دہر ته زمیں	بدرگاه شاهِ جہاں راستیں
۶۸۰۰	درآمد پس آنگاه حجّاب بار	ببردند او را بر شہریار
۶۸۰۱	درآمد چو آں پیک در بارگاه	زمیں را ببوسید در پیشِ شاه
۶۸۰۲	نخستیں زباں در دعا بر کشاد	که شاها حسودت همه کور باد
۶۸۰۳	همی آیم از کشورِ دیوگیر	کزاں ملک برخاست هر سو نفیر
۶۸۰۴	هماں یک لکھی گشت از شہریار	برآورد شورے به شہر و دیار
۶۸۰۵	لقب کرد خود را ستم شمسِ دیں	سرے تافت از تاجورِ روئے زمیں
۶۸۰۶	یکے چتر در دوے پہلوی	برآورد و زد سکۂ خسروی
۶۸۰۷	چو دیدم دراں ملک آغازِ شور	گروہے ز نو دولتاں گشته کور
۶۸۰۸	دلم شد گرفته دراں بوم و بر	ضرورت بباید گزیدم سفر
۶۸۰۹ع.ب.ج	مرا نیک بے باشد اے شہریار	که باید بروں آمدم زاں دیار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۱۰ — چو برگشتن یک لکهی شاه‌زاد — شنید آتشی در درونش فتاد

۶۸۱۱ — دو روزی به پیچید چون اژدها — نیاسود هرگز صباح و مسا

۶۸۱۲ — دگر روز گفتا شهِ سرفراز — که آن خانِ خسرو شود عزم ساز

۶۸۱۳ — زند خیمه در جانب دیوگیر — کند زنده آن یک لکهی را اسیر

۶۸۱۴ — نهد بند بر دست و پایش گران — کند پس درین سوی او را روان

۶۸۱۵ — وزانجا خود اندر پیش با سپاه — براند ابا دولت و عز و جاه

۶۸۱۶ — برونا مزد کرد شاه جهان — گروهی ز گردان و کار آگهان

۶۸۱۷ — چو آن تیغه پوربغده دگر — چو شادی ستیله یل نامور

۶۸۱۸ — چو تلبغه که بود است امیر شکار — دگر تاج ملک آن یل نامدار

۶۸۱۹ — همان حاجی سرفراز و گزین — که بدشب نویسِ شه راستین

۶۸۲۰ — غرض خانِ خسرو چو لشکر کشید — پس از یک دو ماهی بمرہٹه رسید

۶۸۲۱ — ز کهتی ساگونه چون برگذشت — بشهر اندرون این خبر فاش گشت

۶۸۲۲ — که آن خانِ خسرو ز درگاهِ شاه — بیاورد اید ر فراوان سپاه

گرفتار شدن یک لکهی بر دست آن لشکر و پیشِ خسرو خان

۶۸۲۳ — همان یک لکهی چونکه مغرور شد — شب و روز در جام طینه رشد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٦٨٢٤ شنیدم که در کهتکه آن خامکار — که بود است غافل بهر کار و بار

٦٨٢٥ یکے چیست حصنے برآورده بود — دران در ز وطن گاهِ خود کرده بود

٦٨٢٦ چو گفتند اورا که آمد سپاه — بقصد تو از حضرت بادشاه

٦٨٢٧ بدین گفت و گو التفاتے نکرد — شرابے همی خورد آن سست مرد

٦٨٢٨ شنیدم سپاهی که آن سست داشت — بکار غزی همچو خود چیست داشت

٦٨٢٩ بشستے غزان گفت آن خام کار — که هر یک زند خیمه گردِ حصار

٦٨٣٠ دگر سرفرازان که در دیوگیر — بران یک لکهی گشته بودند اسیر

٦٨٣١ نبودند بر یک لکهی نیک خواه — چو نزدیک دیدند آمد سپاه

٦٨٣٢ شنیدم بران خانِ گردن فراز — نبشتند مکتوب هر یک براز

٦٨٣٣ که ما هر یکے بندگانِ شهیم — ولیکن اسیرِ یکے ابلهیم

٦٨٣٤ چو آید رسد خانِ گردن فراز — کند از پئے جنگ و پیکار ساز

٦٨٣٥ خرد شی برآریم و گوئے زنیم — در افواجِ خان خویش را افگنیم

٦٨٣٦ پس آن تلفیه کوز ناگور بود — سوئے شاهِ دهلی مدد می نمود

٦٨٣٧ نصیر الدین آن شیر باز و رهم — برو یار شد با گروهے حشم

٦٨٣٨ همان شمس ملک شه کامگار — بیکجا شده هر سه این مرد کار

٦٨٣٩ همان یک لکهی مرد غفلت گرائے — که بد غرق جام می و بانگ نائے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۴۰ مرادرا یکے مرد عمراں بنام — قریبک شده بود قائم مقام

۶۸۴۱ چو در کارہایش ثباتے ندید — دو فرسنگ از شہر لشکر کشید

۶۸۴۲ بنغمات در آورد اورا بدام — کہ غرق مے و رود دیدیش مدام

۶۸۴۳ گروہے کہ بودند از دو گوشہ گیر — فرود آمدند از در دیوگیر

۶۸۴۴ بہ تحفہ ہمو را گرفتند پیش — برفتند ہر یک ابا فوج خویش

۶۸۴۵ E۲۰۴ گزشتند زاں سوی آں بارہ را — شده سوئے لشکر عزیمت گرا

۶۸۴۶ بریدند چوں یکدو فرسنگ راہ — بدیدند رایاتِ افواج شاہ

۶۸۴۷ برفتند بر خانِ خسرو رواں — سپردند آں یک لکھی را بجاں

۶۸۴۸ بفرمانِ خاں بستہ ہر یک کمر — ہمہ در اطاعت نہادند سر

۶۸۴۹ پس آنگاہ با خاں حکایت کناں — ذراں مردِ غافل شکایت کناں

۶۸۵۰ خروشاں بہ شہر اندروں آمدند — ابا صد قرار و سکوں آمدند

۶۸۵۱ چو آں یک لکھی زندہ آمد اسیر — ہماں خان منصورش از دیوگیر

۶۸۵۲ مسلسل بکردہ بہ فرمانِ شاہ — رواں کردہ در جانبِ تخت گاہ

۶۸۵۳ چو کردش رواں جانبِ شہریار — نہ تنہا کہ با جملہ خیل و تبار

۶۸۵۴ بفرمود آنگہ کہ در دیوگیر — بود عینِ ملک شہنشہ وزیر

۶۸۵۵ مجیرِ سپہدار را خانِ راد — ہماں کشور و مرز اشراف داد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عزیمت خسرو خاں از دیوگیر بجانب پٹن

۶۸۵۶	خود آں خانِ خسرو پس از چند گاہ	بسوئے پٹن راند یکسر سپاہ
۶۸۵۷	ہمی راند لشکر بصد کرّ و فر	ہمی تاخت اطرافِ ہر بوم و بر
۶۸۵۸	چناں راند بر ہندواں بی دریغ	کہ در آبِ دریا فرو شست تیغ
۶۸۵۹	شنیدم چو اندر پٹن در رسید	دراں شہر حصن و بنائی بدید
۶۸۶۰	چو دست آمد آں شہر بے کارزار	دراں شہر بُد تاجرے مالدار
۶۸۶۱	بخواندند او را سراجِ تقی	کہ بود است یک سنّیِ متّقی
۶۸۶۲	شنیدم کہ از حد بروں داشت مال	زکواتش ہمی داد ہر ماہ و سال
۶۸۶۳	چو لشکر درآمد ابا دار و گیر	شد آں مرد بر دستِ لشکر اسیر
۶۸۶۴	ہمو در پٹن بود فرماں روا	کہ ہم راد بود ست و ہم پارسا
۶۸۶۵	ببردند او را بدرگاہِ خاں	نہ تنہا کہ با جملگی خان و ماں
۶۸۶۶	ہزارے سہ چاری شتر بار مال	زر و گوہرے دخترِ با جمال
۶۸۶۷	چو خاں دید در منظر دخترش	نظر دوخت از جملہ مال و زرش
۶۸۶۸	بگفتا بداں مردِ پرہیزگار	کہ دختر خود اندر نکاحم درآر
۶۸۶۹	چو بشنید آں مرد افزوں گریست	بگفتا نباید ازیں بیش زیست
۶۸۷۰	کہ خواہد چنیں سفلۂ دخترم	ہماں بہ کہ یک لخت زہری خورم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۷۱	شنیدم همان روز زهری بخورد	وزین کاروان کهن کوچ کرد
۶۸۷۲	سپه تاخت در جمله شهر و دیار	گرفتند هر یک زر بیشمار
۶۸۷۳	چو بر خان خزانه بسی جمع گشت	خیالی مر او را بخاطر گذشت
۶۸۷۴	همی خواست آن صاحب انقلاب	نشیند به کشتی و افتد در آب
۶۸۷۵	بتابد سر از خسرو نامور	زند خیمه بیرون ازین بوم و بر
۶۸۷۶	بصدر سد و را رچه گیرد قرار	بود عزم هند و بره در فرار
۶۸۷۷	ازین حال ناگه سران سپاه	خبر یافتند از یکی نیک خواه
۶۸۷۸	بر دجان و دل جمله بگماشتند	شب و روز پاسش همی داشتند
۶۸۷۹	بران تا ز درگاه شاه جهان	نمانند شرمنده چون مجرمان
۶۸۸۰	چو خان دید هشیاری آن گروه	که بودند بر گرد او با شکوه
۶۸۸۱	شد از خاطرش دور سودای خام	دلش گشت بیزار از ان رای خام
۶۸۸۲ [illegible]	طلب کرد یک روز جمله سران	بگفت ای گرازان و سرلشکران
۶۸۸۳	منم بندهٔ خاص درگاه شاه	نتابم سر از شاه خود هیچ گاه
۶۸۸۴	دگر خود ز تاثیر آخر زمان	بگشتید بر چون منی بدگمان
۶۸۸۵	یکی تخت بندی بپایم نهید	مرا پس بدست عوانان دهید
۶۸۸۶	بریدم اسیرانه در پیش شاه	ولیکن مدارید زین سان نگاه
۶۸۸۷	چو این قصه از وی سران سر بسر	شنیدند گفتند کای نامور

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۸۸ چو ما را فرستاد شاہ جہاں — خصوص از پئے خدمت و آب جاں

۶۸۸۹ گر اید ر دریں کار غفلت کنیم — سر خویش را خود بخاک افگنیم

۶۸۹۰ اگر ہست خاں را خیالے دگر — دگر گونہ سودایش افتاد سر

۶۸۹۱ چہ داند کسے راز کس در جہاں — مگر آنکہ دانائے رازِ نہاں

۶۸۹۲ غرض چونکہ لشکر پس از ترکتاز — خروشاں ز ملک ختن گشت باز

۶۸۹۳ نقیبش بدیوان خسرو رسید — چو بشنید شہ خانِ خسرو رسید

۶۸۹۴ شنیدم کہ شہ شد بہاندم سوار — بتعظیم خاں راند مشتاق وار

۶۸۹۵ ملاقات کردش در اثنائے راہ — شدہ شاد ہم خان و ہم بادشاہ

۶۸۹۶ بہر جائے خاں پائے شہ می فتاد — شہنشہ ہمی بر سرش بوسہ داد

۶۸۹۷ شہنشہ بفرمود پس بار خاص — کہ از دامِ فرقت شد او در اخلاص

۶۸۹۸ نشستند چوں خان و شہ بر ورد — بگردند از ہر درے گفت و گو

۶۸۹۹ چو وقت شہنشاہ خوش دید خاں — شنیدم شکایت بکرد از سراں

۶۹۰۰ بگفتا کہ اے شاہ گیتی پناہ — تو سر لشکرم کردی اندر سپاہ

۶۹۰۱ چو بندی نگاہم ہمی داشتند — عواناں شب و روز بگماشتند

۶۹۰۲ اگر سر بر آرم ببرند سر — مگر گفتہ بد شاں شہِ نامور

۶۹۰۳ بچوں ایں قصہ خاں پیش خسرو براند — شہنشہ سرانِ سپہ را بخواند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۰۴ برایشاں به نغزی زباں برکشاد ‌ ‌ ‌ وزاں پس بدستِ عواناں بداد

۶۹۰۵ که تا جمله را بند محکم کنند ‌ ‌ ‌ دگر کس سخن گفت گردن زنند

۶۹۰۶ وزاں پس بخاں خلعتِ خاص داد ‌ ‌ ‌ بعد عذر خواهی زباں برکشاد

۶۹۰۷ برون آمد از زمرهٔ عاقلاں ‌ ‌ ‌ شرابے همی خورد چوں غافلاں

۶۹۰۸ بلے چوں سرے را سر آید بقا ‌ ‌ ‌ سره گم کند دشمن و دوست را

۶۹۰۹ دهد دشمناں را قباد کلاه ‌ ‌ ‌ کشد دوستاں را بزندان و چاه

۶۹۱۰ سر نیکخواهاں در آرد بدام ‌ ‌ ‌ رساند همه دشمناں را بکام

۶۹۱۱ غرض چوں که آں قوم را کرد بند ‌ ‌ ‌ زمانه بروز دیگے ریش خند

۶۹۱۲ جوانی و مستی و عشقِ مجاز ‌ ‌ ‌ تن آسانی و خود پرستی و ناز

۶۹۱۳ بزودی کشد ملک را در خلل ‌ ‌ ‌ زیا نکاره آید بر اهلِ دول

کشته شدن سلطان قطب الدین بدستِ خسرو خاں بغدر

۶۹۱۴ شنیدم بشبے آں شهٔ کامیاب ‌ ‌ ‌ ز مستی به تختِ کیاں شد بخواب

۶۹۱۵ خبر نے که دیر از شرابے دگر ‌ ‌ ‌ سرش را در آرد بخوابے دگر

۶۹۱۶ هماں خانِ خسرو که هر صبح و شام ‌ ‌ ‌ به پیرامنِ شاه بودے مدام

۶۹۱۷ همو بود دزد و همو پاسباں ‌ ‌ ‌ دلش بود دزدیده بر قصدِ جاں

۶۹۱۸ دراں شب گروهی ز خویشانِ خویش ‌ ‌ ‌ که در کیشِ شاں بود آں سست کیش

۶۹۱۹ F.۲۰۶ همه وحشیانِ پدر او نژاد ‌ ‌ ‌ که هر یک ز اقصائے گجرات زاد

۶۹۲۰ یکا یک در آمد درِ حصنِ شاه ‌ ‌ ‌ همی برد شاں جانب خوابگاه

۶۹۲۱ هماں خانِ قاضی یلِ هوشیار ‌ ‌ ‌ که بد بر درِ خوابگه عهده دار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۲۲ چو خاں را بر آہنگ دیگر بدید — شنیدم ہمی داد دستش کلید

۶۹۲۳ ازاں ہندواں ہندوئے ناسزا — بزد تیغ و گردنش سر از تن جدا

۶۹۲۴ کشادند آں نگہ در خواب گاہ — رسیدند در خلوتِ خاص شاہ

۶۹۲۵ ز آواز شاں شاہ بیدار شد — چو آں قوم را دید ہشیار شد

۶۹۲۶ سبک خاست از تخت سوئے حرم — شتاباں ہمی رفت و آشفتہ ہم

۶۹۲۷ ہماں خان خسرو پس از در دوید — گرفتنش رواں جعد و اندر کشید

۶۹۲۸ سلاحے چو بر دستِ شہ کم فتاد — روانش گرفت و فرودستش نہاد

۶۹۲۹ گروہے پر او کہ آمد دروں — بجستند شہ را کہ ریزند خوں

۶۹۳۰ چو شہ را ازاں جائے کم یافتند — خروشاں بہر سوئے بشتافتند

۶۹۳۱ ہماں جہریہ ناگ عجب برمہ ہم — دویدند از انجا بسوئے حرم

۶۹۳۲ چو خاں دید شاں اندراں جستجو — برآورد یکبار سر از فرد

۶۹۳۳ کہ شہ ہست بالا و من زیر شاہ — بباید کہ دارید جانم نگاہ

۶۹۳۴ شنیدم ہماں جہریہ چوں شنید — کشیدہ یکے تیغ و در در رسید

۶۹۳۵ بزد تیغ در پہلوئے پہلواں — سفر از جہاں کرد شاہِ جہاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٦٩٣٦	بهر جانبے خاست غوغا و شور	کزاں شور بیدار شد مار و مور
٦٩٣٧	پس آنگه پراداں ہماں بے وفا	بریدند یکسر سر پادشا
٦٩٣٨	سر جم ہماں لحظه ضحاکیاں	نمودند بر جمله ترغاکیاں
٦٩٣٩	چو خلقے سر شاه بریده دید	سوئے خانهٔ خویش ہرکس دوید
٦٩٤٠	بود تا بود جان او در اماں	نگردد تلف جملگی خانماں
٦٩٤١	بلے ہر کسے گاه غوغا و شور	بجوید صلاح خود از اہل زور
٦٩٤٢	جہاں خود خطر خانهٔ آدمی است	در و روز و شب آدمی در کمی است
٦٩٤٣	نماندست چناں آدمی در جہاں	که بازد براه وفا خانماں
٦٩٤٤	دراں دم که در اجل در دہند	گدا را و شه را برابر دہند
٦٩٤٥	دگر نیک بینی گدا خوشتر است	که فارغ ز اندوه و درد سر است
٦٩٤٦	چو رخته به بندد ازیں کارواں	یکے حبه نگزارد اندر جہاں
٦٩٤٧	برابر بود آنچه دارد تمام	چو مرغے بگلزار افتد بدام
٦٩٤٨	گرم ملک درویش آید بدست	بگویم چو مستانِ جام الست
٦٩٤٩	بیا ساقیا جام تجرید ده	مرا تو به از زہد تقلید ده
٦٩٥٠	بجانم ز مستی جواں مرد کن	که باشم ہمه کنج خاک کہن

جلوس خسرو خان و خطاب ناصر الدین کردن خود را و شاه زادگان را و مادر شہزادگان خداوند شه را کشتن و مخدومه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

جہاں رانی جہتیا پلے رانیر کشتن کہ دختر رام دیو بود

۶۹۵۱	ہماں خان خسرو چو شہ را بکشت	فتادش ز وحشت خطای درشت
۶۹۵۲	شنیدم کہ شہزادگاں را تمام	تلف کرد آں فتنۂ ناتمام
۶۹۵۳	بکشت آنگہے مادر شاہ را	فتادش چو زیں ساں خطا در خطا
۶۹۵۴	بہر سو زر افشانی آغاز کرد	فریب از پئے مردماں ساز کرد
۶۹۵۵	بر و بار شد خلق دنیا پرست	دل ہر یک از سکۂ زر بگشت
۶۹۵۶	دگر روز زر چوں شہِ گردوں نورد	جہاں را ز زر ریختن ضبط کرد
۶۹۵۷	ہما خانِ خسرو بر آمد بہ تخت	بہ شہر اندروں فتنہ‌ہا زاد سخت
۶۹۵۸	مسلماں ز بے قوتی ہر زماں	بصد عاجزی گشتہ در حفظ جاں
۶۹۵۹ F.۲.۱۳	بہر جا پرآمد سر افراز گشت	جفائے بہر کوچہ می گذشت
۶۹۶۰	زدہ در حرم خیمہ اہلِ کنشت	شدہ ملک اصحاب دولت بہشت
۶۹۶۱	بلب آمدہ جان اصحاب دیں	شدہ مومن از ظلم عزلت گزیں
۶۹۶۲	کسے گشتہ زاں فتنہ با ساز و برگ	کسے بے سپر گشت در راہ مرگ
۶۹۶۳	ہمہ کشتہ گشتند شہزادگاں	اسیر آمدہ جملہ آزادگاں
۶۹۶۴	ہماں خانِ غدار ہندی نژاد	دو سالہ مواجب بہ لشکر بداد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

*

۶۹۶۵	همه پر او آورد جاے کسان	شده اهلِ دین را مضرت رسان
۶۹۶۶	شده ناصر دین بعهد شان لقب	که بود است در قلع دین روز و شب
۶۹۶۷	به هفصد بر افزوده بد نوزده	که آن فتنه زاد اندران تختگه
۶۹۶۸	حسام الدین آن فتنهٔ خام کار	شده خانخانان دران روزگار
۶۹۶۹	برادر بدے شاه غدار را	که گشت از سر عذر فرمان روا
۶۹۷۰	همان یوسف صوفی دون پرست	بشد خانِ صوفی بصدری نشست
۶۹۷۱	همان سنبلِ ظالمِ رو سیاه	شده خانِ خاتم دران چند گاه
۶۹۷۲	همان عنبر ناحمید و خصال	شده خانِ بغرا بزشتی فال
۶۹۷۳	شده شایسته خان همان فتنه ساز	بهر جا یکے فتنهٔ سرفراز
۶۹۷۴	دران چند روز آن گروه عذاب	بر آورد سر چون سواران آب
۶۹۷۵	دو سه چون زان عهد ناخوش گذشت	شنیدم کزان قوم دولت بگشت

بردن ملک فخر الدین جونا آخربک

اسپان خاص بر پدرِ خود پیوستن

۶۹۷۶	همان پور تغلق ملک فخر دین	که سیماے ملکش بد اندر جبین
۶۹۷۷	مگر بود آخربک آن مرد کار	یکے روز بر مرکبے شد سوار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۷۸	ز ہر پایگہ چند اسپے بجَند	بسوی پدر شد مراحل پسند
۶۹۷۹	بدریا پور چوں شتاباں رسید	زر دیش روان پدر آرمید
۶۹۸۰	ملک غازی آں تغلقِ دیں پناہ	کہ بود است کہنہ شحنۂ بارگاہ
۶۹۸۱	پسر را بپرسید آں نامجوی	کہ احوال آں بوم و بر باز گوی
۶۹۸۲	پس آنگہ پسر پیش آں کامیاب	بصد خستگی کرد دیدہ پر آب
۶۹۸۳	بگفتا کہ ملکِ شہانِ کریم	فتاد است بر دست مشتے لئیم
۶۹۸۴	چہ پرسی ز احوال شہر و دیار	جفا می رود ہر طرف آشکار
۶۹۸۵	بہر سو پرادبر آورد تیغ	بمومن ستم می کند بے دریغ
۶۹۸۶	مسلماں شدہ عاجزِ ہندواں	چنیں ظلم تا چند دیدن تواں
۶۹۸۷	چو من زیں تماشا بروں آمدم	یکا یک ز دہلی بروں آمدم
۶۹۸۸	بر ایوانت اکنوں گرفتم پناہ	کہ آمد دریں ملجا دادخواہ

F.۲۰۸ برگشتن ملک غازی از ناصر الدین و پیوستن بعضے سراں با وے

۶۹۸۹	چو بشنید غازی ملک از پسر	ز خواری اسلام یک یک خبر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٦٩٩٠	دلش ز آتش کین بران گونه سوخت	که بر روی وی شعله بر فروخت
٦٩٩١	بگشت از رخش گونهٔ ارغوان	شد از چشم بر روی وی خون چکان
٦٩٩٢	ز سوز جگر گشت خونش بجوش	برآورد یکدم ز گریه خروش
٦٩٩٣	چه از ماتم شاه و شهزادگان	چه از خواری حال آزادگان
٦٩٩٤	دم سرد از سینه زد بی قیاس	چنین آید از مردم حق شناس
٦٩٩٥	وزان پس رخ آورد سوی پسر	بگفتا که ای پور فرخنده فر
٦٩٩٦	چنین سفلهٔ چون درین تختگاه	شهنشاه را کشت و خود گشت شاه
٦٩٩٧	تلف کرد هر جا که شهزادگان	اسیرش شده جمله آزادگان
٦٩٩٨	بخواری در آورد اسلام را	مضرت رسانید اقلام را
٦٩٩٩	سزاے نباشد که چون دیگران	زبون وار بندیم پیشش میان
٧٠٠٠	همان به که بر رسم اهل وفا	بگردیم با وی خصومت گرا
٧٠٠١	برآریم شمشیرے از انتقام	زره جامه و خود سازیم جام
٧٠٠٢	بکوشیم تا نیم جان در تن است	خروشیم تا نائے ما دم زن است
٧٠٠٣	اگر خود سرش را بخاک آوریم	ز میدان اقبال گوئے بریم
٧٠٠٤	کشیم انتقام ولی نعمتان	رهانیم کعبه ز بدملتان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٭

۷۰۰۵	بتیریم سرہائے خصمانِ دین	بگیریم ارکانِ روئے زمین
۷۰۰۶	دگر خود دگرگونہ گردد قضا	شود کار برعکس روزِ وغا
۷۰۰۷	چو مرداں براہِ وفا سر نہیم	بکینِ دلی نعمتاں جاں دہیم
۷۰۰۸	ہمہ رائے ایں رائے آمد صواب	بباید دریں کار کردن شتاب

پیوستنِ سراں بر ملک غازی از اطراف و راندن لشکر از دیالپور جانب دہلی و فیروزی یافتن

۷۰۰۹	چو تغلق چنیں رائے زد با پسر	باقصائے اقلیم رفت ایں خبر
۷۰۱۰	رخ آوردہ بروے سرانِ حشم	خصوصاً گروہے کہ جستہ از ستم
۷۰۱۱	چو بہرام ایبہ یلِ چیرہ دست	کہ بسیار افواج کافر شکست
۷۰۱۲	چو گلچند رے چوں سہجرائے گراز	کہ بودند در کھوکھراں سرفراز
۷۰۱۳	چو پورِ سراج آں یلِ شیر مرد	کہ بہرام چوبیں بد اندر نبرد
۷۰۱۴	یکے روز از تن جدا کردہ سر	بتغلق فرستادہ دستِ پسر
۷۰۱۵	وزاں پس لباسانِ جھجو نہیں	برآورد یک روز شمشیرِ کیں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۱۶ همان لکهی را که تعریف او — بجز نه است کشت آں یل نامجو

۶۰۱۷ وزاں پس ابا چند جنده سوار — به پیوست بر تغلق نامدار

۶۰۱۸ بریں گونه بر تغلق کینه خواه — شب و روز می گشت افزوں سپاه

۶۰۱۹ سران سپه را هماں مرد راد — بصد وعدهٔ لطف می کرد شاد

۶۰۲۰ بنقد بشاشت هماں پخته مرد — بسے مرد آزاده را بند کرد

۶۰۲۱ هوا خواه او گشته سر لشکراں — کمر بسته در خدمت او سراں

۶۰۲۲ همی کرد تدبیر بیگاه و دیرگاه — همی کرد لطفے بر اهل سپاه

۶۰۲۳ چو برخے سپاهی گراں جمع گشت — ز اقصاے اقلیم صیتش گذشت

F.۲۰۹ رواں شدن خانخاناں به قصد تغلق و مصاف دادن تغلق با او در حد سرستی و فیروزی یافتن

۶۰۲۴ چو بر ناصر الدین رسید ایں خبر — که تغلق به شاهی بر آورد سر

۶۰۲۵ بفرمود تا خان خاناں سپاه — بقصدش برون راند از تختگاه

۶۰۲۶ هماں قتلغ در لشکرش سر بود — شب و روز در کار لشکر بود

۶۰۲۷ هماں بود کارے به لشکر کشی — شب و روز در کار گردن کشی

۶۰۲۸ بفرمان شه خان خاناں براند — فرس را پئے قصد تغلق جهاند

۶۰۲۹ همی رفت چوں حد هانسی رسید — شنیدم که ایں قصد تغلق شنید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۰۳۰	روان کرد لشکر ز دیپالپور	همی راند تا بود از خصم دور
۷۰۳۱	دو لشکر چو نزدیک اندر رسید	یزکہاے هر لشکرے در دوید
۷۰۳۲	دو چارے بخوردند با همدگر	ببردند سر بر سپاهاں خبر
۷۰۳۳	دگر روز در سرکشی صبحگاه	بیکجا بپیوست هر دو سپاه
۷۰۳۴	زمانے نکردند آنجا درنگ	شتابی نمودند در ساز جنگ
۷۰۳۵	بهر جانبے لشکر آراستند	دلیراں بهر سو بجاں خاستند
۷۰۳۶	ازینجانب آں خانِ ناخوب کیش	یکے چتر زر کرد در قلب خویش
۷۰۳۷	مقدم شده قتلغ نابکار	که بودست دایم امیر شکار
۷۰۳۸	هماں تلیغه بغده در میسره	ستاده ابا فوج خود یکسره
۷۰۳۹	سوے میمنه ناگ و کجب بر رهم	ستاده تمامی پراؤ بهم
۷۰۴۰	ذراں جانب آں تغلق دیوبند	بقلب اندروں خود شده جاپسند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۰۴۱ مقدم شده پیش از کهوکهران | چو گل چند و بیجهو و دیگر سران

۷۰۴۲ همان پور رایه سوی میسره | پی افشرده چون گرسنه اشکره

۷۰۴۳ اسدالدین آن سرکش کینه توز | سوی میمنه بود لشکر فروز

۷۰۴۴ دگر سرفرازان کشورکشای | به پشتی شه فوج بگرفته جای

۷۰۴۵ وزان پس همان کهوکهران دلیر | که در کارِ کین بود هر یک چو شیر

۷۰۴۶ چنان از مقدم براندند تند | که دستِ حریفان شد از رعب کند

۷۰۴۷ یکایک براندند آن قتله را | که اندر مقدم بد افشرده پا

۷۰۴۸ مگر اسپِ قتله بیکی تیر خورد | بجست و ز پشتش بیفتاد مرد

۷۰۴۹ بیفتاد قتله دران دشتِ کین | بریده سرش کهوکهرانِ گزین

۷۰۵۰ چو در فوجِ قتله شکستی فتاد | گریزان سوی قلبِ خود سر نهاد

۷۰۵۱ همان فوجِ لشکر برآورده تیغ | رسیده به قلبِ عدو بی دریغ

۷۰۵۲ چو آن خانِ خانان با لشکری | که کم کرده بود است وقتی سری

۷۰۵۳ دران دشت دید آنچنان رستخیز | چنان خورد دهشت که شد در گریز

۷۰۵۴ چو فوجش سر خویش بر جا ندید | عنان را به عزمِ هزیمت کشید

۷۰۵۵ نظر کرد چون کهوکهران چیره دست | که قلبِ عدو هم به یهوی شکست

۷۰۵۶ خروشید هر یک چو شیرِ ژیان | فتادند در قلبِ دشمن روان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۰۵۷ ببردند لیس دست بر تیر و تیغ — براندند بر دشمنان بے دریغ

۷۰۵۸ شنیدم که گلچند برکش روان — که بود است شهزادهٔ کهوکهران

۷۰۵۹ فرس راند در جانب چتر دار — زدش تیغ بر سر بعین فرار

۷۰۶۰ F.210 سرش را برید آن یل نامجو — ربود آنگہے چتر از دست او

۷۰۶۱ سبک چتر بر فرق تغلق نهاد — شد آن تغلق و لشکرش جمله شاد

۷۰۶۲ ملک غازی آن مرد اختر سعید — که آن روز این گونه فتحش بدید

۷۰۶۳ بجنبید از انجائے آن پخته مرد — مقامے دو سه همرهان برد گرد

عزیمت ملک غازی بقصد تختگاه دہلی و مصاف دادن با ناصر الدین و فیروزی یافتن

۷۰۶۴ دگر روز از انجائے میمون سپاه — روان کرد در جانب تختگاه

۷۰۶۵ همی راند هر دم بر آن نامدار — علائی و قطبی ملوک کبار

۷۰۶۶ فراوان در اثنائے ره می رسید — پناهنده از تختگه می رسید

۷۰۶۷ بسے نامہائے سران حشم — که بودند از ظلم هندو دژم

۷۰۶۸ بهر منزل از جانب تختگاه — رسانیده پیکانش بیگاه و گاه

۷۰۶۹ هم آخر چو نزدیک دهلی رسید — ز دهلی سپه ناصر الدین کشید

۷۰۷۰ پس پشت انداخت آن بلرخ جود — که از تختگه ثلث فرسنگ بود

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۷۱ بزد خیمه زان سوی آن بوستان — ابا جمله افواج هندوستان

۴۰۷۲ دگر روز کز گنبد لاجورد — سیاه سحرگه نمودار گرد

۴۰۷۳ همان تغلق یل خردشان رسید — چو اعلام افواج او شد پدید

۴۰۷۴ شده ناصرالدین دون هوشیار — بگفتا شود جمله لشکر سوار

۴۰۷۵ دو لشکر ستادند بر ساز جنگ — دو دریا بجوشش آمده بر نهنگ

۴۰۷۶ یکی خسروی را سر انداخته — همه ملک او ملک خود ساخته

۴۰۷۷ دگر رانده لشکر پی انتقام — برآورده تیغ وفا از نیام

۴۰۷۸ ببسته چو مردان پرخاش گر — بکین ولی نعمت خود کمر

۴۰۷۹ بدان تا کشد کین فرمان روا — ز هند و خرد باز اسلام را

۴۰۸۰ کمر بسته هر یک بکین خواستن — شده هر دو لشکر در آراستن

۴۰۸۱ همان ناصر دین دون آن طرف — سپه را تعین کرده جا صف به صف

۴۰۸۲ بقلب سپه خود گرفته مقام — بدنباله او امرا تمام

۴۰۸۳ همان خان خانان دگر مالدیو — ستاده به قلب اندرون با خدیو

۴۰۸۴ دران فوج بد تیغه و لغده هم — بدنبال هر یک فراوان حشم

۴۰۸۵ شده میمنه سنبل نابکار — که بد خان خاتم دران روزگار

۴۰۸۶ همان خان صوفی مقدم شده — برو سرکشی چند همدم شده

۴۰۸۷ برو سیف چادشس بیاری همی — پی افسرده مانند سرو سهی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٧٠٨٨ زریر سر فراز و محمود ہم | فوج یار آمده با حشم [٥٠]

٧٠٨٩ سوئے میسرہ عنبر کامیاب | ن بغرا امراد اخطاب

٧٠٩٠ بروشتی خاں ہماں سر قماز | ا دہی با صف جملہ ساز

٧٠٩١ دگر ناگ و کجب برگشتہ درند ہول ہم | نوج برا و بہم

٧٠٩٢ دگر تلغیشہ گوز ناگور بود | ابا خان بغرا استادے نمود

٧٠٩٣ ہماں ناصر الدین عذرا مرد | بریں گونہ افواج ترتیب کرد

٧٠٩٤ وزاں جانب آں تغلق کینہ خواہ | پے افسردہ ہم خود بہ قلب سپاہ

٧٠٩٥ علی حیدر و نیک پے ہمرائے | پس تغلق گرد بگرفتہ جائے

٧٠٩٦ F.211 سرافراز گل چندر چوں صفدراں | مقدم شدہ با ہمہ کھوکھراں

٧٠٩٧ اسد الدین آں شیر دشت وغا | کہ بدپور داور سپہدار را

٧٠٩٨ سوئے میمنہ رفت چالش کناں | شدہ شادی داور ششں ہم عناں

٧٠٩٩ ملک فخر دیں آں یل سرفراز | دگر جا شغوری شہاب گراز

٧١٠٠ ستادند در پشتی میمنہ | کہ بودند چالاک ہر دو تنہ

٧١٠١ بہاء الدین آں کرد کشور کشا | کہ بد پور خواہر سپہدار را

٧١٠٢ چو مرداں پے افسردہ سوئے یسار | فراواں بہ پشتی او مرد کار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۱۰۳	چو بهرام ایبه مدارِ حشم	دگر یوسف آن شحنهٔ پیل هم
۲۱۰۴	چو آن نورمندی کراز نبرد	که در اصل افغان بد آن شیر مرد
۲۱۰۵	دگر آن سرافراز کری مغل	ابا هر یکے بیسرتی با دهل
۲۱۰۶	برین گونه چون تغلق نامور	بیاراست افواج خود سر بسر
۲۱۰۷	شنیدم که از لشکر تخت گاه	نشسته سوارے بر اسپے سیاه
۲۱۰۸	قبول آمده نامِ آن سرفراز	که بد شحنهٔ [۲] بندهٔ آن گراز
۲۱۰۹	جدا گشت از فوج مانندِ باد	خروشان میانِ دو لشکر فتاد
۲۱۱۰	کمان را بگرداند بارے سه چار	چو دیدش همان تغلق نامدار
۲۱۱۱	بیاری لشکر گرفته قیاس	که بودست مردے اشارت شناس
۲۱۱۲	پس آنگاه کیبک برمه و رندهول هم	که بودند هر یک سرانِ حشم
۲۱۱۳	ز دستِ چپ لشکرِ تخت گاه	شده بر ملک فخر دین کینه خواه
۲۱۱۴	ملک فخر دین چون نیاورد تاب	عنان تافت باجا شغوزی شهاب
۲۱۱۵	چو در لشکرِ تغلق این رخنه گشت	دران راه فوج پراد گذشت
۲۱۱۶	اسد الدین از میمنه بے درنگ	شتابان فرس راند بر ساز جنگ
۲۱۱۷	صفِ خانِ بغرا ز جا بر گرفت	صفش جاے بدخواه یکسر گرفت
۲۱۱۸	دران حمله آن تلغیه سر نهاد	دران فوج یکسر شکسته فتاد
۲۱۱۹	غزان عطف کردند زان حربگاه	یلان مانده بهر دو تا کم سپاه

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۱۲۰ همان ناصرالدین شه نا حمید — چو افواج تغلق پراگنده دید
۷۱۲۱ درافواج تغلق ز بعد نبرد — دران معرکه ماند سعد و دو مرد
۷۱۲۲ بفرمود تا یکسر آن قرقماز — به بنگاه تغلق کند ترک تاز
۷۱۲۳ همان شاستی خان بفرمان شاه — سبک رفت در بنگه کینه خواه
۷۱۲۴ طناب سراپردهٔ او برید — بناموس آوازهٔ بر کشید
۷۱۲۵ که تغلق سر از شیر مردان بتافت — گریزان سوی کشور خود شتافت
۷۱۲۶ دروغی دگر چند رسم دنان — همی گفت کوس تغلب زنان
۷۱۲۷ سپاهش همه سر به غارت نهاد — یکی شور در غلق بنگه فتاد
۷۱۲۸ شنیدم چو این شور تغلق شنید — چپ و راست خود مرد سعد و دو دید
۷۱۲۹ نویدی فرستاد در هر طرف — که لشکر شود یک گروه صف صف
۷۱۳۰ هنربران که بودند بر جای خویش — بفرمان آن کارفرمای خویش
۷۱۳۱ همه در صف قلب یکجا شدند — همه یکدل از بهر هیجا شدند
۷۱۳۲ همان گنجه پرور گنجینه رای — درین باب خوش گفت با هوش و رای
۷۱۳۳ سپه را که فیروزمندی رسد — ز یاران یک دل بلندی رسد
F.212 ۷۱۳۴ غرض چونکه بر تغلق سرفراز — رسیدند شیر افگنان کراز
۷۱۳۵ چو بهرام ایبه یل و پهلوان — که بودست بشتی سر لشکران
۷۱۳۶ دگر آن سپه دار والا نسب — که بودست بهادین مر او را لقب
۷۱۳۷ دگر هر کرا بود اختر بپای — بپیوست بر تغلق در گشای
۷۱۳۸ وزان پس شنیدم دران حرگاه — که بگذشت خونی ز هر دو سپاه
۷۱۳۹ گزین کرد آن تغلق هوشیار — ز افواج خود صد یل نامدار
۷۱۴۰ بفرمودشان را که یکجا شوند — خروشان پس قلب دشمن روند
۷۱۴۱ چو بینند ازین سوی من باسران — کنم حمله بر قلب بدگوهران
۷۱۴۲ یکایک همه تیغها بر کشند — بقلب عدو سر بسر گشند
۷۱۴۳ در آیند از پس بر آورده تیغ — برانند بر دشمنان بی دریغ
۷۱۴۴ بگویند در تیغ راندن نشان — قلاو لما ور دریک زبان

نوٹ ۱۰: تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۱۴۵	پس آنگه همان مرد پرخاش گر	دران قوم گل چند را کرد سر
۴۱۴۶	روان کرد آن تغلق بختیار	پس قلب دشمن همان صد سوار
۴۱۴۷	خروشان بجنبید از جای خویش	رخ آورد بر قلب اعدای خویش
۴۱۴۸	بکرد از عقب حملهٔ با شکوه	کزان حمله جنبید هر جا که کوه
۴۱۴۹	خود از پیش و از پس همان صد سوار	شده بر صف خصم خنجر گذار
۴۱۵۰	شنیدم چو آن ناصرالدین خس	نوید خطر دید از پیش و پس
۴۱۵۱	ز سستی همت عنان تاب گشت	گریزان ازان حربگه بر گذشت
۴۱۵۲	صفش چون سر خویش بر جا ندید	ز هر قالب از بی سری جان پرید
۴۱۵۳	همه فوج قلبش پریشان فتاد	همه خلق سر در هزیمت نهاد
۴۱۵۴	بدان تغلق گرد اختر سعید	ز ملک سعادت بشارت رسید
۴۱۵۵	صفش برد در تیغ و گوپال دست	بسی تن درید و بسی سر شکست
۴۱۵۶	خروشان گریزندگان را یلان	بگردن فگندند هر سو کمان
۴۱۵۷	ز فوج شکسته در آن دار و گیر	بسی مرد شد کشته و شد اسیر
۴۱۵۸	شنیدم که گلچند بد دشمن شکار	همی رفت دنبال اهل فرار
۴۱۵۹	چو بر چتر دار مخالف رسید	بزد تیغ از پس سرش را برید
۴۱۶۰	وزان پس ستد چتر از دست او	بیاورد بر تغلق نامجو
۴۱۶۱	پس آنگاه تغلق دران حربگاه	بدست چپ خصم فوجی سیاه
۴۱۶۲	دو آماج داری ستاده بدید	به پویه عنان سوی آن صف کشید
۴۱۶۳	مگر بود آن سنبل خام کار	بمانده سوی میسره برقرار
۴۱۶۴	چو در مقصد خود دید فوجی گران	به پیچید اندر هزیمت عنان
۴۱۶۵	نظر کرد پس تغلق چیره دست	که افواج دشمن تمامی شکست
۴۱۶۶	بزد کوس وزان حربگه باز گشت	سوی بنگه خود عنان تاز گشت
۴۱۶۷	بلی هر کرا بخت یاری دهد	قرارش پس از بی قراری دهد
۴۱۶۸	ز پامال بر گیرد او را سری	وزان پس بفرقش نهد افسری
۴۱۶۹	ز غیبش هلاکش برون آورد	کلید ممالک بدو بسپرد

۱۷۵(الف) بدستم فرستاد سوبیت ایاز سیکے مژدہ کاسے خسرو سرفراز

فیروز شدہ رفتن تغلق در بنگاہ خود و رسیدن احمد ایاز بر تغلق و آوردن کلید ہا حصار

F.213 ۷۱۷۰	غرض چونکہ تغلق دراں روزگار	ظفر یافت از عون پروردگار
۷۱۷۱	بہ بنگاہ خود رفت لبعد از شغب	شنیدم چو بگذشت یکپاس شب
۷۱۷۲	ملک زادہ آں احمد ابن ایاز	پئے تہنیت سوئے آں سرفراز
۷۱۷۳	بیامد بہ پیشش زمیں بوسہ داد	کلید دو دز زیر پایش نہاد
۷۱۷۴	وزاں پس بگفتا کہ اے شہریار	جہاں باد بر نام تو پایدار
۷۱۷۵	منم پور آں کو تو الِ امیں	کہ خوانند نامش ایاز گزیں
۷۱۷۶	بیا زود با کامہ دوستاں	کہ ملک تو شد ملک ہندوستاں
۷۱۷۷	ز فتنہ بجز باز اسلام را	ز سر تازہ کن ملک اقلام را
۷۱۷۸	چو آمد بتغلق کلید حصار	شگفتہ دلش چوں گل نوبہار
۷۱۷۹	در لطف بکشاد بر کوتوال	بر آئین شاہان فرخ خصال
۷۱۸۰	دراں شب چو او را رسید ایں خبر	شنیدم نخفت از خوشی تا سحر

آمدن تغلق بر تختگاہ و قصاص کردن بر طائفہ پدر او و غیر آں

۷۱۸۱	چو رایات خورشید شد آشکار	سپاہ کواکب شد اندر فرار
۷۱۸۲	بصد خرمی خاست از خوابگاہ	سوئے تختگہ راند از آنجا سپاہ

۷۱۸۳ بشهر اندر آمد بفرخنده فال — به پیش آمدش قاضی و کوتوال

۷۱۸۴ مگر خانخانان هندی نسب — اسیر آمده بود در نیم شب

۷۱۸۵ بفرمود تا خون او ریختند — بدروازهٔ حصنش آویختند

۷۱۸۶ پس آنگه بفرمود تا بی دریغ — بفرق پدر او برانند تیغ

۷۱۸۷ هماندم بفرمان آن نامجوی — بهر کوچه از خون روان گشت جوی

۷۱۸۸ هم از اول روز تا وقت شام — ته خنجر آمد پدر او تمام

۷۱۸۹ بهر کوچه خون شد روان دار و گیر — بهر جا کسی زنده آمد اسیر

۷۱۹۰ ز خون پدر او زمین سیر گشت — زمان جفا و ستم برگذشت

۷۱۹۱ بلی تا جهانست بود روزگار — بیک چند با هر کسی سازوار

۷۱۹۲ بسر کم برد دوستی با کسی — نه شاگر از و گوهری نی خسی

۷۱۹۳ همیشه بود از سرا انقلاب — گهی باد و آتش گهی خاک و آب

۷۱۹۴ اسیر خسی گه کند گوهری — بدست خسیسی دهد کشوری

۷۱۹۵ گه از گاه بر ضد این هم کند — خسانرا از روی زمین کم کند

۷۱۹۶ همه حال هر جا یکی هوشیار — ندارد جهانرا گهی استوار

۷۱۹۷ گرش ملک عالم سپارد جهان — نه بندد در دل چو کار آگهان

۷۱۹۸ بود مایل بوستانی دگر — کند جست و جوی جهانی دگر

۷۱۹۹ همیشه بود مست پیمانهٔ — که بویش نیابی ز خمخانهٔ

۷۲۰۰ بیا ساقیا در طفیل کسان — مرا هم از آن باده بوی رسان

۷۲۰۱ کز آن بوی خرم شود جان من — بگردد دل خسته بستان من

جلوس سلطان غیاث الدین تغلق شاه

۷۲۰۲ چنینم ز افسانه گویان رسید — که چون کار تغلق بسامان رسید

۷۲۰۳ دوم روز آن حیدر کینه خواه — در آمد بصد عیش بر تخت گاه

۷۲۰۴ بتائید اقبال و تسبیب بخت — بوقت سعادت بر آمد به تخت

F.214 ۷۲۰۵ سراسر کمر بسته پیشش سران — مطیعش شده جمله لشکران
۷۲۰۶ چپ و راست او فتح و نصرت ستاد — جبین بر درش بخت و دولت نهاد
۷۲۰۷ غیاث الدین آن شاه شد بالیقین — که فریاد رس گشت بر اهل دین
۷۲۰۸ الغ خان شده آن ملک فخر دین — که بد پور مر آن شه راستین
۷۲۰۹ دگر پور شه گشت بهرام خان — که بد حاتمی دیگر اندر جهان
۷۲۱۰ بپور سیوم شد ظفر خان خطاب — که میمون سیر بود آن کامیاب
۷۲۱۱ چهارم پسر گشت محمود خان — که بود ست مهتر ز شه زادگان
۷۲۱۲ همان پور ایبه میل نامدار — شده خان لشکر در آن روزگار
۷۲۱۳ بهاء الدین آن پهلوان دلیر — که از خون خصمان زمین کرد سیر
۷۲۱۴ در آن روز گرشاسپ کردش خطاب — بعهد لطف آن خسرو کامیاب
۷۲۱۵ بدیگر سران هم شه راستین — بنسبت بفرمود شغلی تعین
۷۲۱۶ همه شهر و کشور برست از ستم — طرب شد مهیا بتعویض غم
۷۲۱۷ سیوم روز شه ناصر الدین اسیر — بکردند در کاشتی دستگیر
۷۲۱۸ اسیرانه بردند بر شهریار — شهش گفت خون ریختن بی مدار
۷۲۱۹ جهان گشت بی غم پس از چار ماه — که شد کشته آن فتنه دول پناه
۷۲۲۰ شگفت از طرب ملک هندوستان — چو زا سیب باد سحر بوستان
۷۲۲۱ همه خلق داعی شده شاه را — که تیغش بر انداخت بدخواه را
۷۲۲۲ زمانه بساط ستم در نوشت — همه لشکر ظلم مقهور گشت
۷۲۲۳ ثنا خوان شه گشته هر خاص و عام — دعاگویش آمد جهان صبح و شام
۷۲۲۴ ز هجرت یقین هفصد و بیست بود — که این خرمی در جهان رو نمود

قرار گرفتن ملک غیاث الدین و باز طلب کردن

کشیدن بعضی قریات انعام و نقصان کردن از لشکر تا نهاتر و ائمه و مشایخ

۴۲۲۵، چو بگرفت ملک غیاثی قرار — زمستی تهی گشت شهر و دیار

۴۲۲۶، فرو شست هر جا که شور و شغب — جهان گشت مشغول عیش و طرب

۴۲۲۷، بهر جا که بود دست خوف و خطر — بدل شد بامن و امان سر بسر

۴۲۲۸، دگر سکه زد گردش روزگار — چنان کرد مهرے دگر آشکار

۴۲۲۹، ورق گشت دیوان ایام را — بشست آسمان کهنه احکام را

۴۲۳۰، شد محو فرمان دهان کهن — جهان بازی دیگر افگنده بن

۴۲۳۱، شه نو که گوئے سعادت ربود — ز هر کارخانه تفحص نمود

۴۲۳۲، همی باز پرسید از هر درے — به پیشش کشادند هر دفترے

۴۲۳۳، مهندس همی خواند شه می شنید — چو نوبت بکار خزانه رسید

۴۲۳۴، شنیدم خزانه همی دید شاه — بدفتر بفرمود کردن نگاه

۴۲۳۵، که با مرد غدار زنهار خوار — پیے زر کیان گشته بودند یار

۴۲۳۶، زر و مال غارت کیان کرده اند — دو ساله مواجب کیان برده اند

۴۲۳۷، کشیدند پس کاتبان یکسره — ز هر جمع و خرجے بروں تذکره

۴۲۳۸، بخواندند پیشش شه نامور — چو معلوم شد شاه را سر بسر

۴۲۳۹، شنیدم کزان زمرهٔ بدسگال — بسختی و شدت ستد جمله مال

۴۲۴۰، پس آنگاه در کار عرض سپاه — شروعے نمود آن شه دین پناه

۴۲۴۱، F.215 طلب کرد اصحاب نادر درا — همی امتحان کرد هر مرد را

۴۲۴۲، بمقدار هر کس پس از امتحان — مقرر همی داشت صفدر ازان

۴۲۴۳، کسے را که می دید شاه قدیم — قرارے بدادست نا مستقیم

۴۲۴۴، همی کرد نامش سپهدار کم — قرار سپه گشت بسیار کم

۴۲۴۵، به پرداخت از کار و بار سپاه — فتادش بکار ائمه نگاه

۴۲۴۶، شنیدم که اوراز شان شهریار — بسے کرد نقصان در آن روزگار

۴۲۴۷، چو قربات انعام خلقے رسید — بآسوده دلها جراحت رسید

۴۲۴۸، نیاکان من همدر آن روزگار — در اقصاے آبادی آن دیار

۴۲۴۹، دو ده داشتند از شهان قدیم — که به هر یک از عیش باغ نعیم

۲۵۰ مقدّر بہ ماندہ بسے سالہا — زہر دیہ حاصل بسے مالہا

۲۵۱ شہے کاں نشستے درآں تختگاہ — بدیدی چو فرمان ہر بادشاہ

۲۵۲ باجدادمن دا شے مستقیم — نگشتے ز حکم شہانِ قدیم

۲۵۳ بدادی چو شاہان فرخندہ فن — دگر تازہ فرماں باجداد من

۲۵۴ شنیدم چو نوبت بہ تغلق رسید — بیکبار آں ہر دو موضع کشید

۲۵۵ باز رد دلہائے آسودگاں — ببخشود بر حال فرسودگاں

۲۵۶ ہم آخر نبزد یک آں روزگار — زیانہا رسیدش بانجام کار

۲۵۷ الا اے خردمند فرخندہ رائے — ترا داد اگر ملک عالم خدائے

۲۵۸ مکن بر گلیم فقیراں نظر — مقام مساکیں بغارت مبر

۲۵۹ کہ داخل شوی در صف مدبراں — بروں آئی از زمرۂ بہ دلاں

۲۶۰ اگر می نیاید ز دستت ثواب — مکن کردۂ دیگراں را خراب

۲۶۱ شب و روز بہر فزونی گنج — دل زیر دستاں میاور برنج

۲۶۲ ہمہ گنجہا ملک خود کردہ گیر — جہاں جملہ بر دست آوردہ گیر

۲۶۳ ہم آخر چو آں گنج خواہی گذاشت — جہانرا بصد رنج خواہی گذاشت

۲۶۴ چہ سود ت کند آں ہمہ ملک و مال — باندیش اگر ہست عقات کمال

۲۶۵ مگر آں کہ یادت بنفریں کنند — بنامت مثل در نحوست زنند

۲۶۶ ہماں صاحب پنج گنج کہن — کہ زد پنج نوبت بہ ملک سخن

۲۶۷ چہ خوش گفت گاہ نصیحت گری — کہ گر ملک عالم بدست آوری

۲۶۸ چناں زی کزاں زیستن سالہا — ترا سود و کس را نباشد زیاں

عزیمت کردن الغ خاں جانب تلنگ و یلغاک کردن تمر و تکیں

۲۶۹ چو پرداخت خسرو لبیانہ چیند گاہ — ز تحصیل اموال و عرض سپاہ

۴۲۷۰	دگر آنچه عباس نمود اجتهاد	اساسی بهر کار و باری نهاد
۴۲۷۱	بگفت از نکهی شاه فیروزجنگ	که راند الغ خان سپه در تلنگ
۴۲۷۲	الغ خان صفدر بفرمان شاه	سپاه گران راند از تخت گاه
۴۲۷۳	برو نامزد کرد فرمان روای	بسی سرفرازان کشورگشای
۴۲۷۴	چوبل و تمر تکلتاش و تگین	که بودند سرلشکران گزین
۴۲۷۵	همی رفت آن خان خسرونشان	خرد شان بفرمان شاه جهان
۴۲۷۶	همی داد مر مفسدان گوشمال	همی بستد از هر زمین دار مال
۴۲۷۷	بجبار مرهته خرد شان گذشت	بجدار تلنگ عنان تاز گشت
۴۲۷۸	غنیمت کنان خان فیروزجنگ	بزد خیمه زیر حصار تلنگ
۴۲۷۹	همی کرد اطراف در ترک و تاز	پی حصن گیری همی کرد ساز

۲۱۶ بلغاک کردن تمر و تگین از دروغ پرداختن عبید

۴۲۸۰	شنیدم چو شش ماه کامل گذشت	ره فتح آن حصن پیدا نگشت
۴۲۸۱	بهر هفته فرمان فرمان روا	رسیدی بران خان کشورگشا
۴۲۸۲	نبشته بهر نامه شاه دلیر	که دایم دل خان ز ما گشت سیر
۴۲۸۳	مگر بند اهرمنان گوش کرد	ازان روی ما را فراموش کرد
۴۲۸۴	چه دانیم تا خود چه رایش فتاد	کزین سو دگر باره نادر دیاد
۴۲۸۵	چو خان دید رنجیدن شهریار	همی خواست خیزد ز گرد حصار
۴۲۸۶	زیکایک رود زود در تختگاه	شتابان کند عزم پابوس شاه
۴۲۸۷	مگر بود بر خان والا تبار	یکی فیلسوفی در آن روزگار
۴۲۸۸	همیشه زدی بر در ستاره قوم	زدی لاف در کار رمل و نجوم
۴۲۸۹	بر دهی زره غافلان را مدام	عبیدش همی خواندی هر کس بنام
۴۲۹۰	الغ خان یکی روز خواندش براز	بگفتا بکن دفتر خویش باز
۴۲۹۱	چو هستت به تنجیم دعوی مدام	بیان کن بتاکید و جهد تمام

۲۹۲، که کے فتح گردد حصار تلنگ — معین بمدت بگوبے درنگ
۲۹۳، دگر خود تفاوت بود زاں شمار — نگردد بران حکم فتح حصار
۲۹۴، شود لا نهایت سراسر دروغ — باختر شناسیت نبود فروغ
۲۹۵، عبید این حکایت چو از خاں شنید — بغیر اطاعت گزیرے ندید
۲۹۶، درین کار یک هفته مشغول گشت — شنیدم چو یک هفته کامل گذشت
۲۹۷، بیاورد بر خاں رقوم شمار — معین در روز فتح حصار
۲۹۸، شنیدم که آں روز در پیش خاں — بدعوی بر آورد یکسر زباں
۲۹۹، بگفتا که گر در فلاں وقت و روز — نیا مظفر خان کشور فروز
۳۰۰، بدارم بر آرند گرد حصار — مگر این سخن راست شد زاں شمار
۳۰۱، غرض چونکه زاں مدت اکثر گذشت — ادان معین بنزدیک گشت
۳۰۲، عبید از پئے دفع تهدید خویش — چه بود آگه از زرق و تقلید خویش
۳۰۳، یکے فتنه اندر سپه ساز کرد — چو روبه یکے بازی آغاز کرد
۳۰۴، شنیدم تکین و تمر را بگفت — یکے قصهٔ ناخوشش اندر نهفت
۳۰۵، که خسرو زباد فنا خاک گشت — وزیں ماجرا یک دو هفته گذشت
۳۰۶، دو سه هفته شد خان روباه فن — بزیر قبا می درد پیرهن
۳۰۷، نهفته همی دارد این راز را — زخمش هست بر ماتم شه گوا
۳۰۸، دگر نامهٔ بعد روزے سه چار — بروی رسد از سران دیار
۳۰۹، همی دارد آں نامه از ما نهاں — نه از ما که از جمله سرلشکراں
۳۱۰، گرفتم کنوں از مزاجش قیاس — که می خواهد آں خان ناحق شناس
۳۱۱، جفائی کند بر سران سپاه — یلاں را بعذرے کشد بی گناه
۳۱۲، تکین و تمر چوں ازاں بی وفا — سراسر شنیدند این قصه را
۳۱۳، بگشتند بر خاں یلاں بدگماں — شنیدند این قصه دیگر سراں
۳۱۴، چو کافور کاول بداد مهر دار — شد آخر وکیل در شهریار
۳۱۵، چو کیتهونی و چوں کله زر نفیر — که بودند هم نام بردار امیر F.214
۳۱۶، چو رن باد له چوں تکنتا ش یل — سبے سراں زاں فتنه شد در خلل

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۱۷ء بجانش بود ہر یک بدخواہ خاں | کز و محترز گشتہ از بیم جاں

یکایک کوچ کردن تمر و تکیں از زیر حصار تلنگ بعد عہد بستن با رائے تلنگ

۳۱۸ء تکیں و تمر ہر دو سرلشکراں | کہ بودند برتر ز دیگر سراں
۳۱۹ء شنیدم کہ روزے ہم از بامداد | نہادند سر در اساس فساد
۳۲۰ء بسوئے لدر دیو رائے گزیں | کہ بودش ارنگل بزیر نگیں
۳۲۱ء بیکے پیک کردند یکسر رواں | نبشتہ بر او کاے سر ہندواں
۳۲۲ء گر امروز ما سر بوحشت نہیم | ز دربندی یکسر خلاصت دہیم
۳۲۳ء ز گرد حصارت سپہ بر کنیم | ز ملک و دیارت بروں سر نہیم
۳۲۴ء بکن شرط با ما کہ یک پاس بیش | بباشی تو در حصن بر جائے خویش
۳۲۵ء سوار و پیادہ نیاری بروں | عقب ماندگاں را نگیری زبوں
۳۲۶ء یکے آدمی را ہم از عام و خاص | زیاں کم رسانی بلشکر خلاص
۳۲۷ء نہی گر چہ مرداں دریں شرط سر | ہمیں لحظہ بینی ز وعدہ اثر
۳۲۸ء شنیدم چو زاں پیک با ہوش و ہنگ | نیوشید آں راز رائے تلنگ
۳۲۹ء بصد معذرت گشت فرماں پذیر | بگفتا کہ اے پیک روشن ضمیر
۳۳۰ء برو سوی سرلشکراں بیدرنگ | بگو می کند عہد رائے تلنگ
۳۳۱ء کہ گر یک نفر را ز چندیں حشم | رسد در دیارم بنوعے ستم
۳۳۲ء بخورشید رخشندہ و آب گنگ | باصحاب زنار و اصنام سنگ
۳۳۳ء بتعظیم بت خانۂ سومنات | بتکریم ایوان عزی و لات
۳۳۴ء نباشند ازیں یک نفس ہم درست | بدست یکے مرد چالاک و چست
۳۳۵ء فرستاد با پیک سوئی سراں | چو گشتند ایمن ز سوئیش سراں
۳۳۶ء شنیدم یکایک دمامہ زدند | ز و حیلہ اوطان جامہ زدند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۳۷ زدند آتش آنگاه در هر النگ — براندند زیر حصار تلنگ

۲۳۳۸ الغ خان چو آن شور و غوغا شنید — ز ساز عزیمت گریزے ندید

۲۳۳۹ سبک گشت بر باد پائے سوار — دمے کرد پیش سراچه قرار

۲۳۴۰ به پیوسته بردی یلاں بی قیاس — خصوصاً گروہے که بد حق شناس

۲۳۴۱ چو آن عین ملک وفادار مرد — که بودست شیرے بدشت نبرد

۲۳۴۲ نصیر ممالک که هر خاص و عام — بخواندند او را خواجه حاجی مدام

۲۳۴۳ همان مل افغان یل نامدار — که بد پہلوانے در آن روزگار

۲۳۴۴ دگر گرد پندار ثابت رکاب — که آخر شد او را قدر خان خطاب

۲۳۴۵ چو آن چار سر لشکر سرفراز — ستادند بر گرد خان گرآز[1]

۲۳۴۶ بدنبال هر گرد[2] فوجے گران — بسا زور آویز بسته میان

۲۳۴۷ صف خان چو سد سکندر نمود — که بر گرد او فتنه را ره نبود

۲۳۴۸ چو افواج برگشته یکسر براند — شنیدم که خان نیز لشکر براند

۲۳۴۹ دو لشکر روان شد ز زیر حصار — بیک رو ولے در زمین دلیسار

۲۳۵۰ گروہے بدنبال برگشتگان — گروہے دگر زیر رایات خان

۲۳۵۱ برین گونه رفتند روزی سه چار — دگر روز آن خان خسرو تبار (۲۱۸ ب)

۲۳۵۲ رسولے فرستاد سوئے سران — بگفتش رسی چون بسر لشکران

۲۳۵۳ برایشان بگو کای سران حشم — فرستادهٔ خسرو محتشم

۲۳۵۴ گر امروز از اشتعال خشمے — شد از سوے ما بدگمان هر کسے

۲۳۵۵ مرا با شما نیست الا صفا — بتعظیم درگاه فرمان روا

۲۳۵۶ دو سه روز شد هم گرمی رویم — دو لشکر بیک راه در میرویم

۲۳۵۷ نه زین سوی شد دشمنے آشکار — نه زانسو کسے گشت در کارزار

۲۳۵۸ ولیکن پسندیده نبود چنین — که یکجا دو لشکر رود بعد ازین

۲۳۵۹ بفرمائے یکے بهر دو سپاه — مقامے کند هم برین بردگاه

۲۳۶۰ رود دیگرے با هوائے خویش — هزد برزند منزلے خیمه پیش

۲۳۶۱ دگر نے بود هر دو اندر خطر — که زنده است دیو در انداز گر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۳۶۲ زشیطان ملعون نباشد عجب | کہ ناگہ زسوے برآرد شغب
۷۳۶۳ یکے شور در دو برادر کنند | گہے پور و گاہے پدر افگنند
۷۳۶۴ سراں از فرستادۂ خانِ راد | پے دفع غوغا و شور و فساد
۷۳۶۵ شنیدند آں قصۂ دل پذیر | ندیدند جز سر نہادن گزیر
۷۳۶۶ وز ایں پس بگفتند آں پیک را | کہ خاں را پس از عرض پابوس ما
۷۳۶۷ بگو کاے سرافراز فرزانہ فر | نگہدار بادت خدا از خطر
۷۳۶۸ خسے کرد ما را ز خاں بدگماں | گزو دور رمیدیم از بیم جاں
۷۳۶۹ کنوں خود ولیکا یک نباشد صواب | کہ ائیم بر خانِ والا جناب
۷۳۷۰ جز ایں یک سخن ہر چہ خاں راست رائے | بفرمان او ایم اطاعت نمائے
۷۳۷۱ چو فردا خور از کوہ سر بر زند | فلک اخچہ در حمزیل افگنند
۷۳۷۲ ہماں بہ کہ خاں با مطیعان خویش | دو فرسنگ زاید رزند خیمہ پیش
۷۳۷۳ شنیدم بروز دگر خاں براند | صف بدگماناں ہمانجا بماند

رسیدن الغخاں در کوتگیر داز مجیر ابو رجا کہ کوتگیر محصر کردہ بود چشم زدن

۷۳۷۴ ہمی راند خاں جانب دیوگیر | فتادش گذر در رہ کوتگیر
۷۳۷۵ مجیر گزیں آں یل بو رجا | گر بود آنجا خصومت گرا
۷۳۷۶ مہے یک دو ماندہ براں حصار | شب و روز با خصم در کارزار
۷۳۷۷ دراں دز محصر شدہ ہندواں | شنیدم رسید اندراں دز چو خاں
۷۳۷۸ از و چشم زد خاں اختر سعید | کہ ناگہ شود عذرے از دی پدید
۷۳۷۹ چو معلوم کرد از فراست مجیر | ہراس دل خان روشن ضمیر
۷۳۸۰ شنیدم بسے مرکب بادپای | چو طاؤس خوش گام جلوہ گرای

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۳۸۱	شبے زر ز محصول اقطاع خویش	بیاورد و بنهاد خاں را به پیش
۷۳۸۲	بدیدش بتعظیم شهزادگاں	کمر بسته پیشش چو آزادگاں
۷۳۸۳	وزاں پس دعا گفت آں مرد راد	بگفتا که اے خاں خسرو نژاد
۷۳۸۴	ملکن پاک از زمرهٔ خاسکار	که گشتند از خان والا تبار
۷۳۸۵	منم شاه را بندهٔ نیک خواه	چه شهزادهٔ کرد نزدم چه شاه
۷۳۸۶	چو مرداں به بندم به پیشت میاں	فدایت بسازم همه خانماں
۷۳۸۷	برآرم ز برگشته لشکر دمار	ز باغ دل خاں برم خار خار
۷۳۸۸	شنیدم چو خاں دید تقریر او	درونش قوی شد ز تدبیر او
۷۳۸۹	دل و دستش از صرف زر گشت بر	نکرد التفات تکیں و تمر

F.219 نامہا فرستادن مجیر ابو رجا بر زمینداران دیوگیر و تلف شدن لشکر تمر و تکین در کلیان

۷۳۹۰	وزاں پس شنیدم مجیر گزیں	نوندے فرستاده در هر زمیں
۷۳۹۱	نبشته بسوی سران دیار	که قومے ست برگشته از شهریار
۷۳۹۲	بباید بهر سو که سر بر کشند	بهر مرز و بومے که لشکر کشند
۷۳۹۳	در آیند هر سو سرانِ دیار	به پیکار آں زمرهٔ نابکار
۷۳۹۴	کسے کو سرے را کشد زاں سپاه	هماں سر فرستد بر ایوان شاه
۷۳۹۵	دگر حمله از باب انعام اوست	اگر مرغ زر هست در دام اوست
۷۳۹۶	چنیں نامها چوں مجیر گزیں	فرستاد بر ضابط هر زمیں
۷۳۹۷	ز هر پرگنه آمد فوجے سپاه	بهر قلب گاهے ببستند راه
۷۳۹۸	شنیدم هم آخر چو برگشتگاں	رسیدند در موضع کلیاں
۷۳۹۹	سلامت شنیدند صفدر را	شدند ابتر از بیم فرماں روا

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۰، سران زمین دار از ہر طرف — رسیدند بر قصد شاں صف بصف
۴۰۱، وزاں پس ہماں قوم برگشتہ حال — چو دیدند خود را بعین ضلال
۴۰۲، ز برگشتن خود پشیماں شدند — چو برگشتہ دولت پریشاں شدند
۴۰۳، گریزاں نہادند ہر سوئے سر — بشد جمع شاں جملہ زیر و زبر
۴۰۴، کس از دست دہقانیاں شد تلف — کسے گشت تیر خطر را ہدف
۴۰۵، کسے گشت بر دست ہندو اسیر — کس از یاری بخت شد گوشہ گیر
۴۰۶، ہمہ حال چوں آں گروہ فساد — بریں گونہ ہر جانبے سر نہاد
۴۰۷، الغ خاں بزد خیمہ در دیوگیر — کمر بستہ در کار و بارش مجیر
۴۰۸، بچوناں رابسے فتنہ آمد بدام — زیاری اقبال شد شادکام

رسیدن محمود خاں در دہلی و بار دادن سلطان تغلق

وسیاست فرمودن بر طایفہ بغات

۴۰۹، پس آنگہ شنیدم کہ محمود خاں — کہ بد مغز جملہ شہزادگاں
۴۱۰، شہش کردہ بد مقطع دیوگیر — ہمی بود آنجا سکونت پذیر
۴۱۱، بحکم الغخان فرخ نژاد — شتاباں سوئے تلنگہ سر نہاد
۴۱۲، یکے آں عبید کواکب شمار — کہ بد کردہ حکمے بفتح حصار
۴۱۳، دگر مہر دار شہان قدیم — کہ بد در وکیل درسے مستقیم
۴۱۴، نصیرالدیں آں زرکلاہ گزیں — ہماں کرد کیتھونے دور بیں
۴۱۵، دگر چند مرد از سران سپاہ — مسلسل چو راہب بسلک گناہ
۴۱۶، غرض چوں سرافراز محمود خاں — بحضرت شد از ملک مرہتہ رواں
۴۱۷، بر آں اسیراں بر ایوان شاہ — ببوسید پائے شہ دیں پناہ
۴۱۸، عبید منجم بر آمد بدار — کہ بد شرط کردہ بروز شمار

نوٹ: ان کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۹، همان مهردار آمد اندر قصاص — درآں روز شد منتبه عام و خاص

۲۲۰ھ ۴۲۰، نصیر کله زر شد اندر رحیل — فگندند او را ته پلسئ پیل

عزیمت کردن الغ خاں بار دوم در تلنگ و فتح کردن تلنگ بودن

۴۲۱، الغخان صفدار بار دگر — برآراست افواج را سربسر

۴۲۲، دگر روز آں صفدرِ کینه خواه — بزد در ستاری یکے بارگاه

۴۲۳، بروز دگر راند سوئے تلنگ — بیک منزلے هم نکرده درنگ

۴۲۴، شنیدم که چوں خانِ اختر سعید — پس از چند گلہے بودن رسید

۴۲۵، درآں حصن پیچید روزی سه چهار — چناں دهشتے خورد اهل حصار

۴۲۶، کاماں خواه شد رای باطبع خویش — همه ملک و اسباب آورد پیش

۴۲۷، بیاورد ایماں ز بعد اماں — نه تنها که با جملگی خان و ماں

۴۲۸، دگر روز خاں خیمه زانجا کشید — دهم روز زیر ارنگل رسید

۴۲۹، دل لدر افتاد در بیم جاں — که سویش دگر تاخت آورد خاں

ذکر فتح تلنگ و فرود آمدن رائے لدر دیو

۴۳۰، شنیدم که چوں لشکر بے شمار — ز بلغاک شد منحرف از حصار

۴۳۱، برستند اسیران حصن تلنگ — شدند ایمن از ترک فیروز جنگ

۴۳۲، هماں لدر رائے ارنگل دیار — یکے جشن کرد اندرآں روزگار

۴۳۳، چو ایمن شد آں رائ ناپخته رائے — غرورش چناں گشت غفلت فزای

۴۳۴، بگفتا گشا نید انبارها — برون تق در آرند بازارها

۴۳۵، امیناں به پیمانه رو بهی — کنند آں همه چاه غله تهی .

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۳۶ ، بہر صبح دم تا بوقت غروب ۔۔۔ بدہقاں سپارند جنس حبوب

۴۴۳۷ ، شود در زراعت تمامی دیار ۔۔۔ بدارند دست از دگر کار و بار

۴۴۳۸ ، بریں گونہ چوں اندراں روزگار ۔۔۔ تہی کرد از جنس غلہ حصار

۴۴۳۹ ، یکایک الغخاں درآں دز رسید ۔۔۔ یکے دائرہ گرد آں دز کشید

۴۴۴۰ ، کمر بست در کار فتح حصار ۔۔۔ مددمی نمود اندرآں کار و بار

۴۴۴۱ ، بریں گونہ بگذشت چوں پنج ماہ ۔۔۔ بشد چیرہ از سخت گیری سپاہ

۴۴۴۲ ، علف چوں ازآں حصن کم گشتہ بود ۔۔۔ دل حصن باناں دژم گشتہ بود

۴۴۴۳ ، ہم آخر بسستی بجاں آمدند ۔۔۔ سراسر بہ بند اماں آمدند

۴۴۴۴ ، ہماں رائی لدر از درخان یل ۔۔۔ اماں خواست چوں دید دز در خلل

۴۴۴۵ ، بداد مثل ماں خان کشور کشائے ۔۔۔ وزآں پس ہماں رائے آشفتہ رائے

۴۴۴۶ ، فرود آمد از دز بناچارگی ۔۔۔ زدہ کار را دسر بآوارگی

۴۴۴۷ ، ہجوم حشم سر بغارت نہاد ۔۔۔ خلل حصن را در عمارت فتاد

۴۴۴۸ ، درآں روز شد فتح حصن تلنگ ۔۔۔ بدست الغ خان فیروز جنگ

۴۴۴۹ ، کشش پیش ازآں فتح کم کردہ بود ۔۔۔ مگر یک دو سر جزیہ بردہ بود

۴۴۵۰ ، غرض چوں الغخان کشور کشا ۔۔۔ مظفر شد از فرّ و عون خدا

۴۴۵۱ ، ہماں رائے را با تمامی تبار ۔۔۔ رواں کرد در حضرت شہریار

۴۴۵۲ ، فرستاد بر شہ ہمہ پیل و مال ۔۔۔ چو آرام بگرفت ازآں قیل و قال

تاختن الغخاں از تلنگ در جاج نگر

۴۴۵ ، پس از چند گہ خیمہ بیروں کشید ۔۔۔ بقصد دگر ملک لشکر کشید

۴۴۵۴ ، [۲۲۱] سپہ راند در سمت جاج نگر ۔۔۔ فراواں برو مرد پرخاش گر

۴۴۵۵ ، باقصائی آں ملک چوں در رسید ۔۔۔ خبر شد بہ ہندو کہ لشکر رسید

۴۴۵۶ ، خزیدند ہر سو بہر جنگلے ۔۔۔ بود مامن غول ہاموں بلے

۴۴۵۷ ، شنیدم کہ چوں رای آں مرغزار ۔۔۔ سپہ دید زد خیمہ اندر دیار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۸ بیکے فوج آراست از ترکشاں — همه نیزه داران و خنجر کشاں

۴۵۹ برایشاں یکے صفدرے کرد سر — سپرده بدستش سران دگر

۴۶۰ بداں تا بگیرند راه سپاه — چو شیر افگناں در یکے قلبگاه

۴۶۱ شنیدم چو آں هندوان دلیر — ز بربادی از خون خود گشته سیر

۴۶۲ به پیکار ترکاں بردل آمدند — چو گاداں همه پائے دل آمدند

۴۶۳ همه نیزه دار و همه تیغ زن — بغوغا یکرده یکے انجمن

۴۶۴ گروهے پیاده گروهے سوار — ازیں پانصدے بود زاں چهل هزار

۴۶۵ یکے فوج پیلان لشکر شکن — خرد شنده در پیش آں انجمن

۴۶۶ شنیدم که روزے براقواج خاں — مقابل شد آں لشکر هندواں

۴۶۷ بیک قلبگاهے بدادند جنگ — شکستند ترکان شاں بیدرنگ

۴۶۸ برافتاد در فوج هندو شکست — ببرند ترکاں بشمشیر دست

۴۶۹ شده هندواں بیشتر بے سپر — دهے هر قدم وار بنهاد سر

۴۷۰ گریزاں ازاں قوم معدود جست — دگر جمله شد در ته تیغ دبست

۴۷۱ همال فوج پیلاں دراں حربگاه — بافتاد بردست اهل سپاه

۴۷۲ ز بنگاه هندو بسے رخت و مال — گرفتند ترکاں پس از ارتحال

۴۷۳ الغ خان صفدر چو فیروز گشت — وزیں ماجرا یک دو روزے گذشت

۴۷۴ از آنجا سپه راند در تخت گاه — همی راند تا کرد پابوس شاه

۴۷۵ سرش را شه آورد اندر کنار — بصد آفریں گفت کاسے مرد کار

۴۷۶ چنین آید از دودهٔ خسرواں — که روشن کنند از صلابت جهاں

۴۷۷ شنیدم چو آں شهریار گزیں — فراواں بشهزاده گفت آفریں

۴۷۸ مرصع یکے خلعت خاص خویش — بفرمود مر پور فرخنده کیش

۴۷۹ هم آخر چو صفدار کشور کشا — نوازش بسے کرد شهزاده را

۴۸۰ یکے جشن گاهے در آں روزگار — بفرمود آراستن شهریار

۴۸۱ دو سه هفته آنجا شه کامراں — همی داد داد طرب هر زماں

۴۸۲ وزاں پس برآئین خود روزگار — که بود یکے دور ازو بے خمار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۸۳۔ یکے فتنۂ دیگر آغاز کرد — دگر شورشے در جہاں ساز کرد

رسیدن شیر مغل با فوج مغل در ہندوستان و مصاف دادن گرشاسپ و ظفر یافتن بر فوج مغل

۴۸۴۔ یکے روز گرشاسپ کشور کشا — کہ بود ست بساما نہ فرماں روا

۴۸۵۔ فرستاد بر شہ نوندی شتاب — بگفتش رسی چوں بمالک رقاب

۴۸۶۔ بوسی زمین پیش خسرو زمیں — دعایش رسانی بصد آفریں

۴۸۷۔ وزاں پس بگوی کہ اے شہریار — جہاں باد بر نام تو پایدار

۴۸۸۔ دو فوج مغل از پی ترک و تاز — سوے کشور ہند کردند ساز

۴۸۹۔ شتاباں گذشتند از آب سند — رسیدند اکنوں در اقصای ہند

۴۹۰۔ F.222 گرایدر ازآں سوی بازیدہاں — فرستد باقبال شاہ جہاں

۴۹۱۔ کنم ہم بسر حد پامال شاں — دوم تا بار دو بدنبال شاں

۴۹۲۔ فرستادہ چوں بر در شہ رسید — بشہ جملہ گفت انچہ ازیل شنید

۴۹۳۔ مشوش شدہ خاطر شہریار — کہ در کشورش فتنہ گشت آشکار

۴۹۴۔ پس از حزن بسیار و فکر زبوں — یکے رائے خوش زد بخاطر دروں

۴۹۵۔ وزاں پس گرے ہے سران حشم — کہ بد ہر یکے اژدہاے دژم

۴۹۶۔ چو شادی و ادریل شرزہ گیر — کہ بد اندراں عہد نائب وزیر

۴۹۷۔ چو شادی سیتلہ کہ ہنگام جنگ — کشیدی سبے شرزہ دریا نہنگ

۴۹۸۔ سپاہی چو دریای جوشندہ شاہ — بساما نہ چوں راند از تخت گاہ

۴۹۹۔ بدیشاں چنیں گفت شاہ دلیر — کہ در بیشۂ ما گذر کرد شیر

۵۰۰۔ بباید کز ایدر سبک بگذرید — سپہ را بساما نہ یکسر برید

۵۰۱۔ بگرشاسپ گوئید کای کامیاب — ز ساما نہ لشکر بروں کش شتاب

۵۰۲۔ چناں کوشش در قصد فوج مغل — کہ مقہور و تاراج گردند کل

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۳ء تو سرلشکری کن که دیگر سران — به پشت به بندند هر یک میان

۵۰۴ء چو فرمان بگرشاسپ صفدر رسید — سبک لشکر از شهر بیرون کشید

۵۰۵ء باخبار بدخواه آن نامجو — شب و روز می بود در جست و جو

۵۰۶ء هم آخر شنیدم که روزی شنید — که نیمے مغل در نواحی رسید

۵۰۷ء زگرپاد هنڈی بودے دگر — همان ارسس سرلشکر نامور

۵۰۸ء که بودند اندر مغل آشکار — سران هزاره در آن روزگار

۵۰۹ء میان دو آب این دو گردن فراز — کشیدند لشکر پے ترک و تاز

۵۱۰ء همان شیر با لشکرے با شکوه — نگهداشت بنگه ز دامانِ کوه

۵۱۱ء چو این قصه بشنید گرشاسپ نو — که بد خون و پیوند کیهانِ خدیو

۵۱۲ء سپه راند در سمت دامان کوه — سران در پس او گروها گروه

۵۱۳ء همی راند تا دید بنگاه شان — چپ و راست دل داد مر سرکشان

۵۱۴ء شنیدم که زور روز روشن دهل — یکا یک بزد بر سپاهِ مغل

۵۱۵ء همان شیر سرلشکران گروه — که بد بیشه بگرفته دامانِ کوه

۵۱۶ء چو شد لشکر هند ناگه پدید — بجز جنگ کردن گریزے ندید

۵۱۷ء همان لحظه بر مرکبے شد سوار — مغل در سپاهش هزارے سه چار

۵۱۸ء پس انداخت آن گاه بنگاه خویش — دو آماج وارسے سپه راند پیش

۵۱۹ء مقابل بر افواج دشمن ستاد — چو مردان دل اندر خصومت نهاد

۵۲۰ء وزین سوی افواج هندوستان — خروشان ز هر جانبے شد روان

۵۲۱ء هم آخر دو لشکر بهم باشدند — ز هر سو بر آهنگ غوغا شدند

۵۲۲ء صفِ هندیان بیش دستی نمود — که از قوت دین خود چیره بود

۵۲۳ء شنیدم که گرشاسپ صفدر نخست — که بودش به پیکار دستی درست

۵۲۴ء بگفتا که گیرند جنگی دهل — فتاد آن نهیبے در سپاهِ مغل

۵۲۵ء به یک حمله بدخواه را برگرفت — مغل ماند از آن چیرگی در شگفت

۵۲۶ء همان شیر سر در هزیمت نهاد — همه لشکرش را شکستے فتاد

۵۲۷ء صفِ هندیان هر طرف چیره وار — برآورده شمشیر کین هر سوار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۵۲۸۔ همی راند بر فرقِ اهلِ گریز — تلف شد بسے سنگ دراں رستخیز ۲۲۳ھ

۵۲۹۔ کمر بست گیتی بتاراجِ شاں — کسے رفته کمتر ز افواجِ شاں

۵۳۰۔ همه لشکرِ شاں پریشاں فتاد — بهر گام صد آدمی سر نهاد

۵۳۱۔ شده بنگهِ شاں همه دستگیر — فراواں مغل زنده آمد اسیر

۵۳۲۔ دراں بیشه شیرِ گزیں سر نهاد — بسر خورده نیزه ز اسپ او فتاد

۵۳۳۔ بریدند شیرانِ هندی سرش — ببردند بر صاحبِ لشکرش

۵۳۴۔ وزاں پس سپهدارِ هندوستاں — بصد عیش با کامهٔ دوستاں

۵۳۵۔ بزد کوس زاں جرگه گشت باز — بقصدِ دگر کافراں کرد ساز

۵۳۶۔ شنیدم که زیں سوئے آب بیاه — کمیں کرده اندر یکے قلب گاه

۵۳۷۔ بداں تا مغل چوں پس از ترک تاز — بگردد سوئے بنگهِ خویش باز

۵۳۸۔ بناگاه بر لشکرِ شاں زنند — بیک حمله افواجِ شاں بشکنند

۵۳۹۔ دو سه روز بگرفت آنجا قرار — طلایه همی کرد هفتصد سوار

۵۴۰۔ دگر روز از لشکرِ کافراں — به پیشِ سپهدارِ هندوستاں

۵۴۱۔ یکے از اسیراں گریزاں رسید — ز هر دیدهٔ اشک ریزاں رسید

۵۴۲۔ بگرشاسپ گفتا که آں قومِ شوم — دمارے برآورد از مرز و بوم

۵۴۳۔ شتاباں در اقطاعِ خود میرسند — به نزدیکِ آں دشت و هد میرسند

۵۴۴۔ من افواجِ شاں را دو فرسنگ دار — رها کردم اے صفدرِ روزگار

۵۴۵۔ چو بشنید گرشاسپِ فیروز جنگ — سپه راند از آں قلبگه بے درنگ

۵۴۶۔ هماں مرد را رهبرِ خویش کرد — همی راند لشکر بعزمِ نبرد

۵۴۷۔ رساں شد چو بر رود بارِ بیاه — بگفتا کنند پاشنا سپاه

۵۴۸۔ رسیدند یکسر چو بر روے آب — بدیدند کافر بداں سوے آب

۵۴۹۔ مقدم بداں شادیِ شیر زه گیر — که بود اندراں لشکرگاه نائب وزیر

۵۵۰۔ گرازے که از پشتِ دادر چکید — بهر کار راز وزیری می رسید

۵۵۱۔ برو هم عناں شادی نام جو — که شد ستیله اصلِ تعریفِ او

۵۵۲۔ شنیدم که محمود سر بسته هم — دراں فوج بد با فراواں حشم

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۵۵۳ بقلب اندرون بود گرشاسپ یل — که افگند در زورِ شیران خلل

۷۵۵۴ همان یوسفِ شحنهٔ پیل هم — پیے افشرده بر دستِ راستِ حشم

۷۵۵۵ ملک احمد حبیب بُد اندر یسار — دگر بود شعبانِ سرِ چتر دار

۷۵۵۶ وزان سو مقدّم زگریا کرد — که بس رنج در کارِ پیکار بُرد

۷۵۵۷ بہ ساقہ همان هندوئی راد بود — که از پشتِ پوری پولاد بود

۷۵۵۸ ارسلان[۱] خود همی بود در قلب گاه — بدنبالِ هر یک فراوان سپاه

۷۵۵۹ چو شادی دادرس حق شتافت — گذرگاهِ رود آب پایاب یافت

۷۵۶۰ سپاهِ مغل حمله چپ[۲] گذاشت — بقصد زگریا علم بر فراشت

۷۵۶۱ شنیدم که سرتیپهٔ نامدار — بشد پیشتر با هزارے سوار

۸۵۶۲ اباقلب کافر دو چارے بخورد — سوئے فوجِ خود زود ترمیل کرد

۹۵۶۳ نشانِ مغل گفت سرفوج را — که بوداست دران فوج فرمانروا

۷۵۶۴ وزان پس همال[۳] شادیِ سرفراز — بفرمود آن[۴] سرکشانِ گراز

۷۵۶۵ که مرکب گذارند بر پاشنا — بسختی معلّق شوند از چپا

۷۵۶۶ رکاب و عنان هر یکے آرند یاد — چو شیرانِ صفدر بیازند شاد — ج ۲۲۴

۷۵۶۷ بفرمود[۵] جمله سرِ لشکران — سپردند سوئے ملاعین عنان

۷۵۶۸ رسیدند بر زگریاءِ دلیر — که بود ست در آویزگہ نرّہ شیر

۷۵۶۹ شنیدم زگریاء سرکش چو دید — که بدخواه چیره دل از پس رسید

۷۵۷۰ عنان را بپیچید چون صفدران — زرخ آورد بر روئے گُندآوران

۷۵۷۱ چو شادی بدید آن صفتِ خصم را — بزد کوس در عینِ آن پاشنا

۷۵۷۲ ابا فوجِ بدخواه چون سرکشان — در افتاد با جمله لشکر کشان

۷۵۷۳ مغل بود بے دل زتاراجِ شیر — بشیر افگنی فوجِ هندی دلیر

۷۵۷۴ شنیدم هم از حملهٔ اولین — شکستند سستانِ[۶] ناپاک دین

۷۵۷۵ زگریا شنیدم زمرکب فتاد — بدستِ سوارے مرتب فتاد

۷۵۷۶ اسیرانہ آورد بر میرِ خویش — عدو بستہ چون[۷] دید شادی بہ پیش

۷۵۷۷ زشادی نگنجید در پیرهن[۸] — بگفتا که هان طبلِ شادی بزن

نوٹ: کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۷۸. صفِ ہند سر در غنیمت نہاد — ہمہ رختِ شاں دستِ لشکر فتاد

۵۷۹. مغل زندہ بسیار آمد اسیر — بسے اسپ تاتار شد دستگیر

۵۸۰. وزاں سوے گرشاسپِ گردن فراز — نہ تنہا کہ با سرکشانِ گراز

۵۸۱. خرد شندہ چوں بر لبِ جو رسید — شنیدم وراں سوی غرقاب دید

۵۸۲. عناں را بہ پیچید بر جویبار — کہ شد بستہ بروی رہِ کارزار

۵۸۳. دگر سوارسن ہندوی چیرہ ہم — بر آہیخت ہر دو بیکجا حشم

۵۸۴. شدہ ہر دو از بے دلی بیقرار — شدہ ہر یکے مستعدِ فرار

۵۸۵. دگر ہر یک از بیمِ جاں در خطر — شنیدہ ز شیر و زگریا خبر

۵۸۶. بحیلہ سیاہِ مغل شب گرفت — تنِ ہر یک از بیمِ جاں تپ گرفت

۵۸۷. ہم آخر چو شب شد عناں تافتند — سوئے دامنِ کوہ بشتافتند

۵۸۸. بصد حیلہ زانجا ببردند جاں — براوند در کشورِ خود عناں

۵۸۹. صفِ ہند بعد از چنیں فتحیاب — رسیدہ بر خسروِ کامیاب

۵۹۰. سرِ شیر و زندہ زگریا یلاں — کشیدند پیشِ شہِ کامراں

۵۹۱. سران شہنشاہِ روئے زمیں — بصد عیش گفتا ہزار آفریں

۵۹۲. چنیں آید از چیرہ دستان تل — کہ آرند بدخواہ را در خلل

۵۹۳. در آں پس شنیدم شہنشاہِ راد — بہر یک جداگانہ انعام داد

۵۹۴. بہر جا کہ از سے دراں روزگار — مشرف شد از خلعتِ شہریار

رواں کردن شادی را در گجرات و کشتہ شدنِ او بر دستِ تیرداراں[۴۳] کہ بلباس زناں پاکوب و سرود گویاں از درونِ حصار بیروں آمدند بغدر

۵۹۵. بر آمد چو زیں ماجرا یک دو ماہ — بشادیِ داور بفرمود شاہ

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۵۹۶	که در گوجرات آن یل سرفراز	بیار دیکا یک یکے ترک و تاز
۶۵۹۷	بتازد نواحیِ آن بوم و بر	سرانرا بدام آورد سر بسر
۶۵۹۸	با هلِ تمرّد دهد گوشمال	بخواهد ز هر صاحب حصن مال
۶۵۹۹	بضبط آورد سر بسر آن دیار	درین کار باشد چو مردانِ کار
۶۶۰۰	غرض شادیِ داور از تخت گاه	چو زد خیمه بیرون بفرمانِ شاه
۶۶۰۱	دگر روز از انجا سپه راند تفت	پس از یک دو ماهے بگجرات رفت
۶۶۰۲ F.225	چو در حدِّ آن بوم و بر در رسید	بفرمانِ شه تیغ کین بر کشید
۶۶۰۳	همی تاخت اطرافِ آن بوم و بر	چو مضبوط شد آن زمین بیشتر
۶۶۰۴	شنیدم که گردِ حصارِ بلند	به پیچید آن مردِ فیروزمند
۶۶۰۵	مهے یک دو در زیر آن حصن ماند	درآن روز شب و روز خون می فشاند
۶۶۰۶	چو هندو اسیر آمد اندر حصار	همی کرد تدبیر لیل و نهار
۶۶۰۷	که نوعے از آن بند یابد خلاص	شود ایمن از بیم قتل و قصاص
۶۶۰۸	هم آخر گروهے ز جان خاستند	بغدر از الغے امان خواستند
۶۶۰۹	بگفتند ما سیم اهلِ طرب	فتاده درین دام شور و شغب
۶۶۱۰	بایدر رسیدیم شد یک دو ماه	که ناگه درین دژ در آمد سپاه
۶۶۱۱	چو مرغان درین دام اسیر آمدیم	وزین حرب و در زار و زیر آمدیم
۶۶۱۲	گر از لطف سرِ لشکر این حشم	امانے بیابیم ازین دامِ غم
۶۶۱۳	بیائیم در بزمِ او روز و شب	بباشیم بر سازِ اهلِ طرب
۶۶۱۴	سرِ ما بود تا که با تن قرین	نتابیم از خدمتش بعد ازین
۶۶۱۵	بیک بار ازین بند اگر وارهیم	ملک را خطِ بندگی میدهیم
۶۶۱۶	چو آزاد ازین دام ناخوش شویم	بجان بندهٔ آن سپه کش شویم
۶۶۱۷	ز هر جنس در ماست اهلِ هنر	که در هر یکے هست سازے دگر
۶۶۱۸	چه عورات با کوب و نسرین عذار	که دزدند دلهائے خلق آشکار
۶۶۱۹	چو برگ گلے گرچه نازک تن اند	بیک در هزاران معلق زنند
۶۶۲۰	دلاسائے عشرت گران در خلا	جگر دوزِ اهلِ نظر در بلا

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۲۱ بسے مرد پر ساز و پردہ نواز — همه عقل سوز و مزامیر ساز
۶۶۲۲ بهر ساز هر یک یگانه شده — همه شهره از هر ترانه شده
۶۶۲۳ چه بوق و چه مندل چه سنج و چه نائے — چه سرو گل اندام عشرت گرای
۶۶۲۴ دریں طائفه هست هر یک فزوں — اماں ده که آسیم حیله بروں
۶۶۲۵ چو ایں قصه بر میر لشکر رسید — اماں داد شاں را و بیروں کشید
۶۶۲۶ شنیدم گروهے ز جنگ آوراں — لباسے به کرده چو رامشگراں
۶۶۲۷ لباس زناں امردی چند کرد — که بد چهره هر یک به ساز نبرد
۶۶۲۸ گروهے دگر کرده ساز شغب — بدستِ همه سازِ اهلِ طرب
۶۶۲۹ نهفته همه زیر جامه سلاح — بروں زد همه حصن وقتِ صباح
۶۶۳۰ ملک شادی آں سرکشِ هوشیار — نگر داشت در سر شبانه خمار
۶۶۳۱ چو بشنید کاهلِ طرب زد بروں — طلب کرد شاں در سراچه دروں
۶۶۳۲ بلے چوں بقائے سرے در رسد — ز دورانش وقتِ سفر در رسد
۶۶۳۳ اگر چه بود زیرک و بادِ ها — یکے پرده پیشش بر آرد قضا
۶۶۳۴ کند آنچه رفتست اندر قلم — ز مرگش جهاں را در آرد به غم
۶۶۳۵ چو بینند کو از جهاں رخت برد — بگویند خلقے به غفلت به مرد
۶۶۳۶ خبرتے که چوں وقت رحلت رسد — بیو تانیاں داغ غفلت رسد
۶۶۳۷ غرض چوں ملک شادیِ سرفراز — دروں خواند آں زمرۂ رزق ساز
۶۶۳۸ شنیدم یکایک کشیدند تیغ — براندند بر فرق او بے دریغ
۶۶۳۹ بکشتند او را و گشتند باز — زهے مطربانِ مجالس نواز
۶۶۴۰ F.226 که تا برده اندر مزامیر دست — سرِ مجلسے را بکردند مست
۶۶۴۱ یکے شور در اهلِ لشکر فتاد — بهر جا سرے بر روش سر نهاد
۶۶۴۲ نهادند دستے براں اهلِ غدر — که کشتند مر صاحبے را بصدر
۶۶۴۳ گروهے از آں قوم در دز فتاد — گروهے دگر سر بلشکر نهاد
۶۶۴۴ همه حال شد کشته سر لشکرے — وز آں پس بیکجا شده هر سرے
۶۶۴۵ بگفتند چوں در سپه سر نماند — سپه را ازیں جا بباید براند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۴۶	دگر روز راندند ازآنجا سپاه	نهادند سر جانبِ تختگاه
۶۶۴۷	چو بشنید شه قتلِ نایب وزیر	برآورد پنهان ز خاطر نفیر
۶۶۴۸	تأسف بسے کرد شاهِ جهان	که شد کشته آن فخرِ کارآگهان
۶۶۴۹	چنین گفت پیرِ فسانه سرای	که تغلق شه آن شاهِ فرخنده رای
۶۶۵۰	شہے بود شیر افگن و دیوبند	همیشه بهر کار فیروزمند
۶۶۵۱	شکسته نیامد سپاهش گہے	بعهدش نیفتاد هرگز دہے
۶۶۵۲	درآن پنجسالے که او شاه بود	ز دین دستِ هر فتنه کوتاه بود
۶۶۵۳	شنیدم ز عهدش چو سالی چهار	بخوبی گذشت اندرآن روزگار
۶۶۵۴	حصارے بنا کرد آن بادشاه	بمقدارِ فرسنگے از تختگاه
۶۶۵۵	ز بنیاد تا کنگرِ آن حصار	بفرمود آن خسروِ کامگار
۶۶۵۶	که از سنگِ خارا عمارت کنند	اساسش ز فرسنگها افگنند
۶۶۵۷	یکے حوض زیرِ حصارِ بلند	بفرمود کندن شهِ هوشمند
۶۶۵۸	که هردم زند موج آن حوضِ صاف	چو دریاے سائغ تهِ کوهِ قاف
۶۶۵۹	شد آن حصن را تغلق آباد نام	که بنیاد کرد آن شهِ شادکام
۶۶۶۰	شنیدم در اثناءِ آن کار و بار	بزد خیمه روزے برون از حصار
۶۶۶۱	سوے ملک لکهنوتی آهنگ کرد	بساطِ زمین از سپه تنگ کرد
۶۶۶۲	کمربسته اندر رکابش سران	بسے بے روش گشته سرلشکران
۶۶۶۳	چو بهرام خان سرفرازِ گزین	که بود است شهزادهٔ راستین
۶۶۶۴	چو زلچی و دولت شهِ نامدار	که تعریف او آید از بو تهوار
۶۶۶۵	چو تاتار جون هندوی چیره دست	دگر حاجی شغوزی تاتار ست
۶۶۶۶	الغ خانِ پیل را بدهلی گذاشت	بدو یک دو سه زیرکے برگماشت
۶۶۶۷	چو شاهین آخر بکِ دون شکار	ز سر جنس دیگر فراوان سوار
۶۶۶۸	یکے احمد ابن ایازِ گزین	دگر یک دو مرد فهیم و امین
۶۶۶۹	بروزِ دگر راند یکسر سپاه	دو فرسنگ خیمه زد از تختگاه
۶۶۷۰	همی رفت آن خسروِ کامگار	همی تاخت اندر یمین و یسار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۷۶۷۱ شکار افگناں از آن دہ برگذشت — ز رود آب گومتی چو یکسر گذشت
۷۶۷۲ بداں سوی چوں کرد لشکر گہے — بہر سو برآمد یکے خرگہے
۷۶۷۳ دہے یک دو اندر لب جویبار — ہمی بود آں خسروِ کامگار
۷۶۷۴ یکے روز ہم اولِ بامداد — یکایک ہماں ناصرالدین راد
۷۶۷۵ برادر بدے پورہ را بالیقیں — مگر مشترک بودشاں آں زمیں
۷۶۷۶ مطیعانہ آمد بر ایوانِ شاہ — بتقصیرِ ماضی شدہ عذرخواہ
۷۶۷۷ ہماں ناصرالدین فرخندہ روی — درآمد چو پیشِ شہِ نامجوی
۷۶۷۸ بصد عذر بر پائے شہ سر نہاد — شہ از لطف بر دستِ او بوسہ داد
۷۶۷۹ وزاں پس نشاندش بکرسیِ زر — بپرسید ازو قصۂ بوم و بر
۷۶۸۰ وزاں پس ہماں ناصرالدین راد — زباں در دعائے شہنشہ کشاد
۷۶۸۱ بگفتا کہ شش خانۂ روزگار — بہ حکمِ شہ بادسالے ہزار
۷۶۸۲ من آں پورۂ خامہ تدبیر را — بگفتم اگر جنبید فرماں روا
۷۶۸۳ ہماں بہ کہ سر در اطاعت نہیم — خراجِ سہ سالہ بخسرو دہیم
۷۶۸۴ کنیم از سرِ صدق پابوسِ شاہ — شویم از خطاہائے خود عذرخواہ
۷۶۸۵ بریں گونہ جاں را سلامت بریم — وگرنہ قفائے سیاہش خوریم
۷۶۸۶ چو بشنید ایں قصہ آں خامکار — نیاورد سر اندریں کار و بار
۷۶۸۷ کنوں سر ز ایوانِ شہ تافتہ است — دماغش ز وحشت خلل یافتہ است
۷۶۸۸ چو من دیدم آں مردِ آشفتہ رای — شد از حضرتِ شہ تمرد گرای
۷۶۸۹ نمی گردد از من نصیحت پذیر — دلش گشت در دامِ وحشت اسیر
۷۶۹۰ ضرورت سر از صحبتش تافتم — سوئے حضرتِ شاہ بشتافتم
۷۶۹۱ یکے فوج با من شہِ کامگار — فرستد پئے قلعِ آں خامکار
۷۶۹۲ بیک ہو کہ در فوجش آرم شکست — ز فرِ شہنشہ زندہ آرم بدست

F. ۲۲۷

عزیمت بہرام خاں بقصد پورہ و اسیر شدن پورہ

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۷۶۹۳	وگر روز فرمود شاهِ جهان	که با لشکرِ جنده بهرام خان
۷۶۹۴	بقصدِ بهادر برانده شتاب	ابا شهسوارانِ ثابت رکاب
۷۶۹۵	مقدم بود زلچی پاک دین	که گرگے کهن بود در دشتِ کین
۷۶۹۶	ابا هندوے شیر دل آن تتار	بود جانبِ میمنه دیده دار
۷۶۹۷	بیحیا بود ناصر الدین سره	ابا شاهین آخر بکِ میسره
۷۶۹۸	بقلب اندر دل خانِ کشورکشا	بگیرد چو شیران دران بیشه جا
۷۶۹۹	بباشد شب و روز با حزم و هوش	همه تن شود چون سران چشم و گوش
۷۷۰۰	سپه سوے لکهنوتی یکسر برد	همان پوره را زنده دست آورد
۷۷۰۱	شنیدم بفرمانِ شاهِ جهان	شتابان سپه راند بهرام خان
۷۷۰۲	همی رفت چون در حوالی رسید	بهادر هم از شهر لشکر کشید
۷۷۰۳	بستادند هر دو سرانِ سپاه	یکے شاه و آن دیگرے پور شاه
۷۷۰۴	دگر روز هر دو سپاه گران	بکردند در قلب گاهے قران
۷۷۰۵	بهادر دران قلبگه جا گرفت	بدین سوے افواجِ شه جا گرفت
۷۷۰۶	دمے هر دو از میمنه میسره	بکردند مر یکدگر را سره
۷۷۰۷	وزان پس همان پورهٔ خامکار	شده بیش دست اندران کارزار
۷۷۰۸	بدل گفت کامروز نیست مرا	که با لشکرِ دهلی ام هم وغا
۷۷۰۹	برآرم برانگونه تیغ از نیام	که هر سو برآید ازان تیغ نام
۷۷۱۰	مرا نام باید بروز نبرد	که شد نام هر مرد بهتر ز مرد
۷۷۱۱	بگفت این و جنبید با فوجِ خویش	بجان کرد کوشش یکی فوجِ خویش
۷۷۱۲	خروشان برون آمد از قلبگاه	برخ آورد بر زلچی کینه خواه
۷۷۱۳	چو بر فوجِ او زد خصومت گرائے	شنیدم بجنبید زلچی ز جاے
۷۷۱۴	سپه را یکے لحظه بر رو کشید	تمارش بیاری گری در رسید
F. ۲۲۸		
۷۷۱۵	نهادند هر دو سرے در وغا	زبون گیر گشتند بدخواه را
۷۷۱۶	بهادر چو غوغاے لشکر بدید	گریزے بجز باز گشتن ندید
۷۷۱۷	چو شد بیشتر از جاے خود چند گام	یلان برکشیدند تیغ از نیام

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۷۷۱۰ خروشان فتادند در لشکرش — سراسیمه شد سربسر لشکرش

۷۷۱۱ زمانے گرفتند آنجا قرار — هم آخر نهادند سر بر فرار

۷۷۱۲ گریزندگان پیش شیران زبیس — براعدائی خود یافته دسترس

۷۷۱۳ فراوان فگندند از پس یلان — گریزندگان را بگردن کمان

۷۷۱۴ همان پوره را اندران رستخیز — کنیزے بیاد آمد اندر گریز

۷۷۱۵ مگر بود سیمین تنے گلعذار — که بد شیفته بر رخش شهریار

۷۷۱۶ شنیدم عنان سوئے بنگه کشید — همان ماه رو را ز خرگه کشید

۷۷۱۷ گریزان دو سه کوهساری گذشت — که ناگاه در رودبارے گذشت

۷۷۱۸ بافتاد با بارگی در خلاب — رسیدند از پس نهنگان شتاب

۷۷۱۹ گرفتند زنده مر او را روان — ببردند در پیش بهرام خان

۷۷۲۰ چو خان دید بدخواه خود را اسیر — شگفت از طرب خانِ روشن ضمیر

۷۷۲۱ بگفتا بدارند سختے زعام — که شهبازِ مقصود آمد بدام

۷۷۲۲ نگیرند دنبالِ اهلِ فرار — بدارند دست از اسیرانِ زار

۷۷۲۳ در آن شب همان خانِ دریا سپاه — زده خیمهٔ همدران حرب گاه

۷۷۲۴ دگر روز کز دودمانِ فلک — برآورد سر شعلهٔ یک بیک

۷۷۲۵ بصد خرمی خانِ والا تبار — سپه راند در حضرتِ شهریار

۷۷۲۶ پس از چند روزی بمقصد رسید — روان را تشش سر بفرقد کشید[1]

۷۷۲۷ خرامان در آمد بایوانِ شاه — بیاورد قومے ز اهلِ گناه

۷۷۲۸ همان تحفه پیش شهنشه کشید — که سر از مراعاتِ درگه کشید

۷۷۲۹ چو شه دید در دامِ خود پوره را — بصد خرمی گفت شکرِ خدا

۷۷۳۰ وزان پس بگفتا که بندش کنند — چو صیدِ زبون در کمندش کنند

۷۷۳۱ دگر روز چون شاه خور زر فشاند — بزد کوس وز آب گومتی براند

۷۷۳۲ ز رخ آورد در سمت ترهت شتاب — بکامِ دل آن خسرو کامیاب

۷۷۳۳ دو شاهش بدست آمده بیدرنگ — یکے از ره صلح و دیگر به جنگ

۷۷۳۴ همی رفت آن شاهِ اختر سعید — شنیدم چو در حدِّ ترهت رسید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۷۴۳	همان رای ترهت شنید این خبر	که در قصد او شد شه نامور
۷۷۴۴	ز اقبال خسرو چو آگاه بود	نداده مصافی هزیمت نمود
۷۷۴۵	خروشان بدشتی در آمد سپاه	که بود است مر هندوان را پناه
۷۷۴۶	صد و سی گزی نی دران مرغزار	بر آورده از هر نئی سر هزار
۷۷۴۷	چو شه دید آن جنگل بیکران	عجب کرد ازان مامن کافران
۷۷۴۸	درختان دشتی برون از قیاس	همه گشته با آسمان هم اساس
۷۷۴۹	همه یافته آب طوفان نوح	بطوفان شده جای بستان نوح
۷۷۵۰	به پیچیده با یکدگر شاخسار	شده گم دران دشت لیل و نهار
۷۷۵۱	دران دشت تاریک ز اهل تمیز	ندیده کس از تیرگی دست خویش
۷۷۵۲	عجب کرد شه زان چنان جنگلی	که گم بود مر مور را مدخلی
۷۷۵۳	وزان پس شنیدم که خود شهریار	فرود آمد از مرکب راهوار
۷۷۵۴	پی قلع جنگل میان را ببست	تبر خود ستد بهر قلعش بدست
۷۷۵۵	شنیدم که یک دو درخت کهن	خروشان ببرید خسرو زمن
۷۷۵۶	چو دیدند خود بست خسرو کمر	سپاهش بر آورد یکسر تبر
۷۷۵۷	بیکدم نهنگان بحر و غا	کف دست کردند آن دشت را
۷۷۵۸	رهی گشت پیدا برای سپاه	تو گوئی که آنجا نبد برگ و کاه
۷۷۵۹	چه خوش گفت آن پیر مشکل کشا	که ملک هدایت سپردش خدا
۷۷۶۰	سپه شاه اگرچه آفتابی کند	بهر جا که آید خرابی کند
۷۷۶۱	غرض چون در آن جنگل بیکران	رهی کرد پیدا سپاهی گران
۷۷۶۲	دو سه روز لشکر رهی را برید	سیوم روز در حصن ترهت رسید
۷۷۶۳	شنیدم که بد هفت خندق عمیق	سراسر پر از آبهای غریق
۷۷۶۴	ولی هر یکی گرد حصن بلند	چو سد سکندر برون از گزند
۷۷۶۵	دو سه هفته افواج خود شهریار	فرستاد اندر یمین و یسار
۷۷۶۶	که هر جا که گرد است هندو هجوم	بتازند اطراف آن مرز و بوم
۷۷۶۷	بگیرند اسباب هندو تمام	ببرند سرهای شان والسلام

ص ۲۲۹ (۷۷۵۲)

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۷۶۸ غرض چونکه اقصای آن بوم و بر — در آمد بہ تاختن سر سبز[۵۰]

۷۷۶۹ بود اندراں ملک فرماں روا — کند کار بر سنت مصطفیٰ[۵۱]

۷۷۷۰ شنیدم چہ او را شہ ناجو — فرستاد در کشور و ملکِ او

۷۷۷۱ بہ لطفش یکے چترِ شاہانہ داد — بگفتا سرت زیرِ ایں سایہ باد

۷۷۷۲ کز اخلاصِ ما اے شہِ نیکنام — رسیدی تو بے قاصد و بے پیام[۵۲]

۷۷۷۳ ازیں پس سرت زیرِ ظلِ خداست[۵۳] — کہ جانِ تو پیوند بر جانِ ماست

۷۷۷۴ پس آنگہ ہماں احمدِ پاک دیں — کہ بد پورِ ملِ تلبغہ[۵۴] با یقیں

۷۷۷۵ بفرمانِ خسرو بہ ترہت بماند — دگر روز خسرو ازانجا براند

۷۷۷۶ چو ببرید خسرو رہی یک دو ماہ — بزد خیمہ نزدیکیٔ تختگاہ

باز آمدن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ از لکھنوتی و شہید شدن در کوشکِ افغان پور

۷۷۷۷ ز آیندگاں چوں الغخاں شنید — کہ رایاتِ شہ در حوالی رسید

۷۷۷۸ بفرمود تا احمد ابن ایاز — با فغان پر اندر شود عزم ساز

۷۷۷۹ بر آرد یکے کوشک آنجا بلند — کہ بر وے رسد وہم را کم کمند

۷۷۸۰ خود از بہرِ پابوسِ شاہِ جہاں — ہمی کرد اسباب موجود خاں

۷۷۸۱ چو بشنید ز آیندگانِ دیار — کہ نزدیک چوں آمد آں شہریار

۷۷۸۲ بہ تعظیمِ شہ راندہ شہزادہ زود — پئے دیدنِ شاہ عجلت نمود

۷۷۸۳ شتابان گذشت از لبِ جیبار — چو رایاتِ شہ دید آں شہسوار

۷۷۸۴ سبک راند در سوئے شہ بارگی — سپہ سوئی او جملہ نظارگی

۷۷۸۵ چو نزدیک رایات اعلیٰ رسید — ز مرکب فرود آمد و درد دید

۷۷۸۶ بصد آرزو کرد پابوس شاہ — دعا گفت شہ را و شد عذر خواہ

۷۷۸۷ چو خسرو ز شہزادہ رنجیدہ بود — کہ اسرافش از خلق بشنیدہ[۵۵] بود

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ب۲۳ج

۷۷۸۸ چو رنجید گاو درکنارش گرفت … سپه ماند ازاں ماجرا در شگفت

۷۷۸۹ همه حال شهزاده و شهریار … بماندم گزشتند ازاں جویبار

۷۷۹۰ چو نزدیکِ افغان پور آمد سپاه … بکاخِ اجل کرد خسرو نگاه

۷۷۹۱ یکے کاخ نو دید آراسته … درو خرج گشته بسے خواسته

۷۷۹۲ بفرمود تا طبلِ منزل زنند … نزولِ سپه هم بایدر کنند

۷۷۹۳ سپه خیمه زد گرد بر گردِ کاخ … که پیرامنش بود صحنے فراخ

۷۷۹۴ بکاخ اندروں رفت شاهِ دلیر … نگه کرد در کاخ بالا و زیر

۷۷۹۵ یکے بارگه دید گوهر نگار … به پیشش یکے صحن انده گسار

۷۷۹۶ بفرمود کارند پیلانِ مست … که هر یک بسے صفِ هیجا شکست

۷۷۹۷ درآں جائے بنشست شاهِ جہاں … به پیشش گروهے زکارآگہاں

۷۷۹۸ دوانید در صحنِ آں کاخ پیل … به آنساں که جنبد زمیں تا دو میل

۷۷۹۹ شنیدم زپیرانِ دیرینه سال … که چوں صحنِ آں کشک شد پیل مال

۷۸۰۰ بجنبید سازِ عماراتِ نو … زتخفیفِ شه نیز شد پے گرد

۷۸۰۱ بغلطید آں صحنِ آراسته … ززیرش یکے گرد برخاسته

۷۸۰۲ ازآں حادثه خلق خود را جهاند … سرِ شاه در زیرِ شه نیز ماند

۷۸۰۳ بقائے شہنشه چو آمد بسر … بهر سو که سرزد نبودش گذر

۷۸۰۴ بجنبید بسیار کاید بروں … هم آخر ستوں شد بروے ستوں

۷۸۰۵ گرامی تنِ شاه بشکست خورد … بجستند خورداں بزرگے بمرد

۷۸۰۶ دگر نوع پیرِ کنایت شناس … بگیرد ازیں قصه ایدوں قیاس

۷۸۰۷ که شهزادهٔ ظالم و حیله ساز … ملک زاده را کرد پرده براز

۷۸۰۸ که تا هم ز بنیادِ آں ساده کاخ … طلسمے بانگیزد از سنگلاخ

۷۸۰۹ بسازی که چوں شه نشیند درو … فرود افتد آں سقف بگفت و گو

۷۸۱۰ سرِ خسرو آید بزیرِ ستوں … چو فرهاد را سر تهِ بے ستوں

۷۸۱۱ بشرطے که شه چوں رود از جهاں … شود ملکِ شهزاده ملکِ شہاں

۷۸۱۲ ملک زاده گردد به پیشش وزیر … که بخت جواں دارد و رائے پیر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۷۸۱۳ بدین شرط شهزادهٔ بیوفا — روان کرد یکسر ملک‌زاده را

۷۸۱۴ سری در همه حال پامال شد — خرد منتبه از چنین حال شد

۷۸۱۵ برآمد ز خاصان حضرت نفیر — همه والی دهلی شده دار و گیر

۷۸۱۶ پس از ناله و شور و سوز و گداز — بخاکش سپردند و گشتند باز

۷۸۱۷ چنین است کار جهان ای عزیز — چو نیکو ببینی نیرزد پشیز

۷۸۱۸ ملک تا تو برهم زنی در جهان — سے تاج در خاک گردد نهان

۷۸۱۹ الا اے خردمند بیدار بخت — چو کردت خدا صاحب تاج و تخت

۷۸۲۰ جهان به غم زیردستان خوری — کزین توشه از نه فلک بگذری

۷۸۲۱ چو محمود غزنین یکے جام راز — همی نوش هر دم بشوق ایاز

۷۸۲۲ چو دریافتی ذوق صهبای شوق — همی گوی هر دم بصد شوق و ذوق

۷۸۲۳ بیا ساقیا مے در افگن بجام — دلم را بشو پاک از ننگ و نام

۷۸۲۴ مرا مست کن تا چو کار آگهان — فروشم بیک جرعه ملک جهان

جلوس سلطان محمد شاه ابن تغلق شاه

F. 231

۷۸۲۵ چو شهزادهٔ نا همایون سیر — بشد فارغ از دفن و خاک پدر

۷۸۲۶ بظاهر یکے ماتمے ساز کرد — بباطن یکے عشرت آغاز کرد

۷۸۲۷ سه روزی بناموس ماتم نشست — دگر روز ناموس ماتم شکست

۷۸۲۸ دواجے بپوشید و تاجے نهاد — بصد عیش بر تخت زر بار داد

۷۸۲۹ بحکم خدا گشت شهریار — شده بوالمجاهد در آن روزگار

۷۸۳۰ محمدشهش خواند خیل و سپاه — که دیدند فرقش سزاے کلاه

۷۸۳۱ خطاب قدیمش بهندوستان — بخواندند جونا بهندی زبان

۷۸۳۲ سران جمله پیشش نهادند سر — بکارش ببستند هر یک کمر

۷۸۳۳ ز تاریخ بد هفتصد و بست و چار — که بر تخت بنشست آن شهریار

۷۸۳۴ چو ملک پدر شد برو مستقیم — بفرمان داراے ملک قدیم

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

فریب دادنِ سلطان محمد شاه ابنِ تغلق خلق هندوستان

۷۸۳۵	بفرمود هر سو ندا در دهند	بشارت بهر شهر و کشور هند
۷۸۳۶	که گر رفت شاهِ رعیت نواز	بفردوس شد جانِ او بزم ساز
۷۸۳۷	منم نائبِ شاهِ فرخنده خوی	کجا تا کم از سنتِ شاه روی
۷۸۳۸	اگر شه همه نیتِ عدل داشت	درین تختگه جای خویشم گذاشت
۷۸۳۹	بهر جا که پیری درین کشورست	مرا جای شاهِ جهان پرورست
۷۸۴۰	درین شهر و کشور بهر جا جوان	مرا هست برجای بهرام خان
۷۸۴۱	بهر جا یکے طفل فرزندِ من	همه هند شد خون و پیوندِ من
۷۸۴۲	همه خلق این کشور از خاص و عام	هم از جان من زنده بادا مدام
۷۸۴۳	مرا تا بود جان و تن همنفس	بر آرم بجز یادِ شان کم نفس[۵۱]
۷۸۴۴	بر آنگونه از عدل شان پرورم	که خوانند شاهِ جهان پرورم
۷۸۴۵	بسے خوانده زینسان فسون و فریب	شده خلق دهلی همه با شکیب
۷۸۴۶	همه عدل و احسان در آغازِ کار	عیان کرد در شهر آن شهریار
۷۸۴۷	دران بار جا آنچنان زر فشاند	که مهر از زر افشانیش خیره ماند
۷۸۴۸	بیاسوده خلقے ز احسانِ او	همه آفرین کرده بر جانِ او
۷۸۴۹	ملک زاده پیشش بهر کار و بار	بجائے وزیران گرفته قرار
۷۸۵۰	پس از چند گاهش شده لا ثبات	فرستاد در[۵۲] کشورِ گوجرات
۷۸۵۱	پس آنگه باعزاز بهرام خان	بلکهنوتی از حکم شه شد روان
۷۸۵۲	بهادر شه آن بوره دیو بند	گرفت از درِ شاه صدرے بلند
۷۸۵۳	شهش تیغ و چتر گرانمایه داد	بستارگانوش فرستاد شاد
۷۸۵۴	قوام الدین آن وزیرانِ نیو	بدکهن ز فرمان شه شد خدیو

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۸۵۵ به بهرامِ ایبه بفرمود شاه — که در حدِّ ملتاں براند سپاه

تاختنِ سلطان محمد تغلق هم در آغازِ ملک در کلانور و فرشور

۷۸۵۶ شنیدم در آغازِ ملک آں خدیو — بفرمود تا سرفرازانِ نیو

۷۸۵۷ زخازن ستانند یکساله زر — بلشکر سپارند تعجیل تر

۷۸۵۸ بسازند نوآلتِ کارزار — که ماراست در سر هوائے شکار

۷۸۵۹ چو زر شد باصحابِ لشکر ادا — دگر روز فرمود فرماں روا

۷۸۶۰ یکے سایه باں سوئے ملتاں زنند — وزو سایه در بامِ چرخ افگنند (f.232)

۷۸۶۱ دریں ماجرا هفتهٔ یک دو رفت — شه از شهر دهلی سپه راند تفت

۷۸۶۲ بلاهور بعد از دو ماهے رسید — قضا اخترش را بگردوں کشید

۷۸۶۳ شنیدم که خود هم بلاهور ماند — سرانِ سپه را بفرشور راند

۷۸۶۴ بداں تا حدود دیارِ مغل — نهنگانِ هندی بتازند کل

۷۸۶۵ سرانِ سپه چوں بفرمانِ شاه — ز لاهور راندند یکسر سپاه

۷۸۶۶ یکایک کلانور و فرشور را — گرفتند گُردانِ کشور گشا

۷۸۶۷ زن و بچهٔ کافراں شد اسیر — برآمد ز اقصائے گردوں نفیر

۷۸۶۸ مغل کاں بهر سال از آبِ سند — گذشتے بتاراجِ اقصائے هند

۷۸۶۹ در آں سال برعکسِ ایں زیبِ کار — بملکِ مغل تاخت هندی سوار

۷۸۷۰ گرفتند چوں سرکشانِ حشم — بغفلت کلانور و فرشور هم

۷۸۷۱ بنامِ جهاندارِ کشور گشا — بخواندند خطبه در آں شهرها

۷۸۷۲ سرانِ سپه بعد آں ترکتاز — شنیدم سبکتر بگشتند باز

۷۸۷۳ دو سه هفته لشکر در آں مرز و بوم — که کم دید آنجا گیا جز زقوم

۷۸۷۴ بنو دست چوں غله فاقه کرد — دگر خورد غیر شکارے نخورد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۸۷۵ همه اهلِ لشکر پس از یک دو ماه — خروشان در آمد بایوانِ شاه

۷۸۷۶ شهنشه سران را نوازش نمود — ز راهِ کرم قدرِ هر یک فزود

۷۸۷۷ دو سه مه در اطرافِ آن بوم و بر — سپه تاخت آن خسرو نامور

۷۸۷۸ همه سرکشان را بمالید گوش — رسانید بر بامِ گردون خروش

۷۸۷۹ بروزِ دگر راند از انجا سپاه — رُخ آورد در جانبِ تخت گاه

۷۸۸۰ چو در شهر آمد طرب ساز کرد — طریقِ کریمانه آغاز کرد

۷۸۸۱ رهِ عدل و احسان بکشور کشاد — بهر روز اساسے دگر می نهاد

۷۸۸۲ بیاسود از وی شهر و کشور تمام — دُعا گوئے او گشت هر خاص و عام

۷۸۸۳ چو سالے دو یک گذشت ازین سرگذشت — مزاجِ شه از عدل و احسان بگشت

۷۸۸۴ چنان بدگمان گشت بر خلقِ شهر — که شد نوشدارو مبدّل بزهر

۷۸۸۵ رهِ عدل کرد از ستم ناپدید — سیاست بتعویضِ احسان گزید

ذکرِ برگشتنِ بهاالدین گرشاسپ

۷۸۸۶ بهاالدین آن شهسوارِ وغا — که بودے پسر عمّه مر شاه را

۷۸۸۷ چو دیدش سزای بزرگی خدیو — خطابش بفرمود گرشاسپ نیو

۷۸۸۸ روان کرد شاهش بسوی سکر — در آن بوم می بود آن نامور

۷۸۸۹ چو در طبعِ خسرو بدید انقلاب — برافگند از روئے وحشت نقاب

۷۸۹۰ سپاهے برسمِ کیان جمع کرد — ز اقصائے کشور برآورد گرد

۷۸۹۱ یکے بود شیرافگن و شرزه گیر — ز حق یافته دست بر تیغ و تیر

۷۸۹۲ بیک تن سپاهے جهانگیر بود — چو ایزد نشد یار او را چه سود

عزیمت کردن احمد ایاز[1] از گجرات در دیوگیر و لشکرکشی کردن بقصدِ گرشاسپ

---

[1] ایاز کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۸۹۳ شنیدم ملک زاده از گوجرات چو بشنید این قصه زاهل ثبات

۷۸۹۴ ز اقطاعهای کشور سران را بخواند خزانه کشاد و زرے بر فشاند

۷۸۹۵ F۲۳۳ سبک گرد کرد آن سپاهی گران ز پولاد خایان و آهن خوران

۷۸۹۶ یکے روز[1] پیکے بحضرت رسید ز دهلی بگجرات سر در کشید

۷۸۹۷ رسانید[2] فرمان ملک زاده را نبشته درو شاه فرمان روا

۷۸۹۸ که باید ملک زاده لشکر کشد باقلیم مرهته سرے بر کشد

۷۸۹۹ همان پور برهان قوام دول دگر جمله گردن فرازانِ[4] یل

۷۹۰۰ چو آن قطب[3] ملک و چو تاتار نیو که هر کس بهیجاست گودرز و گیو

۷۹۰۱ چو آن اشرف الملک و دیگر سران بیکجا کند جمله سر لشکران

۷۹۰۲ کنند اندر آن جنبش هم خودسری که شایان ترست او بسر لشکری

۷۹۰۳ ملک زاده کو مخلص شاه شد ز مضمون فرمان چو آگاه شد

۷۹۰۴ سپه چونکه شد سر بسر ساخته شد از ترک تا نعل پرداخته

۷۹۰۵ یکے روز مردان که شیر افگنند بفرمود تا خیمه بیرون زنند

۷۹۰۶ ملک زاده روز دگر کوچ کرد بماهی زمانے بر آورد گرد

۷۹۰۷ همی راند لشکر بر آهنگ جنگ چو دریا که موجش بود پر نهنگ

۷۹۰۸ وز آنسوی گرشاسپ گردن فراز همی کرد در هر طرف ترک و تاز

۷۹۰۹ چو بشنید آن رستم دیو گیر که لشکر همی آید از دیو گیر

۷۹۱۰ سوے عزت شه چو شه خاوری روان عبره کرد آب گوداوری

۷۹۱۱ یکے گرد دید از لب جویبار کز آن گرد شد آسمان پر غبار

۷۹۱۲ عنانِ تگاور کشید آن جوان طلب کرد اسپان برگستوان

۷۹۱۳ چپ و راست خود دید مردان کار بگفتا که اے سرکشانِ دیار

۷۹۱۴ یکے حمله بر قلب خصم آوریم صف قلب بدخواه را بر دریم

۷۹۱۵ یک امروز گر پیش دستی کنیم همه کوس بر ملک شاهان زنیم

۷۹۱۶ بسے گفت زینها بیارانِ خویش همی زاد دل مر سواران خویش

۷۹۱۷ چو نزدیک شد لشکر دیو گیر بر آمد خروشے ز کوس و نفیر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۹۱۸	ملک زادہ خود بود در قلب گاہ	چپ و راستِ او سرکشانِ سپاہ	
۷۹۱۹	سوئے میمنہ اشرف الملک بود	کہ در ملک ہر سپہ بیش دستی نمود	
۷۹۲۰	تتارش بیاری ہمی صف کشید	کہ بسیار صفہائے دشمن درید	
۷۹۲۱	قوام الدین آن پور برہان دین	سوئے میسرہ گشتہ مرکب نشین	
۷۹۲۲	ہماں اہل ملکش بہ بازی گری	سپہ راند در دعوئے صفدری	
۷۹۲۳	دگر سوئے گرشاسپ شرزہ شکار	بقلب اندروں خود گرفتہ قرار	
۷۹۲۴	شدہ خضر بہرام در میمنہ	ابا شہسوارانِ سر برہنہ	
۷۹۲۵	سوئے میسرہ بید رِ صف شکن	چو مردانِ ثابت گرفتہ وطن	
۷۹۲۶	چو از ہر دو سو لشکر آراستند	یلاں از دو سو جنگ می خواستند	
۷۹۲۷	برانگیخت مرکب ہماں شہسوار	کہ گرشاسپ خواندش اندر دیار	
۷۹۲۸	بزد راست بر فوجِ پورایا نہ	چو ترکاں نمودہ یکے ترکتاز	
۷۹۲۹	دریدہ لکا یک صفِ قلبگاہ	بجنبش فتادہ تمامی سپاہ	
۷۹۳۰	بجنبید تاتار از راستا	ابا اشرف الملک قلعہ کشا	
۷۹۳۱	شدہ یکدو ساعت ز ہر دو سپاہ	یکے جنگِ تیرہ در آں قلب گاہ	
۷۹۳۲	بر آمد یکے گرد از آں تیرہ جنگ	زمیں سرخ گشتہ و ہوا تیرہ رنگ	
۷۹۳۳	ہماں خضر بہرامِ ناپاک دیں	عناں تافت اندر محلّے چنیں	F.۲۳۴
۷۹۳۴	چو پیوست یکسر بفوجِ مجیر[۲]	بشد ممدِ لشکرِ دیو گیر	
۷۹۳۵	ز گرشاسپ مسکیں چو برگشت یار	عناں داد یکسر سوئے جوبیار	
۷۹۳۶	بدنبالش از لشکرِ دیو گیر	رساں گشتہ ہر شرزۂ شیر گیر	
۷۹۳۷	ہمی گشت ہر بار گرشاسپ باز	ہمی کرد بر دشمناں شست ساز	
۷۹۳۸	چو شیر شکستہ زمیں برگرفت	ہزبراں ازاں چیرگی در شگفت	
۷۹۳۹	ہم آخر گذشت از لبِ جوبیار	سپہ ہم بریں سو گرفتہ قرار	
۷۹۴۰	شنیدم بحصنِ سگر چوں رسید	زن و بچۂ خویش از آنجا کشید	
۷۹۴۱	ہمہ لشکر و مال بر باد داد	وز آنجا سوئے کنپلہ سر نہاد	
۷۹۴۲	گریزاں چو در گومتہ در رسید	پناہندہ اندر حصارے خزید	

لوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۹۴۳	حمایت گرفتش بجاں کنپلہ	شدہ ہر دو در دوستے یکدلہ
۷۹۴۴	بگفتا بگرشاسپ کای مرد راد	مخور غم ترا گر شکستے فتاد
۷۹۴۵	بگیتی ندیدم سر لشکرے	کہ نشکست از بیش جنگ آورے
۷۹۴۶	چنیں ست سبے کار ایں روزگار	کہ گاہے قرارت دہد گہ فرار
۷۹۴۷	ز تحویلِ احوال کم شو غمیں	کہ یک حال کمتر بود آدمیں
۷۹۴۸	نکو کردی اے صفدر نامدار	کہ کردی گذر اندریں مرغزار
۷۹۴۹	کنوں تا بجنبد رگے در تنم	دمے جز باخلاصِ تو کم نزنم
۷۹۵۰	بجو رشید و زتار و لات و منات	کہ گر سر رود یا بیم در و نجات
۷۹۵۱	جہاں جملہ گر قصد جانت کند	نیارد کہ یک جو زیانت کند
۷۹۵۲	مخور غم ہمی کن طرب ہر زماں	کہ سر در کشیدی بدار الاماں
۷۹۵۳	چو بگذشت زیں ماجرا چند گاہ	پیاپے رساں شد ز حضرت سپاہ
۷۹۵۴	بجوشید لشکر چو دریائے شور	زہر سو براں حصن آوردہ زور

رسیدن سلطان محمد ابن تغلق شاہ در دولت آباد و فرستادن احمد ایاز برائے کنپلہ و رسیدن لیکایک در گومتہ

۷۹۵۵	شنیدم شہ از شہر لشکر کشید	سوئے دولت آباد سر بر کشید
۷۹۵۶	چو بشنید بشکست گرشاسپ نو	ملک زادہ را خواند بر خود خدیو
۷۹۵۷	ملک رکن دین قطب ملک جہاں	بفرمانِ آں شاہِ صاحب قراں
۷۹۵۸	سوئے کنپلہ راند لشکر دو بار	شکستہ عناں تاب شد ہر دو بار
۷۹۵۹	سیوم بار از حضرتِ شہریار	ملک زادہ شد در پئے آں حصار
۷۹۶۰	یکے مرد باہش و تدبیر و رائے	کہ اقبالِ دنیا بدادش خدائے
۷۹۶۱	سرانداز ہنگامِ غوغا و شور	قوی تر بود ز لئے فرخ بزور
۷۹۶۲	نہ بینی بیک رشتۂ جرم خام	خروشش آور دپیل ہا سوں خرام

ذت کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۶۳ غرض چوں ملک زاده لشکر کشید — یکایک سوئے گومته سر کشید
۶۹۶۴ بجنبید بر رسم سر لشکراں — ابا سرفرازان و گُندآوراں
۶۹۶۵ دو سه بار گرشاسپ و آں کنپله — که بودند از جان و دل یک دله
۶۹۶۶ بمیدانِ هیجا بروں آمدند — هم آخر شکسته حصاری شدند
۶۹۶۷ مهے یک دو آنجا همی ریخت خوں — همی خاست شور از درون و بروں
۶۹۶۸ چو کارے حصاری در آمد به تنگ — سپاهے شده چیره در کارِ جنگ
۶۹۶۹ یکے روز سر لشکرِ شاهِ هند — که بدشاه را رائے او دل پسند — F:۲۳۵
۶۹۷۰ بفرمود تا جمله اهلِ سپاه — شود ساخته هم بآوردگاه
۶۹۷۱ پسِ یک زماں آں یلِ نامور — در انداخت در دز صفِ حمله گر
۶۹۷۲ ز هر سو دویدند مردانِ کار — فتادند خنجر زناں در حصار

شکسته رفتن کنپله و بهاء الدین در حصار مهندرگ و فتح شدن مهندرگ

۶۹۷۳ بهاء الدین آں کنپله در زماں — چو دیدند دز رفت از دستِ شاں
۶۹۷۴ بیک روز از آں حصن بیروں زدند — سرے سوئے کهسار و هاموں زدند
۶۹۷۵ بهندرگ رفتند با درد و سوز — بدنبالِ شاں لشکرے کینه توز
۶۹۷۶ در آں دز بیک ماه دادند جنگ — به تیر و به نیزه بخشت و بسنگ
۶۹۷۷ یکے روز جوشید لشکر تمام — در آں دز در افتاد هر خاص و عام
۶۹۷۸ خروشاں فتادند اندر حصار — جهاں پر شغب شد هوا پر غبار
۶۹۷۹ چو گرشاسپ یل دید ایں رستخیز — ز هشیاری آورد عزمِ گریز
۶۹۸۰ شنیدم در آں حالت اسپے سه چار — به بسته بیک دست و پا استوار
۶۹۸۱ فرودِ دز آورد آں شیر مرد — بر آهنگِ مردان بخسته نبرد
۶۹۸۲ حرم را بر اسپے دو سه بر نشاند — بیک اسپ خود بر نشست و براند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۷۹۸۳	همی رفت و هر کس ز پس می رسید	همی گشت باز و سرش می برید
۷۹۸۴	چو مرداں از افواجِ دشمن برفت	نه در[۵۱] شب که در روزِ روشن برفت
۷۹۸۵	ہماں کنیلہ ہندوئے با وفا	چو مردانِ پیکار نگذاشت جا
۷۹۸۶	بلائے رفیقاں گرفتہ بسر	فگندہ ہماں خانماں در خطر
۷۹۸۷	بسے جنگ دادہ در آں کارزار	ہم آخر چو برگشت از[۵۲] روزگار
۷۹۸۸	بسے زخمش از تیر بازاں رسید	بجز سر نہادن گریزے ندید
۷۹۸۹	چو مرداں براہِ وفا سر نہاد	سپہ را فلک مژدۂ فتح داد
۷۹۹۰	در آمد سپہ سر بسر در حصار	غنیمت گراں گشت در کار و بار
۷۹۹۱	گرفتند و کشتند ہندو بسے	گرفتہ بسے گنجہا ہر یکے
۷۹۹۲	ملک زادہ چوں ہندرگ فتح کرد	بہ بردند پیشش یکے زندہ مرد
۷۹۹۳	بگفتا ملک زادۂ نامدار	کنندش معرّف بر اہلِ حصار
۷۹۹۴	ہر آں سر کہ آورد اہلِ سپاہ	مر او را بفرمود کردن نگاہ
۷۹۹۵	ہمی کرد ہندو بسرہا نظر	ز غصّہ ہمی خورد خونِ جگر
۷۹۹۶	سرے دید گل گشتہ از زخم تیر	برآورد غوغا و شور و نفیر
۷۹۹۷	بزاری بسے خاک بر سر فگند	سر و ریش خود را سراسر بکند
۷۹۹۸	ملک زادہ پرسید کیں شور چیست	سر کیست این و شغب بہر کیست
۷۹۹۹	بصد گریہ گفتا سرِ رائے ماست	کہ مرگش غم داند و افزائے ماست
۸۰۰۰	بگفتا ملک زادۂ نامور	کہ دارند آں سر بیک تھالِ زر
۸۰۰۱	برآرند از آں سر دراں تھال پوست	کہ غمگیں شود دشمن و شاد دوست
۸۰۰۲	پس آں پوست سر را پُر از کہ کنند	بحصن اندروں آتشے در زنند
۸۰۰۳	ہماں دم ملک زادۂ باخبر	بحضرت فرستاد آں پوست سر
۸۰۰۴	فرستاد آنکہ زکند آوراں	بدنبالِ گرشاسپ فوجے گراں

گریختہ رفتن بہاء الدین گرشاسپ از ہندرگ در حدود دہور سمند و اسیر شدن او

F ۲۳۶

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

نوٹ

شعروں کے نمبر ۸۰۰۵ سے لے کر آخر تک ابتداءً غلط ہو گئے تھے۔ اس لئے دوبارہ صحیح کر کے شامل کئے گئے۔

۸۰۰۵	۷۹۱۸	شنیدم چو گرشاسپ کم اسپ و مال	گریزان در آمد بجدِّ بلال
۸۰۰۶	۷۹۱۹	از و اختر و بخت سر تافتند	غم و درد و تنهاشش دریافتند
۸۰۰۷	۷۹۲۰	گرفته بلاکش بمکر و فریب	خرد را بر و ماند جاے عتیب
۸۰۰۸	۷۹۲۱	بسوے ملک زاده کردش روان	بصد سستی آن هندوی ناتوان
۸۰۰۹	۷۹۲۲	نهادش ملک زاده بندی گران	فرستاد بر شاهِ عالم روان
۸۰۱۰	۷۹۲۳	بفرمود شه پوستش بر کشند	در آن پوست خاشاک و خس پر کنند
۸۰۱۱	۷۹۲۴	برندش بتشهیر هر کشورے	که گردد ازو منتبه هر سرے
۸۰۱۲	۷۹۲۵	تنش را بگفتا که خوالی گران	بپزند و آشے بسازند از آن
۸۰۱۳	۷۹۲۶	پس آن آش را پیشِ پیلان نهند	بشهر و بکشور منادی دهند
۸۰۱۴	۷۹۲۷	که هر کو بتابد سر از شهریار	سزایش همین ست سر انجام کار
۸۰۱۵	۷۹۲۸	ببستند آذین ببازارها	بدیبا گرفتند دیوارها
۸۰۱۶	۷۹۲۹	دو هفته کما بیش هر روز و شب	بشهر اندرون کرد خلقے طرب
۸۰۱۷	۷۹۳۰	چنین ست کارِ جهان تا جهان ست	بروز و بشبش سور و ماتم نهان ست
۸۰۱۸	۷۹۳۱	کند روز و شب همچو بازی گرے	ز سورِ یکے ماتمِ دیگرے
۸۰۱۹	۷۹۳۲	بر آرد گهے روزِ روشن ز شب	دهد گاه از خار بیرون رطب
۸۰۲۰	۷۹۳۳	بسازد ز مرگِ خرے برگِ سگ	بکرمان دهد برگ از مرگِ سگ
۸۰۲۱	۷۹۳۴	جهان گر دهد ملک سالے هزار	خردمند کم داردش استوار

عزیمت کردن محمد شاه ابن تغلق شاه جانب کندهیانه و فتح آن

۸۰۲۲	۷۹۳۵	چو شه گشت ذ غم ازان کار و بار	گل و گنجِ او گشت بے خار و مار
۸۰۲۳	۷۹۳۶	مهے چند در دولت آباد ماند	یکے روز لشکر بکندهیانه راند
۸۰۲۴	۷۹۳۷	همان ناگ نایک سرِ کولیان	چو بشنید شه می رسد شد طپان

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۰۲۵	۷۹۳۸	حصاری شد از بیم شمشیر شاه	حذر کرد از پایمالِ سپاه
۸۰۲۶	۷۹۳۹	حصارے عجب داشت بر تیغ کوه	همه کنگره برج او باشکوه
۸۰۲۷	۷۹۴۰	نگشته گہے کس به پیرامنش	جہاں خوانده کہسارِ آہن منش
۸۰۲۸	۷۹۴۱	ندیده گہے ہیچ کس دورِ او	نه دریافته ہم کس غورِ او
۸۰۲۹	۷۹۴۲	زہے لشکرِ دہلی اندر نبرد	که از کوه وز دریا بر آورد گرد
۸۰۳۰	۷۹۴۳	ز اقصائے دریا و تا آبِ سند	بسے حصن بکشاد در ملکِ ہند
۸۰۳۱	۷۹۴۴	اماں خواه شد ہند و از بیم جاں	ز جاں بخششش داد خسرو اماں
۸۰۳۲	۷۹۴۵	ہر آں کوه کافلاک گردش نگشت	ہراں دشت کانجا کسے کم گذشت
۸۰۳۳	۷۹۴۶	شد از لشکرِ دہلی آں بے سپہر	زہے لشکرے باشکوه و ظفر
۸۰۳۴	۷۹۴۷	دلاور جواناں در و بے شمار	همه گردنِ گیر و شہ زه شکار
۸۰۳۵	۷۹۴۸	ہراں دز که اسکندرِ کامراں	بمانده بد از محکمی در اماں
۸۰۳۶	۷۹۴۹	غرض چوں بکندہا نه آمد سپاه	ز ہیبت شد آں کوه مانندِ کاه
۸۰۳۷	۷۹۵۰	در آں حصن برخاست ہردم نفیر	که طوفانِ خوں شد ز بارانِ تیر
۸۰۳۸	۷۹۵۱	چو بگذشت ازیں ماجرا ہشت ماه	بر آمد ز ہندو ز ہر کنگره آه
۸۰۳۹	۷۹۵۲	جہاں گشته پیراں بخته نبرد	فراواں دراں جیش ہاموں نورد
۸۰۴۰	۷۹۵۳	یکے روز بعد از بسے گفت و گو	ز حصن آمد آں نانک نانک فرو
۸۰۴۱	۷۹۵۴	بصد عاجزی کرد پابوسِ شاه	بفرمود شاہش قبا و کلاه
۸۰۴۲	۷۹۵۵	دگر روز از آنجا شہِ نامور	سوئے دولت آباد بنہاد سر
۸۰۴۳	۷۹۵۶	چو در دولت آباد لشکر کشید	یکے ہفته از رنج راه آرمید
۸۰۴۴	۷۹۵۷	یکے روز پیکے در آمد چو باد	بحضرت ہم از اول با مداد
۸۰۴۵	۷۹۵۸	بگفتا که اے شاهِ آخر زماں	جہاں باد ملکت کراں تا کراں
۸۰۴۶	۷۹۵۹	ہمی آیم از سوئے دہلی بشاه	شنیدم ز ہر کس دراثنائے راه
۸۰۴۷	۷۹۶۰	که بہرام ایبه ز خسرو بگشت	ز دزد و بانگِ دہقاں ز فرقد گذشت
۸۰۴۸	۷۹۶۱	ہمی تازد اقصائے ملتاں تمام	یقیں ست شہا ایں خبر والسلام

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

عزیمت کردن محمد شاه ابن تغلق شاه از دولت آباد در دهلی و ضیافت کردن

۸۰۴۹	۷۹۶[illegible]	چو بشنید از پیک شه این خبر	بزد خیمه در جانب باختر
۸۰۵۰	۷۹۶[illegible]	دگر روز از آنجا عزیمت گزید	بکوچ تواتر بدهلی رسید
۸۰۵۱	۷۹۶[illegible]	چو در حضرت آمد شهِ نامور	بیاسوده ماہے ز رنج سفر
۸۰۵۲	۷۹[illegible]	یکے روز گفتا که در بارجا	بر آرند پس خیمهٔ چرخ سا
۸۰۵۳	۷۹[illegible]	یکے سایبانے معلّیٰ زنند	طنابش ز نه چرخ بالا زنند
۸۰۵۴	۷۹[illegible]	یکے منبرِ خوش بفرمانِ شاه	بیاراستند اندران بارگاه
۸۰۵۵	۷۹[illegible]	بفرمود آنگه که اصحاب بار	ستادند اندر یمین و یسار
۸۰۵۶	۷۹[illegible]	وزان پس بفرمود فرمان روا	که با تازه روئی همه خلق را
۸۰۵۷	۷۹[illegible]	نقیبانِ حضرت نداور دهند	نویدِ ضیافت بکشور دهند
۸۰۵۸	۷۹[illegible]	بخوانند جمله وضیع و شریف	که گردد همه شهر باهم حریف
۸۰۵۹	۷۹[illegible]	یکے انجمن شد در آں بار جا	که گوئی جہاں شد قیامت گرا
۸۰۶۰	۷۹[illegible]	بسے روز آں خلق پامال گشت	که انبوہیِ خلق از حد گذشت
۸۰۶۱	۷۹[illegible]	بفرمود پس شاهِ گیتی خرام	که بہر نصیحت جلال حسام
۸۰۶۲	۷۹[illegible]	بر آید بران منبرِ دلکشا	چو بر شاخِ گل بلبلِ خوشنوا
۸۰۶۳	۷۹[illegible]	نصیحت کند خلقِ ایّام را	کند پخته هر مردمِ خام را
۸۰۶۴	۷۹[illegible]	ز آغاز و انجامِ کون و مکاں	دهد غافلانِ جہاں را نشاں
۸۰۶۵	۷۹[illegible]	بفرمانِ خسرو جلالِ حسام	نصیحت بسے کرد مر خاص و عام
	۷۹[illegible]	پس از وعظ آمد ز منبر فرود	زبان را فرو بست از گفت و گو
	۷۹۸۰	وزآں پس شہنشاهِ فیروز بخت	بر آمد بمنبر ز فیروز تخت
	۷۹۸۱	یکے خطبه بر خلق آغاز کرد	کزاں خطبه گوش خرد باز کرد

۸۰۶۹	۷۹۸۲	پس از حمد و توحید و نعتِ نبی	دعا گفت بر شیخ و شاب و صبی
	۷۹۸۳	دریغا چنیں خسروِ تیز هوش	بگندم نمائی شده جو فروش
۸۰۷۰	۷۹۸۴	نموده همه عدل و کرده ستم	رعیت از و گشته شد با حشم
۸۰۷۱	۷۹۸۵	غرض چوں شه از منبر آمد فرود	ز رامشگراں خاست آواز رود
۸۰۷۲	۷۹۸۶	سماعی بکردند رامشگراں	که در رقص شد صوفیِ آسماں
۸۰۷۳	۷۹۸۷	چو پرداختند از سرودے چناں	بفرمانِ خسرو کشیدند خواں
۸۰۷۴	۷۹۸۸	گرفتند بانگے نقیبانِ بار	رسیدند خوالیگراں بے شمار
۸۰۷۵	۷۹۸۹	گرفته بسر هر یکے خوانِ زر	بنعمت جهاں پر شده سربسر
۸۰۷۶	۷۹۹۰	ز بس زلّه کاں روز خلقے ببرد	کسے تا بشش مه جز آں ناں نخورد
۸۰۷۷	۷۹۹۱	بسالے اگر کاتبانِ جهاں	نویسند اوصافِ آں ساده خواں
۸۰۷۸	۷۹۹۲	در اوصافِ آں نعمتِ خوشگوار	نیاید بدفتر یکے از هزار
۸۰۷۹			

عزیمت نمودن سلطان محمد ابن تغلق شاه در ملتان بقصد کشلیخاں و فیروزی یافتن

۸۰۸۰	۷۹۹۱	چو یک هفته[1] زیں ماجرا در گذشت	همه شهر ز آذرم او تازه گشت
۸۰۸۱	۷۹۹۴	یکے روز شه بر طریق شکار	بر آئین و رسمِ کیاں شد سوار
۸۰۸۲	۷۹۹۵	نشانه بزد بر سرِ حوضِ خاص	جهانے بدنبالش از عام و خاص
۸۰۸۳	۷۹۹۶	متابع شده رایتش را سراں	همه سرفرازان و سرلشکراں
۸۰۸۴	۷۹۹۷	ز لکهنوتی آں ناصر الدین نو	که بودست[2] مامورِ امرِ خدیو
۸۰۸۵	۷۹۹۸	چو تاتار چوں صفدر[3] و چوں نهنگ	چو لالا بهادر چو لالا کرنگ
۸۰۸۶	۷۹۹۹	چو آں نیک پی سرد و اقتدار شاه	دگر خیل داران صاحب کلاه
۸۰۸۷	۸۰۰۰	چو شادی کشتیله[4] که بد پرستی	بزیرش یکے باد پا ادهمے
۸۰۸۸	۸۰۰۱	چو مقبول و آں نایب باربک	ملک مخلص الملک شیر زیرک

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۰۸۹ ۸۰۰۲ چو دولت شہ بو تھواری نسب — کہ میر نکو نام و میموں لقب

۸۰۹۰ ۸۰۰۳ چو کشمیر وچوں ٹہلی و چوں نوا — دگر سرفرازانِ کشور کشا

۸۰۹۱ ۸۰۰۴ دگر آں طغی شحنۂ بارگاه — کہ بود ست چو پیدا نہ در حرب گاه

۸۰۹۲ ۸۰۰۵ دگر روز کز غرفۂ خاوری — زر افشاند گردوں بجوب اختری

۸۰۹۳ ۸۰۰۶ بزد خیمہ در کیلی آں سرفراز — سپہ راند بر عادتِ ترکتاز

۸۰۹۴ ۸۰۰۷ بہر روز یک منزلے می برید — یکایک بلاہور سر بر کشید

مکتوب فرستادنِ کشلیخاں بر سلطان محمد شاه

۸۰۹۵ ۸۰۰۸ چو بشنید آں مردِ ثابت رکاب — کہ شد خانِ کشلی مراد را خطاب

۸۰۹۶ ۸۰۰۹ کہ افواجِ دہلی بقصدش رسید — در اقصائے اقطاعِ او سر کشید

۸۰۹۷ ۸۰۱۰ عریضہ فرستاد بر شاہِ نیو — نبشتہ کہ ای شاہِ گیہاں خدیو

۸۰۹۸ ۸۰۱۱ منم مخلصِ خسروِ کامگار — نتابم سر از شاه در ہیچ کار

۸۰۹۹ ۸۰۱۲ چو خسرو بگفتارِ نابخرداں — یکایک بریں بندہ شد بدگماں

۸۱۰۰ ۸۰۱۳ ہمی کے آتش افروخت از خشم و کیں — رہے زاں خطر شد رہائی گزیں

۸۱۰۱ ۸۰۱۴ زلاہور اکنوں گر آں سرفراز — بگردد سوئے کشورِ خویش باز

۸۱۰۲ ۸۰۱۵ اطاعت نمایم بفرمانِ شاه — دہم مالِ معہود ہر سال و ماه

۸۱۰۳ ۸۰۱۶ وگر خود بیاید بشہ آید شتاب — کند قصدِ ایراں چو افراسیاب

۸۱۰۴ ۸۰۱۷ نکو داند آں خسروِ گرم کیں — کہ تا ہست رستم بایراں زمیں

۸۱۰۵ ۸۰۱۸ چہ باک ست ز افواجِ افراسیاب — گر از ہرہ کو بگذرد رود آب

۸۱۰۶ ۸۰۱۹ شہنشہ چو آگاه شد زاں رقم — بگفتا دبیرانِ جاری قلم

۸۱۰۷ ۸۰۲۰ نویسند سویش یکے نامہ را — بخوانند آں مرد خود کامہ را

۸۱

جواب نامہ سلطان بر کشلیخاں

۸۰۲۱ پس از نامِ یزداں و نعتِ رسول — بلفظے گوارا و خطِ قبول

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۱۰۹ ۸۰۲ نبشتہ و بیر شہ کامگار — یکے نامہ چوں عارض گلعذار

۸۱۱۰ ۸۰۲ کہ اے مرد خوب اختر و پختہ رای — نگرداز بر آوردگان خدای

۸۱۱۱ ۸۰۲۴ مراد از حق ملک ہندوستاں — منم سرو پیرائے ایں بوستاں

۸۱۱۲ ۸۰۲ دستے کہ بینم برآرد سرے — بدیگر درختاں نماید سرے

۸۱۱۳ ۸۰۲ سرش را ببرم سبک از تبر — بجائیش نشانم درختے دگر

۸۱۱۴ ۸۰۲ گرت جاں بباید زمن بر متاب — زگردن کشانِ جہاں سر متاب

۸۱۱۵ ۸۰۲ سر خود اگر بایدت پائدار — ہماں رسم پیشینہ برپای دار

۸۱۱۶ ۸۰۲ چو قسمت نماید طریقِ صواب — بباید کہ آید درای شتاب

۸۱۱۷ ۸۰۳ وگر نہ شوی ساختہ بے درنگ — کہ اینک رسیدم بر آہنگِ جنگ

۸۱۱۸ ۸۰۳ گر آید و ننگ با من مقابل شوی — سلامت ز دشت وغا کم روی

۸۱۱۹ ۸۰۳ وگر سر زنی در دیارِ مغل — بگیری سپاہِ سوارِ مغل

۸۱۲۰ ۸۰۳ برآرم ز ملکِ مغل رستخیز — بہ بندم بار دوت راہِ گریز

۸۱۲۱ ۸۰۳ بخاک ار خزی خاک سوزم تمام — ز آبت چو ماہی برآرم ز دام

۸۱۲۲ ۸۰۳ اطاعت گزیں تا بیابی اماں — وگرنے بشو دست از خانماں

نامزد شدن لالا بہادر و لالا کرنگ در بوہنی و بایزکہائے کشلیخاں دوچار خوردن و رسیدن سلطان محمد[۲] در ملتان

۸۰۳۶ شنیدم کہ بر خانِ کشلی خطاب — بتدبیر پختہ برائے صواب

۸۰۳۷ فرستاد شہ چوں جوابِ پیام — بگفتا یکے فوجِ ہاموں خرام

۸۰۳۸ ز آید بجنبد برسمِ شکار — بسرحدِ ملتاں بگیرد قرار

۸۰۳۹ رود راست در موضعِ بوہنی — در انجا بباشد بشیر افگنی

۸۰۴۰ بسازد یکے محکم آوردگاہ — شب و روز ہشیار باشد سپاہ

۸۰۴۱ گر آید بزکہائے دشمن فراز — یکا یک پریشاں کند ترکتاز

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٨١٢٩	٨٠٤٢	دو سه کس در آن فوج باشد سر	به بندند بر دشمنان ره گذر
٨١٣٠	٨٠٤٣	چو لاله بهادر چو لالا کرنگ	که هستند چالاک و فیروز جنگ
٨١٣١	٨٠٤٤	چو در بوهنی فوجِ لشکر رسید	به بهرام اینه خبر در رسید
٨١٣٢	٨٠٤٥	بگفتا بکشمیر صاحب حشم	که بر لشکرش بود داماد هم
٨١٣٣	٨٠	برو دو زده بر گیرد آن تهانه را	براند یزکهای بیگانه را
٨١٣٤	٨٠٤٦	چو کشمیر در بوهنی در رسید	یزکهای بیگانه آنجا بدید
٨١٣٥	٨٠٤٨	بر ایشان یکی حمله آورد خام	سرانِ یزک گفته مر خاص و عام
٨١٣٦	٨٠٤٩	که کس بر نتابد ز بدخواه سر	کشد بر بناگوشِ هر کس سپر
٨١٣٧	٨٠٥٠	چو کشمیر آن تعبیه بخته دید	زخامی عنانِ تکاور کشید
٨١٣٨	٨٠٥	سرانِ یزک چون در آن روزگار	عدو را بدیدند دل بر فرار
٨١٣٩	٨٠٥	بگفتند لشکر بجنبد ز جای	شود سوی دشمن خصومت گرای
٨١٤٠	٨٠٥٣	چو کشمیر جنبیدنِ شان بدید	همه لشکر خویش حیران بدید
٨١٤١	٨٠٥٤	گریزان سوی مولتان سر نهاد	سرانِ یزک راجهان مژده داد
٨١٤٢	٨٠٥	صوابش کم افتاد الّا گریز	که برخاست از هر طرف رستخیز
٨١٤٣	٨٠٥	چو بشکست کشمیر از آن کارزار	بدنبالِ او رفته مردانِ کار
٨١٤٤	٨٠٥	پیش تا سه فرسنگ نگذاشتند	ز کشته همی ره برانباشتند
٨١٤٥	٨٠٥	سوی شه نبشتند آن سرگذشت	چو شه دید آن نامه زان شاد گشت
٨١٤٦	٨٠٥	سواران بسی اندر آن ترکتاز	گرفتند و کشتند و گشتند باز
٨١٤٧	٨٠٦٠	ز لاهور روزی دگر کوچ کرد	سوی مولتان راند عزم نبرد
٨١٤٨	٨٠٦١	همی رفت چون منزلی چند رفت	زمین را ز کهسار پیوند رفت
٨١٤٩	٨٠٦	ابوالفتح شیخ زمان رکن دین	به تعظیم آن شاه روی زمین
٨١٥٠	٨٠٦	به آهنگِ نصرت در اثنای راه	بیک منزلی شد تلاقی بشاه
٨١٥١	٨٠٦	شهنش کرد تعظیم و بوسید پای	مدد خواست از شیخ نصرت نمای
٨١٥٢	٨٠٦	چو بوالفتح بر شاه محمد رسید	بجان و دل این فال خسرو گزید
٨١٥٣	٨٠٦	همی راند لشکر شهِ کامگار	نمی کرد در هیچ منزل قرار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۱۵۴ ۸۰۶ — چو لشکر بحد تلنہہ رسید — سبک خاں ز ملتاں سپہ بر کشید

۸۱۵۵ ۸۰۶ — ز رود آب راوی شتاباں گذشت — ز بسیار دشت و بیاباں گذشت

۸۱۵۶ ۸۰۶ — چو در بوہنی آمد آں سرفراز — ہمی کرد از بہر پیکار ساز

۸۱۵۷ ۸۰۷ — وز انجا دگر روز لشکر براند — فرس را بہ سمت تلنہہ جہاند

۸۱۵۸ ۸۰۷ — گذشت از تلنہہ کرتہے دہے — بر آورد دہلیزے و خرگہے

مصاف کردن سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ با کشلی خاں

۸۱۵۹ ۸۰۷۲ — دگر رو نکیں چرخ بد مہر و کیں — نمود از کمرگاہ خاتم نگیں

۸۱۶۰ ۸۰۷۳ — پز کہا نمودار گرد از دو سوے — رسیدند جنگ آوراں روبروے

۸۱۶۱ ۸۰۷۴ — ازیں سوے آں شاہ فیروز جنگ — بہ لشکر دروں چوں بدریا نہنگ

۸۱۶۲ ۸۰۷۵ — در آرایش لشکر بیکراں — کمر بستہ بر رسم و ساز کیاں

۸۱۶۳ ۸۰۷۶ — سہ قلب گراں کردہ آں سرفراز — بہر قلب چترے دگر کرد ساز

۸۱۶۴ ۸۰۷۷ — بقلب میاں ناصر الدیں ستاد — کہ بد شاہ لکھنوتی آں مرد راد

۸۱۶۵ ۸۰۷۸ — بقلب چپ آں اسمٰعیل گزیں — کہ بودست صافی دل و پاک دیں

۸۱۶۶ ۸۰۷۹ — برادر بدے شیخ بو الفتح را — در آں قلب او گشتہ فرماں روا

۸۱۶۷ ۸۰۸۰ — ہماں سر دو آندار و رقلب راست — ز ہیبت دل فوج دشمن بکاست

۸۱۶۸ ۸۰۸۱ — مقدم سوے میمنہ شد ہشنگ — میاں بود دولتشہ شرزہ جنگ

۸۱۶۹ ۸۰۸۲ — تتار و دگر سرکشاں یکسرہ — مقدم شدہ در صف میسرہ

۸۱۷۰ ۸۰۸۳ — خود از میسرہ یک دو آماج وار — کمیں کردہ با سرکشاں شہریار

۸۱۷۱ ۸۰۸۴ — یکے فوج پیلان پولاد پوش — بہ پیش صف خاص شہ در خروش

۸۱۷۲ ۸۰۸۵ — تن ہر یکے زیر برگستواں — چو کوہے تہ ابر گشتہ نہاں

۸۱۷۳ ۸۰۸۶ — شنیدم کزاں لشکر نامدار — در آمد گہ عرض یک لکہ سوار

۸۱۷۴ ۸۰۸ — وزاں سوے آں خان کشلی خطاب — بر آراست افواج خود را شتاب

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۱۷۵	۸۰۸۸	همان هندی افغان که در لشکرش	بهر کار بود دست یاری دهش
۸۱۷۶	۸۰۸۹	سوی میمنه کرد خانش تعین	ابا فوج از سرکشان گزین
۸۱۷۷	۸۰۹۰	همان شمس دین خصومت گرا	که بودی برادر سپهدار را
۸۱۷۸	۸۰۹۱	سوی میسره شد بفرمان خان	برو فوجی از لشکر مولتان
۸۱۷۹	۸۰۹۲	بقلب اندرون خان کشمیر هم	پی افسرده هم چون سران حشم
۸۱۸۰	۸۰۹۳	شنیدم دران جیش جنگی سوار	هزاری دو افزون بد از ده هزار
۸۱۸۱	۸۰۹۴	زبس گرد اغبر در آن دشت کین	زمین آسمان آسمان شد زمین
۸۱۸۲	۸۰۹۵	اجل شد در آن حربگه ساخته	زهر سو سپاه خطر تاخته
۸۱۸۳	۸۰۹۶	کشاده فلک دیدهٔ انتظار	زبهر تماشای آن کارزار
۸۱۸۴	۸۰۹۷	سنان اجل را قضا داده آب	کمند خطر را قدر داده تاب
۸۱۸۵	۸۰۹۸	شده نای ترکی بصورت وداع	هیونان برقص آمده زان سماع
۸۱۸۶	۸۰۹۹	همی کرد هر جان وداع تنی	غم سر همی خورد هر گردنی
۸۱۸۷	۸۱۰۰	پریده دل از مردم نادلیر	دلاور خروشان تر از نره شیر
۸۱۸۸	۸۱۰۱	نهان گشته خورشید اندر غبار	شده روز روشن چو شبهای تار
۸۱۸۹	۸۱۰۲	چو از هر دو سو شد سپه ساخته	همه بسته شستی و تیغ آخته
۸۱۹۰	۸۱۰۳	همان هندی افغان در آمد بجوش	برآورد از طبل جنگی خروش
۸۱۹۱	۸۱۰۴	یکی حمله آورد سوی هشنگ	زده بر صف نیک پی بی درنگ
۸۱۹۲	۸۱۰۵	بکوشید آن مرد حمله گرای	چو نگذاشت آن سر دو اندر جای
۸۱۹۳	۸۱۰۶	سبک سوی افواج خود گشت باز	که نگشاد کاری از آن ترکتاز
۸۱۹۴	۸۱۰۷	پس آنگاه آن شمس دین نهنگ	خروشان بزد کوس بر ساز جنگ
۸۱۹۵	۸۱۰۸	زد از راست بر صف اسمعیل	که شه در پیش بود با فوج پیل
۸۱۹۶	۸۱۰۹	بیک حمله آن فوج را بر گرفت	سپه ماند از آن چیرگی در شگفت
۸۱۹۷	۸۱۱۰	فتاد اسمعیل اندر آن کارزار	چو بشنید آن ماجرا شهریار
۸۱۹۸	۸۱۱۱	بفرمود تا قطب ملک جهان	بجنبد بر آیین کند آوران
۸۱۹۹	۸۱۱۲	کند پشتی در صف اسمعیل	در آن سو برد حمله افواج پیل

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٨١١٣	یکے حملہ آورد آں شیر مرد	کہ شہ قطب ملک خودش نام کرد
٨١١٤	ازاں حملہ مر شمس دیں را شکست	کہ بشکستہ بد فوج آں چیرہ دست
٨١١٥	وزاں پس بیاپے بجنبید شاہ	ابا اسپ فرزان صاحب کلاہ
٨١١٦	چو جنبید شہ شمس دیں بے مدار	بہ جنبید زاں جنبشِ شہریار
٨١١٧	چو جنبیدنِ شمسِ دیں دید خاں	بجنبید از قلب ہمچو سراں
٨١١٨	شہِ شرق از راستایش رسید	سپہ جملہ در گرد شد ناپدید
٨١١٩	عماری سوارانِ کوہانِ پیل	ز گرد ہمیں بہر سو رواں کردہ نیل
٨١٢٠	یکے جنگ تیرہ دراں تیرگی	دو لشکر بکردند از چیرگی
٨١٢١	بسے جوئے خوں رفتہ از تیغ و تیر	شدہ خاکِ آں دشت از خون خمیر
٨١٢٢	بیفتاد خاں اندراں حرب گاہ	بہ پیکار شد چیرہ افواجِ شاہ
٨١٢٣	چو در لشکرِ مولتاں سر نماند	قرارے بافواجِ لشکر نماند
٨١٢٤	ضرورت سر از جنگ برتافتند	گریزاں بہر سوئے بشتافتند
٨١٢٥	پراگندہ گشتند از یکدگر	ہمہ فوجِ شاں گشتہ زیر و زبر
٨١٢٦	تراز شدہ جملہ اعلامِ شاں	زدہ سنگے ایام بر جامِ شاں
٨١٢٧	ہماں لشکرِ دہلی از ہر طرف	درآمد بغارت گری صف بہ صف
٨١٢٨	سواراں بسے اندر آں قیل و قال	ز سمِ ستوراں شدہ پایمال
٨١٢٩	یکے مردِ جنگی سلحدار شاہ	ہمی گشت ہر سو در آں حرب گاہ
٨١٣٠	بہ بیغولہ دید افتادہ خاں	رسیدہ برو زخمہائے گراں
٨١٣١	چو بشناختش دشنہ بر کشید	سرِ خانِ صفدارِ ملتاں برید
٨١٣٢	بیاورد خنداں تراز صبح گاہ	دعا گفت و بنہاد در پیشِ شاہ
٨١٣٣	سرِ خاں چو شہ دید شد شادماں	بفیروزیٔ خویش شد کامراں
٨١٣٤ F.242	بفرمودگاں سر بنیزہ نہند	نقیبانِ حضرت ندا در دہند
٨١٣٥	کہ ہر کو بتابد سر از شہریار	سزایش ہمیں ست انجام کار
٨١٣٦	دگر روز از انجا سپہدار راد	سپہ راند و سر سوئے ملتاں نہاد
٨١٣٧	اسیران کہ فوجش بہیجا گرفت	سیاست ہمی کردشاں ناگرفت

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۱۳۸ بسی خون بهر منزلی می فشاند — بهر منزلی جوی از خون براند

شفاعت[1] کردن شیخ الاسلام رکن الحق والدین علیه الرحمه در باب اهل سیاست

۸۱۳۹ چو رایات اعلی بملتان رسید — خروش دهل تا بکیوان رسید

۸۱۴۰ بفرمود تا خلق ملتان تمام — عوانان بگیرند از خاص و عام

۸۱۴۱ یکی آتش کینه را برفروخت — وزان آتش اقصای ملتان بسوخت

۸۱۴۲ برآورد تیغ سیاست گری — همی راند مخصوص بر لشکری

۸۱۴۳ بسی خون درآن شهر یک هفته ریخت — بر ست آنکه از حد ملتان گریخت

۸۱۴۴ ابوالفتح شیخ زمان رکن دین — مگر بد در آن هفته عزلت گزین

۸۱۴۵ چو بشنید در شهر طوفان خون — برهنه سر و پای آمد برون

۸۱۴۶ گشاده زبان شفاعت گری — همی گفت شاها جهان پروری

۸۱۴۷ بسی خون فشاندی درین بوم و بر — ز تیغت گرفته جهان خون تر

۸۱۴۸ بر اهل گنه تند از اهل ضعف — پسندیده تر هست عفو از سزا

۸۱۴۹ کنون دست دار از سیاست گری — چو شد نوبت عفو و رحم آوری

۸۱۵۰ چو بشنید آن شاه آفاق گیر — شد از شیخ مشفق شفاعت پذیر

۸۱۵۱ کبیر نکو نام را گفت شاه — که دارند دستی ز اهل گناه

۸۱۵۲ ببرند بند اسیران تمام — گذارند مرغان عاجز ز دام

۸۱۵۳ ازان تهلکه هر که باقی بماند — چو آزاد شد آیت شکر خواند

۸۱۵۴ همه جای ماتم بکردند سور — شده نام آن شهر آزادپور

عزیمت کردن محمد شاه ابن تغلق شاه از ملتان

---

[1] نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

بدیبالپور رسیدن خبر کشته شدن پوره از لکهنوتی

۸۱۵۵ چو شه گشت فارغ ازاں کاروبار — فرو نشست غوغای شهر و دیار
۸۱۵۶ وزاں پس هماں شاه فیروز بخت — که گردوں نشاندش بفیروزه تخت
۸۱۵۷ شنیدم که لشکر ز ملتاں کشید — بدیبالپور روز پنجم رسید
۸۱۵۸ یکے روز پیکے ز بهرام خاں — ز لکهنوتی آمد بشه شادماں
۸۱۵۹ دعا گفت شه را زمیں بوسه داد — دو دستے ببست و زبان برکشاد
۸۱۶۰ بگفتا شها پوره برگشته بود — بخون خاک لکهنوتی آغشته بود
۸۱۶۱ برو لشکرے راند بهرام خاں — بسے جوئے خوں کرد هر سو رواں
۸۱۶۲ زمیں را ز سیلاب خوں کرد سیر — شکستش بیک حمله خان دلیر
۸۱۶۳ بهادر چو بشکست از پیش خاں — بداده سوئے آبگیرے عناں
۸۱۶۴ گریزاں درافتاد در جوئے آب — بماند اشقرش چوں خر اندر خلاب
۸۱۶۵ درآمد ز پس خان آفاق گیر — بهادر بروزنده آمد اسیر
۸۱۶۶ گرفتند و او را کشیدند پوست — که دشمن غمیں گرد و شاد دوست
۸۱۶۷ هماں پوست بر خسرو کامراں — ابا فتح نامه فرستاد خاں ۲۴۳ ب
۸۱۶۸ چو ایں قصه بشنید شاه عجم — بخندید چوں غنچه در صبحدم
۸۱۶۹ بفرمود تا طبل شادی زنند — چهل روز در شهر شادی کنند
۸۱۷۰ پس آنگاه آں شاه فیروز بخت — خراماں درآمد به فیروزه تخت
۸۱۷۱ بفرمود کارند آں پوست خام — هماں پوست بهرام نادیده کام
۸۱۷۲ برآرند بر قبهٔ هر دو پوست — که پوست دو هم مغز یکجا نکوست
۸۱۷۳ دگر روز آں شاه کیواں پناه — سپه راند در جانب تختگاه
۸۱۷۴ چو در شهر با فتح و نصرت رسید — درآں روز در شهر کردند عید

رسیدن سلطان محمد شاه ابن تغلق شاه

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

بعد فتح کشلیخاں در دہلی و شادی کردن

۸۱۷۵ بستند آذین بہر چار سوے — نشستند عشرت گراں روبروے

۸۱۷۶ شگفتہ دل ہر صغار و کبار — چو گلزار از جنبش نوبہار

۸۱۷۷ چہل روز طبل طرب می زدند — دف و چنگ ہر روز و شب می زدند

۸۱۷۸ جہاں را فراموش شد نام غم — چناں گشت مدروس ایام غم

۸۱۷۹ یکے شہر بر مردمان عزیز — مہیا بہ بازار او جملہ چیز

۸۱۸۰ اگر آب حیواں بجوید کسے — رواں گیرد از حوض سلطاں بسے

۸۱۸۱ غلط گفتم از حوض آب حیات — کہ نطق فصیحاں بہ است از نبات

۸۱۸۲ دگر شیر مرغے کند کس طلب — بجو یابد دراں شہر نبود عجب

۸۱۸۳ درو خفتہ بسیار مرد خداے — سوادش ہمہ نقش عشرت نماے

۸۱۸۴ اگر مرد سیاح گردد جہاں — چنیں شہر دیگر نیابد نشاں

۸۱۸۵ سوادیست اعظم بہندوستاں — سزاوار نزہت گہ دوستاں

۸۱۸۶ عجب قبۂ گشتہ اسلام را — مباہات از و ہفت اقلام را

۸۱۸۷ رباطے کہ شد عدل دربان او — بہشتے کہ شد عین رضوان او

۸۱۸۸ بہر چار فصلش ہواے بہار — ندیدم بعمرے چنیں مرغزار

۸۱۸۹ چو کبریت احمر ہمہ خاک او — خرد گشتہ عاجز ز ادراک او

۸۱۹۰ اگر صد سپہ آید از وے برون — نداند کسے کم شدست یا فزون

۸۱۹۱ چناں پر شد آں شہر از آدمی — کہ ایام حاسد نداندش کمی

۸۱۹۲ شنیدم من از زمرہ پاستاں — کہ بودند بر سنت راستاں

۸۱۹۳ بنقصاں رسد مہ چو گردد تمام — بلے ہر چہ پر شد بریزد مدام

آغاز ظلم سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

در شهرِ دهلی و رواں کردن خلق در دیوگیر

۸۱۹۴ ۱ چو شه بدگماں بود بر خلق شهر — نهفته بسے داشت در نوش زهر
۸۱۹۵ هم آخر چو از پوست بیروں فتاد — چو ضحاک سر در سیاست نهاد
۸۱۹۶ ز بیداد او بسیار کشت آدمی — چو کم دید در روے کشتن کمی
۸۱۹۷ نهانے یکے رائے زد با صواب — که در یک مه آں شهر گردد خراب
۸۱۹۸ بگویند در هر طرف آشکار — که هر کو بود مخلص شهریار
۸۱۹۹ سبک خیمه زیں شهر بیروں زنند — سوے ملک مرهته عزیمت کنند
۸۲۰۰ چو سر بر خطِ حکم خسرو نهد — شه روزگارش بسے زر دهد
۸۲۰۱ ۲۴۴ وگر سر بتابد ز فرمانِ شاه — سرش خاک گردد بر ایوان شاه
۸۲۰۲ سزاوار آهن بگردد سرش — سرش خاک و برباد گردد زرش
۸۲۰۳ بگفتا بشهر آتشے در زنند — همه خلق از شهر بیروں کنند
۸۲۰۴ همه خلق گریاں ز خانه خویش — رها کرده مالوف و اوطان خویش
۸۲۰۵ زنانے که بودند اندر حجاب — ندیده بروزے رُخِ آفتاب
۸۲۰۶ ندیده در خانهٔ خود کسے — ندانند از ضعف تا در رسے
۸۲۰۷ بسے گوشه گیران پرهیزگار — بسے کنج شینان سخنه گزار
۸۲۰۸ عواناں بتکلیف و تعذیب شاں — بروں کرد از خانها موکشاں
۸۲۰۹ گروهے که گشتند در خانه پیر — ز غوغاے عالم شده گوشه گیر
۸۲۱۰ نداوند فرق از بره تا شتر — یکے بود نزدیک شاں دار و در
۸۲۱۱ ز بیم عواناں بروں آمدند — همه خیمه از شهر بیروں زدند
۸۲۱۲ همی رفت خلقے همی کرد شور — چو کس زندهٔ را در آرد بگور
۸۲۱۳ مزارے همی شد بهر منزلے — نبود ست جز مرده در منزلے
۸۲۱۴ وطن هر که بگذاشت از مرد و زن — شد آسیمه بر حکمِ حب الوطن
۸۲۱۵ یکے پیر مرد از نیاگانِ من — که بود ست دراں شهر او را وطن

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ذکر قتل کردن سپه سالار اعزّ الدین عصامی در تلپت

۸۲۱۶	نود ساله آن پیر روشن ضمیر	همی بود در خانه آرامگیر
۸۲۱۷	قریات انعام اجداد خویش	همی کرد تقسیم اولاد خویش
۸۲۱۸	گهی نامد از خانهٔ خود برون	همی کرد عیشی به کنجی درون
۸۲۱۹	برون در خویش وقتی ندید	مگر روز آدینه یا روز عید
۸۲۲۰	یکی صفّه طاقی در آن خانه بود	که ماوای آن پیر فرزانه بود
۸۲۲۱	در آن خانه کردی عبادت مدام	بدی روز در ذکر و شب در قیام
۸۲۲۲	لقب عزّ دین داشت آن نیک مرد	همه عمر از و کس شکایت نکرد
۸۲۲۳	مر او را پدر بود صدر الکرام	گزو تازه شد گلشن بو عصام
۸۲۲۴	ظهیر ممالک یل نام جو	وکیل در شاه فرزانه خو
۸۲۲۵	چو آن پیر فرخ عصامی نژاد	بحدّ نود سالگی سر نهاد
۸۲۲۶	ابا خلق دهلی در آن روزگار	برون کرد از دهلیش شهریار
۸۲۲۷	چو خدامش از شهر بیرون کشید	نشسته به مهدی به تلپت رسید
۸۲۲۸	گرفتی که بر وی گذر داشتند	غلاف از سر مهد بر داشتند
۸۲۲۹	نظر چون گشاد آن عزیز سعید	به هر سو درختان انبوه دید
۸۲۳۰	بپرسید آنگه ز خدام خویش	که بودند هر یک ستاده به پیش
۸۲۳۱	کجا صفّه پاک دیرین من	که بد مسکن جان مسکین من
۸۲۳۲	نمی بینم آن فرخ آرامگاه	مگر دشت و هامون و دد و دامگاه
۸۲۳۳	چو خدام این گفتها گوش کرد	ز هر دل خروشی بر آمد ز درد
۸۲۳۴	بگفتند کای ختم آل عصام	مکن بعد ازین ذکر آن خوش مقام
۸۲۳۵	تو در خواب بودی که از شهریار	عوانان رسیدند با گیر و دار
۸۲۳۶	به زور و درشتی چو اسپ حرون	کشیدندمتش ز خانه برون
۸۲۳۷	کنون رفت آن خانه و صفّه طاق	نیابی چنین بارگاه و رواق

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ع ۲۴۵

۸۲۳۸ ازیں شہر باید شدن ناگزیر ۔۔۔ ابا عامہ خلق در دیو گیر

۸۲۳۹ چو بشنید آں پیر فرخندہ فن ۔۔۔ زگفت پرستارگاں ایں سخن

۸۲۴۰ بنومیدی گنج با بوق خویش ۔۔۔ برآورد آہے بصد درد و ریش

۸۲۴۱ دمے سرد زد جاں بایزد سپرد ۔۔۔ ازیں غول گہ دین سلامت ببرد

۸۲۴۲ خروشے برآمد زہر چار سوے ۔۔۔ ہمی کند ہر مرد و زن رو و موے

۸۲۴۳ ہم آخر بہ آئین مردانِ پاک ۔۔۔ ودیعت بدادند او را بخاک

۸۲۴۴ بداں پیر کو گوئے ایماں ربود ۔۔۔ رہے ہمرہاں راہ ہمراہ بود

۸۲۴۵ بدیدم کہ خلقے تبہ روز و شب ۔۔۔ ازیں ماجرا ماند اندر عجب

۸۲۴۶ سیوم روز خلقے ازاں راحلہ ۔۔۔ سراسر رواں گشت با قافلہ

۸۲۴۷ ہمی رفت خلقے بسختی کشی ۔۔۔ زمین آہنی گشتہ خاک آتشی

۸۲۴۸ گروہے کہ کم کردہ جز باغ گشت ۔۔۔ گرفتہ ز بیداد ہامون و دشت

۸۲۴۹ چہ پیر و چہ کودک چہ مرد و چہ زن ۔۔۔ رہا کردہ ہر یک دیار و دمن

۸۲۵۰ بسے نازنین داد جان باگداز ۔۔۔ چو حجاج ماندہ براہِ حجاز

۸۲۵۱ بسے طفل بے شیر گشتہ ہلاک ۔۔۔ بسے سرو بے آب خفتہ بخاک

۸۲۵۲ دراں رہ بدیدم کہ ہر دلبرے ۔۔۔ بہر غول گاہے نہادہ سرے

۸۲۵۳ ہمہ نازکانے کہ ہرگز بخواب ۔۔۔ نخوردہ غم از گرمی آفتاب

۸۲۵۴ یکے جامۂ کہنہ پیچیدہ پای ۔۔۔ ہمی کرد سجدہ بگامی دو جای

۸۲۵۵ یکے پا برہنہ رہے می نوشت ۔۔۔ ہمہ دشت از ایشاں صنم خانہ گشت

۸۲۵۶ بروے کہ جز داغ صندل نبود ۔۔۔ شد از کوبشِ گرد زرد و کبود

۸۲۵۷ بخشے کہ جز در گلستاں نرفت ۔۔۔ بہاموں برفت و بیاباں برفت

۸۲۵۸ بسے آبلہ اندراں پا نشست ۔۔۔ بسے خار گردوں دراں پا شکست

۸۲۵۹ ازاں قافلہ با عذاب شدید ۔۔۔ سوے دولت آباد عشرے رسید

۸۲۶۰ شہ از ظلم بے زاد و بے راحلہ ۔۔۔ ہمہ خلق را کرد بس قافلہ

۸۲۶۱ پیاپے رواں کردہ ہر شش ز شہر ۔۔۔ نہ از عدل و احساں کہ از خشم و قہر

۸۲۶۲ چنیں شہر معمور کردہ خراب ۔۔۔ چہ گوید بدادار فردا جواب

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

		مصرع اول	مصرع دوم
۸۳۵۰	۸۲۶۳	دران شهر چون کس نماند از کرام	ببستند دروازه ها را تمام
۸۳۵۱	۸۲۶۴	بهشتے تهی ماند و از جنس حور	در و جمله وربسته ماند و قصور
۸۳۵۲	۸۲۶۵	همه خانها دیو خانه شده	دران شهر ایام آتش زده
۸۳۵۳	۸۲۶۶	برآمد نفیرے ز دیوار و در	چنان شهر خالی شده سربسر
۸۳۵۴	۸۲۶۷	پس از چند گاهے دران روزگار	شنیدم که او بر گناهت دیار
۸۳۵۵	۸۲۶۸	همان شاه دون خلق ظالم سیر	مرمت گری کرد بهر ایں سر
۸۳۵۶	۸۲۶۹	بسے روستای زهر مرز و بوم	در آورد جائے گلی چون ز قوم
۸۳۵۷	۸۲۷۰	بروں کرده طوطی و بلبل ز باغ	بجایش در آورده زاغ و کلاغ
۸۳۵۸	۸۲۷۱	ندانم دران زمره بے گناه	یکایک چرا ابلهان گشت شاه
۸۳۵۹	۸۲۷۲	که بر کند بنیاد اجداد شان	هنوز رست در قلع اولاد شان
۸۳۶۰	۸۲۷۳	نگشته دلش نرم بر طفل و پیر	نه منعم ازو در اماں نے فقیر
۸۳۶۱	۸۲۷۴	بلے خسروے را که نبود ولد	بخواهد جهان را کند همچو خود
۸۳۶۲	۸۲۷۵	اگر کرد ضحاک وحشت بسے	نگیرد چرا ظلم تا مشن کسے
۸۳۶۳	۸۲۷۶	دریں عهد اگر بودے آن نابکار	دعایش همی گفت شهر و دیار
۸۳۶۴	۸۲۷۷	شنیدم پئے دفع ماران خویش	هم از شهریان و سواران خویش
۸۳۶۵	۸۲۷۸	دو کس را بهر روز خون ریختے	یکے شور در بابل انگیختے
۸۳۶۶	۸۲۷۹	بکردے ز سر مغز ایشان برون	سپردے بماران برسم فسون
۸۳۶۷	۸۲۸۰	که از سوزیشش ز جستے کم دهند	ز آسودگی سر بخوابے نهند
	۸۲۸۱	دگر آنکه ضحاک دینے نداشت	بخاطر بجز خشم و کینے نداشت
۸۳۶۸	۸۲۸۲	یکے از مطیعان ابلیس بود	همه رسم و آئین شیطان ربود
۸۳۶۹	۸۲۸۳	ولیکن عجب بین که دوران ما	که دارد رهی طرفه سلطان ما
۸۳۷۰	۸۲۸۴	نه شیطان مر او را مسلم شده	نه اندر کتفهاش مارے زده
	۸۲۸۵	نه او را بفرمود کس در جهان	علاجے ز مغز سر مردمان

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۸۳۷۳	۸۲۸۶	نه چو دین ضحاک شد دین او	چرا شد فزون کینش از کین او
۸۳۷۴	۸۲۸۷	هران ظلم کو کرد سالی هزار	ازین گشت در یک زمان آشکار
۸۳۷۵	۸۲۸۸	بتعلیم شیطان گر آن نابکار	بکشتی دو مردم دران روزگار
۸۳۷۶	۸۲۸۹	نگه کن که بی علتی شاه ما	هزاری کشد هر زمان از جفا
۸۳۷۷	۸۲۹۰	گر او خون اوباش بابل بریخت	ازین جمله اوتاد عالم گریخت
۸۳۷۸	۸۲۹۱	گرش خلق دهلی ندادی سری	نگردی مطیعانه فرمان بری
۸۳۷۹	۸۲۹۲	نیفتادی اندر کمند بلا	نه محبوس گشتی بدام جفا
۸۳۸۰	۸۲۹۳	جزا چنین خلق باشد همین	که مر فتنه دادند ملکی چنین
۸۳۸۱	۸۲۹۴	کس از ظالمی را عنایت کند	همان ظالمش سر بخاک افگند
۸۳۸۲	۸۲۹۵	یکی فتنه را شهری ساختند	بیکدیگر آنگه نبرد آختند
۸۳۸۳	۸۲۹۶	دگر تافت از دست ظلمش سری	در فتنه برآورد در کشوری
۸۳۸۴	۸۲۹۷	همه خام دستان تا لشکری	به فتنه نمودند بازی گری
۸۳۸۵	۸۲۹۸	ز هر سو یکی انجمن ساختند	ز بنیاد بیخش برانداختند
۸۳۸۶	۸۲۹۹	بران مرد تنها بگشتند مار	چو او رفت این زمره نابکار
۸۳۸۷	۸۳۰۰	بقحط و بظلم و بجور و جفا	نهادند سر در جهان فنا
۸۳۸۸	۸۳۰۱	اگر خلق این ملک یکجا شوند	همه یکدل از بهر غوغا شوند
۸۳۸۹	۸۳۰۲	یکایک بران فتنه دین زنند	عجب نی سرش گر بخاک افگنند
۸۳۹۰	۸۳۰۳	چنان تخت گاهی که در روزگار	بماند از شهان جهان یادگار
۸۳۹۱	۸۳۰۴	ملایک همه کوچهایش مدام	ز پرها خود رفته هر صبح و شام
۸۳۹۲	۸۳۰۵	مرمت در او کرده هر خسروی	مباهات از او کرده هر پهلوی
۸۳۹۳	۸۳۰۶	درو مسجدی همچو بیت الحرم	برآورده خسروان عجم
۸۳۹۴	۸۳۰۷	مناره دران مسجد با صفا	لفردوس چون سدرة المنتها
۸۳۹۵	۸۳۰۸	همان حوض شمسی زیبا کی آب	ببرد آب از چشمه آفتاب

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۳۹۵ ۸۳۰ کسے کو دراں شہر گردد مقیم — نماند در و حسرت باغ نعیم
۸۳۹۶ ۸۳۱ صد و شصت سالہ عمارات او — چو امروزہ یابی گہ جست وجو
۸۳۹۷ ۸۳۱۱ بسے غرفہا طبیعت پذیر — بسے مہ بہر خرگہ آرام گیر
۸۳۹۸ ۸۳۱۱ شمالی عمارات در وے بسے — برآورده دور خود ہر کسے
۸۳۹۹ ۸۳۱۴ بہر چار فصلش ہوا معتدل — شد از رونقش باغ رضواں خجل
۸۴۰۰ ۸۳۱۱ باطراف او باغہا سمن — چو پرچیں بکرده سواد چمن
۸۴۰۱ ۸۳۱۴ نسیمے شد آں باغ ہر صبحدم — برد بہر رونق صبا در ارم
۸۴۰۲ ۸۳۱۶ بجائے زن و مرد حور و ملک — دراں شہر ساکن شده یک بیک
۸۴۰۳ ۸۳۱۷ گرفتہ سراسر جہاں نام شاں — جہاں گشتہ قایم ز اقدام شاں
۸۴۰۴ ۸۳۱۸ ازاں شہر عالم بسے خاستہ — ہمہ در ہمہ علم آراستہ
۸۴۰۵ ۸۳۱۹ اگر مشکلے در بخارا فتاد — وگر فتنۂ در سمرقند زاد
۸۴۰۶ ۸۳۲۰ گروہے کہ مفتی آں کشورند — ز اصحاب ایں شہر فتویٰ برند
۸۴۰۷ ۸۳۲۱ دراں شہر ہر جنس صنعت گراں — ہمہ کامل از صنعت بے کراں
۸۴۰۸ ۸۳۲۱ دراں باغ بادِ خزانی وزید — بہر سو صف جاں شکر برکشید
۸۴۰۹ ۸۳۲۱ یکایک چنیں شہر را شہریار — بکرده تہی از صغار و کبار
۸۴۱۰ ۸۳۲۴ شده باغ فردوس خالی ز حور — سراسر شده دیو خانہ قصور
۸۴۱۱ ۸۳۲۵ بہر سو دراں شہر مردم نواز — سراسر شده دیو ناپاک ساز
۸۴۱۲ ۸۳۲۶ چو آں شہر شد سر بسر دیو گیر — چرا میرود خلق در دیو گیر
۸۴۱۳ ۸۳۲۷ یکے ماه دروازہا بستہ ماند — دراں شہر کم خر سگ خستہ ماند
۸۴۱۴ ۸۳۲۸ بفرمود آنگاه فرماں روا — کہ خلقے بیارند از روستا
۸۴۱۵ ۸۳۲۹ دراں شہر فرخنده شاں جا دہند — باہرمناں جائے حورا دہند
۸۴۱۶ ۸۳۳۰ بود چند در مسکن بلبلاں — زمانیکہ در باغ آید خزاں
۸۴۱۷

سبب اوّل از اسباب خرابی شہر دہلی

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۴۱۸	۸۳۳	شنیدم ز تقدیر کار آگهان	که صد سال چون بگذرد از جهان
۸۴۱۹	۸۳۳۱	مبدل شود گونهٔ روزگار	بگردد همه چیزها از قرار
۸۴۲۰	۸۳۳۲	خرابی و آبادی آید پدید	جهان گیرد از سر طریقے جدید
۸۴۲۱	۸۳۳۳	کند نیست ایوانهائے بلند	بکهنه بناها رساند گزند
۸۴۲۲	۸۳۳۴	پریشان کند هر محب انجمن	کند غول گاهے بهرجا چمن
۸۴۲۳	۸۳۳۶	بجنباند از جائے اوتاد را	دهد جائے اجداد اولاد را
۸۴۲۴	۸۳۳۷	کند قلع کهنه درختان زمین	زند شعله در باغهائے کهن
۸۴۲۵	۸۳۳۸	دگر بزم سازد مه و آفتاب	دگر روز گیرد جهان خراب
۸۴۲۶	۸۳۳۹	فرازے شود بر نشیبے بدل	عمارت بتعویق گردد خلل
۸۴۲۷	۸۳۴۰	دگرگونه گردد مزاج بشر	نه بر آب خود بحر ماند نه بر
۸۴۲۸	۸۳۴۱	غرض شهر دهلی که در ملک هند	یکے تختگه بود خاطر پسند
۸۴۲۹	۸۳۴۲	سوادش حلی بند روی زمین	بنا کردهٔ شمس دنیا و دین
۸۴۳۰	۸۳۴۳	تماشا گه جمله اهل نظر	دیارش چمن در چمن سر بسر
	۸۳۴۴	به نیروے دین مامن مومنان	شده گرچه بدجائے آهرمنان
۸۴۳۲	۸۳۴۵	بر شک از سوادش سواد ارم	مضافات او مصر و بغداد هم
۸۴۳۳	۸۳۴۶	عمارات او چونکه شد بر کمال	گذشت از اساسش صد و اند سال
۸۴۳۴	۸۳۴۷	نخست این سبب بر خرابیش گشت	که صد سال بیش از اساسش گذشت
۸۴۳۵	۸۳۴۸	دوم آنکه از گردش روزگار	بسے فتنه زان شهر شد آشکار

سبب دوم متضمن فتح مبتدعان شهر دهلی

۸۴۳۶	۸۳۴۹	ز هر کوچهٔ اهل بدعت نجاست	هم از شومت شان سعادت بکاست
۸۴۳۷	۸۳۵۰	رها کرد خلقش رسوم قدیم	شده هر کجا بدعتے مستقیم
۸۴۳۸	۸۳۵۱	لباسے دگر خلق پرداختند	ز دستار تا کفش نو ساختند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۸۴۳	۸۳۵۲	گروهی زگز بند باریک پوش	بگندم نمای شده جو فروش
۸۴۴	۸۳۵۳	بظاهر سراسر تواضع نمای	بباطن بیابی خصومت گرای
۸۴۴	۸۳۵۴	نشانه شده هر یکی در فساد	همه دیده سختان سست اعتقاد
۸۴۴	۸۳۵۵	بسی سینه از هر یک شان بداغ	دو صد کفر هر یک بگفته بلاغ
۸۴۴	۸۳۵۶	بآزار دلها نهاده دلی	شب و روز در خرج ناحاصلی
۸۴۴	۸۳۵۷	بعاجز کشی پور دستان همه	قوی دست بر زیر دستان همه
۸۴۴	۸۳۵۸	گه لاف هر یک چو روئین تنی	گه کار حمله چو بیوه زنی
۸۴۴	۸۳۵۹	همه مردم آزار و شیطان نواز	همه آشنا سوز و بیگانه ساز
۸۴۴	۸۳۶۰	مصلا و سبحه بر انداخته	صراحی و ساغر عوض ساخته
۸۴۴	۸۳۶۱	بسی کارها کرده اندر نهان	که نارد خردمند اندر زبان
۸۴۴	۸۳۶۲	هم آخر چو آن قوم بسیار گشت	گنه کاری شان زحد برگذشت
۸۴۴	۸۳۶۳	همه شومت آن گروه نژند	به بنیاد دهلی خللها فگند
۸۴۵	۸۳۶۴	خدا ظالمی را بر ایشان گماشت	که تیغی هم از آن شان کم گذاشت
۸۴۵	۸۳۶۵	ز اوطان مالوف شان کرده دور	برون کرد شان چو سگان از قصور
۸۴۵	۸۳۶۶	بتکلیف شان را براند از نعیم	پس آنگاه خود شد سرای جحیم
۸۴۵	۸۳۶۷	طفیل معاصی آن قوم زشت	بسی گشت آزرده اهل بهشت
۸۴۵	۸۳۶۸	بلی صحبت بد اثرها کند	ملک را بچی در چهی افگند
۸۴۵	۸۳۶۹	خدایا همه مقبلان را مدام	سکونت مده جز بکوی کرام
۸۴۵	۸۳۷۰	همه مومنا نرا درین کاروان	نگه دار از صحبت مدبران
۸۴۵			

سبب سوم متضمن ذکر جمیل شیخ الاسلام نظام الحق والدین

۸۳۷۱	بدانند هر جا که کار آگهان	که از اقدام ایشانست قایم جهان

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۸۴۵۹	۸۳۷	جهانرا کاساس متین بسته اند	با قدام مردان دین بسته اند
۸۴۶۰	۸۳۷	بهر کشورے هست صاحبدلے	بهر عرصهٔ هست با حاصلے
۸۴۶۱	۸۳۷	بهر ملک گرچه امیرے بود	ولے در پناهِ فقیرے بود
۸۴۶۲	۸۳۷	امیران بکشور اگر سر بوند	فقیران بلا نوشش کشور بوند
۸۴۶۳	۸۳۷	گر او تا د نبود بروے زمین	نماند بپا خیمهٔ هفتمین
۸۴۶۴	۸۳۷	بدانند مردان ثابت قدم	که باشد جهان در طفیل امم
۸۴۶۵	۸۳۷	چو خواهد خداوند لیل و نهار	که از مرز و بومے برآرد دمار
۸۴۶۶	۸۳۷	بفرمان ایزد ازان مرز و بوم	نخستین برارند مردان قدوم
۸۴۶۷	۸۳۸	وزان پس یکے ظالمے را خدای	کند اندران ملک فرمان روای
۸۴۶۸	۸۳۸	شنیدم ز پیران اختر سعید	که چون وقتِ ابطال دهلی رسید
۸۴۶۹	۸۳۸	نظام الحق آن پیر ثابت قدم	ملاذ ملوک پناهِ امم
۸۴۷۰	۸۳۸	محمد که شد خاتم اولیا	چو ختم همه انبیا مصطفیٰ
۸۴۷۱	۸۳۸	زخاک درش خسروان تاجدار	سر حاسدانش شده تاجوار
۸۴۷۲	۸۳۸	براورنگ تا آورد سر در صفا	بصد گونه خورد از زمانه قفا
۸۴۷۳	۸۳۸	سلاطین برایوانِ او بارخواه	برایوانِ او سود خانان جباه
۸۴۷۴	۸۳۸	بدرگاه آن شاه ملک سلوک	بچو بک زنی گشته راضی ملوک
۸۴۷۵	۸۳۸	چه گوید کسے وصف آن آستان	چه داند زمین درجهٔ آسمان
۸۴۷۶	۸۳۸	نداند کسے قدر او جز خدای	بود آگه از رهروان رهنمای
۸۴۷۷	۸۳۹	خدا را یکے بود از دوستان	مقرر بدو ملک هندوستان
۸۴۷۸	۸۳۹	نخستین همان مرد فرزانه فر	قدم زد ز دهلی بملکے دگر
۸۴۷۹	۸۳۹	وزان پس شد آن شهر و کشور خراب	دران ملک شد فتنه کامیاب
۸۴۸۰	۸۳۹	قدم ناگه برداشت آن مرد راه	بفرمان ایزد ازان تخت گاه
۸۴۸۱	۸۳۹	در آن تشنگه کس خوش آبے نخورد	بجز غصه جام شرابے نخورد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۴۸۲ ۸۳۹۵ — ازآں ملک امن و اماں رخت بست — فساد و خطر جائے ایشاں نشست

۸۴۸۳ ۸۳۹۶ — ہمہ شہر یکسر پریشاں فتاد — نوامیش سر در خرابی نہاد

۸۴۸۴ ۸۳۹۷ — ہمہ خلق آسودہ آسیمہ گشت — چہ گویم گذشت آنچہ آنجا گذشت

ذکر آبادانی دیوگیر متضمن ذکر جمیل

شیخ الحق برہان الملۃ والدین

۸۴۸۵ ۸۳۹ — یکے نیک رسم است ایں روزگار — کہ یکرنگ نبود بلیل و نہار

۸۴۸۶ ۸۳۹ — عجب گلشنے دارد از روز و شب — گہے بر دہد خار و گاہے رطب

۸۴۸۷ ۸۴۰ — بیک دست آتش بیک دست آب — کند گاہ آباد و گاہے خراب

۸۴۸۸ ۸۴۰ — بسوزد گہے از خزاں لالہ زار — گہے تازہ دارد ز بادِ بہار

۸۴۸۹ ۸۴۰ — بیک مرغزارے گر آرد زوال — بباغے دگر نو نشاند نہال

۸۴۹۰ ۸۴۰ — بشہر کہن گرچہ آتش زند — بدستے دگر نو عمارت کند

۸۴۹۱ ۸۴۰ — یکے را اگر دشمن جاں شود — دگر را بجاں بندہ فرماں شود

۸۴۹۲ ۸۴۰ — بیک چند سازد ابا ہر کسے — بسر کم برد دوستی با کسے

۸۴۰ — گہے سر بفرمان دشمن نہد — گہے دوست را دست دشمن دہد

۸۴۹۳ ۸۴۰ — جہاں کیست ایں جملہ فرمانِ اوست — کزو گشت پیدا چہ دشمن چہ دوست

۸۴۹۴ ۸۴۰ — چو آں باغ را دیدہ تازہ مدام — چہ خوش گفت دارائے ملک کلام

۸۴۹۵ ۸۴۰۹ — جہاندار داند جہاں داشتن — یکے را دروں دگر کاشتن

۸۴۹۶ ۸۴۱۰ — غرض چونکہ شد شہر دہلی خراب — بہشتے بریں گشتہ دار العذاب

۸۴۹۷ ۸۴۱۱ — سعادت رُخ آورد در دیوگیر — شقاوت ازیں ملک شد گوشہ گیر

۸۴۹۸ ۸۴۱۲ — ہم از خلق دہلی کہ عشرے رسید — دریں بوم و بر رونقے شد پدید

۸۴۹۹

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۵۰۰	۸۴۱۲	زدہلی گروہے کہ ابتر شدند	فراہم دریں ملک و کشور شدند
۸۵۰۱	۸۴۱۴	ہم از شہر کشور پیہ زہ وجیہ دشت	چمن در چمن کاخ در کاخ گشت
۸۵۰۲	۸۴۱۵	زکوہش بسے گوہر آمد پدید	کہ ہر یک بد بہیم شادی رسید
۸۵۰۳	۸۴۱۶	بسے رست سبزہ ز صحرائے او	سر چرخ گشت از تماشائے او
۸۵۰۴	۸۴۱۷	سوادش چو بستان شدہ او گشت	خطابش دولت آباد گشت
۸۵۰۵	۸۴۱۸	بسے اہل دولت دراں شہر ماند	از انش جہاں دولت آباد خواند
۸۵۰۶	۸۴۱۹	ہمہ خاک او گشتہ عنبر سرشت	ہوایش شدہ چوں ہوای بہشت
۸۵۰۷	۸۴۲۰	زہر جنس خلق از نواحی ہند	دراں شہر گشتہ سکونت پسند
۸۵۰۸	۸۴۲	زہر سو درو خلق آوردہ روی	ہمہ شہر معمور شد کو بکوی
۸۵۰۹	۸۴۲۱	سکونت درو کردہ صاحبدلے	کہ شد خادمش ہر کجا مقبلے
۸۵۱۰	۸۴۲۲	گرفتہ ز اسرار کامل نصیب	بہر وصف در ملک عالم غریب
۸۵۱۱	۸۴۲۳	فلک خواند برہان دینش لقب	ملک ماند گرد درش روز و شب
۸۵۱۲	۸۴۲۴	شدہ نام او حجت اہل دین	نشاں گشتہ ذاتش ز اہل یقیں
۸۵۱۳	۸۴۲۵	شب و روز او تا دو ابدال ہم	مصاحب براں مرد ثابت قدم
۸۵۱۴	۸۴۲۶	ہمہ عیسوی گشتہ انفاس او	ظہور آمدہ خبر عکاس او
۸۵۱۵	۸۴۲۷	چراغ صفا دیش افروختہ	دلش کاروان ریا سوختہ
۸۵۱۶	۸۴۲۸	فروبستہ چوں بالغاں چشم سر	رہ تیرہ دیدہ بچشم دگر
۸۵۱۷	۸۴۲۹	ہمہ دولت آباد از باغ دراغ	پے نزہتش گشتہ دار الفراغ
۸۵۱۸	۸۴۳۰	ملک خانہ گشتہ ہمہ دیو گیر	باقبال آں مرد روشن ضمیر
۸۵۱۹	۸۴۳۱	اگر خلق کردی فجور و فساد	کہ آں ہر دو آید زوال بلاد
۸۵۲۰	۸۴۳۲	طفیل ہماں مرد ثابت قدم	گذشتی ہمہ کشور و شہر ہم
۸۵۲۱	۸۴۳۳	گناہ و شقاوت دریں بوم و بر	ہمین صلاحش نکردی اثر
۸۵۲۲	۸۴۳۴	سری در نکردے بلا در بلاد	شدی محو از نور زہدش فساد

نوٹ تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۴۳۶ هم آخر چو زین ملک دولت بگشت — بساط نشاط آسمان در نوشت
۸۴۳۷ همان فتنه تیغ جفا بر کشید — بسلک ستم خلق را در کشید
۸۴۳۸ همان مرد زاید ره قلم بر گرفت — فلک رسم بیدادی از سر گرفت
۸۴۳۹ درآمد ز بیداد هر سو نفیر — همه دولت آباد شد دیو گیر
۸۴۴۰ در بند از ظلم یکسر گشاد — وے نام او بند عدلی نهاد
۸۴۴۱ ز هر یک طلب کرد مالے بزور — همه کشور افتاد در شر و شور
۸۴۴۲ بشهوت همی گشت بر خسته را — شکنجه همی کرد هر بسته را
۸۴۴۳ عوانان بهر جانبے تاختند — بسے خانه از بن بر انداختند
۸۴۴۴ همه شهر از آن فتنه پامال گشت — همه خلق از آن ظلم بی حال گشت
۸۴۴۵ اسیر آمده یک بیک منعماں — گدائی کناں در بدر مکرماں
۸۴۴۶ بسے سر درآں حادثه سر نهاد — بسے تن درآں واقعه جاں بداد

ذکر سیم و مس و آهن و چرم [۵۲]

۸۴۴۷ شنیدم همان خسرو دون پرست — که بر قصد اصحاب دین بر نشست
۸۴۴۸ چو بشنید از منهیان [۵۳] فساد — که معمور شد باز هر سو بلاد
۸۴۴۹ بدل گفت کیں خلق آسوده حال — تلف می نگردد ز پشتی مال
۸۴۵۰ بتاراج شاں حیلها ساختم — بتدبیر شاں تعبیه باختم
۸۴۵۱ هنوز اندریں طایفه برقرار — به پشتی اموال در هر دیار
۸۴۵۲ همان به که پشتی شاں بشکنم — بتدبیر شاں جمله مفلس کنم
۸۴۵۳ چو مفلس شود هر کجا منعمے — بگدیه کشد کار هر مکرمے
۸۴۵۴ شود هر یک از لطمه فاقه پست — کسے مر کسے را نگیرد بدست

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۴۵۵	شنیدم چو شه با دل این قصه گفت	یکی رای ناخوش زد اندر نهفت
۸۴۵۶	دگر روز کز جنبش آفتاب	همه گشت پر زر جهان خراب
۸۴۵۷	بفرمود شاه مجرّب سیر	بخازن که تفویض هر سیم و زر
۸۴۵۸	سراسر همه آهن و چرم هم	سپارد باهل سزای درم
۸۴۵۹ F ۲۵۱	بدان تا از سر سکها نو زنند	همه مهر بر آهن و مس کنند
۸۴۶۰	وزان پس بران مهرها بر سیاه	رقمها نگارند از نام شاه
۸۴۶۱	یکی نام شاهی چنین پرستم	بزد بر جبین مهر ناخوش رقم
۸۴۶۲	غرض چون چنین سکه زد شهریار	یکی فتنه پیدا شد اندر دیار
۸۴۶۳	گر از بهره کز بیم آن قلبه باز	بر آرد یکی ناله الا بر از
۸۴۶۴	همه خلق از بیم آن بدگهر	مسے می خریدند بر وزن زر
۸۴۶۵	ز اوند مس خانها شد تهی	ز آهن همه کانها شد تهی
۸۴۶۶	بهر جا یکے طشت و کفش و تبر	شد انجه سیم و دینار زر
۸۴۶۷	بیک پاره آهنین ناقدان	گهر بیع کردند از بیم جان
۸۴۶۸	چو زان مهر ناخوش بر آمد سه سال	همه خاک شد هر کجا بود مال
۸۴۶۹	یکے روز فرمود آن زر پرست	که کس مهر مس را نگیرد بدست
۸۴۷۰	دو صد تنکه زان مهر نامستقیم	کسے کم خریده بیک دانگ نیم
۸۴۷۱	همه خاک حاصل شد از هر زری	چو از قلب اکسیر خاکستری
۸۴۷۲	تهی دست شد هر دو سرمایه دار	بکشور چنین ظلم شد آشکار

ذکر مبدل شدن غربت دولت باد بعشرت متضمن ذکر جمیل زینت سجاده شیخ شیوخ زین الحق والدین

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۴۷۳ چو از ظلم شد ملک هندوستان — ز باد خزان گشت چون بوستان

۸۴۷۴ همه از شومت خلق اندر بلاد — بهر جا بنے قحط مہلک فتاد

۸۴۷۵ درآمد باولاد آدم کمی — همیں آدمی خورد هر آدمی

۸۴۷۶ بهر جا زرے بود شد کیمیا — بهر جا که بد غله شد توتیا

۸۴۷۷ نه برکس درم نے فراخی بسال — شد از تنگدستی همه پایمال

۸۴۷۸ کسے کز ستمهاے خسرو برست — شد از قحط و افلاس در خاک پست

۸۴۷۹ نمانده یکے مرد روشن ضمیر — خصوصاً که در کشور دیوگیر

۸۴۸۰ که درماندگاں در پناهش روند — ز غوغاے ایام ایمن شوند

۸۴۸۱ سعادت ربودند ازین مرز و بوم — برآمد بجاے ریاحین زقوم

۸۴۸۲ جهاں غرقه می شد بگرداب غم — بسے خلق می شد بهر روز کم

۸۴۸۳ هم آخر چو دور شقاوت گذشت — یکے مرد معنی پدیدار گشت

۸۴۸۴ زمانه از دست ستم وا خرید — زمیں را ز گرداب محنت کشید

۸۴۸۵ لقب زین دیں گشت آں مرد را — که مقبول کونین کردش خدا

۸۴۸۶ بعلم و عمل ذاتش آراسته — ز دنیا و عقبی دلش خاسته

۸۴۸۷ ریاضت چناں داد هر صبح و شام — که شد توسن نفس رامش تمام

۸۴۸۸ ز خلقش جهاں گشته باغ بهشت — ز بویش شده تازه گلزار چشت

۸۴۸۹ براه وفا همره بویزید — به بزم صفا همدم بوسعید

۸۴۹۰ طفیل همان مرد روشن ضمیر — برسته همه کشور دیوگیر

۸۴۹۱ همان خان قتلغ پناهش گزید — از آن اخترش سر بکیواں کشید

۸۴۹۲ بلے هر کجا با سعادت امیر — جهانگیر داند پناه فقیر

۸۴۹۳ غرض در پناه همان مرد راه — برست این بر و بوم از ظلم شاه

۸۴۹۴ شده تازه باز از سر این بوستان — مشرف ازو ملک هندوستان

۸۴۹۵ کم آزار و کم شر فرمان دهان — در اطراف این بوم بر کامران F.252

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۴۹۶ بعہد چنیں شاہ بیداد گر — برستہ ز بیدادی این بوم و بر

۸۴۹۷ دگر ظالمے ہم بفرمان شاہ — رسیدی دران کشور از تختگاہ

۸۴۹۸ دریں بوم و بر دست کم یافتے — برآشفتہ بر شاہ بشتافتے

۸۴۹۹ بدہلی رہا کردہ دیوار و در — شدہ خلق ساکن دریں بوم و بر

۸۵۰۰ بدہلی بجز نام دہلی نماند — سعادت سرا نرا باید بخواند

۸۵۰۱ بریں جملہ تا چاردہ سال راست — سعادت ازیں ملک یکجو نکاست

۸۵۰۲ ہم آخر چو مرداں ازیں مرز بوم — سبک برگرفتند یکسر قدوم

رسیدن ترمہ شیریں در ہندوستاں

۸۵۰۳ یکے روز پیکے ز ملتاں رسید — نفیرے بر ایوان خسرو کشید

۸۵۰۴ بفریاد گفتا کہ فوج مغل — براوی ہم از آدمی بستہ پل

۸۵۰۵ خروشاں گذشت از لب جویبار — بگردوں رسانید گرد دیار

۸۵۰۶ بسے تاختن کردہ در حد سند — ہمی تازد اکنوں در اقصائے ہند

۸۵۰۷ چو خسرو ازیں حال آگاہ گشت — کہ از حد ملتاں ملاعیں گذشت

۸۵۰۸ کمر بست در کار لشکر کشی — برسم کلہ داری و سرکشی

۸۵۰۹ نویدے رواں کردہ در ہر طرف — طلب کرد افواج خود صف بہ صف

۸۵۱۰ سپاہے گراں راند ہر صفدرے — ہزیری در آمد ز ہر کشورے

۸۵۱۱ یکے انجمن شد ز سر لشکراں — بدنبال ہر یک سپاہ گراں

۸۵۱۲ چو شد عرض آں لشکر بیعدد — کہ در حضرت آمد برائے مدد

۸۵۱۳ شنیدم مہندس شمردہ سوار — بدفتر در آورد پانصد ہزار

۸۵۱۴ ز سیری سپہ خیمہ زد تا بکود — بہر روز فوجے بروی فزود

۸۵۱۵ دگر روز پیکے در آمد شتاب — دعا گفت مر شاہ مالک رقاب

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۵۱۶ بس آنگہ زمیں را بسے بوسہ داد — زبان را چو اہل تظلم کشاد

۸۵۱۷ بگفتا سہ روزست ای سرفراز — بمیرتہ مغل میکند ترک تاز

۸۵۱۸ اسیر آمدہ خلق اندر قفص — کسے نیست جز شاہ فریادرس

۸۵۱۹ خزیدہ ہمہ خلق اندر حصار — خرابی پدید آمدہ در دیار

۸۵۲۰ یکے لشکرے ہمچو دریا بشور — بجوشید زو سیل ہر سو بزور

۸۵۲۱ ہما ترمہ شیریں کہ نام آورست — دراں لشکر شوم سرلشکرست

۸۵۲۲ چو از پیک بشنید شاہ این خبر — کہ آمد صف فتنہ نزدیک تر

۸۵۲۳ بداں پور بغرا الغ بود شاہ — کہ راند سبک سوی میرتہ سپاہ

۸۵۲۴ بردبا خود آں سرکش نامدار — زتازی سواران یل دہ ہزار

۸۵۲۵ بغفلت چو یابد مغل را ابرد — نماید بدیشاں یکے دست برد

۸۵۲۶ وگر خود بہ بیند محلے چناں — کز نتواں زدن فوج بر فوج شاں

۸۵۲۷ ابا جملہ لشکر رود در حصار — چو مرداں بود روز و شب ہوشیار

۸۵۲۸ بہر جا یکے قلب بیند زمیں — زند در کمیں گاہ دشمن کمیں

۸۵۲۹ وگر بیشتر جنبد افواج شاں — سپہ راند از بہر تاراج شاں

۸۵۳۰ ازاں سو تو آئی ازیں سوی من — فتد در میان سپاہ فتن

۸۵۳۱ یکے روز ناگہ بر ایشاں زنیم — بیک حملہ افواج شاں بشکنیم

۸۵۳۲F.۲۵۳ چو فرمان شہ پور بغرا شنید — بزد کوس و افواج بیروں کشید

۸۵۳۳ بمیرتہ چو زد خیمہ آں سرفراز — ہمی جست فرصت پئے ترک و تاز

۸۵۳۴ یکے روز بر آسماں رفت گرد — سپاہ ملاعیں نمودار گرد

۸۵۳۵ ہماں ترمہ شیریں مقلوب کس — رہا کرد افواج خود جملہ پس

۸۵۳۶ یک آماج واری رسید از حصار — بدنبال او چندہ پانصد سوار

۸۵۳۷ چو یوسف تنک دید فوج مغل — بزد کوس پرکار و جنگی دہل

۸۵۳۸ بروں آمد از حصن چوں سرکشاں — ابا سرفرازان و گردن کشاں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۵۳۹ مغل چون تنک بود از وی بتافت | گریزان سوی لشکر خود شتافت

۸۵۴۰ از ایشان یکی مرد چون اژدها | که بودی پسر خواهر ترمه را

۸۵۴۱ فزوده آمده بود در روز کار | شرابی همیخورد و باده سوار

۸۵۴۲ چپ و راست افواج از وی گذشت | چو بدمست ازین حال آگه نگشت

۸۵۴۳ در آمد یکی فوج هندوستان | مر او را گرفتند با دوستان

۸۵۴۴ بگردند سوی حصارش روان | وز آنجا شده پیشتر صفدران

۸۵۴۵ مغل لشکر خود چو نزدیک دید | به پشتی لشکر عنان واکشید

۸۵۴۶ دو[1] چار سے بخوردند مردان کار | در آویخت از هر دو جانب سوار

۸۵۴۷ ز فوج مغل ناگهان هوی خاست | یکی رستخیزی ز هر سوی خاست

۸۵۴۸ برآمد ز خرمهره ز انسان خروش | که مغز سر هندیان شد بجوش

۸۵۴۹ سواران هندی عنان تافتند | سوی کشور خویش بشتافتند

۸۵۵۰ فرستاد یوسف بحضرت خبر | که فوج مغل تافت از هند سر

۸۵۵۱ گرفته که آمد بدستش[2] اسیر | فرستاد بر شاه آفاق گیر[3]

۸۵۵۲ به بسته همان مرد را دست و پا | که بودی پسر خواهر ترمه را

۸۵۵۳ فرستاد در حضرت شهریار | نه تنها که با صد دلیل نامدار

۸۵۵۴ خبر چون بشاه سرافراز گشت | که از هند فوج مغل باز گشت

۸۵۵۵ بزد کوس و بر بارگی بر نشست | سپه راند دنبال شان در نشست

۸۵۵۶ گزیده سواری فرستاد پیش | خود آهسته میراند بنگاه خویش

۸۵۵۷ بتهانیسر آمد چو رایات شاه | فرستاد از آنجا فراوان سپاه

۸۵۵۸ بدنبال آن لشکر شوم پی | همی رفت لشکر بفرمان وی

۸۵۵۹ سپه کرد دنبال آن قوم شوم | که کم باد بی شان ازین مرز و بوم

۸۵۶۰ همه تنگ چشمان بینی فراخ | دهنهاشان همچو درهای کاخ

۸۵۶۱ شب و روز از بینی پست شان | بهر سوی زرد آب گشته چکان

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۵۶۲ چو دنبال شاں کرد افواج ہند بسے خوں نشان ریخت تا آب سند

۸۵۶۳ بہر قلب گاہے کمیں میزدند علمہاء شاں بر زمیں میزدند

۸۵۶۴ چو افواج در حضرت شہ رسید شہ از چیرگی شاں بسے می گزید

۸۵۶۵ پس آنگہ ز تھانیسر آں بادشاہ رواں کرد لشکر سوئے تختگاہ

۸۵۶۶ یکے ہندوی بد در آں روزگار کہ خواندیش کھوا ہہ کوتل دیار

۸۵۶۷ بسر داشت دعوئ گردن کشی تنش خاکی و اختیارش آتشی

۸۵۶۸ شنیدم کہ خسرو گہ بازگشت بما وائے مالوف او بر گذشت

۸۵۶۹ معین الدیں آں سنجری دیں پناہ کہ خفتہ ست با جمیر آں مرد راہ

۸۵۷۰ ۲۵۴ چو او را زیارت شہنشاہ کرد از انجا سوی تختگہ راہ کرد

۸۵۷۱ چو رایات اعلیٰ بحضرت رسید مہے چند خلقے بشہر آرمید

فرستادن سلطان محمد شاہ بن تغلق شاہ در کوہ قراجل بر نیت تلف شدن خلق

۸۵۷۲ یکے روز شہ اول بامداد بگل گشت سوی چمن سر نہاد

۸۵۷۳ ز گلگشت گلزار چوں بازگشت ببازار با کوکبہ می گذشت

۸۵۷۴ بہر سوی انبوہی خلق دید کسے بود در بیع کس می خرید

۸۵۷۵ بدل گفت آں شاہ آفاق سوز کہ معمورست ایں شہر و کشور ہنوز

۸۵۷۶ بتدبیر باید تلف کرد شاں ہمی داشت ایں راز در دل نہاں

۸۵۷۷ وز انجا بدار الخلافہ رسید ہمی چارۂ کشتن خلق دید

۸۵۷۸ دگر روز کز غرفۂ آسماں برآورد سر شاہ سیارگاں

۸۵۷۹ بفرمود تا طبل رحلت زنند یکے بارگاہے بتثلیث زنند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۵۸۰	خروشش تبیره بگردون رسید	سپه سر بسر خیمه بیرون کشید
۸۵۸۱	بخسرو ملک گفت فرمان روا	که بودے بسر خواهر شاه را
۸۵۸۲	بسر لشکرے خیمه بیرون زنند	طنابش بران سوی گردون زنند
۸۵۸۳	تا فقای دهلی سبک بگذرد	سپه را بکوه قراجل برد
۸۵۸۴	در انداز این لشکر با شکوه	بکوه قراجل گردها گروه
۸۵۸۵	سپه را در آور دران غارها	که هر یک برآیاست از غارها
۸۵۸۶	کشانند همه لشکر خویش را	پریشان کنند خلق درویش را
۸۵۸۷	مگر کم شود اندرین مرز و بوم	ازان خلق اوباشش هر سو هجوم
۸۵۸۸	شنیدم که خسرو دران روزگار	برد تا مزد کرد یک لک سوار
۸۵۸۹	چو خسرو ملک در قراجل رسید	ز فرمان خسرو گریزے ندید
۸۵۹۰	بفرمود تا لشکر از هر طرف	در آید به پیچوها صف بصف
۸۵۹۱	پس آنگاه نام آوران حشم	که بودند چون اژدهای دژم
۸۵۹۲	یکے جوے آبے ته کوه دید	که گردش مغیلان انبوه دید
۸۵۹۳	طلسمے عجب در دهانش نهان	بکرده حکیمان هندوستان
۸۵۹۴	بسر چشمهٔ او کلیدی عجب	گرفتهے برو نامزد روز و شب
۸۵۹۵	که گر بسته دارند صحرا بود	وگر بر کشانید دریا بود
۸۵۹۶	چو بگذشت لشکر ازان جویبار	در افتاد در غار و در کوهسار
۸۵۹۷	رهی داد هندو سپه را بکوه	رها کرد کاید گردها گروه
۸۵۹۸	چو افتاد لشکر بهر کوه و غار	بجوشید هندو ازان کوهسار
۸۵۹۹	بهر قلب گاهے گرفتند راه	ببستند هر سو رهی بر سپاه
۸۶۰۰	شنیدم کزان جند یک لک سوار	برون آمده پنج یا شش هزار
۸۶۰۱	چو بر شه رسید این گروه نژند	بجست از بلا رفت عین گزند
۸۶۰۲	بتندی بر آورد خسرو زبان	که ای سست پایان هندوستان

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۶۰۳	سلامت چرا آمدید از بلا	چرا جاں نداد ید در غار ہا
۸۶۰۴	فگندید اصحاب را در خطر	بگردید آنگہ از آنجا حذر
۸۶۰۵	بریں سوے چوں زمرۂ بیوفا	رہا کردہ یاران ہم جنس را
۸۶۰۶ F. 255	گریزاں سپردید یکسر عناں	ز سستی دل بلک از بیم جاں
۸۶۰۷	گروہے گزاں کوہ سالم رسید	بدیں تہمت آں شاہ شاں سر برید
۸۶۰۸	ہمہ حال خسرو دراں روزگار	برآورد گردے ز شہر و دیار
۸۶۰۹	وزاں پس عواناں مردم شکار	رواں کرد در ہر طرف شہریار
۸۶۱۰	کہ از ہر قبیلہ برآرند گرد	تہ خنجر آرند ہر جا کہ مرد
۸۶۱۱	ستانند اموال از منعماں	ربانید املاک از مکرماں
۸۶۱۲	بہر جا سرے ہست گردن زنند	بہر جا کرے ست مفلس کنند
۸۶۱۳	اسیر آمدہ ہر کجا سر کشے	زدہ ہر کجا خانہ بد آتشے
۸۶۱۴	عقوبت بہر جانبے سیگذشت	چہ شہر و چہ کشور چہ کوہ و چہ دشت
۸۶۱۵	بسے مرد زیر شکنجہ بمرد	بجست آنکہ زیں بوم بر رخت برد

ذکر برگشتن سید جلال در معبر و علاحدہ شدن از تختگہ و عزیمت سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ جانب تلنگ

۸۶۱۶	بمعبر عوانے کہ آہنگ کرد	مگر گردۂ زد بتنوّر سرد
۸۶۱۷	بمعبر یکے سیدی کوتوال	دراں وقت بودست نامش جلال
۸۶۱۸	بزد کوس وز شاہ دہلی گذشت	بکشت از سران عواں ہفت ہشت
۸۶۱۹	برآورد چترے برسم شہاں	چو بشنید ایں قصہ شاہ جہاں
۸۶۲۰	رواں شد سبک با سپاہی گراں	سپاہش ہمہ پر ز سر لشکراں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۶۲۱	همی راند تا سر بدکهن کشید	همے یک دو دور دولت آباد دید
۸۶۲۲	وزانجا سپه راند سوے تلنگ	رسید اندراں بوم و بر بے درنگ
۸۶۲۳	همے یک دو آنجا پے کارزار	همی کرد تدبیر آں شهریار[4]
۸۶۲۴	که اقلیم معبر بدست آورد	ابا فوج معبر شکست آورد
۸۶۲۵	شنیدم بتاثیر اقدام شوم	وزید اندراں شهر باد سموم
۸۶۲۶	دراں واقعه خلق بسیار مرد[5]	بسے آدمی جاں بایزد سپرد
۸۶۲۷	بهر خانه بس آدمی خفته ماند	ازیں حادثه شاه آشفته ماند
۸۶۲۸	تنش نیز زاں باد بیمار شد	دلش زاں تماشا پر افگار شد
۸۶۲۹	ز افواج دهلی سراں حشم	چو نیمی سپردند جاں بیش و کم
۸۶۳۰	شهنشه ازاں شهر عطفے نمود	که خود هم ازاں باد در نزع بود
۸۶۳۱	بمهدی نشسته همی رفت شاه	الاغے درآمد در اثناے راه
۸۶۳۲	دعا گفت و بنهاد سر بر زمیں	همی گفت کاے ملجاء آدمیں
۸۶۳۳	هماں خان قتلغ مرا بے درنگ	فرستاد بر شاه فیروز جنگ
۸۶۳۴	یکے راز پنهانیش گفت خاں	که ایں راز در سمع خسرو رساں
۸۶۳۵	بگو کاے جهانگیر فیروز جنگ	همے شد که برگشت از شه هتنگ[6]
۸۶۳۶	ز اقصاے اقلیم شه عطف کرد	بکوه بدسرا شد آں شست مرد
۸۶۳۷	چو اندر حوالی سپه در رسید	شهنشه سپه را بجاپا[7] کشید
۸۶۳۸	بهر چند کاں پارهٔ پایدار	برنه جاے هندوستاں گاه فرار
۸۶۳۹	نزول سپه کرد آں سرفراز	سپه راند هر سوپے ترک تاز
۸۶۴۰	بگوشش هتنگ ایں خبر چوں فتاد	بزد سر وازاں مرز بیروں فتاد
۸۶۴۱	باقصاے کوکن گریزاں برفت	ز اشتر دلی اشک ریزاں برفت
۸۶۴۲ ج ۲۵۶	دریغا جهاں شهسوار دغا	که در شب شگافد سر موے را
۸۶۴۳	سلحدست و چالاک و چابک سوار	باقصاے هندوستاں نامدار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۸۶۴۴	دلاور بهو دست فیروز جنگ	بهر کار بیکار یعنی هشنگ
۸۶۴۵	غرض چونکه بشنید کان نابکار	سپرده است کوکن عنان فرار
۸۶۴۶	بفرمود کان خان قتلغ خطاب	رود زود بر دستش آرد شتاب
۸۶۴۷	سپارد بدستش امان نامه را	بحضرت کشد مرد خودکامه را
۸۶۴۸	بفرمان شه خان فیروز جنگ	جریده روان شد بسوی هشنگ
۸۶۴۹	برفت و رسانیدا و را بشاه	وزانجا بکتکه روان شد سپاه
۸۶۵۰	یکے ماه در دولت آباد ماند	دگر روز در سمت دهلی براند
۸۶۵۱	همی رفت منزل به منزل حشم	شهنشه درو با فراوان خدم

ذکر برگشتن شاهو و گلچند رو هلاجون

بر سبیل ایجاز

۸۶۵۲	شنیدم گروهے ز راه غرور	چو شه راز لاهور دیدند دور
۸۶۵۳	چو شاهو هلاجون و گلچند رهم	بگشتند از شاه دریا حشم
۸۶۵۴	همان صاحب مقبل کامران	کزو شد درخور خواجگی جهان
۸۶۵۵	بزد کوس بر قصد شان رای کرد	سران سپه حمله یکجاے کرد
۸۶۵۶	چو قیران که صفدر شد او را خطاب	چو سر تیز دو دیگر سران بی‌حساب
۸۶۵۷	ز دهلی بسمت لهاور راند	ز افواج برگشتگان خون فشاند
۸۶۵۸	بیکبار افواج شاهو شکست	دگر بار بر دیگران یافت دست
۸۶۵۹	شکسته هلاجون و گلچند را	گرفته از ایشان سر چند را
۸۶۶۰	وزانجا سوی حضرت آورد رای	ابا سر فرازان کشور کشای

رسیدن سلطان محمد در دهلی و تلف کردن بقیه خلق

۸۶۶۱	چو شه با حشم سر بدهلی کشید	حشم ازو با ثلث کمتر رسید
۸۶۶۲	گروهے که سالم رسید از وبا	تلف شان همی کرد شاه از جفا
۸۶۶۳	بهر کوے بگماشته مخبران	که گیرند خلقے بهر سو روان
۸۶۶۴	بانگیخت دیوان غوغی بشهر	درو نامزد قومے از اهل قهر
۸۶۶۵	یکے را به بهتان یکے را بزور	همی بست و می کشت و می کرد گور
۸۶۶۶	ز ظلمش همه خلق مضطر شده	شغب در همه شهر و کشور شده
۸۶۶۷	گروهے که بودند ازو دور دست	بگشتند ازآں شاه ظالم پرست
۸۶۶۸	بمعبر جداگانه شد تخت گاه	جلال اندراں تختگه گشت شاه
۸۶۶۹	یکے مرد کش فخر دیں شد لقب	بالکهنوتی او کرد شور و شغب
۸۶۷۰	پس از نقل بهرام خان گزیں	برآورد چتری همان فخر دیں
۸۶۷۱	حشمها ز خود چوں تلف کرد شاه	بسے خلق ازو کشته شد بی گناه
۸۶۷۲	پے ضبط اطراف زورش نماند	ز خلق زبوں جوی خوں می فشاند

قصه برگشتن عین الدین ماهرو

۸۶۷۳	باقصاء دهلی براں سوی گنگ	همان شاه عاجز کش و فتنه جنگ
۸۶۷۴	بهشتے بنا کرد شدّاد وار	که سرکار پری خواندش روزگار
۸۶۷۵	یکے روز از شهر لشکر براند	بگل گشت آں باغ مرکب جهاند
۸۶۷۶	همان عین دیں را فرستاد پیش	ابا لشکر و پیل و اسباب خویش
۸۶۷۷ F ۲۵۷	بفرمود تا بگذرد آب گنگ	برابر برد جمله اسباب جنگ
۸۶۷۸	چو شد عین دیں از سپاهش جدا	همی رفت تا عبره کرد آب را
۸۶۷۹	همه لشکر و پیل با خویش دید	سر از خدمت شاه ظالم کشید
۸۶۸۰	بگشت از شه و ساز پیکار کرد	سپه را دلے داد هشیار کرد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۶۸۱ بگفتا کہ اے سرکشان دیار — بجور ظلم دل بست ایں نابکار
۸۶۸۲ بیگاں مرد را از سران حشم — ز افواج ہندوستاں کرد کم
۸۶۸۳ یکے مرد تنہا چہ خاص و چہ عام — برانداخت اولاد آدم تمام
۸۶۸۴ گر او شد بہندوستاں بادشا — خروج ست بر شاہ ظالم روا
۸۶۸۵ زبوناں اگر جملہ یکدل شوند — برو روز ہیجا مقابل شوند
۸۶۸۶ یقیں وا خرند ایں برد بوم را — کہ بس کشتہ شد خلق مظلوم را
۸۶۸۷ اگر بادشاہست ہم یکتن است — ہم از جنس ماست ار چہ آہرمنست
۸۶۸۸ ازینہا بسے گفت آں عین دیں — کہ از ظالمے وارہد ایں زمیں
ولیکن چو شہ بانی است شوم گناہ — کسے کم شدش یار در حرب گاہ

مصاف کردن عین الدین با محمد شاہ ابن تغلق شاہ

۸۶۸۹ شنیدم چو شہ را رسید ایں خبر — درونش شد از حزن زیر و زبر
۸۶۹۰ یکے لشکر از خویش برگشتہ دید — سر خود قریب بدر گشتہ دید
۸۶۹۱ بشب بر در مونس خستگاں — بنالید چوں دست و پا بستگاں
۸۶۹۲ نیایش گری کرد تا صبحدم — ہمی گفت باز آمدم از ستم
۸۶۹۳ بسے توبہا زیں صفت کرد خام — شکست ایں ہمہ توبہ چوں یافت کام
۸۶۹۴ چو شد روز آں شاہ مردم شکار — نویدے فرستاد در ہر دیار
۸۶۹۵ زہر کشورے خواند جملہ سپاہ — یکے روز زد کوس در صبحگاہ
۸۶۹۶ بنزدیک قنوج زیں سوی گنگ — دو فرسنگ زد خیمہ بے درنگ
۸۶۹۷ پس از ہفتہ جملہ سر لشکراں — رسیدند با فوجہائے گراں
۸۶۹۸ ز دہلی رسید احمد ابن ایاز — کہ دستور شاہست آں سرفراز
۸۶۹۹ ز کیتھون خطاب افغاں رسید — مجیر از بیانہ خرد شاں رسید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۶۰۰	یکے فوج جوشنده از هر دیار	شتابان به پیوست بر شهریار
۸۶۰۱	سپه هفته زیں سوی گنگ ماند	میان دو لشکر سه فرسنگ ماند
۸۶۰۲	همان عین دینؓ ماهرو چوں شنید	که رایات اعلی القصدش رسید
۸۶۰۳	بگفتند کاں خسرو کامیاب	دو فرسنگ زد خیمه زاں سوے آب
۸۶۰۴	دگر روز کیں لاجوردی سپهر	نقابے برافگند از روے مهر
۸۶۰۵	بزد کوسے و عبره کرد آب را	برآهنگ پیکار و قصد و غا
۸۶۰۶	بریں جانب گنگ بنگه گذاشت	سپه خود همی راند تا وقت چاشت
۸۶۰۷	چو شد چاشت در لشکرش رسید	همه لشکرش تیغها بر کشید
۸۶۰۸	بیک سوی لشکر فگندند شور	شکستند یک جانبے را بزور
۸۶۰۹	چو ناساخته بود افواج شاه	ز غفلت بتنید یکسر سپاه
۸۶۱۰	زمانے چو شد لشکر هوشیار	سپه حمله شد بر هیوناں سوار
۸۶۱۱	به پیوست هر کس بسالار خویش	چو دیدند با خود سران یار خویش
۸۶۱۲	همه با عدو حیله ساز آمدند	گریزندگاں نیز باز آمدند
۸۶۱۳	شهنشاه بر اشقری شد سوار	بگردش یکے فوج مردان کار
۸۶۱۴	به پیوست در جنگ با عین دیں	کمر بسته بر عزم پیکار کیں
۸۶۱۵	در آں روز آں جنگ تا وقت شام	شد از هر دو سو قایم آں مقام
۸۶۱۶	چو شب شد دو سو مشعل افروختند	همی سینه یکدگر دوختند
۸۶۱۷	بخونریز از هر دو جانب حشم	موافق شده با شفق دمبدم
۸۶۱۸	گهے یکدگر تیر و ناوک زدند	گهے گرز و خنجر تبارک زدند
۸۶۱۹	شنیدم همه شب در آویختند	دو سه بار باهمسری بیختند
۸۶۲۰	بکردند پرخاش تا وقت چاشت	کس از هر دو سو جای خود کم گذاشت
۸۶۲۱	که شد چاشتی از هبوط و بال	فتاد اختر عین دیں در زوال
۸۶۲۲	شه از چیره دستی ز بونش گرفت	مقام قرار و سکونش گرفت

ؓ ت کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۷۲۳ چو آں عین دیں جائے خود را گذاشت — بقصد شہنشہ علم بر فراشت

۸۷۲۴ ہم آخر شنیدم دراں کارزار — چو شد چیرہ تر لشکر شہریار

۸۷۲۵ بروبار شد خلق ظالم پرست — دو لشکر یکے عین دیں را شکست

۸۷۲۶ چو بشکست ایں حربگہ عین دیں — تہی دید خود را یسار و یمیں

۸۷۲۷ گریزاں بسوئے اودھ سر نہاد — ہمہ لشکر و پیل دادہ بباد

۸۷۲۸ گروہے نہنگان تازی سوار — رسیدند بروے بعین قرار

۸۷۲۹ گرفتند او را یلان سپاہ — ببستند و بردند در پیش شاہ

۸۷۳۰ شہش گفت پا بند محکم کنند — قصاص و سیاست برو کم کنند

۸۷۳۱ نشانیدش آنگہ بہ پشت خرے — برندش بتشہیر ہر کشورے

۸۷۳۲ نقیباں بہ پیشش قدم در نہند — بہر فوج گاہے ندا در دہند

۸۷۳۳ کہ ہر کو بتابد ز درگاہ شاہ — سر انجام او را ہمیں ست راہ

۸۷۳۴ سہ روزش عوانان شہ تا بشام — بگردند تشہیر در خاص و عام

۸۷۳۵ بروز چہارم بفرمود شاہ — کہ بخشیدم او را تمامی گناہ

۸۷۳۶ بریدند بندش بتوفیق بند — شد از خلعت شاہ فیروزمند

۸۷۳۷ شنیدم مر اورا دو ہمزادہ بود — کہ ہر یک بکارش مددی نمود

۸۷۳۸ یکے بود شہر اللہ نامدار — دوم بود نصر اللہ اختیار

۸۷۳۹ شنیدم چو بشکست افواج شاں — فلک کرد آہنگ تاراج شاں

۸۷۴۰ چناں ہر یکے زد در اطراف سر — کہ سر کم برآورد بار دگر

۸۷۴۱ دگر روز زاں بردگہ گرد شاہ — عزیمت مصمم سوئے تختگاہ

۸۷۴۲ بشہر آمد و باز بر عام و خاص — دگر بارہ تو کرد رسم قصاص

۸۷۴۳ بقصدش بسے خلق بشتافتند — براں اژدہا دست کم یافتند

۸۷۴۴ کسے را کہ باقی بود عمر و جاہ — برو دست کوتاہ ہر کینہ خواہ

برگشتن نصرت خاں در بدرائے از اشتعال خورّم

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۶۴۵ یکے روز شہ دادہ بود دست بار — ہمی کرد عرض سپاہ و دیار

۸۶۴۶ الاغے رسید از سوے دیوگیر — فرستادۂ خان روشن ضمیر

۸۶۴۷ ہماں پور برہان پل کامیاب — کہ شد خان قتلغ مرادرا خطاب

۸۶۴۸ نبشتہ پس از نام پروردگار — سلام و دعاے سوے شہریار

۸۶۴۹ وزاں پس شکایت نبشت از شہاب — کہ شہ خان نصرت بکردش خطاب

۸۶۵۰ بہ بدر و بکو بر ہماں بیوفا — بفرمانِ شہ بود فرماں روا

۸۶۵۱ یکایک بگشت از شہ تخت مند — رسانید اطراف خود را گزند

۸۶۵۲ یکے پور خواہر ز جنس بغات — بہ پیوستش از کشور گوجرات

۸۶۵۳ بافغان عفریت خو رم بنام — بجوش شیطاں زیانکار بر خاص و عام

۸۶۵۴ ہماں غول یکسر ز راہش ببرد — یکایک بدست بلایش سپرد

۸۶۵۵ ہم از اشتعالش سری تافتہ است — دماغش ز سودا خلل یافتہ است

۸۶۵۶ رسد گر بریں سوے فرمان شاہ — برم سوے آں غول یکسر سپاہ

۸۶۵۷ بیک ہوے افواج او بشکنم — بدست آرمش چوں ضمانش منم

۸۶۵۸ چو بشنید مضموں ہمہ شہریار — در خشم گشت و بشکست در حال بار

۸۶۵۹ دراں روز اندیشہ با خویش کرد — ہر آنساں کہ گنجی تلف بیش کرد

۸۶۶۰ دگر روز فرمود تا سرکشاں — ہمہ سرفرازاں و لشکر کشاں

۸۶۶۱ برانند لشکر سوے دیوگیر — بگویند مر خان فرماں پذیر

۸۶۶۲ کہ لشکر کشد سوے آں نابکار — بدست آردش با تمامی تبار

۸۶۶۳ چو افواج حضرت سوی خاں رسید — اطاعت نمود آنچہ فرماں رسید

لشکر کشیدن قتلغ خاں بقصد نصرت خاں

۸۶۶۴ دگر روز کز غرفۂ نیلگوں — برآورد شاہ فلک سر بروں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۷۶۵ فرو شست غوغا ز اهل یتاق — برآمد ز بانگ دهل طمطراق

۸۷۶۶ تبیره برآمد ز درگاهِ خانان — نهادند زین بر هیون سرکشان

۸۷۶۷ بوقت خوش آن خان پرهیزگار — شده برکمیت سعادت سوار

۸۷۶۸ همیخواند فرمان و ره می نوشت — سپه چون سراسر ز گهتی گذشت

۸۷۶۹ بکشلک ستناری که صبح خند — یکے بارگاهے برآمد بلند

۸۷۷۰ دو دهلیز در پیش آن بارگاه — برفعت گذشته ز خرگاه ماه

۸۷۷۱ بکشلک ستناری دو سه روز خان — همه داد معهود بر سرکشان

۸۷۷۲ دگر روز آن خانِ آفاق گیر — الغخان رها کرد در دیوگیر

۸۷۷۳ ز کشلک ستناری سپه را براند — گه کوچ انّا فتحنا بخواند

۸۷۷۴ همی رفت منزل بمنزل سپاه — چو با فوجِ سیّار رایات ماه

۸۷۷۵ وزان سوئے آن خانِ نصرت خطاب — همیکرد ساز خصومت شتاب

۸۷۷۶ سپه را همی داد بسیار مال — همی کرد اطراف خود پایمال

۸۷۷۷ ملک شیخ را سوئے گلبرگه راند — چو لشکر بجنبید در فکر ماند

۸۷۷۸ یکے انجمن کرد آن نامدار — سوار اندر آن انجمن شش هزار

۸۷۷۹ بفرمود تا خورّم فتنه فن — بگرد و سر آهنگ آن انجمن

۸۷۸۰ سپه جمله از بدر بیرون برد — دو فرسنگ از حد خود بگذرد

۸۷۸۱ کند گرد بنگهه محکم از چوب و خار — حصارے برآرد یکے مرد وار

۸۷۸۲ بود روز و شب چون سران هوشیار — بهر کار باشد چو مردان کار

۸۷۸۳ چو آنجا رسد لشکر دیوگیر — وهد جنگ و کوشش کند ناگزیر

۸۷۸۴ دگر روز کز سپهر نیلی رواق — مهیّا شد آفاق را چار طاق

۸۷۸۵ بزکهائے لشکر نمودار گرد — برآمد ز تخفیف افواج گرد

مصاف قتلغ خاں با لشکر نصرت خاں

F. ۲۶۰

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

در فیروزی یافتن قتلغ خاں

۸۷۸۶ چو نزدیک کتگهر سپه در رسید — ز کتگهر همه جیش خورم کشید

۸۷۸۷ بمیداں ستادند هر دو سپاه — غبارے بر آمد جهاں شد سیاه

۸۷۸۸ شده بیدلاں مستعد فرار — دلاور خروشاں پے کارزار

۸۷۸۹ ندیدست کس در جهاں هیچگاه — همه مرد کارے به هیچ سپاه

۸۷۹۰ بدنبال یک مرد چابک سوار — بسے بگزرد مرد در کارزار

۸۷۹۱ ملک شیخ ازاں سو بقلب اندروں — ز کتگهر یک آماج وارے بروں

۸۷۹۲ هماں خورم اورا مقدم شده — گزو خلق آسوده در سم شده

۸۷۹۳ حمید الدین آں پیر ثابت قدم — سوے میمنه بر کشیده علم

۸۷۹۴ هماں عارض بخت مسعود نام — بدست چپ قلب کرده مقام

۸۷۹۵ ستادند هر یک پے کارزار — گرفتند هر یک بجاے قرار

۸۷۹۶ ز هر سو همی گرد هر لشکری — به پیش صف خویش چالش گری

۸۷۹۷ همه بهر پرخاش در انتظار — نظر داشته بر یمین و یسار

۸۷۹۸ وزیں سوی خان مبارک قدم — ستاده بقلب اندروں با حشم

۸۷۹۹ علی شاه تهتو مقدم شده — برو پیش دستی مسلم شده

۸۸۰۰ هماں احمد لاچی و قلعتا — تعین گشته در جانب راستا

۸۸۰۱ هماں سعد ملک آمده در یسار — ابا فوجے از سرفرازان دهار

۸۸۰۲ ملک عالم و سرکشان دگر — به پیوسته در قلب خاں سربسر

۸۸۰۳ چو بیرم فره چوں نوار نهنگ — چو الماس و فتح الله چوں هشنگ

۸۸۰۴ کهند پیر شیر افگن و پیلتن — بگرد از نهنگاں یکے انجمن

۸۸۰۵ بے افسرده آں جمله گردنکشاں — یک آماج وارے چپ و راست خاں

۸۸۰۶ همه گوش بر گفت خاں داشته — دل و جاں بفرمانش بگماشته

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۸۰۷ بهر جا سواری در آویزگر | همی راند از فوج خود پیشتر

۸۸۰۸ چو تنگ آمد از هر دو جانب سپاه | هوا گشته اغبر جهان شد سیاه

۸۸۰۹ یلان از دو سو مرکب انگیختند | دران حربگه باهم آمیختند

۸۸۱۰ بهر دو طرف لشکر هر دیار | درانداخت شان یکدگر روزگار

۸۸۱۱ بیک سو پدر سوی دیگر پسر | خروشان بخون ریزی یکدگر

۸۸۱۲ ز هر سو چو افواج آورد زور | بقلب ملک شیخ افتاد شور

۸۸۱۳ بجنبید آن قلب از جای خویش | پنه جست در کنج ماوای خویش

۸۸۱۴ ملک شیخ و خورم بکتگهر خزید | سپه دایره گرد گتگهر کشید

۸۸۱۵ یکی ساعت آن جا شده جنگ تیز | چو شد چیره دل لشکر دیوگیر

۸۸۱۶ علی شاه نتهو که بد پیش خان | در افتاد در گتگهر با غیان

۸۸۱۷ چو افتاد و جنبش تمامی درون | همی ریخت از دشمنان جوی خون

۸۸۱۸ همان سعد ملکش بیاری دهی | رسیده بصد قوت در دهی

۸۸۱۹ بجنبید افواج از چار سوی | بزد بر صف قلب مغلوب هوی

۸۸۲۰ چو لشکر تمامی بکتگهر فتاد | کس از لشکر بدر کمتر ستاد

۸۸۲۱ گریزان ملک شیخ در بدر رفت | ابا چند نام آوری هفت هشت

۸۸۲۲ همان خورم از لشکر دیوگیر | بکتگهر درون زنده شد دستگیر

۸۸۲۳ پریشان شده جمله افواج شان | کمر بسته دوران بتاراج شان F.۲۸۱

۸۸۲۴ ز اعلام شان زاد دران دشت کین | یکایک بزد آسمان بر زمین

۸۸۲۵ در آمد سپه در بپا جای شان | گرفته همه رخت و کالای شان

۸۸۲۶ غنیمت گرفتند اهل سپاه | کسی رخت و کس خیمه کس بارگاه

۸۸۲۷ غنیمت گران بعد پیکار کین | غنیمت شمارند و رفتی چنین

۸۸۲۸ چه دل داری ای مرد غارت گرا | که رخت زبونان بری در دغا

۸۸۲۹ سری را که بینی ز پامال پست | ربائی کلاهش ز بی چیره دست

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۸۳۰	ریتے زاکه اندر رو داعست جاں	تو بهر قبایش بگیری عناں
۸۸۳۱	کسی از تنِ مردگاں پیرهن	ربائی ز دوشِ شهیداں کفن
۸۸۳۲	اگر رخت خواهی که سالم بری	ببایدکزیں پندمن نگذری
۸۸۳۳	زیانے که بر خود نداری روا	مخواه آں زیاں هیچ بدخواه را
۸۸۳۴	خصوصاً بوقتے که یابی زبوں	درشتی مکن بر زبوناں فزوں
۸۸۳۵	غرض خاں چو فارغ شد از ترکتاز	بے شکر حق گفت آں مرد راز
۸۸۳۶	دراں شب بزد خیمه و بارگاه	بنیروے بخت اندراں حربگاه
۸۸۳۷	دگر روز لشکر سوے بدر راند	خدارا بهر گام حمد و نجز اند
۸۸۳۸	چو در بدر افواج لشکر رسید	همه لشکر بدر در دز خزید
۸۸۳۹	به بسته هماں خورم نابکار	فرستاد در حضرت شهریار
۸۸۴۰	دو سه روز آں خان فیروز جنگ	به پیرامن حصن کرده درنگ

فرود آمدن نصرت خاں از حصار بدر باناں

۸۸۴۱	دگر روز بر خان نصرت حشم	فرستاد آں نگاه تنبول هم
۸۸۴۲	مرادور از عهد کهن داد یاد	که خاں ترا ضماں پیش خسرو بداد
۸۸۴۳	نهانی فرستاد بروے پیام	که ای عاجز از دست یاران خام
۸۸۴۴	ترا کرد گر فتنهٔ اشتغال	فگند آسمانش بگردن دوال
۸۸۴۵	فرود آے اکنوں ز دز بے درنگ	که نبود مرا با تو شایسته جنگ
۸۸۴۶	چو دادی ضماں پیش خسرو مرا	رخم سرخ کن پیش فرماں روا
۸۸۴۷	وگر خود بمانی همی در حصار	گرفتار آئی در انجام کار
۸۸۴۸	نیابی ز شمشیر خسرو اماں	بیا گر ترا باید از خان اماں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۸۴۹ چو این ماجرا خان نصرت شنید — بجز صلح کردن گریزی ندید

۸۸۵۰ شبانگاه آمد فرود از حصار — به پیوست بر خان پرهیزگار

۸۸۵۱ درون دز افتاد غوغا و شور — گشادند دروازها را بزور

۸۸۵۲ درون گریزان برون می فتاد — برون گرازان درون سر نهاد

۸۸۵۳ بهر جا که منعم تهی دست گشت — همه کاخها با زمین پست گشت

۸۸۵۴ اسیر آمده آن بد یو لعین — که بودست بدخواه اصحاب دین

۸۸۵۵ از آن تاختن لشکر آسوده شد — ز غارت گری پشتها سوده شد

۸۸۵۶ دوم روز خان مبارک خطاب — فرستاد بر شاه مالک رقاب

۸۸۵۷ به بسته همان مرد برگشته را
نه تنها که با خیل و با اقربا

عزیمت قتلغ خان از بدر در کوتگیر

F. ۲۶۲

۸۸۵۸ ازان پس که آن خان والا تبار — اسیران فرستاد بر شهریار

۸۸۵۹ رها کرد در بدر الماس را — که باشد دران حصن فرمان روا

۸۸۶۰ بگو بر فرستاد آن سرفراز — علی شاه ایل را پی ترک تاز

۸۸۶۱ سپه راند خود جانب کوتگیر — بلرزید کهساره ازان دار و گیر

۸۸۶۲ چو خان معظم بمقصد رسید — سر رایت دین بفرقد رسید

۸۸۶۳ همان جیره مغلان مفسد نژاد — که آمد پدید از جهان فساد

۸۸۶۴ دران دز خزیده ز بیم گزند — که بودست الحق حصاری بلند

۸۸۶۵ بکوهی بر آورده از خشت و سنگ — ببسته همه ره گذرها ز جنگ

۸۸۶۶ نمونه ازان بارهٔ استوار — برو از پی سدّ بنّا کار

۸۸۶۷ چو خان معظم دران دز رسید — یکی دایره گرد او بر کشید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۸۶۸	توگوئی کہ برگرد البرز کوہ	زدہ خیمہ ایرانیاں باشکوہ
۸۸۶۹	چو خاں کرد ہر سو النگئی لتیں	گرفتہ بہر سو ہزبرے زمیں
۸۸۷۰	بر آورد ہر سو یکے منجنیق	بخوں می شد آں دز بہر دم غریق
۸۸۷۱	بیک سو دوانید تابات خاں	بداں تا بود لشکرے را اماں
۸۸۷۲	بہ بستند گرگنج[1] بسر کوب کوہ	برانسانکہ بدخواہ گردد ستوہ
۸۸۷۳	دگر سو گرفتند نقبے نہاں	ہمی رفت لشکر بفرمان خاں
۸۸۷۴	بہ شش ماہ بداں سپاہ گزیں	بہ پیرامن کوہ صحرا نشیں[2]
۸۸۷۵	دو سہ جائے آں کوہ لشکافتند	پے جنگ ہر سو رہے یافتند[3]
۸۸۷۶	ہماں جیرہ مغلائی آتش پرست	کہ بود ست در ہندواں چیرہ دست
۸۸۷۷	ہمی کرد با لشکرے کارزار	چو اندر خلل دید ہر سو حصار
۸۸۷۸	ہمہ غلہا سر بنقصاں نہاد	اسیران[4] آں حصن را دل فتاد
۸۸۷۹	بصد عذر و تزویر و زرق و فریب	بعذر آمد و بست راہ عتیب[5]
۸۸۸۰	رسولے فرستاد بر خان راد	اماں خواست از خان مکرم نژاد
۸۸۸۱	ہماں[6] خان مکرم بدادش اماں	بخشید جانش ابا خان و ماں
۸۸۸۲	دو سہ روز بگذشت زیں قیل و قال	دگر روز آں ہندوے دوں خصال
۸۸۸۳	شبانگہ سپہ را چو غافل بدید	زن و بچہ از حصن بیروں کشید
۸۸۸۴	براہے کہ در روز بگزیدہ بود	دراں رہ دراں شب فراری نمود
۸۸۸۵	شبے بود تاریک چوں زلف یار	نہ چوں روزگار اسیران زار
۸۸۸۶	بلشکر یکے شور و ہوے فتاد	وزاں ہوے ہر کس بسوے فتاد
۸۸۸۷	ہمی رفت مغلا بدیگر طرف	باطراف دیگر سپہ صف بہ صف
۸۸۸۸	کسے راکہ ایزد سلامت برد	گر از رہ کورا بدشت آورد
۸۸۸۹	شنیدم چو مغلا ز سرحد گذشت	بدنبال او ہر کہ بد باز گشت
۸۸۹۰	دراں شب یکے دخترش شد اسیر	دگر فتح شد قلعہ کوتگیر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۸۹۱   [1] دگر روز آں خان کشور کشاے | که بودست استاد فرماں رواے

۸۸۹۲   [2] یکے را رہا کرد در کوتگیر | سپه راند خود جانب دیوگیر

ذکر برگشتن علی شاه نتهو ظفرخانی

۸۸۹۳   [3] دگر روز کز بدر در کوتگیر | عناں پیچ شد لشکر دیوگیر

F.۲۶۳ ۸۸۹۴   یکے را تعیں کرده بودست خاں | که در سمت کوبر براند عناں

[4] ۸۸۹۵   بتازد در اطراف آں مرز و بوم | کشد پوست از تارک خصم شوم

۸۸۹۶   ازو گشت تسلیم آں خود بدیو | که ہنگام پیکار بودست چو گیو

۸۸۹۷   رواں شد علی شاه کشور فروز | بکوبر رسید از پس چند روز

۸۸۹۸   [5] بزد خیمه در کوبر آں سرفراز | ہمی کرد در ہر طرف ترک تاز

۸۸۹۹   شبے قومے از مفسدان تلنگ | برو زد شبخوں بیکجاے تنگ

۸۹۰۰   بداں تار ہا گرد د آں خود بدیو [6] | که بودست در کشور شاں خدیو

۸۹۰۱   علی شاه ہشیار فیروز جنگ | برافواج ہندو بزد بے درنگ

۸۹۰۲   دگر سوے احمد شه دوست روے | در انداخت در فوج بدخواه ہوے

۸۹۰۳   ملک اختیار آں یل مرد راد | محمد شه آں مرد ثابت ستاد

۸۹۰۴   برادر بدندے علی شاه را | برایشاں ہمو بود فرماں روا

۸۹۰۵   دراں شب چو ترکاں یکے ہو زدند | زہر سو براں فوج ہندو زدند

۸۹۰۶   شکستند افواج ہندو تمام | بسے ہندواں را کشیدند خام

۸۹۰۷   گرفتند بستند ہر سو بسے | بیا سود ازاں تا ختن ہر کسے

۸۹۰۸   چو معلوم کرد آں علی شاه نیو | که بودست ایں فتنه از خود بدیو

۸۹۰۹   بفرمود کز بند یکسر کشند | ز سرتا قدم پوستش بر کشند

۸۹۱۰   ہماں پور او را [illegible] [illegible] مہر | فرستند [7] بنزد ما بے خطر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۱۱ھ — با قضا کو برو چو مفسد نمب ند — علی شہ درو کام دل می براند

۹۱۲ھ — ہمہ کشور و شہر آباد گشت — ز اقصار اقلیم میتش گذشت

۹۱۳ھ — بہر سال آں مرد خلجی نژاد — بدیوان ہمی مال معہود داد

۹۱۴ھ — اطاعت ہمی کرد بر خاں مدام — شده شاکر از لطف او خاص و عام

۹۱۵ھ — چو زیں ماجرا یک دو سالی گذشت — یکے فتنۂ نو پدیدار گشت

۹۱۶ھ — بھرن نام شخصے ز جنس ہنود — کہ در حکمش اقطاع گلبرگ بود

۹۱۷ھ — چو اوصاف کو بر زہر کس شنید — بہ محصول آں غبن فاحش بدید

۹۱۸ھ — تمنا در آں بست آں خاکسار — کہ در ضبط او آید آں خوش دیار

۹۱۹ھ — خبر نے کہ پیش آمد او را سفر — کہ باید شدن در دیارے دگر

۹۲۰ھ — فرستاد بر خاں یکے نامۂ — ابا مالے و اسپے و جامۂ

۹۲۱ھ — حدیثے در آں نامہ در کار کرد — ز توفیر کو بر نمودار کرد

۹۲۲ھ — یکے را بیک نیم کرده قبول — بجنده بشیر آں سگ بو الفضول

۹۲۳ھ — چو خاں دید غبنے در آں کاروبار — بہندو سپرد آں ہمایوں دیار

۹۲۴ھ — بدستش چو پروانۂ خاں رسید — بہرن حجتے پختہ بر دست دید

۹۲۵ھ — ظفر خانیاں را ازاں ناسزا — بغیرت در آورد باد ہوا

۹۲۶ھ — ظفر خانیاں را بگلبرگہ خواند — بسے چرب لفظے بر ایشاں براند

۹۲۷ھ — علی شہ ہماں مرد پختہ سبرد — ز اخوان یکے خلوتے ساز کرد

۹۲۸ھ — چو عبد اللہ آں مرد با ہوش و رای — بہر فن کہ گویند مشکل کشای

۹۲۹ھ — محمد شہ آں مرد با ہوش و ہنگ — صفش کوہ قافے بہنگام جنگ

۹۳۰ھ — چو آں چیره احمد شہ شیر دل — بہنگام ہیجا دلش مشتعل

۹۳۱ھ — ملک اختیار الدین سرفراز — کہ بد رستمے دیگر از ترک و تاز

۹۳۲ھ — نہانی یکے انجمن ساختند — بہر نیتے قرعہ انداختند — ق ۲۶۴

۹۳۳ھ — سر رشتہ چوں سوی بہرنا کشید — دل ہر یکے را جراحت رسید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۹۳۴	یکے گفت کاے ہندوئے زشت خوے	زما بر دور محفلے آبروے
۸۹۳۵	چہ زہرہ کہ ہندوئے یکے بیدریغ	بر آرو زبان را باصحاب تیغ
۸۹۳۶	نہ ایں فتنہ از جانب خان ماست	مگر خان مادر پئے جان ماست
۸۹۳۷	وگرنہ چرا ہندوے ایں چنیں	حکومت براند بر اصحاب دیں
۸۹۳۸	علی شہ چو بشنید ایں داستاں	سخن راند بر سنت باستاں
۸۹۳۹	بگفتا کہ مردان شمشیر زن	بسوزند صد ملک در یک سخن
۸۹۴۰	اگر ہندوے کرد بر ما جفا	بسے گفت از زور و زر ناسزا
۸۹۴۱	بداں منتقم کو پئے انتقام	کند پختہ تدبیر بر مرد خام
۸۹۴۲	زبانش بر آرم بسوے قضا	بداں تا نگوید دگر ناسزا
۸۹۴۳	سرش را کنم بر درش بے سپر	کنم کشورش جملہ زیر و زبر
۸۹۴۴	رضا داد ہر یک دریں رائے نغز	مگر آں سرفراز بیدار مغز
۸۹۴۵	یل بختہ عبد اللہ نامور	سپہدار خان ملایک سیر
۸۹۴۶	شنیدند ایں قصہ چوں ہمرہاں	بگفتند کاے گیو ہندوستاں
۸۹۴۷	بیا تا بر آریم تیغ از نیام	نخستیں زہر ناکشیم انتقام
۸۹۴۸	وزاں پس اگر بخت یاری دہد	قضا فرصت کامگاری دہد
۸۹۴۹	بکوشیم یک چند در کارزار	رہانیم از ظالماں ایں دیار
۸۹۵۰	بجاں گر دریں کار کوشش کنیم	عجب نے کہ کوس کیانی زنیم
۸۹۵۱	بداند بہر جا کہ نام آور ست	کہ مرگ از زبوں زیستن خوشتر ست
۸۹۵۲	چو بشنید عبد اللہ از ہمرہاں	کشاد از کلاات دانش زباں
۸۹۵۳	بگفتا کہ اے زمرۂ خشمناک	نباید شد از خشم و تندی ہلاک
۸۹۵۴	اگر ہندوے از غرور سری	کند در خصومت زباں آوری
۸۹۵۵	سزا نیست بر گشتن از حکم خاں	خطاے ست قصد ولی نعمتاں
۸۹۵۶	دریں کار باید تامل بسے	بباید زدن چشم از ہر کسے

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۹۵۷ شما را سپاہے گرانمایه نیست — رفیق شما هیچ همسایه نیست

۸۹۵۸ چو افتد در اقلیم آسوده شور — ملخ جمع گردد بتاراج مور

۸۹۵۹ محال ست که در حالت کارزار — صفے کشش باید ز اندک سوار

۸۹۶۰ علی شه چو این پند در گوش کرد — بگفتا که اے مرد پخته نبرد

۸۹۶۱ سخن خوب گفتی درین کاروبار — چنین آید از مردم هوشیار

۸۹۶۲ ولیکن دلم هردم از غصه سوخت — درو هر زمان غیرت آتش فروخت

۸۹۶۳ درین کار آن نکو نشد یار من — نباشد مگر خصم خونخوار من

۸۹۶۴ خورم خون او گرچه خون من ست — ملک گر بود نزدم آهرمنست

۸۹۶۵ من اینک درین کار بستم کمر — تو گر دوستی نه درین کار سر

۸۹۶۶ بگفت این و اصحاب خود را بخواند — بدیشان همان قصه را باز راند

۸۹۶۷ بروز دگر چار فوجے گران — برانگیخت آن مرد تدبیر دان

۸۹۶۸ دران فوج احمد شه گرم کین — بسر لشکری گشته یکسر تعین

۸۹۶۹ ملک اختیار دین آن شیر نرد — برو نامزد گشت با چند مرد F.۲۰۵

۸۹۷۰ یکے مرد چالاک فرخنده نام — که خوانند امیر امیرانش عام

۸۹۷۱ به تنها روان کرد آن شهسوار — که اتباع شان را کشد از حصار

۸۹۷۲ علی شه خود و همدمان دگر — بقصد دز بدر بسته کمر

۸۹۷۳ شبے با سران حیله میعاد بست — که هر یک دران شب نماید دست

۸۹۷۴ پس آنگاه هر یک نمودند عزم — نهانی بهر جائے سازند بزم

۸۹۷۵ بگلبرگه قومے که بستافتند — همان شب ره کار دریافتند

۸۹۷۶ بهمن را بکشتند یکپاس شب — برآمد ز گلبرگ یکسو شغب

۸۹۷۷ بشورید هرجا سوار گزین — همه بر هیونان نهادند زین

۸۹۷۸ بگرد سرائے بهمن آمدند — بکین خواهی اهرمن آمدند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۹۷۹ ملک اختیارالدین هوشمند — دگر چیره احمد شه دیوبند

۸۹۸۰ چو دیدند از خلق هر سو هجوم — چو در روز زاغان بدنبال بوم

۸۹۸۱ گرفتند بر بام و هر جا جاے — نمودند خود را بخلق خداے

۸۹۸۲ بگفتند کای خلق شوریده حال — بگیرید آرام ازین قیل و قال

۸۹۸۳ اگر هندوے را بشهر شماست — بکشتیم بر حکم فرمان خان

۸۹۸۴ شمارا نشاید که غوغا کنید — بفرمان بران سازِ هیجا کنید

۸۹۸۵ پس آنگه بخلقے ز دیوان خان — نمودند پروانهٔ با نشان

۸۹۸۶ وزان پس سری کش برانداختند — ز بالا برون دژ انداختند

۸۹۸۷ دریدند پس بدرهٔ چند زود — که در هر یکے مختلف جنس بود

۸۹۸۸ فریبے پئے خلق انگیختند — زر از سقف در کوچه میریختند

۸۹۸۹ درافتاد خلقے ز بهر درم — کشادند بر خلق راه کرم

۸۹۹۰ فرو نشست در شهر غوغا و شور — بامید زر بلکه از بیم زور

۸۹۹۱ بدینسان گرفتند کلبرگه را — کشیدند کین زان سگ ناسزا

۸۹۹۲ گروهے که بد سوی پنهان تعین — همان شب رسیده باهنگ کین

۸۹۹۳ کشیدند اتباع اصحاب را — خبر هم نشد هیچ بوّاب را

۸۹۹۴ همان شب علی شه بدز اندرون — درآمد در آهنگ دیگر فسون

۸۹۹۵ دران شب چو در کار دستے نیافت — چو شد روز در قصد دشمن شتافت

۸۹۹۶ دران روز بگرفت محمود را — که او بود در بدر فرمان روا

۸۹۹۷ بمحمود پروانهٔ خان نمود — که بر قصد او تعبیه کرده بود

۸۹۹۸ بدین تعبیه بدر را ضبط کرد — زهے پخته تدبیر و هوشیار مرد

۸۹۹۹ مراو را چو این تعبیه زنت راست — شغب از نواحی اقلیم خاست

۹۰۰۰ جهان ماند ازان حیله اندر شگفت — که یک شب دو سه حصن محکم گرفت

نوٹ: کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عزیمت کردن علی شہ بقصد سکر

۹۰۰۱	برویا رشد خلق اطراف بوم	چو بد خویش دید از خلایق ہجوم
۹۰۰۲	بقصد سکر رانده یکسر سپاه	رسیده نیر ماہیش تا بماه
۹۰۰۳	ہماں پور لاچین فیروزه جنگ	دگر احمد آں قلعتائے نہنگ
۹۰۰۴	دگر چند یاران احمد شہ ہم	بشہر سکر جمع کرده حشم
۹۰۰۵	ببستند کتاکھر برون حصار	شده مستعد از پے کارزار
۹۰۰۶	بیک سوئے حوض و دگر سو حصار	جہات دگر کتاکھر استوار
۹۰۰۷	چو فوج علی شہ نمودار گرد	شده ہر یکے مستعد نبرد
۹۰۰۸	وزاں پس ز کتاکھر بروں آمدند	دہلہائے جنگی زہر سو زدند
۹۰۰۹	بقلب اندروں احمد قلعتا	پے افسرده بر ساز اہل دغا
۹۰۱۰	ہماں پور لاچیں سوے میسره	ز دروازه تا حوض بستہ پره
۹۰۱۱	ہماں احمد چند گلگوان راد	بگرده سوے میمنہ ایستاد

مصاف کردن علی شہ با حشم سکر و فیروزی یافتن

۹۰۱۲	وزاں سو علی شاه ہمایک سوار	بقلب اندروں خود گرفتہ قرار
۹۰۱۳	بفرمود احمد شہ نیو را	کہ باشد سوے میسره صف گرا
۹۰۱۴	ہماں اختیار الدیں از دست راست	خروشاں بر آہنگ پیکار خاست
۹۰۱۵	ہمیراند آہستہ آں ہر سہ صف	کہ شوریده اہل سکر ہر طرف
۹۰۱۶	بجنبیده ہر صف کشیده ز درنگ	بسا نو ودر آویزد آہنگ جنگ
۹۰۱۷	علی شہ چو جنبیدن خصم دید	یکے فاتحہ خواند بر خود دمید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۰۱۸ بفرمود تا از یمین و یسار — بجنبد سپه از پی کارزار
۹۰۱۹ همان چیره احمد شه شیر دل — که گشته[۵۱] دمش در وغا مشتعل
۹۰۲۰ یکی حمله آورد از میسره — که شد طیره فوج سکر یکسره
۹۰۲۱ خرد شان بیفتاد در قلب شان — ابا چند شیران و گردن کشان
۹۰۲۲ همی کرد طوفان ز باران تیر — یکی تیر ناگه در آن دار و گیر
۹۰۲۳ یکایک رها شد ز شست قضا — رهی یافت بر احمد قلعتا
۹۰۲۴ قلعتا ازان[۵۲] زخم بی تاب شد — سوی کتگهر خود عنان تاب شد
۹۰۲۵ چو بشکست[۵۳] قلب سپاه سکر — شد افواج شان جمله زیر و زبر
۹۰۲۶ گریزان خزیدند اندر حصار — چه فوج یمین[۵۴] و چه فوج یسار
۹۰۲۷ ز هر سو سپاه علی شه رسید — پی تاختن هر کسی در دوید
۹۰۲۸ در افتاد در کتگهر کینه خواه — تمامی گرفتند رخت سپاه
۹۰۲۹ وزان جا علی شاه فیروزه مند — بزد بر سپاه سکر ریشخند
۹۰۳۰ غنیمت بسی کرد و پس بازگشت — یکی تیر پرتاب ازان جا گذشت
۹۰۳۱ بکوهی فرود آمد آن سرفراز — سپاهش همه گشته با برگ و ساز
۹۰۳۲ ازان روز آن کوه را خاص و عام — بخوانند کوه علی شاه نام
۹۰۳۳ علی شه چو روزی دو انجا بماند — بهر روز هر سو سپه می دواند

بازگشتن علی شه از سکر و چتر برآوردن در دهارو کتگهر کردن

۹۰۳۴ یکی روز پیکی شتابان رسید — بگفتا کاینجا سپاهی کشید[۵۶]
۹۰۳۵ به بیر آمد آن خان حاتم سیر — که فرخنده روی است و فیروزه فر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۰۳۶	علی شہ چو در گوش کرد ایں سخن	سپہ راند بر قارن رزم زن
۹۰۳۷	رہا کرد چوں یک دو سہ مرحلہ	برآورد سر جانب املہ
۹۰۳۸	قریات آں پرگنہ جملہ تاخت	بہر دم ہمی برگ لشکر بساخت
۹۰۳۹	وز انجا غنیمت کناں برگذشت	ز اقصاے گلبرگ یکسر گذشت
۹۰۴۰	بزد خیمہ در کان کانوں دلیر	چو در بیشۂ بیل غرندہ شیر
۹۰۴۱	یکے انجمن ساخت از ہمدماں	مشورت ہمی کرد با مردماں
۹۰۴۲	یکے گفت ز ذی نہاں خوں زنیم	ہماں فتنۂ خصم را بشکنیم
۹۰۴۳	یکے گفت رانیم زاں سو سپاہ	یکا یک بتازیم بر کینہ خواہ
۹۰۴۴	چو بشکستہ باشیم بدخواہ را	شود فتح و نصرت ہوا خواہ را
۹۰۴۵	برآریم چیزے برسم کیاں	سراسر بگیریم ملک جہاں
۹۰۴۶	دگر گفت ازیں گفت و گو بگذریم	ز اید ر سوے بدر لشکر بریم
۹۰۴۷	بہ بندیم کستگہر برون حصار	چو دشمن رسد از پے کار زار
۹۰۴۸	برون در خویش جنگے کنیم	دراں جنگ اگر خصم را بشکنیم
۹۰۴۹	چہ دہلی چہ دکھن ہمہ زان ماست	جہاں سر بسر زیر فرمان ماست
۹۰۵۰	وگر کعبتین تاب غلطد بہ جنگ	بقا رو رۂ ما زند چرخ سنگ
۹۰۵۱	بہ رجعت نہ بینیم چنداں خطر	تواں رفت در جا نہ از پیش در
۹۰۵۲	علی شہ چو ایں قصہا کرد گوش	چنیں گفت آں صفدر تیز ہوش
۹۰۵۳	بہ بندم دریں کار از جاں کمر	ز بم کوس دز ینجا شوم پیشتر
۹۰۵۴	برآرم یکے چتر گوہر نگار	کنم سکۂ خسروی آشکار
۹۰۵۵	اگر بخت و دولت بود یاورم	جہاں را ز دست ستم وا خرم
۹۰۵۶	وگرنہ برم نامے اندر جہاں	بگویند ہر جا کہ کار آگہاں
۹۰۵۷	فلاں مرد اندر فلاں روزگار	گذشت از جہاں ہمچو مردان کار
۹۰۵۸	شنید از خیمے یکے ناسزا	رواں کردش از کیں سر از تن جدا

۲۶۷ب

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۹۰۵۹	پس آنگه برآورد برشاخ تیغ	بسے برق رانده برافواج میغ
۹۰۶۰	هم آخر براه فنا خاک گشت	ازیں رهگذر همچو مرداں گذشت
۹۰۶۱	چو زد ایں سرافراز رائی چنیں	مشیرے نکرده زیادت بریں
۹۰۶۲	حریفاں به حکمش نهادند سر	ببستند بر پیشش سراسر کمر
۹۰۶۳	دگر روز کیں خسرو غاره جنگ	زر افشاند از هر طرف بے درنگ
۹۰۶۴	شده مستعد بهر نذر و نثار	کف هامون و دامن کوهسار
۹۰۶۵	پس ایں مژدهٔ فتح هر کس شنید	نقیباں بدادند هر سو نوید
۹۰۶۶	لقب شد علاء الدیں آں شاه را	که بگرفت بر تخت جمشید جا
۹۰۶۷	سپه را سراسر ز احساں نواخت	سزاوار هر مرد برگے بساخت
۹۰۶۸	سوئے قلعهٔ بدر فرماں روا	فرستاد احمد شه نیورا
۹۰۶۹	دگر روز از آنجا خرامید تفت	سپه راند در سمت دهار ور رفت
۹۰۷۰	بدهار در یک کتگھرے ساز کرد	عجب حکمت انگیخت آں پخته مرد
۹۰۷۱	بیک سوئے کوه و بیک سوئی غار	بیک سوئی حوض و دگر سو حصار
۹۰۷۲	بکتگهر همی بود در انتظار	که چوں لشکر آید پے کارزار
۹۰۷۳	همانجا زنند دهل چو سرکشاں	بتابد سر از پیش لشکرکشاں

F.۲۶۸

رسیدن خبر برگشتن علی شه بسلطان محمد بن تغلق شاه و فرستادن افواج از شهر دهلی حرسها الله تعالی

۹۰۷۴	چو ایں قصه در حضرت شه رسید	ز دهلی دو سر فوج بیروں کشید
۹۰۷۵	بفرمان شه آں نولے نهنگ	هماں مخلص الملک فیروز جنگ
۹۰۷۶	هماں نیک پے باسپاهی گراں	دگر چند گردان و سرلشکراں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۹۰۷۷	بدخشانی آن سنجر نامور	دگر بیرم آن مرد پرخاش گر
۹۰۷۸	دگر چند غارت گر خیره سر	که چون شیر ریزنده خون بشر
۹۰۷۹	تمر نبطی آن مرد فرزانه فر	که فرمود خسرو خطابش ظفر
۹۰۸۰	بفرمود کین جملهٔ سرکشان	برانند با فوجهای گران
۹۰۸۱	درآیند در کشور دیوگیر	بگویند با خان روشن ضمیر
۹۰۸۲	که ای خان چنین است فرمان شاه	که رانی بقصد علی شه سپاه
۹۰۸۳	دگر آن لشکرای خان کشورگشا	کنی سر الغ خان آزاده را
۹۰۸۴	بخوانی ز اطراف سرلشکران	ملک عالم را و دیگر سران
۹۰۸۵	بفرمان صفدار هر صفدری	برون آمد از شهر با لشکری
۹۰۸۶	چو بر خان اعظم بفرمان شاه	رسیدند هر سو سران سپاه

عزیمت کردن قتلغ خان از دیوگیر بقصد علی شه جانب دهارور و بدر بر طریق تازیدن

۹۰۸۷	بجنبید از دولت آباد خان	سر اخترش سود بر آسمان
۹۰۸۸	به بیر آمد آن خان پرهیزگار	همی کرد ساز از پی کارزار
۹۰۸۹	یکی دادخواهی خروشان رسید	فغانی برایوان خان برکشید
۹۰۹۰	که یک فوج برگشته بی گفت و گو	ز کهیتی دهارور آمد فرو
۹۰۹۱	رعایای آن پرگنه شد اسیر	برآمد ز اطراف کشور نفیر
۹۰۹۲	یکایک ز مشکور سر برکشید	بتاراج غله زر مرد را در کشید
۹۰۹۳	چو خان سرافراز از دادخواه	شنید این سخن راند از انجا سپاه
۹۰۹۴	ز کهیتی مشکور یکسر گذشت	دودم روز زد سمت دهارور گشت

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۰۹۵ دگر روز لشکر نمودار گرد — بزد کوس و آهنگ پیکار کرد
۹۰۹۶ همان خانِ قتلغ بقلبِ سپاه — سرِ رایتش بر گذشته ز ماه
۹۰۹۷ الپ خانِ سرِ لشکر و دژ گشائے — سپه را مقدم شد آں کین گرائے
۹۰۹۸ همان سر دواتدار پیشش ستاد — صفا شیخ بابو میانه فتاد
۹۰۹۹ ملک عالم اندر صفِ میمنه — بهروچی برو حمله سر برهنه
۹۱۰۰ همه بسته پرچم بدعوائے جنگ — نترسیده از تیغ در رمح و خدنگ
۹۱۰۱ نوائے سراید از آن حسن — گرفته بدست آں ملّان وطن
۹۱۰۲ همان پور بغرا دراں سوئ بود — که در جنگ دایم شتیه روے بود
۹۱۰۳ وزاں سو علی شاهِ پخته نبرد — سرے را بهر سوئے بر راه کرد
۹۱۰۴ بفرمود آنگه که خضر قتلق — کند فوج از لشکر جنده شق
۹۱۰۵ برابر بر جنده پانصد سوار — کمینے کند در یکے ژرف غار
۹۱۰۶ نیارد برون زاں کمین گاه سر — همیں جانب چتر دارد نظر
۹۱۰۷ چو آید بتخفیف چترِ کیاں — شود یکدو بار آشکارا نهاں
۹۱۰۸ خروشاں سر از غار گیرد بروں — بریزد ز افواجِ بدخواه خوں
۹۱۰۹ نباید فرامش کند ایں نشاں — نهد دل بریں کار کوشد بجاں
۹۱۱۰ پس آنگه رها کرد چترِ سپید — برآورد چوں اوّلِ روز شید
۹۱۱۱ به بت خانه آنگاه کردش بپای — گروهے بگردش خشونت گرای
۹۱۱۲ بفرمود عبد الله آں کانِ جود — که هرگز دریں کار راضی نبود
۹۱۱۳ بگیرد به قلبِ کیانی قرار — ابا فوجے از سرکشانِ دیار
۹۱۱۴ محمد شه اندر صفِ دستِ راست — پے افشرد ازاں گردبادے بخاست
۹۱۱۵ همان اختیار الدیں از میسره — بجنبش در آورد گاو بره
۹۱۱۶ خود آں شرزه با چند جنده سوار — ز بهرِ دره آویز در انتظار
۹۱۱۷ که هر سو که افواج شور آورد — خروشاں دراں سوئ زور آورد

F.269

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۱۱۸ به بت خانها برجها کرده ساز — همه چون بروج فلک سرفراز

۹۱۱۹ بهر برج بنشاند ناوک زناں — کمیں کرد هر سو کمند افگناں

۹۱۲۰ یکے فوج بنشاند بر حوض آب — درو سر شده تهتوئے کامیاب

۹۱۲۱ عجب تعبیه کرد آں سرفراز — ببسته سپه را رهِ ترک تاز

۹۱۲۲ ولیکن چو کم بود عونِ خدائے — ظفر شد ز فوجش هزیمت نمائے

۹۱۲۳ کسے را که حق کم رساند لگام — رود هرچه او پخته انگیخت خام

۹۱۲۴ غرض چوں دو سو لشکر آراستند — هر براں حریف از دو سو خواستند

۹۱۲۵ بهر جا که کوکال سربندِ خویش — گلوئے فرس بسته در فتنه بیش

۹۱۲۶ دراں حال خانِ ملا یک سیر — سپه را بفرمود تا سر بسر

۹۱۲۷ بجنبید سوئے گتگهرِ بدسگال — سپاهِ عدو را کند پائمال

۹۱۲۸ باهستگی حمله افواجِ خاں — چو نزدیک شد با صفِ باغیاں

۹۱۲۹ نوا رخش انگیخت از میسره — به بت خانهٔ چتر زد یکسره

۹۱۳۰ سراں کا بر بارید بارانِ تیر — همی رفت خونے دراں دار و گیر

۹۱۳۱ بیک سوئے حوض آں سر آبدار — گرفته هم از اول کار زار

۹۱۳۲ علی شه چو دیده که هر سو سپاه — درآمد بقصدش دراں جولگاه

۹۱۳۳ هماں چتر را گفت آں هوشمند — بمیاد کردن نشیب و بلند

۹۱۳۴ کسے از کمین گه نیامد پدید — بیاری او هیچکس کم رسید

۹۱۳۵ شنیدم که پورِ قتلق هم زغار — چناں خورد هیبت که شد در فرار

۹۱۳۶ علی شه چو سستیِ اصحاب دید — بیامد سوئے قلب و خنجر کشید

۹۱۳۷ موافق برو بود پنجه شه سوار — به پیش همه خود شد آں شهسوار

۹۱۳۸ یکے حمله آورد بر قلبِ خویش — که پامال شد هر کس افتاد پیش ۲۷۰ب

۹۱۳۹ صفِ سردو اندار را بر گرفت — سپه جمله زاں چیرگی بر گرفت

۹۱۴۰ بجنبید ازاں حمله لشکر تمام — مقدم شده پسترک یکدو گام

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۱۴۱ علی شہ خروشاں بفوجے رسید — ہماں تیغ کز قلب خود برکشید

۹۱۴۲ دو سہ بار بر فرق فوجے براند — شنیدم کہ فوجے چناں طیرہ ماند

۹۱۴۳ کہ سوئیش پیار نشت کردن نظر — ہمیخورد زخمے فرو کردہ سر

۹۱۴۴ چو خفتان و خودش ز پولاد بود — سرش با تن از تیغ آزاد بود

۹۱۴۵ پس آنگہ بگفتش کہ ای سست مرد — چہ زہرہ کہ با ما شوی ہم نبرد

۹۱۴۶ فتاد دست فوجے دراں کارزار — پیادہ شد از پیش او در فرار

۹۱۴۷ چو آں خان فرخ فرو کامیاب — ہمایوں لقب بد مبارک خطاب

۹۱۴۸ سپہ دید ابتر شدہ صف بہ صف — بزد کوس در قلب شد یکطرف

۹۱۴۹ علی شہ چو جنبیدن خاں بدید — عنان تنگ او رہماں جا کشید

۹۱۵۰ یکے جنگ تیرہ در انجا گذشت — دو سہ پاس آں جنگ قایم بگشت

۹۱۵۱ ہماں اختیار الدیں از میسرہ — بیاورد پس قلبہاے سرہ

۹۱۵۲ ہمی رفت ہر سو بسے جوی خوں — ز ہر سو ہمی مرد مردم فزوں

۹۱۵۳ چو قایم شد آں جنگ تا نیم روز — سوے غرب شد شاہ گیتی فروز

۹۱۵۴ بفرمود خاں تا نو ایک سرہ — سوے میمنہ آید از میسرہ

۹۱۵۵ بیک پاس دیگر سپہ کرد جنگ — چو کار علی شہ در آمد بہ تنگ

۹۱۵۶ طلب کرد یاراں ہم دست را — برون آمد از جانب راستا

۹۱۵۷ بزد بر صف پور بغرائے سست — چو سنگے گراں زد برائے درشت

۹۱۵۸ ازاں حملہ بشکست آں سست پا — صفش راست و چپ شد ہزیمت نما

۹۱۵۹ علی شہ چو رہ یافت اندر میاں — گذشت اندراں راہ با ہمرہاں

۹۱۶۰ شنیدم بدست علی شاہ راد — یکے اختر پور بغرا فتاد

۹۱۶۱ بفرمود تا پرچمش بشکنند — ببرند نیزہ براہ افگنند

۹۱۶۲ علی شہ چو زاں جایگہ برگذشت — ز دست سپہ گنگھرش فتح گشت

۹۱۶۳ خروشاں در آمد ز ہر سو سپاہ — در افتاد در گنگھر کینہ خواہ

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۱۶۴	گرفتند آں چتروآں دورباش	اسیر آمد عبداللہ خیل تاش
۹۱۶۵	محمد شہ افتادہ ور کار زار	پریشاں شدہ جملہ خیل و تبار
۹۱۶۶	سپاہی بسے زندہ آمد اسیر	ہمہ رخت بنگاہ شد دستگیر

شکست افتادن مرعلی شہ را از دہار ور و محصّر شدن او در حصار بدر

۹۱۶۷	علی شاہ با چند جندہ سوار	دگر اختیار الدیں آں مرد کار
۹۱۶۸	شکستہ ازاں لشکر کینہ خواہ	سراسر تلف گرد خیل سپاہ
۹۱۶۹	گریزاں نہادند در بدر سر	کشیدند در رہ فراواں خطر
۹۱۷۰	ہماں خان تتلغ چو فیروزہ گشت	سر رایتش عالم افروز گشت
۹۱۷۱	دو سہ روز لشکر دراں بردگاہ	بماند و شد آسودہ اہل سپاہ
۹۱۷۲	ہمانجائے عبداللہ نامدار	بغیر گنہ کشتہ شد زار زار
۹۱۷۳	بگفتا تمر بنطیٔ نامدار	خرو ستاں کند قصد اہل فرار
۹۱۷۴	دگر روز لشکر سوئے بدر رفت	بقصد علی شہ خرامید تفت
۹۱۷۵	پس از ہفتۂ لشکر آنجا رسید	علی شہ سر از حصن تنگہ کشید
۹۱۷۶	ہماں روز پیرامن آں حصار	آنگے گرفتند مردان کار
۹۱۷۷	ہمی رفت خونے بہر صبح و شام	بزیر حصار از تن خاص و عام
۹۱۷۸	بسے منجنیق از درون و بروں	سرے سودہ بر گنبد نیلگوں
۹۱۷۹	ہماں یلہ گیران ثابت کناد	کمر بستہ ہر شام و ہر بامداد
۹۱۸۰	گروسہ بسے بے خطامی زدند	بگوئی سر موے را می زدند
۹۱۸۱	بباریدہ ہر روز باران تیر	برآمد بہر شب زہر سو نفیر

F.271

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۱۸۲ ثباتی بہ بستند از ہر طرف — شد از تیر ہر کنگرہ چوں ہدف

۹۱۸۳ سوارے دویست روزی از فوجِ دہا — بگشتند در رفتند گردِ حصار

۹۱۸۴ بکردند غارت زیکسو سپاہ — علی شاہِ یل را شدہ نیکخواہ

۹۱۸۵ محصّر بداں حصن تا پنج ماہ — ہمی رفت خونے بہ بیگاہ و گاہ

۹۱۸۶ ہم آخر یکے بُرج در کافتند — رہِ فتحِ آں حصن دریافتند

۹۱۸۷ دراں برج جنگ از سحر تا بشام — بنوبت ہمی کرد لشکر تمام

۹۱۸۸ حصاری زد و زبند آمد بجاں — سپاہی شدہ چیرہ دل ہر زماں

اماں خواستنِ علی شاہ از قتلغ خاں و فتح شدنِ حصارِ بدر

۹۱۸۹ ہمی راند جنگے علی شاہِ یل — درِ خویش چوں دید اندر خلل

۹۱۹۰ بہ بخشود بر حالِ درماندگاں — فدا کرد از بہرِ شاں خان و ماں

۹۱۹۱ اماں خواست از خاں سرانجام کار — بدادش اماں خانِ والا تبار

۹۱۹۲ نخست اختیار الدّیں آمد فرد — بسے گفت بہرِ اماں گفت و گو

۹۱۹۳ دگر روز ہم اوّلِ بامداد — علی شہ درِ حصن را بر کشاد

۹۱۹۴ یکے تیغ بر گردنِ خود بہ بست — ہمہ نام و ناموس شاہی شکست

۹۱۹۵ پے رستنِ عاجزانِ حصار — چنیں عجز بر خویش کرد اختیار

۹۱۹۶ بروں آمد و کرد پابوس خاں — بصد عجز گفت الاماں الاماں

۹۱۹۷ در آمد سپہ در دز از ہر طرف — درونی بروں زد ہمہ صف بہ صف

۹۱۹۸ حصاری ز اسباب دستی بہ بست — سپاہے بغارت کمر بست چست

۹۱۹۹ چو خاں گشت بےغم ز کارِ حصار — بسے شکر می گفت بر کردگار

۹۲۰۰ یکے ہفتۂ کرد آنجا مقام — چو فارغ شد از اندۂ خاص و عام

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۲۰۱	علی شاہ را با تمامی تبار	فرستاد در حضرتِ شہریار
۹۲۰۲	خود از بدر در دولت آباد رفت	بصد فرحت و خاطر شاد رفت

تاختن خانِ اعظم الغخان ابن قتلغ خاں در چاندگرہ و مالش دادن مفسداں دو بار

۹۲۰۳	مہم علی شاہ چوں در گذشت	با قطاعِ خود ہر کسے باز گشت
۹۲۰۴	الب خانِ یل را بفرمود خاں	کہ تا زد سوئے چاندگر با سراں
۹۲۰۵	دہد ہند وا نرا یکے گوشمال	ستاندز ہر صاحبِ زر مال
۹۲۰۶	کسے گر بہ پیغام ندہد خراج	بتابد سر از دادن ساو و باج
۹۲۰۷	ہمہ کشور ش را کند بے سپر	بخاک آرد ش ہم بشمشیر سر
۹۲۰۸	ہمہ مفسداں را دہد گوشِ پیچ	بکوہ پایہ گردد غنیمت بسیچ
۹۲۰۹	رواں گشت چوں خانِ فیروزہ جنگ	برو نامزد با سپہ شد ہشنگ
۹۲۱۰	ابو بکر و دیگر سراں راد ہم	شدہ ہر یکے نامزد با حشم
۹۲۱۱	چو بہرام لمغاں و قتلغی مغل	پس ہر یکے نیزۂ با دہل
۹۲۱۲	سپہ راند خاں با سرانِ سپاہ	بر آمد چو از عزم او یک دو ماہ
۹۲۱۳	بمالید بسیار ہامون و دشت	ز سرحد انگور یکسر گذشت
۹۲۱۴	چو لشکر با قصای کشور رسید	خبر مفسداں را سراسر رسید
۹۲۱۵	فرستاد ہر یک رسولے بخاں	ابا خلِ مہتہا ئے قیمت گراں
۹۲۱۶	وز اں پس سراسر بدادند مال	بجز از جا کہ شد کشور ش پایمال
۹۲۱۷	پس از چند مہ خانِ روشن ضمیر	سپہ راند در جانبِ دیو گیر
۹۲۱۸	بیاورد مال از ہمہ مفسداں	بصد خرمی کرد پابوس خاں

ف۲۷۲

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۲۱۹ بسالِ دگر نیز لشکر کشید | خروشاں ہماں سوئے سر بر کشید

۹۲۲۰ ہمہ ساکنانِ دز و کوہسار | خرابے پداد اندر بر رسم پیار

رسیدنِ فرمانِ سلطان بر قتلغ خاں برائے رواں کردنِ خلقِ دیوگیر در دہلی

۹۲۲۱ چو زیں داستاں روزگارے گذشت | خزانے در آمد بہارے گذشت

۹۲۲۲ شنیدم کہ چوں بازگشت آں سپاہ | الاغے بیاورد فرمانِ شاہ

۹۲۲۳ پس از ذکرِ یزداں و پیغمبر نُشش | کہ تاجِ شہاں گشتہ خاکِ درش

۹۲۲۴ بفرمانِ آں شاہِ آفاق گیر | سوئے خانِ قتلغ نبشتہ دبیر

۹۲۲۵ کہ اے در جہاں گیری استادِ من | منادی بدہ در دیارِ ددمن

۹۲۲۶ کہ ہر کو ہوا خواہِ خسرو بود | بباید کزاید ر بدہلی رود

۹۲۲۷ کسے گر دریں کار غفلت کند | ہمہ خانماں در خطر افگند

۹۲۲۸ یکے بندۂ ہست سر تیز نام | کہ مرغانِ زیرک در آرد بدام

۹۲۲۹ فرستند در آں جانبش شہریار | کزاں شہر و کشور برآرد دمار

۹۲۳۰ کسے را کہ یابد دراں بوم و بر | ہمہ خانمانش کند بے سپر

۹۲۳۱ سرش را ببُرد بفرمانِ شاہ | بر آویزد آنگہ بدیوانِ شاہ

۹۲۳۲ بباید کہ آں خانِ پرہیزگار | کند خالی آں شہر و بوم و دیار

۹۲۳۳ کند قسمتے در دو سہ قافلہ | بمفلس دہد زاد بار و راحلہ

۹۲۳۴ الب خانِ یل را برائے درست | ابا خیل داتباع راند نخست

۹۲۳۵ یکے قافلہ ہم بدنبالِ او | براند بریں سوئے بے گفت و گو

۹۲۳۶ پس از شش مہے خان بہر شرف | بیاید ابا خاص و عام ایں طرف

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۲۳۷ سیوم قافله خلق از خاص و عام | بر اندریں سوئے با خاص و عام

۹۲۳۸ بباید کہ آں خانِ پرہیزگار | کند کوششے اندریں کار و بار

ذکر عزیمت کردن الب خاں جانبِ دہلی و رسیدنِ عالم ملک در دیوگیر

۹۲۳۹ چو خاں جملہ مضمونِ فرماں شنود | بمضمونِ فرماں اطاعت نمود

۹۲۴۰ الب خانِ یل را سوئے شہریار | رواں کرد با جملہ خیل و تبار

۹۲۴۱ ہمی بود خود منتظر چند گاہ | کہ آید دگر بارہ فرمانِ شاہ

۹۲۴۲ چو زیں ماجرا یک دو سالے گذشت | الب خاں بپابوسِ شہ خاص گشت

۹۲۴۳ ملک عالم آمد بفرمانِ شاہ | کہ خانرا برادر بُد آں نیک خواہ F. ۲۶۳

۹۲۴۴ سپہ از بہروچ آں سپہدر کشید | سوئے دولت آباد یکسر رسید

۹۲۴۵ بخانش بداد او فرمانِ شاہِ جہاں | سراسر چو فرمانِ شہ خواند خاں

۹۲۴۶ بگشت اخترِ سعد از دیوگیر | شد آں خانِ قتلغ عزیمت پذیر

۹۲۴۷ بگریہ شدہ جملہ شہر و دیار | ہم از فرقتِ خانِ پرہیزگار

۹۲۴۸ برآمد نفیرے ز دیوار و در | سعادت ربودند ازیں بوم و بر

۹۲۴۹ غرض خاں چو در حضرتِ شہ براند | بکتکہ ملک عالمِ یل بماند

۹۲۵۰ ہمی کرد کارے بفرمانِ شاہ | ہمی کرد کوشش بکارِ سپاہ

۹۲۵۱ ہمی کرد ہر مرد را امتحاں | سزا دار ہر یک ہمی داد ناں

۹۲۵۲ از آں امتحاں لشکرِ دیوگیر | شدہ راست چوں تیر در کار تیر

برگشتن قاضی جلال و مبارک جو رنبال

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

در زمینِ بروده از بیدادی

۹۳۴۱ ۹۲۵۳ ازیں ماجرا چوں بر آمد دو سال — دیار و دمن را دگر گشت حال

۹۳۴۲ ۹۲۵۴ یکے فتنہ در سمتِ گجرات زاد — بہر کشورے باز شورے فتاد

۹۳۴۳ ۹۲۵۵ گروہے ز بیدادِ خسرو بگشت — نفیر از نہم طاقِ گردوں گذشت

۹۳۴۴ ۹۲۵۶ ہماں جور بنیال و قاضی جلال — جلال ابن لالا یلِ با ہمال

۹۳۴۵ ۹۲۵۷ ہماں جھلّو افغان یلِ نامدار — کہ نامے بہ برداشت در کارزار

۹۳۴۶ ۹۲۵۸ شدہ ہر یکے در بروده مقیم — بکارِ دغا ہر یکے مستقیم

۹۳۴۷ ۹۲۵۹ چو دیدند آں مقبلِ دوں سیر — بفرمانِ خسرو دراں بوم و بر

۹۳۴۸ ۹۲۶۰ بسے مردِ رامی کشد بے گناه — خصوصاً صدورِ سرانِ سپاه

۹۳۴۹ ۹۲۶۱ بیک روز ہر چار یکجا شدند — یکے رائے در کارِ غوغا زدند

۹۳۵۰ ۹۲۶۲ بگفتند کیں آدمی خوارہ مرد — کشانند ز جلاد اہلِ نبرد

۹۳۵۱ ۹۲۶۳ جہانے ز بیدادِ او کشتہ شد — ز تربت زمیں پشتہ بر پشتہ شد

۹۳۵۲ ۹۲۶۴ بہر جا کہ بود ست مردِ گزیں — شدش خشت بالین و بستر زمیں

۹۳۵۳ ۹۲۶۵ بجست آں کسے کو ازو تافت سر — بر آوردہ سر در دیارے دگر

۹۳۵۴ ۹۲۶۶ چو داریم در کارِ پیکار دست — بدشمن نمائیم یکبار دست

۹۳۵۵ ۹۲۶۷ اگر بخت و دولت بود یارِ ما — رہانیم از ظلم اقلیم را

۹۳۵۶ ۹۲۶۸ وگر خود دگر فتنہ بازد سپہر — نماند بما چرخ از خشمِ مہر

۹۳۵۷ ۹۲۶۹ بہ سستی نگردیم بارے ہلاک — سر از تیغ جلاد نفتد بخاک

۹۳۵۸ ۹۲۷۰ چو ایں رائے زد ہر یکے تا گرفت — بہر چار دل یک سخن جا گرفت

۹۳۵۹ ۹۲۷۱ دگر روز کیں چرخِ ناپایدار — بزد تیغ بر سر تیغ بر کوہسار

۹۳۶ ۹۲۷۲ بکردند پس عہد ہا مستقیم — بخوردند سوگند ہائے عظیم

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۲۷۳ ۹۳۶۰ — کشیدند شمشیر هر چار مرد — ابا هم عنانانِ روزِ نبرد

۹۲۷۴ ۹۳۶۱ — عوانان که بر قصدِ شان آمدند — بتحصیلِ اموال و جان آمدند

۹۲۷۵ ۹۳۶۲ — گرفتند شان را نهادند بند — نشاندند شان را بعینِ گزند

یکایک زدن بروده بر لشکرِ مقبل و شکسته رفتنِ مقبل

۹۲۷۶ ۹۳۶۴ — چو مقبل ازین حال آگاه گشت — که قومے زبیدادیِ شاه گشت

۹۲۷۷ ۹۳۶۵ — سپه راند بر قصدِ پیکارِ شان — طلب کرد از هر طرف سرکشان

۹۲۷۸ ۹۳۶۶ — بسر گنج لشکر گہے ساز کرد — همه سازِ پیکار آغاز کرد

۹۲۷۹ ۹۳۶۷ — یکے روز برگشتگانِ دلیر — براندند هر یک خروشان چو شیر

۹۲۸۰ ۹۳۶۸ — بر افواجِ مقبل چنان تاختند — که اعلامِ او سر نگون ساختند

۹۲۸۱ ۹۳۶۹ — چو افواجِ مقبل از ایشان شکست — پسے رختِ شان ملک را بیفتاد دست

۹۲۸۲ ۹۳۷۰ — همان مقبل از پیشِ شان تافته — ز حیله خلاصی بجان یافته

۹۲۸۳ ۹۳۷۱ — شنیدم که در حصنِ پتن خزید — بجز دز گرفتن گریزے ندید

۹۲۸۴ ۹۳۷۲ — همان چار فرزانهٔ گردن فراز — بکنبایت آمد پس از ترک تاز

۹۲۸۵ ۹۳۷۳ — دران شهر مردے اخی نام بود — مر آن سرکشان را اطاعت نمود

۹۲۸۶ ۹۳۷۴ — همه شهر بر دستِ ایشان سپرد — همه ملک و اسبابِ خود پیش برد

۹۲۸۷ ۹۳۷۵ — شنیدم طغی شحنهٔ بارگاه — جلا بود آنجا بفرمانِ شاه

۹۲۸۸ ۹۳۷۶ — همان روز با بندهاے گران — بیفتاد بر دستِ برگشتگان

۹۲۸۹ ۹۳۷۷ — بریدند بندش یلانِ سپاه — عوض داد او را قبا و کلاه

۹۲۹۰ — مر او را سرِ پنجمیں ساختند — سرش را بگردوں بر افراختند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۲۹۱ ۹۳۷۹ — طغی روز سیوم از ایشاں بتافت … ز کھنبایت آنگہ بہ تیں شتافت

۹۲۹۲ ۹۳۸۰ — بہ پیوست بر مقبل نا قبول … کہ بود ست غلامی عنیف و فضول[1]

۹۲۹۳ ۹۳۸۱ — مبارک دیگر روز از انجا بتاخت … بقصد اساول علم برفراخت

۹۲۹۴ ۹۳۸۲ — شد آں حصن فتح از پس بیست روز … پس آنگہ مبارک یل کینہ توز

۹۲۹۵ ۹۳۸۳ — نواحی آں حصن را ضبط کرد … برآورد از مرد بیگانہ گرد

۹۲۹۶ ۹۳۸۴ — چو زیں ماجرا یک دو ماہی گذشت … یکے تعبیہ دیگر آغاز گشت

مصاف کردن عزیز خمار با لشکرِ برودہ و کشتہ شدنِ او

۹۲۹۷ ۹۳۸۵ — ز ہر جانبے گرد آمد سپاہ … چو بگذشت ازاں ماجرا یک دو ماہ

۹۲۹۸ ۹۳۸۶ — عزیزے کہ اصلش ز خمار بود … بفرمانِ شہ مقطعِ دہار بود

۹۲۹۹ ۹۳۸۷ — بجنبید با لشکرِ مالوہ … ابا فوجے از کشورِ مالوہ

۹۳۰۰ ۹۳۸۸ — از انسوئے مقبل ازیں سو عزیز … ز اطراف ہر جانب اہلِ ہنر یز

۹۳۰۱ ۹۳۸۹ — سپاہے براندند یکجا شدند … ہمہ ساختہ بہرِ ہیجا شدند

۹۳۰۲ ۹۳۹۰ — نہادند روزے دگر سر براہ … چو در حدِ بتلاود آمد سپاہ

۹۳۰۳ ۹۳۹۱ — ہماں چار یل ایں حکایت شنید … پئے جنگ ہر یک سپاہے کشید

۹۳۰۴ ۹۳۹۲ — نہادند ہر چار دل در نبرد … کہ در ذاتِ خود ہر یکے بود مرد

۹۳۰۵ ۹۳۹۳ — بکردند ہر چار لشکر گہے … بہ ترتیب بودند روزے دہے

۹۳۰۶ ۹۳۹۴ — دگر روز کیں گنبدِ فتنہ دوست … گلِ سرخ را کرد بیرونِ پوست

۹۳۰۷ ۹۳۹۵ — دو لشکر بصحرائے یکجا شدند … در آہنگِ پیکار و ہیجا شدند

۹۳۰۸ ۹۳۹۶ — شنیدم کہ در فوجِ آں ہر چہار … نبود ست زیادت ز ہفصد سوار

---

[1] نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۳۹۷	۹۳۰۹	بسوئے دگر شش ہزار دلیر	خروشاں چو در حالتِ خشم شیر
۹۳۹۸	۹۳۱۰	خود آں چیرۂ خمار در قلب ماند	کہ بسیار مظلوم را خوں فشاند
۹۳۹۹	۹۳۱۱	جواں گرچہ باشد مہیب و درشت	بجز بستہ را کم تواند بکشت
۹۴۰۰	۹۳۱۲	نداند عواں پیشۂ کارزار	سگِ عربدۂ گرچہ داند شکار
۹۴۰۱	۹۳۱۳	طغی شد مقدم بفوجِ عزیز	کہ بودست غدار کے کم تمیز
۹۴۰۲	۹۳۱۴	شدہ فوجِ مقبل سوئے دستِ راست	خروشِ دل از چپ و راست خاست
۹۴۰۳	۹۳۱۵	دگر سوئے آں چار مردِ دلیر	پئے جنگ ہر یک خروشاں چو شیر
۹۴۰۴	۹۳۱۶	ستادند ہر سو پراگندہ وار	رہا کردہ رسمِ یمین و یسار
۹۴۰۵	۹۳۱۷	غرض چوں دو جانب در آں دشتِ کیں	گرفتند شیرانِ صفدر زمیں
۹۴۰۶	۹۳۱۸	طغی دید پراگندہ افواجِ خصم	کمر بست ہر یک بتاراجِ خصم
۹۴۰۷	۹۳۱۹	یکے فوجِ ناموسِ شاں بر گرفت	چو خاماں پئے فوجِ دیگر گرفت
۹۴۰۸	۹۳۲۰	گروہے دو سہ ہم بہ پامالِ شاں	خروشاں ہمی رفت دنبالِ شاں
۹۴۰۹	۹۳۲۱	غرض چوں طغی اندراں دشتِ کیں	یکے دست بردے نمود ایں چنیں
۹۴۱۰	۹۳۲۲	ہماں چیرہ خمار کے بو الفضول	کہ بود ست بازاریِ نا قبول
۹۴۱۱	۹۳۲۳	بزد کوس و دی صرفہ مرکب جہاند	سوئے قلبِ دشمن یکایک براند
۹۴۱۲	۹۳۲۴	سراسر صفِ قلب بشکستہ دید	صفِ خود بکینہ کمر بستہ دید
۹۴۱۳	۹۳۲۵	شنیدم زمانے در آنجا ستاد	سوارانِ خود را ہمی کرد یاد
۹۴۱۴	۹۳۲۶	حریفاں چو دیدند ایں چیرگی	کہ دشمن نمود از سرِ خیرگی
۹۴۱۵	۹۳۲۷	سراں رد نظمے بر تافتہ از نبرد	پس ہر یکے ماند معدود دہ مرد
۹۴۱۶	۹۳۲۸	چپ و راست گشتند ازاں پایمال	بیکسو مبارک دگر سو جلال
۹۴۱۷	۹۳۲۹	جلال ابن لالا و جہلوئے یل	چو دیدند افواجِ خود در خلل
۹۴۱۸	۹۳۳۰	گریزاں چو گشتند ازاں دشتِ کیں	یکے در یسار و یکے در یمیں
۹۴۱۹	۹۳۳۱	شنیدم کہ در عینِ آں قیل و قال	ابا چار دہ یار قاضی جلال

نوٹ کی تصحیح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۴۲۰ بیک پنبه زاری نهان گشته بود — صفش پنبه از بیم جاں گشته بود
۹۴۲۱ هم آخر چو دید آں یلِ نامدار — که در فوجِ دشمن تنک شد سوار
۹۴۲۲ پراگنده شد حمله فوجِ عزیز — که بودست غدّار خوں ریز نیز
۹۴۲۳ ابا چار ده یل جلالِ گزیں — کمر بست بر قصدِ بدخواهِ دیں
۹۴۲۴ خروشاں بروں آمد از پنبه زار — بزد بر صفِ دشمنِ نابکار
۹۴۲۵ سواراں عزیزیا اندراں پهن دشت — زمینِ جلالِ گزیں پنبه گشت
۹۴۲۶ پس آنگه رسید اندراں مرغزار — مبارک ابا چند جنگنده سوار
۹۴۲۷ ز دیگر طرف جهلوئے صف شکن — عیاں گشت چوں قارنِ رزم زن
۹۴۲۸ جلال ابنِ لالا از سوئے دگر — خروشاں در آمد ابا کرّ و فر
۹۴۲۹ بیکبار هر چار گردن فراز — بکردند بر خصمِ دوں ترک تاز
۹۴۳۰ هم آخر چو خمّارکِ خامکار — نیاورد تابے دراں کارزار
۹۴۳۱ عناں را بپیچید بنمود پشت — رسیدند از پس یلانِ درشت
۹۴۳۲ سرے چند بر خاک انداختند — وزاں حرگه بیشتر تاختند
۹۴۳۳ شد آں چیره خمّار زنده اسیر — ز اصحابِ فوجش بر آمد نفیر
۹۴۳۴ چو خمّار شاں زنده آمد بدست — خروشید هر یک چو پیلانِ مست
۹۴۳۵ بمقبل برانگندند یکبارگی — دراں فوج هم زاد آوارگی
۹۴۳۶ چو مقبل سرے در هزیمت نهاد — با فواجِ ظالم شکستے فتاد
۹۴۳۷ یلاں در غنیمت نهادند دست — چه به زیں غنیمت که دشمن شکست
۹۴۳۸ گرفتند اسباب بنگه تمام — بسے مُرغِ زرشاں در آمد بدام
۹۴۳۹ هماں روز کشتند خمّار را — دگر چند بدخواه غدّار را
۹۴۴۰ چو آں روز با خرّمی برگذشت — ازاں تاختن هر چه شاں جمع گشت
۹۴۴۱ دگر روز گردانِ لشکر شکن — بیک خیمه ساختند انجمن
۹۴۴۲ غنیمت نهادند در چار جا — گرفتند هر یک یکے حصّه را

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۳۵۵ چو گشتند فارغ ازاں کاروبار / بر ایشاں بسے خلق گشتند یار

عزیمت کردن لشکر برودہ در کنبھایت و محصّر شدنِ کنبھایت

۹۴۴۳

۹۳۵۶ ۹۴۴۴ دگر روز راندند زانجا سپاه / گزشتند ازاں فرّخ آوردگاه

۹۳۵۷ ۹۴۴۵ بکھنبات اندر پس از چند روز / رسیدند ازاں زمرۂ کینہ توز

۹۳۵۸ ۹۴۴۶ مگر خلقِ آں شہر از ایشاں بگشت / بساطِ اطاعت گری در نوشت

۹۳۵۹ ۹۴۴۷ گماں برد ہر کس کہ از دشتِ کین / شکستند از سرکشانِ گزین

۹۳۶۰ ۹۴۴۸ بکھنبایت اندر بہ بیمِ فرار / شکستہ رسیدند از کارزار

۹۳۶۱ ۹۴۴۹ ازاں روئے کوسِ تمرّد زدند / بہر خانہ خلقے حصاری شدند

۹۳۶۲ ۹۴۵۰ بروں خیمہ زد فوجِ برگشتگاں / بہر دم فزوں می شد افواجِ شاں

۹۳۶۳ ۹۴۵۱ گروہے کزیشاں پریشاں فتاد / بہر روز سر سوئے شاں می نہاد

۹۳۶۴ ۹۴۵۲ دگر روز شوریدہ سکانِ شہر / کہ و مہ برآورد شمشیرِ قہر

۹۳۶۵ ۹۴۵۳ بر آہنگِ پیکار و سازِ نبرد / بروں زد ز ہر خانہ ہر جا کہ مرد

۹۳۶۶ ۹۴۵۴ کشیدہ بسے خلق صفہا چو مور / ہژبراں چو دیدند غوغا و شور

۹۳۶۷ ۹۴۵۵ بیک حملہ کردند پامالِ شاں / گرفتند تا شہر دنبالِ شاں

۹۳۶۸ ۹۴۵۶ ہمہ خلق در خانہا در خزید / بہر جا غزے سر بہ ایواں کشید

۹۳۶۹ ۹۴۵۷ سرِ کوچہ بگرفت ہر جا دلیر / پے افشردہ در بیشۂ خود چو شیر

۹۳۷۰ ۹۴۵۸ شنیدم دراں شہر سر تا بسر / بہر خانہ بود حصنے دگر

۹۳۷۱ ۹۴۵۹ ہمہ شہر در خانہاے بلند / حصاری شد از بیم شور و گزند

۹۳۷۲ ۹۴۶۰ دو سہ روز ازیں قصہ چوں برگذشت / درآمد طغی یک شب از راہِ دشت

۹۴۶۱	۹۳۷۳	بگنهایت اندر شباشب خزید	همه شهریاں را به نصرت رسید
۹۴۶۲	۹۳۷۴	دراں شهر قومے که از کارزار	سراسیمه بودند لیل و نهار
۹۴۶۳	۹۳۷۵	طغی چوں درآمد قوی دل شدند	هواخواهِ آں مرد مقبل شدند
۹۴۶۴	۹۳۷۶	کمربسته هریک بفرمانِ او	شد از مرد تا زن ثنا خوانِ او
۹۴۶۵	۹۳۷۷	همه شهر از ذاتِ او زر یافت	ز فرمانِ او هیچ کس سر نتافت
۹۴۶۶	۹۳۷۸	دلِ شهریاں چونکه شد برقرار	کمر بست هریک پےِ کارزار
۹۴۶۷	۹۳۷۹	رہِ دشمناں را برانباشتند	همه شهر خود را نگه داشتند
۹۴۶۸	۹۳۸۰	گروہے بصحرا گروہے بشهر	برآورد هر روز و شب تیغِ قهر
۹۴۶۹	۹۳۸۱	نه هم شهریاں زاں چناں بدتواں	که رانند از و صفِ دشمناں
۹۴۷۰	۹۳۸۲	نه صحرائیاں زاں چناں بود بخت	که گیرند شهر از درآوردِ سخت
۹۴۷۱	۹۳۸۳	شب و روز با هم درآویختند	بشام و سحر خوں همی ریختند
۹۴۷۲	۹۳۸۴	بریں جمله چوں رفت ماہی سه چار	دگرگونه شد گردشِ روزگار

جنبیدن سلطان محمد از دهلی جانبِ گجرات

۹۴۷۳	۹۳۸۵	چو از شورِ گجرات و قتلِ عزیز	شنید آں خدیوِ فلاسف تمیز
۹۴۷۴	۹۳۸۶	سراسیمه شد خاطرش زیں خبر	درونش شد از حزن زیر و زبر
۹۴۷۵	۹۳۸۷	هم آخر خود کرده درماں ندید	گزیرے بجز قصدِ ایشاں ندید
۹۴۷۶	۹۳۸۸	شنیدم درآں وقت بر شهریار	مگر مانده بود دست اندک سوار
۹۴۷۷	۹۳۸۹	چه اهلِ دیار و چه اهلِ حشم	هم از ظلمِ او گشته بودند کم
۹۴۷۸	۹۳۹۰	غرض شاهِ خونریز بیدادگر	چو بشنید ازاں شور و غوغا خبر
۹۴۷۹	۹۳۹۱	ز دهلی سپه سمتِ گجرات راند	بهر منزلے هفته‌ئی می بماند
۹۴۸۰	۹۳۹۲	همی راند لشکر بآهستگی	چو شیرانِ جماش در خستگی

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۹۴۸۱ بجز نیم فرسنگ کوچے نکرد ٭ ز سستی ہمی کرد عطف از نبرد

۹۴۸۲ شب و روز در خاطر آن حیلہ ساز ٭ بہ تدبیر و تلبیس بودے براز

۹۴۸۳ کہ چو کارِ جہاں زرق و تزویر ست ٭ جز از زرق و تزویر ناید بدست

۹۴۸۴ شنیدم چو شہ راند از تخت گاہ ٭ بدرماندگی نیم مردہ سپاہ

۹۴۸۵ ز اسپانِ بیجان و بیدل سوار ٭ بلشکر گہش بردن ازی چہار

۹۴۸۶ ہمہ عاجز از ظلمِ شاہِ جہاں ٭ شکستہ رکاب و شکستہ عناں

۹۴۸۷ گروہے بفرسود بے نان و آب ٭ شہش کرد اہلِ تحمل خطاب

۹۴۸۸ گروہے دگر خستہ یانِ دیار ٭ اسیرِ ہماں فتنۂ روزگار

۹۴۸۹ بصد عجز و زاری ہمی آمدند ٭ ہمی گشت شاں گر نمی آمدند

۹۴۹۰ نہ دستِ خلاص و نہ پائے گریز ٭ بہر گام از دیدہ خونابہ ریز

۹۴۹۱ شب و روز از فاقہ می کاستند ٭ بصد آرزو مرگ می خواستند

۹۴۹۲ ز بیمش شدہ چوں زباں بستگاں ٭ نزد نالہ کس ازاں خستگاں

۹۴۹۳ چو مرغانِ پر کم قدم می زدند ٭ ہمیراند خونے چو دم می زدند

۹۴۹۴ چو در حدِ ناگور لشکر رسید ٭ بویرانہ شہ مقامے گزید

۹۴۹۵ چو ناموسیاں کرد لشکر گہے ٭ ہمی کرد تلبیس چوں روبہے

۹۴۹۶ سیاہے پر از خیمہ و بارگاہ ٭ در و توتیا غلہ و آب و کاہ

۹۴۹۷ نماند از ستوران بجز شاخ و سم ٭ بخوردند اسپاں ہمہ یال و دم

۹۴۹۸ نخوردہ درو آدمے جز غمے ٭ نماندہ ز غم بر کسے جز دمے

۹۴۹۹ در آنجا چو لشکر دو ماہے بماند ٭ شہ اعظم ملک را بہروچ راند

رسیدن اعظم ملک در بہروچ و لشکر در حصن فرود آوردن

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۴۱۲ بفرمود آں شاہِ حیلہ گرای — کہ زود آں خراسانیِ سست پای

۹۴۱۳ رود در بہرِوتج دبر صد سوار — رود چوں دراں حصن گیرد قرار

۹۴۱۴ قمر کو غلامِ ملک عالم است — درآں حصن با لشکرِ سالم است

۹۴۱۵ دگر ہر کہ از لشکرِ دیو گیر — درآں حصن باشد سکونت پذیر

۹۴۱۶ بتدبیر شاہاں دارد آنجا نگاہ — فرود آورد حملہ در روز سیاہ

۹۴۱۷ اگر فوجِ باغی رسد ناگہاں — ابا حزم باشد چو کار آگہاں

۹۴۱۸ نیارد سپہ را بروں از حصار — بباشد بحصن اندروں ہوشیار

۹۴۱۹ بروں حصار ار رود جوئے خوں — سوارے زدز کم گذارد بروں

۹۴۲۰ غرض چوں خراسانیِ سست پای — رواں شد بفرمانِ فرماں روای

۹۴۲۱ پس از چند روزی بہروتج رسید — زفرمانِ خسرو دگر یرے ندید

۹۴۲۲ قمرارسانید فرمانِ شاہ — در آورد در دز تمامی سپاہ

۹۴۲۳ تعین کرد ہر صفدری را النگ — بہر برج شد نامزد ہر نہنگ

۹۴۲۴ ہمی بود ہر یک باوطانِ خویش — کسے دم نمی زد بفرمانِ خویش

رسیدن لشکر برودہ در بہروچ و شکستن ایشاں

F. ۲۶۸

۹۴۲۵ چو بشنید افواجِ برگشتگاں — کہ در بہروتج آمد سپاہ گراں

۹۴۲۶ رہا کرد کنہایت آنگہ شتاب — براندند گرداں ثنابت رکاب

۹۴۲۷ خروشاں بحصن بہروچ آمدند — غنیمت کناں فوج فوج آمدند

۹۴۲۸ نمودار گردند از ہر طرف — ستادند بیرونِ دز صف بہ صف

۹۴۲۹ ہمہ ساختہ از برائے وغا — نظر داشتہ سوے دروازہا

۹۴۳۰ کہ کے آید از حصن لشکر بروں — برانیم از ہر طرف جوے خوں

۹۴۳۱ شنیدم کہ برگشتگاں تا سہ روز — شدہ گرد بر گردِ دز کینہ توز

۹۴۳۲	بهر روز بر حصن می تاختند	بهر شب دو میلے وطن ساختند
۹۴۳۳	درون بود لشکر هزاری سه چار	ز برگشتگان بود هفصد سوار
۹۴۳۴	در دو نے اگرچه فزون آمدند	چو فرمان نه بد کم برون آمدند
۹۴۳۵	سیوم روز کافواج برگشتگان	درآمد به حصن چالش کنان
۹۴۳۶	همان جهلو افغان با فوج خویش	ز افواج اصحاب خود گشت بیش
۹۴۳۷	درآمد بدروازه قصد کرد	همی کرد چون چیره دستان نبرد
۹۴۳۸	چو بگذشت از حد زبردستیش	کشید اختر از اوج در پستیش
۹۴۳۹	سرے چند از لشکر دیو گیر	که بودند در دز سکونت پذیر
۹۴۴۰	حمید آنکه آن شیخ زاده گزین	که بود دست شیرے بهنگام کین
۹۴۴۱	دگر سرفرازان و گردن کشان	که بد نام هر یک ز مردی نشان
۹۴۴۲	چو دیدند جهلو ز حد برگذشت	ز کین حکم شه شان فراموش گشت
۹۴۴۳	بگفتند باهم که این چیره مرد	زبون گیر آمد بکار نبرد
۹۴۴۴	نداند که شیران این مرغزار	بفرمان شاه اند اسیر حصار
۹۴۴۵	اگر شاه ما را کشد زین گناه	بریزیم خونش درین حربگاه
۹۴۴۶	بگفتند ایشان برون آمدند	چو شیران بصید زبون آمدند
۹۴۴۷	دو سه بار جهلو دران شر و شور	بکوشید تا بشکندشان بزور
۹۴۴۸	حریفان ز پیشش همی تافتند	بر او دست هم کم رهے یافتند
۹۴۴۹	بهم آخر چو از روز پاسے بماند	صفِ دولت آباد را در براند
۹۴۵۰	قمر چون ضعفِ خویش غالب بدید	برون آمد از حصن و ممدو رسید
۹۴۵۱	چو آورد زورے زهر هوشیار	به بجید جهلو در آن حربکار
۹۴۵۲	شنیدم چه مردان بسے جنگ کرد	چو افتاد اسپش بدشتِ نبرد
۹۴۵۳	حریفان رسیدند گرد اندرش	بریدند بعد از خصومت سرش
۹۴۵۴	چو افتاد جهلو دران حربگاه	برون آمد از حصن هر سو سپاه

۹۴۵۵ همان جور بنبال و قاضی جلال — چو دیدند از هر طرف پیل مال

۹۴۵۶ رها کرد بنگه عنان تافتند — شکسته ز بدخواه بشتافتند

۹۴۵۷ چو در لشکر شان شکستی فتاد — همه لشکر و رخت داده بباد

۹۴۵۸ پناهنده رفتند بر ماندیو — دلی پر غم و دیدهٔ در غریو

۹۴۵۹ شنیدم همان هندوی سست پا — بتزویر شان شد محبت گرا

۹۴۶۰ بصد زرق در دام شان در کشید — هم آخر ز اخلاص شان سر کشید

۹۴۶۱ همه رخت و اسباب از ایشان ربود — چو این قصه را ستمگر شنود

۹۴۶۲ روان کرد پیکی بر آن سست کیش — طلب کرد از وی غریمان خویش F.۲۷۹

۹۴۶۳ همی خواست آن هندوی نابکار — که شان را فرستد سوی شهریار

۹۴۶۴ در آن حال یک تحفهٔ ایام زاد — کز آن فتنه شان را خلاصی بداد

خروج کردن خلق دیوگیر با سلطان محمدؒ و مملکت کردن اسمٰعیل

۹۴۶۵ شهنشاه دون دوست بدخواه دین — که یکسر سر تافت از راه دین

۹۴۶۶ شد آزرده از وی صغار و کبار — برو گشته جایز خروج دیار

۹۴۶۷ شریعت رضا داد در خون او — طبیعت فسرده ز افسون او

۹۴۶۸ بخونش روان گشته حکم قضاة — دهنها بسته بر وی طریق نجاة

۹۴۶۹ ز آئین اسلام سر تافته — ابا زمرهٔ کفر در یافته

۹۴۷۰ بر انداخته رسم بانگ نماز — شب و روز از اهل دین در گداز

۹۴۷۱ جماعت و جمعه در انداخته — ابا هندوان هولی باخته

۹۴۷۲ ابا جوگیان گشته خلوت گرا — بدل راه کفار را داده جا

۹۴۷۳ بر دشتق مفتی کم شده — وگر خود شده نیز ملزم شده
۹۴۷۴ بغیر از جفایش بهر کشورے — برو حرب جایز بهر محضرے
۹۴۷۵ همان شاه خونخوار و ناپاک کیش — شنیدم که در آخر ملک خویش
۹۴۷۶ بسے فوج برگشتگان را شکست — بسے صاحب چترش آمد بدست
۹۴۷۷ همی کرد ضحاک را اتباع
هم آخر بر آیین اهل خداع

ذکر کشته شدن احمد لاچین و قتلتاش و مملکت گرفتن سلطان ناصر الدّین افغان

۹۴۷۸ چو شد فارغ از لشکر گجرات — روان کرد از خون مردم فرات
۹۴۷۹ بران احمد نا حمیده خصال — که شد نام لاچین از و در وبال
۹۴۸۰ بگفتا رو و زود در دیوگیر — بحیله کند سرکشان را اسیر
۹۴۸۱ پس آنگاه در پای سرلشکران — بغدرے نهد بندهاے گران
۹۴۸۲ بیارد سوی حضرت شان سیر — کند شور در کشور دیوگیر
۹۴۸۳ چو احمد ز ره سوے مقصد رسید — همی چارهٔ راه مقصود دید
۹۴۸۴ بعالم ملک داد فرمان نهان — که لشکر کند سوے حضرت روان
۹۴۸۵ چو عالم ملک خواند آن نامه را — همی کرد نفرین مر آن خامه را
۹۴۸۶ که این نامهٔ نا همایون نبشت — سراسر حروفے از خون نبشت
۹۴۸۷ ولیکن ز ظلمش چو چاره ندید — سبک لشکر از شهر بیرون کشید
۹۴۸۸ سران سپه را بشیرے نداد — کسے را بجز عشوه چیزے نداد
۹۴۸۹ بفرمود تا کوچ بر هم کنند — مقامے بیک منزلے کم کنند

۹۴۹۰ همی رفت لشکر بتکلیف و زور — زبان همه بسته دلها بشور

۹۴۹۱ چو از شهر خود پنج فرسنگ رفت — ز هر دل بتاراج جان سنگ رفت

۹۴۹۲ پس آنگه سران جمله یکجا شدند — شبانگاه در بند غوغا شدند

۹۴۹۳ بگفتند هر یک دگر یک زبان — که اکنون فتادیم در بیم جان

۹۴۹۴ یکی نور دین و دگر اسمعیل — چو دیدند بر غدر ظالم دلیل

۹۴۹۵ ز بهر خلاص خود و مردمان — درین کار بستند هر یک میان E ۲۸۰

۹۴۹۶ بگفتند کین بدگمان بادشاه — یقین مرد را می کشد بیگناه

۹۴۹۷ همیشه دم از مکر و دستان زند — همه تیغ بر زیر دستان زند

۹۴۹۸ چنان گشت در خون مردم دلیر — که خونها بسی خورد و هم نیست سیر

۹۴۹۹ یکی را بصورت یکی را بنام — بزرگان دین را کند خرد خام

۹۵۰۰ نه درویش ایمن از و نی امیر — نه منعم از و بی غم و نی فقیر

۹۵۰۱ کند خود پی خون خلقش شطط — مسلط کند تام خلق از غلط

۹۵۰۲ بهانه نهد خون بریزد مدام — در آتش نیفتد کس الا که خام

۹۵۰۳ یکی حیله باید درین کار کرد — که نامرد دستی نیابد بمرد

۹۵۰۴ چو سختی کشانیم در کارزار — بسستی چرا جان سپاریم زار

۹۵۰۵ چنان رای شان روی داد از نهفت — که امشب نشاید درین کار خفت

۹۵۰۶ چو شاه فلک سر برآرد ز بام — برآریم ما جمله تیغ از نیام

۹۵۰۷ باوّل تبیره چو یکجا شویم — همه یک دل از بهر غوغا شویم

۹۵۰۸ همه تیغ بر روی دشمن زنیم — سر احمد اوّل بخاک افگنیم

۹۵۰۹ پس آنگه بگیریم قلتاش را — وزان پس حسام سپه تاش را

۹۵۱۰ ببرّیم سرها ازین سه نیو — فرستیم بر جگنگ و ماندیو

۹۵۱۱ سپه پس برانیم در دوگیر — کنیم آنگه عالم ملک را اسیر

۹۵۱۲ چو از غرفه شاه فلک سر کشید — بقصد شب تیره خنجر کشید

۹۵۱۳ کشیدند شمشیر کند آوران — بر اسپان نشستند یک یک روان

۹۵۱۴ گروهی سوی پور لاچین شدند — بگرد سراپرده پرچین شدند

۹۵۱۵ سرش را بکردند از تن جدا — برآمد یکی شور از آن ماجرا

۹۵۱۶ از آن شور قلتاش بیدار شد — روان بر یکی اسپ رهوار شد

۹۵۱۷ گروهی که بر قصد او تاختند — از آن باد بر خاکش انداختند

۹۵۱۸ سرش را بریدند از تیغ تیز — برآمد ز لشکر یکی رستخیز

۹۵۱۹ حسام آنکه اندر سراپرده بود — گروهی که آهنگ او کرده بود

۹۵۲۰ همانجا گرفتند او را فرو — سرش را بریدند بی گفت و گو

۹۵۲۱ تن هر سه شد چون سزاوار گور — ز لشکر فرو شست غوغا و شور

۹۵۲۲ بدینسو هر چه کردند سرها روان — سوی شهر راندند کند آوران

۹۵۲۳ رسیدند در شهر وقت زوال — ز هر سو شنیدند فرخنده فال

۹۵۲۴ همان نوردین و همان اسمعیل — سوی دولت آباد رانده تعجیل

۹۵۲۵ نصیر کلیچی و صاحب روان — سوی دیوگیر آمده با توان

۹۵۲۶ ملک عالم آندم مگر خفته بود — ز دیوان همان دم جو در رفته بود

۹۵۲۷ بگفتند او را چه خسپی بخیز — که برخاست از هر طرف رستخیز

۹۵۲۸ چو بشنید از خواب غفلت بجست — بپرسید کین رستخیز از کجاست

۹۵۲۹ بگفتند کان لشکر بی گناه — که گردی روان باز آمد ز راه

۹۵۳۰ سران سپه را همانجا بکشت — کنون بر تو آورد حمله درست

۹۵۳۱ ملک گفت در را ببندند زود — پس از بهر پیکار عجلت نمود

۹۵۳۲ همان چند کهر کهو وسه کرد او — که بود دست القاب شان ورد او

۹۵۳۳ بفرمود تا زین بر اسپان نهند — به پیشش در خانه بجنگی دهند ۲۸۱ ا

۹۵۳۴ سپه بر در خانه چون در رسید — همان چند کهر کهو وسه در دوید

۹۵۳۵ دو چاری بخوردند در پیش در — نشد تیغ کین بر کسی کارگر

۹۵۳۶ دران روز آن جنگ قایم بماند — چو شب شد سپه سوی گهتی براند

۹۵۳۷ گرفتند بس گهتی دیوگیر — بهر ره یکی فوج شد راه گیر

۹۵۳۸ چو عالم ملک هیچ راهی ندید — همان شب بکشتک اندرون در خزید

۹۵۳۹ نصیر و دگر حاجب کینه توز — گرفتند حصن برونی بروز

۹۵۴۰ بقلعه حصاری شده کوتوال — شده جمله شهر از سپه پایمال

۹۵۴۱ دگر روز کین چرخ لعبت نمای — شده لعبت صبح پرده کشای

۹۵۴۲ در افتاد لشکر بکشتک و حصار — همی شد بزیر و زبر کارزار

۹۵۴۳ دران روز تا شب سپه کرد جنگ — در آورد کار مخالف به تنگ

۹۵۴۴ چو بر وقت بستند هر کار و بار — کجا بر گشاید ز مردان کار

۹۵۴۵ گروهی ببالا گروهی فرو — دران شب بماندند در جست و جو

۹۵۴۶ که تا برکشد آسمان تیغ تیز — نیابد عدو هیچ راه گریز

۹۵۴۷ خور از حصن فیروزه چون سر کشید — سپه سر بسر باز خنجر کشید

۹۵۴۸ همان رسم دوشینه آغاز شد — دگر کینه از هر طرف باز شد

فیروزی یافتن لشکر دیوگیر و جلوس ناصرالدین

۹۵۴۹ زمانه هم از اول بامداد — در فتح بر روی لشکر گشاد

۹۵۵۰ چو عالم ملک زنده آمد اسیر — روان فتح شد قلعهٔ دیوگیر

۹۵۵۱ پس آن رستم و گیسوی بدسگال — که از روز بد بودشان گشته حال

۹۵۵۲ همان شیخ زاده که دربند بود — پی برده زنجیر آورده بود

۹۵۵۳ بروز نخستین که ابتر شدند — بحصن ستاره محصر شدند

۹۵۵۴ حسام آنکه آن شیر پلول سرشت — شده نامزد سوی آن قوم زشت

۹۵۵۵ چو یک سر بحصن ستاره رسید — ظفر رایتش را باختر کشید

۹۵۵۶ ستاره چو برگشت ازاں قوم زشت — هم از هیبت آں حصن شد خشت خشت

۹۵۵۷ دل افتاد آں قوم را از نهیب — امانے بجستند چوں شد شکیب

۹۵۵۸ ملک گفت کآیند زود تر فرود — وگرنه بیارم بخنجر فرود

۹۵۵۹ چو یک جو علف در ستاره نبود — بجز عجز شاں هیچ چاره نبود

۹۵۶۰ ضرورت بخواری فرود آمدند — بصد عجز و زاری فرود آمدند

۹۵۶۱ حسام الدین آں قوم را کرد بند — پس آورد ازانجا بعین گزند

۹۵۶۲ دو سه روز شاں بندی داشتند — هم آخر خرد را چو بگماشتند

۹۵۶۳ بزاری سراں ایدوں آید صواب — که در خون شاں داد فتوی جواب

۹۵۶۴ همه ساعیان سیاست گرند — همه دشمن دین پیغام برند

۹۵۶۵ بس آنگه بگفتند سیّاف را — که سرهاشاں کرد از تن جدا

۹۵۶۶ چو در گلشن ملک خارے نماند — بگنجینهٔ قلعه مارے نماند

۹۵۶۷ بسے گنج بر دست ایشاں فتاد — بسے تازی اسپان تازی نژاد

۹۵۶۸ بگردند آنگه سے یکے انجمن — همه خوب رایان ثابت سخن

۹۵۶۹ سراں جمله گفتند یک اتفاق — که بے شاه سست ست هر اتفاق

۹۵۷۰ نه بے شه بود ضبط هر کشورے — نه بے سر بود رونق لشکرے ۲۸۲ب

۹۵۷۱ هم از ما بگردد یکے مرد سر — به بندیم ما جمله پیشش کمر

۹۵۷۲ پس از مشورت جمله یکدل شدند — طلبگار یک مرد مقبل شدند

۹۵۷۳ چنیں آمد از قرعهٔ شاں دلیل — که دیهیم نه بر سر اسمعیل

۹۵۷۴ چو در گوش کرد اسمعیل ایں سخن — بگفتا نه ام درخور ملک من

۹۵۷۵ حسن نام مردیست او درخورست — که جایش بسرحد ایں کشورست

۹۵۷۶ بگیری دبدگانو اقطاع اوست — بترتیب ما هر یک از وی فرودست

۹۵۷۷ بهر کار چوں نام خود احسن است — چراغ خوش از دودهٔ بهمن ست

۹۵۷۸ بخواهیم او را دریں تخت گاه — که شایاں ترست او به تخت و کلاه

۹۵۷۹ بکارش همه جاں سپاریم ما — همو به دریں ملک فرماں روا

۹۵۸۰ سراں چوں شنیدند ایں قصه را — نکردند نقضے دریں ماجرا

۹۵۸۱	بگفتند کین رای فرخ ترست	خردمند را این سخن درخورست
۹۵۸۲	ولی زین سخن خلق نبود صبور	که دشمن قریبست وآن مرد دور
۹۵۸۳	پس آنگه یکی چتر ناریخ رنگ	نهادند بر فرق او بی درنگ
۹۵۸۴	شد آن شاه را ناصرالدین لقب	که بودست با هوش و هنگ و ادب
۹۵۸۵	همان نور دین را زکار آگهان	مقرر شده خواجگی جهان
۹۵۸۶	همان روز خسرو خزانه کشاد	سپه را زر پانزده ماهه داد
۹۵۸۷	بگردان گه آن خسرو دوربین	سزاوار هر مرد شغلی تعین
۹۵۸۸	چو آراسته شد چنین درگهی	نقیبان گرفتند بانگ آنگهی
۹۵۸۹	سران جمله کردند پابوس شاه	نثارش بکردند سر با کلاه
۹۵۹۰	پس آنگاه در پیش شه با حجاب	ستادند در راست و چپ باادب
۹۵۹۱	تجاوز نکرده کس از جای خویش	نزد هیچکس گام بر رای خویش

رسیدن قاضی جلال و مبارک مفتی در دولت آباد

۹۵۹۲	بجگنگ چو آمد سران دو نیو	فرستاد جگنگ سوی ماندیو
۹۵۹۳	رسید و چو بر ماندیو آن دو سر	خلاص دو سر یکسر آمد بسر
۹۵۹۴	مبارک عدو بند و قاضی جلال	چو دیدند شد فوج شان پایمال
۹۵۹۵	پس از کشتن بخت آن هر دو نیو	بپیوست بودند بر ماندیو
۹۵۹۶	همی خواست آن مان دیو لعین	فرستد سوی خسرو دگر گرم کین
۹۵۹۷	چو بر ماندیو آن دو سر بر رسید	دگرگونه زد رای دیو پلید
۹۵۹۸	فرستاد در دولت آباد شان	خدا کرد ازان بند آزاد شان
۹۵۹۹	چو بر ناصرالدین رسید آن دو سر	بپهد بسی داد شان اسپ و زر

۹۶۰۰ قدر خاں شد آنگہ خطاب جلال | کزاں جانب آمد بفرخندہ فال

۹۶۰۱ مبارک ہم از حضرت شہریار | بخانی مشرف شد اندر دیار

۹۶۰۲ شب و روز در کار شاہ جہاں | کمر بستہ ہر یک چو کار آگہاں

عزیمت کردن نور الدین جانب گلبرگہ با الغ خاں

۹۶۰۳ ہماں نور دیں از پس یک دو ماہ | بشد سوے صحرا کیاں کینہ خواہ

۹۶۰۴ الغ خان و بہرام افغان یل | حسینی کہ بد پیشوا بر محل

۹۶۰۵ ابا نور دیں آمدہ ہم سپاہ | موافق بہ برگشتہ بیگاہ و گاہ

۹۶۰۶ الغ خاں اگر چہ سرے می نمود | ولے نور دیں صاحب ضبط بود ۳۸۳ب

۹۶۰۷ سپہ را نخستیں بگلبرگ راند | یکے خار در جان کند ہر نشاند

۹۶۰۸ کہ کند ہر اسلماں بسے کشتہ بود | بخوں خاک گلبرگہ آغشتہ بود

۹۶۰۹ ہم از خون شیخ زماں عز دیں | فراتے رواں کردہ بود آں لعیں

۹۶۱۰ ہم آخر بدیدم کہ آں چوں نخفت | بزد سیلی و خانمانش برفت

۹۶۱۱ کسے کو چخند با بزرگان دیں | ضرورت شود خرد و خام اینچنیں

۹۶۱۲ غرض چوں بگلبرگہ لشکر کشید | محصر شد آں کہترے دیں پلید

۹۶۱۳ دگر پا یکے چند از چیرگی | بروں ایستادند از خیرگی

۹۶۱۴ بیک حملہ پامال لشکر شدند | دگر حملہ در دز محصر بشدند

۹۶۱۵ دگر آمدندے بروے بروں | شدے روز شاں شب ز بخت نگوں

۹۶۱۶ چو کند ہر از بیکار آمد بجاں | یکے نامہ بنوشت در کلیاں

۹۶۱۷ براں روستائی ناخوش خصال | کہ از دہی یافت نامش جلال

۹۶۱۸ ہماں کھتری دون صاحب کنشت | دراں نامہ نا ہمایوں نبشت

۹۶۱۹ کہ اینک من اینجا اسیر آمدم — ز دست سپہ پائے گیر آمدم

۹۶۲۰ تو گر مخلص آں دیو آہرمنی — بباید بشبے خوں بلشکر زنی

۹۶۲۱ ز رو نیز آں شب من آیم بروں — برانیم از دشمناں جوے خوں

۹۶۲۲ چو خواندند آں نامہ پیش جلال — ز کلیاں رواں گشت آں بدسگال

۹۶۲۳ خبر شد بلشکر کہ آں نابکار
ہمی ممد آمد بر اہلِ حصار

ظفر یافتن حسین سیتیہ بر جلال دوہنی

۹۶۲۴ حسین سرافراز و فیروز جنگ — یکے بیلتن مرد با ہوش و ہنگ

۹۶۲۵ رواں شد لفرمان سر لشکراں — سبک راند بر خصم فوجے گراں

۹۶۲۶ ہمی رفت آں سرکش گرم کیں — ز گرمی شدش خوی چکاں بر جبیں

۹۶۲۷ بقصد عدو رخش سیراند تفت — چو از لشکر خود دو فرسنگ رفت

۹۶۲۸ نشانِ سوارانِ بیگانہ دید — زمانے عنانِ تکاور کشید

۹۶۲۹ نگہ کرد کز صد یلِ نامدار — کسے کم رسیدہ ست جز دہ سوار

۹۶۳۰ بدل گفت از ینجا من جنگجوے — بتابم گر از پیش بدخواہ روی

۹۶۳۱ بروں آیم از جنس نام آوراں — چہ رو وانمایم بسر لشکراں

۹۶۳۲ بگفت این و مرکب سوی خصم راند — ہماں بیت شہنامہ را باز خواند

۹۶۳۳ مرا نام باید کہ تن مرگ راست — بنام نکو گر بمیرم رواست

۹۶۳۴ یکا یک چو بر فوج دشمن رسید — ز زیر رکاب اژدہا بر کشید

۹۶۳۵ بزد بانگ بر فوج دشمن بلند — کہ اے خوں گرفتہ گروہے نژند

۹۶۳۶ کجاست آں جلالی کہ سر لشکر است — جلالت سرش را ہم از کنگر است

۹۶۳۷ بپائے خود اندر بلا آمدست — دگر تے باید کجا آمدست

۹۶۳۸	من آن پیلتن شیر نر افگنم	که خوانند جهان قلع آهرمنم
۹۶۳۹	بنام حسینم بخلق حسن	ز خلقم جهان شد پر از نام من
۹۶۴۰	جلال این سخنها چو در گوش کرد	رکاب و عنان را فراموش کرد
۹۶۴۱	ضرورت ز شرم سواران خویش	جدا شد زمانے ز یاران خویش
۹۶۴۲ ۶۲۸۴	چو دیدش یل پیلتن در زمان	خروشید چون اژدها هر زمان
۹۶۴۳	بزد چابک آنگه بران هیول	رسانید خنجر سر خصم دون
۹۶۴۴	سه زخمی پر از خشم برهم براند	عدو طیره زان چیره دستی بماند
۹۶۴۵	نبودے اگر جوشنی در برش	روان شد بصفدر بریدی سرش
۹۶۴۶	هم از یاری و فضل یزدان پاک	بیفگند آنگه عدو را بخاک
۹۶۴۷	از آن فوج قومے که بد چیره دست	سر خود بریدند بر خاک پست
۹۶۴۸	بصد حیله زان سرکش سرفراز	سر خویشتن را ببردند باز
۹۶۴۹	زمین داد بدخواه را بهر خواب	دو سه گام شد پستر از بے شتاب
۹۶۵۰	کزان قلب که شان برون آورد	یکے حمله بر خصم دون آورد
۹۶۵۱	همان چیره دستان خروشان چو میغ	گذشتند از آن قلب جانی دریغ
۹۶۵۲	سپهکش بصد چیرگی باز گشت	در ایشان فتاد و از ایشان گذشت
۹۶۵۳	همان ده سرافراز دشمن شکار	که بودند با صفدر روزگار
۹۶۵۴	یکایک بران چیره دستان زدند	همه تیغ چون پور دستان زدند
۹۶۵۵	از آن ده یکے بر دلی زن رسید	سرش هم بریدند و دل بر درید
۹۶۵۶	هزیمت در افتاد در فوج شان	بزد چرخ بر خاک از اوج شان
۹۶۵۷	همه رفت هر یک فراز و نشیب	گسسته عنان و شکسته رکیب
۹۶۵۸	ندیدم بعمرے که از ده سوار	در آید هزار و بصد اندر فرار
۹۶۵۹	سپهکش چو زان جنگ فیروز شد	روان اخترش عالم افروز شد
۹۶۶۰	بدل گفت مردان پس از رستخیز	نگردند قصد عدو در گریز

۹۶۶۱ چو رو تافت دشمن ز دشت نبرد — چه باید زدن تیغ بر پشت مرد
۹۶۶۲ بگفت این و از جنگ جا باز گشت — سوی لشکر خویش دمساز گشت
۹۶۶۳ چو در لشکر آمد سران خوش شدند — سه روز و سه شب طبل شادی زدند
۹۶۶۴ بگردند آنگه چو مردان کار — بفارغ دلی قصد اهل حصار

رسیدن رکاب سعادت مظفر خان در حصار گلبرگه

۹۶۶۵ همان مرد سرحد دار دیار — که نامش شد از نیکویی آشکار
۹۶۶۶ چو بشنید از هر کس از سرگذشت — کزان شاه ظالم گرهی بگشت
۹۶۶۷ در اندیشه با خود نهانی بگفت — گلی دیگر از باغ دوران شگفت
۹۶۶۸ گرهی که از ظلم تابند روی — بر ایشان بود مردم آزرم جوی
۹۶۶۹ همان به که من نیز ممدو شوم — بگلبرگه زینجا نخستین روم
۹۶۷۰ دگر ره دلش گفت کاندر شتاب — نیابند در هیچ کاری صواب
۹۶۷۱ مهی یک دو در عین اندیشه ماند — که چون مهره باید درین بحث راند
۹۶۷۲ بیک شب نمودند او را بخواب — کز ایدر بزن خیمه بیرون شتاب
۹۶۷۳ روان بر و ممد آن گروه — بکن کوه را در صدا از شکوه
۹۶۷۴ درین زیر سریست ز اقبال و جاه — شود آشکارت پس از چند گاه
۹۶۷۵ چو بد بارها خوب او را اثر — بدل گفت زین مژده نعتمر
۹۶۷۶ نباید دگرگونه رایی زدن — درین ره صواب است پایی زدن
۹۶۷۷ پس آنگه سراپرده بیرون کشید — روان اخترش سر بگردون کشید
۹۶۷۸ بگلبرگه آمد خروشان چو شیر — نه تنها که با سرکشان دلیر
۹۶۷۹ چو سر لشکران این خبر یافتند — بتعظیم او جمله بشتافتند ۲۰۵ب
۹۶۸۰ چو بر تشنگان آب حیوان رسید — تو گویی بهر قالبی جان رسید

۹۶۸۱ همه بیدلاں آمده با تواں — که رستم در آمد بمازندراں
۹۶۸۲ ز شادی شده لشکرے در خروش — بحصن اندروں هر دل آمد بجوش
۹۶۸۳ شنیدند چوں سرکشاں ایں خبر — چه اصحاب بدر و چه اهل سکر
۹۶۸۴ ز سر دور شد دعوے سروری — نهادند دلها بیاری گری
۹۶۸۵ یکے آمد از بدر در کلیاں — باخلاص آں سرکش کامراں
۹۶۸۶ یکے از سکر سوے لشکر رسید — بگلبرگه یکسر سپاہے کشید
۹۶۸۷ بلے چوں سرے سر در آرد بکار — بگردد جهانے دراں کارزار
۹۶۸۸ محصر شد آں حصن هر چهار سو — شده اهل دز غم زده کو بکو
۹۶۸۹ یکے روز وقت نماز دگر — بزد اهل دز در سپاه سکر
۹۶۹۰ چو فوج سکر بود ناساخته — سر هر یک از غفلت انداخته
۹۶۹۱ هماں مرد کاری و سرحد کار — چو بشنید غوغاء اهل حصار
۹۶۹۲ یکایک دراں حربگه حمله کرد — برآورد از فوج بدخواه گرد
۹۶۹۳ هماں پختگاں را ز جنگ فتن — رهانید آں رستم پیلتن

رسیدن ظفرخاں بناصرالدین و فرستادن نیزه بابندهای زر و عزیمت ظفرخاں جانب دولت آباد

۹۶۹۴ سوے شه نبشتند سرلشکراں — که آمد حسن با سپاہے گراں
۹۶۹۵ شگفته دل شه ازاں خوش خبر — چو گل در چمن از نسیم سحر
۹۶۹۶ پس آنگه یکے نیزه با بنده زر — طفیلش یکے بازو نیزه دگر
۹۶۹۷ فرستاد آں خسرو کامیاب — پئے صفکش آمد ظفرخاں خطاب
۹۶۹۸ چو بگذشته ازیں قصه ماهی سه چار — سراسیمه گشتند اهل حصار

۹۶۹۹ دو چار رخنه در حصن ایشان فتاد — همه غلها سر بنقصان نهاد

۹۷۰۰ گه از گه امانے همی خواستند — رهائے بجانے همی خواستند

۹۷۰۱ یکے روز ناگه شهاب جلال — که شه کرد در حضرتش کوتوال

۹۷۰۲ رسید از در خسرو کامران — سرانید فرمان بسر لشکران

۹۷۰۳ پس از نام یزدان نبشته دبیر — بفرمان آں شاه صاحب سریر

۹۷۰۴ که جنبید لشکر درین مرز و بوم — شتابان همی آید آں خصم شوم

۹۷۰۵ سران باید ایں سو شتابان شوند — درین باب بر حکم فرمان روند

۹۷۰۶ یکے مرد با چند کاهل سوار — که آرند پیرامن آں حصار

۹۷۰۷ دگر جمله آیند اید رشتاب — ابا چیره دستان ثابت رکاب

۹۷۰۸ چو فرمان بخوانید سر لشکران — بهانه گرفتند بعضے سران

۹۷۰۹ یکے گفت چوں فتح گردد حصار — من آنگه روم بر در شهریار

۹۷۱۰ یکے گفت اقطاع خود زیں سپاه — کنم ضبط و آنگه روم سوے شاه

۹۷۱۱ کجا آنچناں مرد در روزگار — که کارے بر آید بهنگام کار

۹۷۱۲ ظفر خاں چو آگه شد از شان شاں — بسے آفریں خواند بر جان شاں

۹۷۱۳ بگفتا وفا نیست اندر زمن — مگر چه فگندن بریدن رسن

۹۷۱۴ گروهے در آیند و غوغا کنند — یکے مرد را کار فرما کنند

۹۷۱۵ نگردند گردش بهنگام کار — چنین اند ابناء ایں روزگار — ۲۸۶ب

۹۷۱۶ وفا کیمیا گشت اندر جهاں — وگر نے چرا باشد اکنوں نهاں

۹۷۱۷ بهر کار اگر یار یکدل شود — یقیں راه آں کار حاصل شود

۹۷۱۸ یکے مرد آفاق را از فسوں — بگرداز سیاست سراسر زبوں

۹۷۱۹ اگر خلق یک کشور از جان و دل — بکوشند گردد فلک زیر گل

۹۷۲۰ همی کرد از بیوفایاں دریغ — همی گفت انگشت خایاں دریغ

۹۷۲۱ ظفر خاں دراں روز تا وقت شام — بسے طعنه زد بر حریفان خام

۹۰۲۲ دگر روز شد بر پذیره زاراند تفت — بدولت سوی دولت آباد رفت
۹۰۲۳ چو برگشته بود ست اختر ز شاه — نه پیوست بر شاه نیمی سپاه

ذکر فتح شدن گلبرگه

۹۰۲۴ خلل شد چو گلبرگه از قحط و جنگ — درو هر کسی آمد از قحط تنگ
۹۰۲۵ دو چار رخنه در حصن ایشان فتاد — همه خلق خاطر بمردم نهاد
۹۰۲۶ که از کله امانی همی خواستند — رهائی بجای همی خواستند
۹۰۲۷ هم آخر شنیدم چو طاقت نماند — بجان اهل دز آستین بر فشاند
۹۰۲۸ چو دید اختر خویش را سرنگون — شبی آمد از حصن کندهرا برون
۹۰۲۹ گریزان همی رفت آن نابکار — بدنبالهٔ او رسان شد سوار
۹۰۳۰ همان مرد شیرافگن و پیلتن — که خوانند حسینش دیار و دمن
۹۰۳۱ شنیدم که پیش از همه در رسید — چو بدخواه را عاجز و زار دید
۹۰۳۲ بزد تیغ بر خصم گاه قرار — گرفتش زن و بچه خیل و تبار
۹۰۳۳ یکی نفس کندهرا سلامت بجست — دگر جمله اتباعش آمد بدست
۹۰۳۴ چو از فتح گلبرگه شد چند روز — مصافی بحضرت نگشته هنوز
۹۰۳۵ الغ خان سوی حضرت آورد رای — همی رفت هر سو غنیمت گرای
۹۰۳۶ بگلبرگه مانده همان نور دین — که بود ست دستور شاه گزین
۹۰۳۷ همی کرد ترتیب شهر و دیار — مرمت همی کرد مرزان حصار

رسیدن خبر خروج لشکر دیوگیر بسلطان محمد بن تغلق شاه و لشکرکشی کردن جانب دیوگیر

۹۰۳۸ چو آن شاه دون پرور خشم گیر — خبر یافت از لشکر دیوگیر
۹۰۳۹ شنیدم چو آهرمن آمد بجوش — ز جوشیدن آمد دلش در خروش

۹۷۴۰	سه روز و سه شب زین مصیبت نخفت	سخن جز بدشنام با کس نگفت
۹۷۴۱	به پیچید از شام تا بامداد	چو مارے که گنجینه بر باد داد
۹۷۴۲	بروز چهارم پئے انتقام	ز خون ریختن توبه کرد خام
۹۷۴۳	جبین سود بسیار بر تیره خاک	چنین گفت هر دم به یزدان پاک
۹۷۴۴	که یارب ز خون ریز باز آمدم	ز سوز دل اندر گداز آمدم
۹۷۴۵	تو این بار شمع مرادم فروز	اگر بشکنم توبه جانم بسوز
۹۷۴۶	چو شد تایب آن شه ز خون ریختن	هم از آفت و فتنه انگیختن
۹۷۴۷	بتدبیر لشکر کشی پے فشرد	سر انرا ز تزویر از راه برد
۹۷۴۸	بشستش ماه از مکر و زرق و فریب	بدست آمدش لشکرے بی حسیب
۹۷۴۹	شنیدم بدفتر برده سوار	مهندس در آورد پنجه هزار
۹۷۵۰	پس از شستش مه آن اژدهائے دمان	بجنبید بر رسم کند آوران
۹۷۵۱	سپه راند در جانب دیوگیر	ندیدے بجز کوچ روزے گزیر
۹۷۵۲	بکهتی الوره چون در رسید	چو ره بسته بودند چاره ندید
۹۷۵۳	بگشت آنگه و در سنار می براند	دو سه روزی در خواب خرگوش ماند
۹۷۵۴	که این سو نمودار گردے سپاه	که آن سو زدے خیمه و بارگاه

F. ۲۸۷

مصاف کردن سلطان محمد بن تغلق شاه
با سلطان ناصر الدین افغان

۹۷۵۵	یکے روز فرمود تا پیلبان	بدندان پیلان به هندوستان
۹۷۵۶	بهر پیل بر گستوانی کنند	بهر اسپ چالاک زین افگنند
۹۷۵۷	چو افواج او سر بسر شد سوار	گرفتند هر یک بجائے قرار
۹۷۵۸	در لشکرکش چو بعد از صباح	نخستین بیاراست قلب و جناح
۹۷۵۹	بگفت اندرون قلب باشد تتار	رود فوج مقبول اندر یسار

۹۷۶۰ همان فوج نور و زور قلب داشت — که در شام هیجا کند روز چاشت

۹۷۶۱ خود از میمنه پسترک چند گام — کمین کرده با چیره دستان تمام

۹۷۶۲ دگر سرفرازان و گردن کشان — که شد نام هریک بگیتی نشان

۹۷۶۳ بفرمان شه هریکے جا گرفت — فلک ماند ازان فوجها در شگفت

۹۷۶۴ همان هفت فوج گران شد سپاه — ستادند هریک بفرمان شاه

۹۷۶۵ بفرمود تا کس نجنبد ز جائے — مگر هم بفرمان فرمان روائے

۹۷۶۶ وزین سوے در لشکر دیوگیر — شده ناصرالدین صلابت پذیر

۹۷۶۷ خضر خان که بودست فرزند شاه — مر او را تعین کرده در قلب گاه

۹۷۶۸ برو خان تاتار و خان جهان — شهنشه تعین کرد یاری دهان

۹۷۶۹ همان خان حاتم خان بقلب اندرون — همان خان اسکندر گرم خون

۹۷۷۰ پس آنگاه بر حکم فرمان شاه — همان خان هیبت زن و کینه خواه

۹۷۷۱ ز لشکر مقدم چو تاروں شده — زده طبل سرکوب دشمن شده

۹۷۷۲ همان خاص حاجب بهادر هنر بر — بفرمود شه تا خروشان چو ابر

۹۷۷۳ رود در صفت او بیاری گری — کند اهل تقدیم را یاوری

۹۷۷۴ نصیر تغلچی فرس راند تفت — بفرمان شه همرهان فوج رفت

۹۷۷۵ قدر خان و خان مبارک صفات — که بودند سر لشکر گوجرات

۹۷۷۶ سوے میمنه کردشان شه تعین — ابا پور بیغو یل شمس دین

۹۷۷۷ ظفر خان همان مرد سرحد دار — سپه را سوے میسره شد مدار

۹۷۷۸ حسام الدین آن خان نصرت سپاه — گرفته ته اختر او پناه

۹۷۷۹ همان خان صفدر بره یار بود — خروشان ز پشتی صفدار بود

۹۷۸۰ حسام الدین آن پور آرام شاه — به پیوسته در میسره با سپاه

۹۷۸۱ خود از قلب پستر یک آماجگاه — کمین کرده شه با سواری هزار

۹۷۸۲ بیاراست لشکر ز قلب و جناح — چو باد صبا باغ را در صباح

۹۷۸۳ ولیکن ز یزدان چو یاری نبود — بسے زخم زد هیچ کاری نبود

۹۷۸۴ ظفر ناید از لشکر آراستن — ظفر باید از فضل حق خواستن

٩٧٨٥	شده هر دو لشکر آراسته	ز هفتم زمین گرد برخاسته
٩٧٨٦	دو لشکر سوار آمده رو برو	بشوریده هر سرکش از هر دو سو
٩٧٨٧	دو پاس زیادت چو بگذشت روز	دو لشکر شده یکدگر کینه توز
٩٧٨٨	برفتند بر ناصرالدین سران	بگفتند کای شاه سرلشکران
٩٧٨٩	توانی که رست خاطرت گنج راز	که دشمن زبون گیر و بس حیله ساز
٩٧٩٠	سپه را اگر شاه فرمان دهد	قدم پیشتر یک دو گامی نهد
٩٧٩١	یکی حمله آریم بر خصم دون	که ما را نگیرد دگر یک زبون
٩٧٩٢	شهنشه سران را اشارت نمود	که بر قلب دشمن بجنبید زود
٩٧٩٣	مقدم چو در جنبش آمد نخست	بجنبید هر فوج چالاک و چست
٩٧٩٤	ظفرخان سپه راند از میسره	که در جنبش افتاد گاو دیره
٩٧٩٥	خروشان سوی راستان کرد میل	همی راند از خون بدخواه سیل
٩٧٩٦	شده خصم را میمنه در گریز	فتاده بقلبش یکی رستخیز
٩٧٩٧	چو بودست مقبول در دست راست	چو در فوج خویش از تیغ خان گرد خاست
٩٧٩٨	گریزان تر از تیر پرتاب شد	بدست چپ خود عنان تاب شد
٩٧٩٩	بصد حیله در قلب لشکر خزید	ظفرخان چو شیری به پیلان رسید
٩٨٠٠	ز پیلان چو بگذشت آن شیر مرد	ز بنگاه دشمن برآورد گرد
٩٨٠١	ظفرخان چو زد تا به بنگاه شان	بسی خار می گشت در راه شان
٩٨٠٢	سواران بسی گشت آن شهسوار	بسی اسپ بگرفت از آن کارزار
٩٨٠٣	چو با خویشتن هم عنانی ندید	سوی لشکر خود عنان را کشید
٩٨٠٤	بر آن فوج کز پیش خان تافته	سوی خسرو خود عنان تافته
٩٨٠٥	چو بدخواه دید اینچنین دست برد	بقلب آمد و در وغا پی فشرد
٩٨٠٦	شده جمله یکجا سران حشم	چو نوروز تاتار مقبول هم
٩٨٠٧	براندند بر قلب یکبارگی	به پیچید لشکر بناچارگی
٩٨٠٨	زمانی دران قلب گه نی درنگ	دو لشکر بکرد و یکی تیره جنگ
٩٨٠٩	چو این چیرگی ناصرالدین بدید	بنصرت سوی قلب خود در رسید

F.۲۰۰

	۹۸۱۰	بسے تیغہا زد دراں جنگ جاے	ہم آخر چو حکم دید عون خداے
	۹۸۱۱	از آنجا باہستگی باز گشت	کہ غوغاے بدخواہ از حد گذشت
	۹۸۱۲	نصیر تغلقی درآں کارزار	بہ پیچید یکدم چو مردان کار
	۹۸۱۳	چو از تیر بدخواہ اسپش فتاد	شنیدم پیادہ بسے جنگ داد
	۹۸۱۴	یکے بارگے بارگے دار او	رسانید بر سرکش جنگجو
	۹۸۱۵	شنیدم کہ آں بارگے دار خویش	بہ دست نامی ز کردار خویش
	۹۸۱۶	فرود آمد از اسپ در حربگاہ	ملک را سپرد اسپ آں نیکخواہ
	۹۸۱۷	خود از ستم افواج پامال گشت	براہ وفا ہمچو مرداں گذشت
	۹۸۱۸	ز بہر خداوند احسان خویش	فدا کردہ روز وغا جان خویش
	۹۸۱۹	چنیں آید از باوفا کہتراں	کہ بازند جاں در رہ مہتراں
	۹۸۲۰	غرض ناصرالدین چو زاں کارزار	چو آبے گذشت از لب جویبار
	۹۸۲۱	عناں را بہ پیچید بر جوے آب	چو اندر لب رود افراسیاب
	۹۸۲۲	دگر سوے جیحوں چو کاؤس کے	پے افسردہ آں خسرو شوم پے
	۹۸۲۳	ظفر خان صفدر رئیس از ترک و تاز	سوے فوج خود می خرامید باز
F.۲۸۹	۹۸۲۴	بہ پیشش یکے فوج دشمن رسید	برایشاں بجز حملہ چارہ ندید
	۹۸۲۵	یکے حملہ آورد خنجر کشید	رواں فوج خصم از میاں بردرید
	۹۸۲۶	چو رہ یافت بگذشت با صد شکوہ	برانساں کہ برقے میان دو کوہ
	۹۸۲۷	خروشاں سوی لشکر خود رسید	سپہ شد قوی دل چو رویش بدید
	۹۸۲۸	بیک سوے ایرانیاں صف بہ صف	ز توران سپاہی بدیگر طرف
	۹۸۲۹	بماندہ دراں جوے ہر دو سپاہ	خروشاں و جوشاں چو ابر سیاہ
	۹۸۳۰	نشد ہیچکس را چناں اختیار	کہ عبرہ کند از لب جویبار
	۹۸۳۱	ملک گفت کز حملہاے گراں	مگر ماندہ گشتند جنگ آوراں
	۹۸۳۲	چو بر لشکر روم زد شاہ زنگ	ہماں سر بسر گشتہ رنگے بزنگ
	۹۸۳۳	دو لشکر بماندند بر گرد جوے	طلایہ ز ہر سوے در جست و جوے
	۹۸۳۴	ہماں منیر از ہر سپاہی بگشت	خروشش بتاتی ز فرقد گذشت

۹۹۲۴(الف) دو لشکر بیک باره برخاستند سپه را بهر سو بیاراستند

٩٨٣٥ چو شد لشکر انجم اندر گریز | برآورد دو گردون یکی تیغ تیز

٩٨٣٦ از آن سوی آن اژدهای دژم | یکی لحظه برگشت گرد حشم

٩٨٣٧ تعین کرد هر فوج را هر طرف | شده لشکرش ساخته صف به صف

٩٨٣٨ وزین سوی آن خسرو دیوگیر | نظر کرد در فوج خود ناگزیر

٩٨٣٩ بجائی که صد بود ده هم ندید | شناشب سپاهش عزیمت گزید

٩٨٤٠ عجب کرد زان لشکر بی وفا | که کردند بر خسرو خود جفا

٩٨٤١ پس آنگه دل خویش بر جای داشت | علمها بناموس بر پای داشت

٩٨٤٢ دو لشکر ستادند تا نیم روز | یکی بی دل و آن دگر کینه توز

٩٨٤٣ هم آخر چو از روز پاسی بماند | صف پیل را شاه دهلی براند

٩٨٤٤ رمیدند اسپان ز غوغای پیل | سواران فتادند در پای پیل

تافتن سلطان ناصرالدّین و حصاری شدن در قلعه دیوگیر

٩٨٤٥ شه دیوگیر از چنان رستخیز | بشد طیره و دید راه گریز

٩٨٤٦ چو کم دیده خود را سر کارزار | عنان را به پیچید سوی حصار

٩٨٤٧ چو اقبال از ناصرالدین بتافت | همان فتنه بر موستان راه یافت

٩٨٤٨ شده لشکر ناصرالدین تمام | بیک ره ازین چار ده در خرام

٩٨٤٩ گروهی خزیدند در دیوگیر | گروهی دگر زنده آمد اسیر

٩٨٥٠ گروهی شده کشته در کارزار | گروهی دگر برد جان از فرار

٩٨٥١ همان روز حصن بردنی برفت | نه از زور بلک از زبونی برفت

٩٨٥٢ بقلعه حصاری شده اسمعیل | گروهی بماندند هم در فصیل

٩٨٥٣ چو دیدند بدخواه را با شکوه | هم آخر امان خواستند آن گروه

٩٨٥٤ پس از چند گاهی فرود آمدند | چو کوران بچاهی فرود آمدند

۹۸۵۵ زمانہ بزاں قوم کرد آنچہ کرد — نگوید چناں قصہ را باز مرد

۹۸۵۶ ہماں قصۂ فرقۂ دیوگیر — کہ گشتند بر ناحفاظاں اسیر

در دل خاستن سلطان محمد شاہ را اماں یافتن خلق دیوگیر از کشتن و بستن

۹۸۵۷ شنیدم ہماں شب بوقت عشا — یکے درد خاست از دل بادشا

۹۸۵۸ بفرمود ہر سو ندا در دہند — اماں نامہ مر خلق مضطر دہند

۹۸۵۹ بدارند دستے ز افتادگاں — برند بندے ز آزادگاں ب۲۹۰

۹۸۶۰ دگر روز چوں دردش از دل برفت — نشد از خشم چوں مرد درد نہفت

۹۸۶۱ بفرمود پس تا عوانان راز — مر آزادگاں را بگیرند باز

۹۸۶۲ نہانی بہر کنج بسمل کنند — نہاں ہر سری را تہ گل کنند

۹۸۶۳ چو بشکستہ آں عہد کو کردہ بود — بصد عجز سوگندہا خوردہ بود

۹۸۶۴ ہمش ملک سر در خرابی نہاد — ہمش در خطر جان ناخوش فتاد

۹۸۶۵ مشائخ ازو روئے برتافتہ — وزو اہل دستار سر تافتہ

۹۸۶۶ دعا گفت آں شاہ شدت نمای — رہا کردہ ہر خانہ ہر گہ گدائے

حکایت

۹۸۶۷ ہمہ شہری افتاد در روستا — بہر جا سگے گشتہ فرماں روا

۹۸۶۸ ہماں شہر دہلی کہ بر داد خواہ — یکے کعبۂ بود عاجز پناہ

۹۸۶۹ بصد ظلم و بیداد و جور و عتاب — بگردہ چناں کعبہ را خراب

۹۸۷۰ بتزویر گشتہ بشاشت نما — بتدبیر گشتہ سیاست گرا

۹۸۷۱ بشاشت معین زبد عہد را — کہ زہر نیست ہم کاسہ مر شہد را

۹۸۷۲ بیا تا چو مستان جام الست — ز اندوہ دنیا بر آریم دست

٩٨٧٣ یکی چو فریب جهان کم خوریم — سوار ابر رخش خرد بگذریم
٩٨٧٤ بکش نفس خود را اگر مستیی — همی رخت خود سوز اگر آتشی
٩٨٧٥ سخن بشنو ای مردم هوشمند — گرت دل پسند آیدت دلپسند
٩٨٧٦ تو عالم همه دست آورده گیر — همه گنجها ملک خود کرده گیر
٩٨٧٧ هم آخر چو بگذاری ای چون خسان — مکن بهر زر قصد جان کسان
٩٨٧٨ بدوری دو سه دست مستان مگیر — سر از کهنه باده پرستان مگیر
٩٨٧٩ مگر بهر جانی جهانی خراب — مکن جان تو در سرای عذاب
٩٨٨٠ تو گیرم که صد ساله گردی بخاک — هم آخر تنی در نوردی بخاک
٩٨٨١ اگر در تو یک حبّهٔ انصاف هست — ز هستی فانی همی دار دست
٩٨٨٢ وگرنی بفردا پشیمان شوی — چو سودت نیابد پریشان شوی
٩٨٨٣ چنان زی کزان زیستن صبح و شام — جهان را بود شادمانی مدام
٩٨٨٤ الا ای هنرمند افسانه سنج — دلت خازن راز و طبیعت چو گنج
٩٨٨٥ نصیحت مکن بعد هر داستان — پس از هر فسانه فسونی بخوان
٩٨٨٦ مگر آید اندر دلی کارگر — همان بس زبان غم معانیست بر
٩٨٨٧ وگر از فسانه شوی در ملال — ز ساقی طلب کن شرابی حلال
٩٨٨٨ پس از بند گردِ فسانه برآی — پس از هر فسون باز سحری نمای
٩٨٨٩ بیا ساقیا جان ما شاد کن — خراب ست مجلس تو آباد کن
٩٨٩٠ بدور دو سه دست مستان بگیر — سر از کهنه باده پرستان مگیر

برگشتن طغی در گجرات و بازگشتن سلطان محمد ابن تغلق شاه

٩٨٩١ چو پامال شد کتکه دیوگیر — کس از مومنان کشته شد کس اسیر
٩٨٩٢ دو ماهی شه دهلی آنجا بماند — بهر دم لبی خون مومن نشاند

F.291

۹۰۹۳ یکے روز پیکے بدار المحن — در آمد بر آں خسرو فتنہ فن
۹۰۹۴ بگفتا طغی فتنہ کرد آشکار — دگر بارہ گشت از شہ روزگار
۹۰۹۵ بتازد ہمی کشور گوجرات — ہمی راند از تیغ ہر سو فرات
۹۰۹۶ شہ دہلی ایں قصہ چوں گوش کرد — مہمات دیگر فراموش کرد
۹۰۹۷ فتادش مگس اندر پیرہن — بشلوار او کردہ کنکاں وطن
۹۰۹۸ بدل گفت شیران ایں مرغزار — سلامت برفتند ازاں کارزار
۹۰۹۹ اگر خود برانم سوے گوجرات — بیابند اسیران قلعہ نجات
۹۹۰۰ فرستم اگر بر طغی لشکرے — مرا او را نہ بینم یکے ہمسرے
۹۹۰۱ بسے کرد اندیشہاے دراز — ز اندیشہ آمد دلش در گداز
۹۹۰۲ ہم آخر یکے سست راے بزد — کزاں راے بد آمدش روز بد
۹۹۰۳ بگفتا بجوہر کہ گرد حصار — بہر روز و ہر شب بود ہوشیار
۹۹۰۴ بدست آورد خلق را از فسوں — نہانی بریزد ز ہر مرد خوں
۹۹۰۵ پس آنگاہ آں خسرو تند خوی — چو از اخترش تافت اقبال روی
۹۹۰۶ رواں کرد گلبرگہ سرتیز را — کہ تازہ کند رسم خونریز را
۹۹۰۷ خود از دولت آباد تعجیل راند — بگجرات با لشکر و پیل راند

ذکر اسیران قلعہ دیوگیر و ظلم جوہر و عزیمت سرتیز جانب گلبرگہ

۹۹۰۸ چو در دولت آباد جوہر بماند — ز خون مسلماں بسے جوے راند
۹۹۰۹ یکے را بحیلہ یکے را بزور — سیاست ہمی کرد بے شر و شور
۹۹۱۰ چہ گویم چہ خونہاے احرار ریخت — برست آنکہ در سمت دریا گریخت
۹۹۱۱ عجب تر کہ از بیم طوفان خوں — بجست آنکہ شد سوی دریا بروں
۹۹۱۲ شدہ خاک آں کشور از خوں خمیر — رواں جوے خوں جای ہر آبگیر

۹۹۱۳ — تو گر بازجوئی دران بوم و بر — هنوز ست دران خاک از خون اثر

۹۹۱۴ — سپاهی بفرمان آن نابکار — النگی گرفته بگرد حصار

۹۹۱۵ — حصاری که از چشم مهر آسمان — گهی کنگرش را ندیده نشان

۹۹۱۶ — یکی کوه تنها خدا آفرید — که تیغش سر از چرخ بالا کشید

۹۹۱۷ — تراشیده از هر طرف دور او — درشتش هم بنیاد کس از جبهت وجو [?]

۹۹۱۸ — کسی کنگرش را ندیده گهی — نه از هیچ رو دیده در وی رهی

۹۹۱۹ — چو مردم کند سوی او چشم نگاه — روانی ازنجاک افتد از سر کلاه [?]

۹۹۲۰ — یکی خندقی زیر آن و زیر آب — چو در تافته قلعه از آفتاب

۹۹۲۱ — دران روز محصور شد از سرکشان — چو گردان ایران بما زندران

۹۹۲۲ — نه راه گریز و نه روی خلاص — بیا لا اسیری و در رته قصاص [?]

۹۹۲۳ — همه در مناجات هر صبح و شام — چو آن قمریان در فتاده بدام

۹۹۲۴ — یکی نذر کرده که گر وارهیم — همه مال خود بر فقیران دهیم

۹۹۲۵ — دگر گفته گر جان سلامت برم — کنم توبه از معصیت بگذرم

۹۹۲۶ — هم آخر چو گشتند ازان درزها [?] — فراموش کردند آن نذرها

۹۹۲۷ — اسیر آمد شاد ایران زمین — بما زندران با یلان گزین

۹۹۲۸ — خضر خان سرپاک و خان جهان [?] — همان خان تاتار روشن روان

۹۹۲۹ — قدر خان و خان مبارک سیر — همان مرد هیبت زن و کینه ور

۹۹۳۰ — همان خان صفدر ابا مهسر دار [?] — که بود دست فرزند آن نامدار — ۲۹۲ ب [?]

۹۹۳۱ — بهاء الدین آن حاجب خاص شاه — کمر بسته دایم باخلاص شاه

۹۹۳۲ — نصیر تغلچی و بور سنجک [?] — دران دز اسیر آمده یک بیک

۹۹۳۳ — همه دل باندیشه بگماشته — سوی راه رستم نظر داشته

عطف نمودن خان اعظم ظفر خان از دیوگیر جانب مرج

۹۹۳۴ ظفرخان یل چون بروز نبرد — سوی کشور خویشتن عطف کرد

۹۹۳۵ به پیوسته با او سواران بسی — بدنبال او کم ز دشمن کسی

۹۹۳۶ کر از بهره کو نیزه گردان کند — پس آنگاه دنبال مردان کند

۹۹۳۷ همی رفت سالم چو کند آوران — پناهش گرفتند سرلشکران

۹۹۳۸ به بیچاره برگره چون رسید — زهر سو برو لشکر افزون رسید

۹۹۳۹ نخست آمده نوردین با سپاه — گرفته برایت خان پناه

۹۹۴۰ الغ خان به پیوسته روز دگر — برایات آن خان فرخنده فر

۹۹۴۱ سپهبد سپه را همی راند زود — بهر روز و هر شب سپه می فزود

۹۹۴۲ بلکچین ز مردان هندوستان — که خوانند نایک بهندی زبان

۹۹۴۳ بغفلت در افتاد بر نوردین — نبودست مگر هیچ اسپی بزین

۹۹۴۴ تنی چند را خسته کرد آن گروه — که از بی دلی بود لشکر ستوه

۹۹۴۵ هم آخر چو بیدار شد هر کسی — شده هندو از ترک خسته بسی

۹۹۴۶ چو آن هندوان دست کم یافتند — سوی مامن خویش بشتافتند

۹۹۴۷ بفرمود خان تا حسین هژبر — رود بر پی شان خروشان چو ابر

۹۹۴۸ حسین دلاور چو دنبال کرد — سر هندو از خشم پامال کرد

۹۹۴۹ شب تیره بد زود تر باز گشت — سوی لشکر خویش دمساز گشت

۹۹۵۰ چو شد مهر فرشش مرصع نورد — ظفرخان سوی مرج آهنگ کرد

۹۹۵۱ همان روز در مرج آمد سپاه — بیاسوده هر کس ز سختی راه

۹۹۵۲ بپابوس مادر هم از راه خان — شده بود سوی ستلکه روان

۹۹۵۳ چو شد غیبت خان فرزانه خوی — سری را مگر غفلتی داد روی

۹۹۵۴ همان نوردین مرد عجلت گرای — تلف کرد خود را از سستی رای

۹۹۵۵ بجان خود او را نیامد دریغ — یکایک بزد خویشتن را به تیغ

۹۹۵۶ کسی کو در اقبال گردش نگشت — به پیوست دردی چو دولت بگشت

۹۹۵۷ کسی کو زند تیشه بر پای خویش — بچه افتد از سستی رای خویش

۹۹۵۸ ندارد کسی راغش در جهان — بود ابلهی نزد کارآگهان

۹۹۵۹ نغرض نوردین چونکه آمد اسیر — روان کرد سیفش سوی دیوگیر
۹۹۶۰ ببرج اندرون شور و غوغا فتاد — بسی رخت کز عاجزان شد بباد
۹۹۶۱ چو بشنید خان گرد افزون فسوس — پس آنگه بزد جانب برج کوس
۹۹۶۲ در آمد فروشاند آن شور زود — پی بیدلان دستگیری نمود
۹۹۶۳ وزان پس همان خان روشن ضمیر — همی بود آنجا سکونت پذیر
۹۹۶۴ بسی شاه دهلی برسم شکیب — فرستاد بر خان فسون و فریب
۹۹۶۵ چو بر خان بسی حرز اقبال بود — فسونی نشد کارگر بر درود

۲۹۳

مژده یافتن ظفرخان در خواب به تجدید و قصد سر تیز کردن

۹۹۶۶ یکی روز خان را بخاطر گذشت — همان خواب کاول دلیلش بگشت
۹۹۶۷ بدل گفت بهر عنان تاب من — مگر بود شیطانی این خواب من
۹۹۶۸ وگرنی چرا در هزیمت شدم — کزان خواب خوش در عزیمت شدم
۹۹۶۹ همه روز با خویش اندیشه کرد — ازان خواب وزان تاختن در نبرد
۹۹۷۰ چو شب گشت بر چهرهٔ روزگار — کشید آسمان چادر زرنگار
۹۹۷۱ ظفرخان ز بعد نیایش گری — سوی خواب گشت بخوب اختری
۹۹۷۲ ببالین عشرت چو بنهاد سر — بخوابش نمودند بار دگر
۹۹۷۳ که آن مژده کز خواب دادت ترا — مپندار شیطانی آن خواب را
۹۹۷۴ اگر اختر از ناصرالدین بتافت — کنون نصرت و فتح سویت شتافت
۹۹۷۵ همی باشش همواره امیدوار — نظر دار هر روز در انتظار
۹۹۷۶ کزان خواب خویش بر مقامی رسی — وزان مژده روزی بکامی رسی
۹۹۷۷ چو خان بار دیگر چنین مژده یافت — بوقت سحر سوی دیوان شتافت
۹۹۷۸ سران سپه را سراسر بخواند — خزانه گشاد و زری برفشاند

۹۹۷۹ دگر روز کاورد خور سر برون ‏ بفیروزی آورد لشکر برون
۹۹۸۰ شد از کشور خود عزیمت گرای ‏ نخستین سوی ارکه آورد رای
۹۹۸۱ مهی یکدو سه کرد آنجا مقام ‏ کشید آنگهی خنجر انتقام
۹۹۸۲ سپه را پی قصد سرتیز راند ‏ خدا را در آن کار ممد و بخواند
۹۹۸۳ نیّت کرد خاص از برای خدا ‏ که نصرت کند خلق مظلوم را
۹۹۸۴ رهاند ز سرتیز آن مرز و بوم ‏ چو بابل فریدون ز ضحاک شوم
۹۹۸۵ شتابان همی راند فوجی گران ‏ ظفر خان صفدر چو کند آوران
۹۹۸۶ نخست آمد اندر حصار سکر ‏ بر دیار شد فوج دار سکر
۹۹۸۷ گروهی که دل بسته بد بر فرار ‏ گروهی که بد در پناه حصار
۹۹۸۸ چو دیدند کامد ظفر خان برون ‏ کمر بسته بر قصد سرتیز دون
۹۹۸۹ به نیروی خان جمله گرد آمدند ‏ خردشان پی کار کرد آمدند
۹۹۹۰ چو آن خان اسکندر دقیر خان ‏ به پیوسته بر وی سراسر سران
۹۹۹۱ همان مرد شیر افگن و پیلتن ‏ که خوانند حسینش دیار و دمن
۹۹۹۲ چو در لشکر خان ز مردان کار ‏ هزاری سه چار آمد اندر شمار
۹۹۹۳ یکی روز خان سرکشان را بخواند ‏ نهانی بر ایشان یکی قصه راند
۹۹۹۴ که سرتیز با لشکری بیشمار ‏ بگلبرگه ماندست روز حصار
۹۹۹۵ گر آنجا بتازیم بر لشکرش ‏ بدشواری آید به نیزه سرش
۹۹۹۶ چه دانیم کان تعبیه چون رود ‏ دگر بشکنیمش حصاری شود
۹۹۹۷ ولیکن ز گلبرگه گر بگذریم ‏ سوی دولت آباد عزم آوریم
۹۹۹۸ بدنبال ما آید آن نابکار ‏ چو آهوی شیر در مرغزار
۹۹۹۹ ضرورت نهد پا بکام بلا ‏ بپای خود افتد بدام بلا
۱۰۰۰۰ پس چون نزدیک گردیم باز ‏ بتازیم بر لشکرش ترکتاز
۱۰۰۰۱ بیک حمله افواج او بشکنیم ‏ پس آنگه سرش را بخاک افگنیم
۱۰۰۰۲ اگر خود نیاید بدنبال ما ‏ گزیند خدا از دم اژدها F.294
۱۰۰۰۳ سوی دولت آباد آریم روی ‏ بتازیم بر جو هر فتنه جوی

۱۰۰۰۴ همه لشکرش را ابر ایشان نهیم | اسیران وزیر را خلاصی دهیم
۱۰۰۰۵ بگیریم هم کشتهٔ دیو گیر | ز فتنه رهانیم خلق اسیر
۱۰۰۰۶ وزان پس کنیم از خلایق هجوم | رخ آریم بر قصد سرتیز شوم
۱۰۰۰۷ سران چون شنیدند این رای نغز | ز تقریر آن خان بیدار مغز
۱۰۰۰۸ بفرمانش یکسر نهادند سر | بجنگش ببستند هر یک کمر
۱۰۰۰۹ دگر روز کو غرفه خور زر فشاند | سپه جانب دولت آباد راند
۱۰۰۱۰ همی رفت افواج با برگ و ساز | همی کرد هر منزلی ترک و تاز
۱۰۰۱۱ چو بشنید سرتیز کند سم | که بگذشت لشکر ز حد برم
۱۰۰۱۲ ز گلبرگه تعجیل تر کوچ کرد | همی راند هر دم بعزم نبرد

مصاف کردن ظفر خاں با سرتیز و فیروزی یافتن ظفر خاں

۱۰۰۱۳ ظفر خاں بگوداوری چون رسید | تو گویی که رستم بجیحون رسید
۱۰۰۱۴ بفرمود کابل سپه سربسر | به بندند مر جادهٔ کوک سر
۱۰۰۱۵ بهر جا که کشتی ست یکجا کنند | بهر جا سپاهی مهیا کنند
۱۰۰۱۶ همی خواست تا بگذرد آب را | بحیرت کشد چرخ دولاب را
۱۰۰۱۷ برآرد سوی دولت آباد سر | کشد کینه از جوهر بدگهر
۱۰۰۱۸ یکی مرد جاسوس آمد ز راه | خبرهای خوش گفتش آن نیکخواه
۱۰۰۱۹ که سرتیز لشکر بدین سو براند | برآهنگ پیکار مرکب جهاند
۱۰۰۲۰ بسر آید آن دشمن گرم کین | یقین است حکایت که گفتم یقین
۱۰۰۲۱ چو بشنید خاں جنبش خصم دون | گرفتش ز الهام ایزد زبون
۱۰۰۲۲ بفرمود تا آن یل پیل تن | حسین عدوبند فیروزه فن
۱۰۰۲۳ براند یزک بر یزکها زند | یزکهار بدخواه را بشکند
۱۰۰۲۴ بفرمان خان آن یل نامدار | سبک راند با بیست یا سی هزار
۱۰۰۲۵ شتابان چو در دام ظهیره رسید | یزکهای بیگانه آنجا بدید

۱۰۰۲۶ مبارک که شد بهره تعریف او — مگر بود سر لشکر آن نامجو

۱۰۰۲۷ همان چیره سر تیز رگ نابکار — برو نامزد گرد سیصد سوار

۱۰۰۲۸ چو دیدش حسین سرافراز راد — مر او را یکی لحظه فرصت نداد

۱۰۰۲۹ یکایک بزد بر صف بدسگال — همی کرد سرهاشان پایمال

۱۰۰۳۰ مبارک چنان دست و پا کرد گم — که دست از عنان برد و در پا ردم

۱۰۰۳۱ هم آخر عنان تاب شد سوی بیر — بسی لشکرش زنده آمد اسیر

۱۰۰۳۲ حسین حسن خلق دفیروز جنگ — چو بشکست بدخواه را بی درنگ

۱۰۰۳۳ فرس سوی لشکرگه خود جهاند — گروهی اسیران برابر براند

۱۰۰۳۴ چو با فتح و نصرت بلشکر رسید — ظفرخان همان فال فرخ گزید

۱۰۰۳۵ پس آنگه ز گودا دری بازگشت — ز کهتی مهوه شتابان گذشت

۱۰۰۳۶ همی راند خان تند بر کینه خواه — یکی مرد را دید کامد ز راه

۱۰۰۳۷ بپرسید ازان مرد فرخنده روی — که اخبار سر تیز ظالم بگوی

۱۰۰۳۸ چنین گفت آن مرد روشن ضمیر — که بگذشت سر تیز یکسر زبیر

۱۰۰۳۹ بران سوی مهوه ز فوج فتن — یکی کنگرهی کرد در سند هتن — ۲۹۵ب

۱۰۰۴۰ تراشید یکسو لب جویبار — رهی بست خود را بوقت فرار

۱۰۰۴۱ چو بشنید خان ملایک سیر — ازان راه رو تازه روا این خبر

۱۰۰۴۲ ز مهوه سپه را ستا ز کشید — چو در سند هتن با سعادت رسید

۱۰۰۴۳ عدو را بانداخت آنگه بپیش — براند از پس پشت بدخواه خویش

۱۰۰۴۴ چو در لشکرش روز روشن رسید — تو گوئی که بیژن بارمن رسید

۱۰۰۴۵ بفرمود آن خان خسرو نشان — که هر سو در آیند لشکرکشان

۱۰۰۴۶ نخستین مقدم شود با توان — همان خان اسکندر دقیرخان

۱۰۰۴۷ الغ خان سوی میمنه جا کند — صف خصم را یسره بشکند

۱۰۰۴۸ حینش در آید بیاری دهی — کزو هست در قاب مار و بهی

۱۰۰۴۹ علی لاجی و بارسی کو شرف — بود جانب میسره صف صف

۱۰۰۵۰ بقلب اندرون خود به نیروی بخت — پی افشارده تا نهد پا به تخت

۱۰۰۵۱	چو شد لشکرش از چپ و راست راست	یکی گرد از سم اسپان بخاست
۱۰۰۵۲	غباری رسیده به چرخ برین	درو گم شده آسمان با زمین
۱۰۰۵۳	ز پرواز مرغان زمینه دم	ز آواز پیلان روئینه سم
۱۰۰۵۴	کشیده یکی ابر اندر هوا	رسیده بگردون ز صخره صدا
۱۰۰۵۵	سپاهی چو بحری که بر خصم دون	کند روز هنگامه طوفان نگون
۱۰۰۵۶	بدیده بسی ماهیان اندرو	نهنگان به پیکار برده فرو
۱۰۰۵۷	چو ماهی نموده در آبی روان	رخ فتح در آب شمشیر خان
۱۰۰۵۸	دگر سوی سرتیز ضحاک خوی	ز زهر اجل گشته تریاک جوی
۱۰۰۵۹	بدل گفت کین لشکر چیره دست	یکایک در آمد چو پیلان مست
۱۰۰۶۰	گر آیم من از کتگهر خود برون	نباید شود اخترم سرنگون
۱۰۰۶۱	همان به بکتگهر حصاری شوم	به پرخاشش در معرکه کم روم
۱۰۰۶۲	چنان خورد دهشت که شیب و فراز	بنزدش یکی شد بسوز و گداز
۱۰۰۶۳	ضرورت بگفتا باهل سپاه	که دارند هر یک النگی نگاه
۱۰۰۶۴	کس از کتگهر خود نیاید برون	دهد جنگ هر کس بکتگهر درون
۱۰۰۶۵	ظفر خان چو دید اندران حربگاه	بسستی زمین گیر شد کینه خواه
۱۰۰۶۶	بفرمود کافواج جنبید ز جای	شود سوی کتگهر خصومت گرای
۱۰۰۶۷	بجنبید با فواج خود هر بهر	خروشید و جوشید چون رعد ابر
۱۰۰۶۸	علی لاچی از میسره فوج راند	بر آهنگ پیکار مرکب جهاند
۱۰۰۶۹	خرد شان چو نزدیک کتگهر رسید	بجز حمله سرتیز چاره ندید
۱۰۰۷۰	چو بر باد آن حصن از ند در آب	از آن باد جنبید همچو حباب
۱۰۰۷۱	چو افواج سرتیز شد حمله گر	بزد هیبتی در سپاه سکر
۱۰۰۷۲	همی خواستند آن گروه ضعیف	گزان حمله تابند رو از حریف
۱۰۰۷۳	ظفر خان ز قلب سپه رخش راند	بنام خدا حرز بر خود بخواند
۱۰۰۷۴	بتندی بگفتا لفوج سکر	که ای سست پایان متابید سر
۱۰۰۷۵	زمانی تماشای من بنگرید	ز دستم یکی تاختن بنگرید

۱۰۰۷۶ چو دل داد شاں پیشتر راند رخش — برآئین شاهان عالی درفش

۱۰۰۷۷ یکے حمله آورد آں شیر نر — که عالم به تخفیف شد سر بسر ۶۹۶ب

۱۰۰۷۸ جهاں جمله زاں حمله شد در گماں — که صورے دمیدند اندر جهاں

۱۰۰۷۹ غرض چونکه خان مظفر حشم — دراں دشت چوں غازیاں زد قدم

۱۰۰۸۰ خروشاں بنزدیک کتگهر رسید — صفش چوں چنین پیش دستے بدید

۱۰۰۸۱ هماں خان اسکندر و قتر خاں — چنیں سرفرازان و دیگر سراں

۱۰۰۸۲ فتادند در کتگهر بدسگال — بکردند فوج عدو پائمال

۱۰۰۸۳ بیک حمله آں هر سه شیر دغا — شکسته قتولائے لاهور را

۱۰۰۸۴ علی جز غدی همدراں فوج بود — سبک با قتولا هزیمت نمود

۱۰۰۸۵ علی و قتولا چو شد در فرار — گریزاں شد از فوج یک یک سوار

۱۰۰۸۶ ظفر خاں بفرمود مر سرکشاں — که هر سو در آیند خنجر کشاں

۱۰۰۸۷ چو خود راند خاں پیشتر چند گام — بکتگهر درافتاد لشکر تمام

۱۰۰۸۸ چو هر سو نگه کرد غول ریز را — هزیمت بر افتاد سرتیز را

۱۰۰۸۹ ولے در هزیمت مرا در اچه سود — که اوّل ره خویشتن بسته بود

۱۰۰۹۰ رسیدش بناگه یکے زخم تیر — شد از تشنگی جانب آبگیر

۱۰۰۹۱ بصد حیله بگذشت از جوئبار — فتاد از فرس چوں نماندش قرار

عزیمت کردن لشکر سرتیز و کشته شدن سرتیز

۱۰۰۹۲ یکے یار او بر سرش می گذشت — چو بشناخت اورا سبک باز گشت

۱۰۰۹۳ بدل گفت کیں ظالم زشت مرد — بسے کشور و شهر ویرانه کرد

۱۰۰۹۴ من اکنوں سرش گر ببرم رواست — که وقت جزا و محل سزاست

۱۰۰۹۵ پس آنگه بدشنه سرش را برید — هزار آفریں بروے از حق رسید

۱۰۰۹۶	نباید چنان زیستن در جهان	که چون خفته یابد کشد پاسبان
۱۰۰۹۷	چنان زی به آئین آزادگی	که خصمت شود یار افتادگی
۱۰۰۹۸	غرض چون سرش را برید آن جوان	بیاورد بر خان سرکش روان
۱۰۰۹۹	سر خصم چون دید فرمود خان	برآرند بر نیزهٔ خون چکان
۱۰۱۰۰	سر خصم جا بر نشانه گرفت	دهل زن روان شادیانه گرفت
۱۰۱۰۱	تمر آنگه داماد سر تیز بود	شب و روز ممد و بخون ریز بود
۱۰۱۰۲	گرفتند یا زخمهای گران	سرش هم بریدند کند آوران
۱۰۱۰۳	سر فتنه انگیز محمود هم	بریدند تا فتنه بیند کم
۱۰۱۰۴	گروهی دگر زنده شد دستگیر	ز افغان بد هر یک آمد اسیر
۱۰۱۰۵	چو آن تاج قلفا چو سیف عرب	که بودند در قلع دین روز و شب
۱۰۱۰۶	بهتهورا و کندرا و اسوار و شوم	که بودند مقطع بهر مرز و بوم
۱۰۱۰۷	بفرمود خان کین گروه نژند	بود بر عوانان بعین گزند
۱۰۱۰۸	بسی فتنه آن روز پامال گشت	کس از سد حتن کم سلامت گذشت
۱۰۱۹	سواران گریزان فتاده در آب	کسی مست زخم و کس از غم خراب
۱۰۱۱۰	تو گوئی سواران آیند شان	کز آسیب بادی سپارند جان
۱۰۱۱۱	کسی را که تقدیر آمد بسر	ز پامال افواج شد بی سپر
۱۰۱۱۲	امان خواه شد لشکر تافته	بسی خلق عاجز امان یافته
۱۰۱۱۳	ملک تاج دین آن غزدوست روی	بفرمان آن خان فرخنده خوی
۱۰۱۱۴	ز لشکر همان لحظه مرکب جهاند	بده گیری کهتی بسیر راند
۱۰۱۱۵	سپاهی غنیمت گرفته بسی	بیاسود آزان تاختن هر کسی
۱۰۱۱۶	بسی اشتر بخت و اسپ تتار	ازین صد طویله وزان صد قطار
۱۰۱۱۷	کنیزان هندی و حبشی غلام	بسی زر پخته بسی سیم خام
۱۰۱۱۸	بسی جامهای بهشتی سلب	چه خز و چه دیباچه شعر و قصب
۱۰۱۱۹	هزاری دو صد خیمه و سایبان	دو خرگاه زر و بلیز چون آسمان
۱۰۱۲۰	سراسر یکی گنج آراسته	وزان گنج گنجور برخاسته

F.294

۱۰۱۲۱ چو یکسر سپاهِ ظفرخاں گرفت — خرد ماند ازاں تاختن در شگفت
۱۰۱۲۲ چناں کز طرب تازه گلزار شد — چو بشکست سرتیز بے خار شد
۱۰۱۲۳ بیفتاد از سقف فتنه ستوں — خلل شد همه مُلک بدخواه دوں
۱۰۱۲۴ ستونے که سرتیز باشد شتاب — ز تیزی کند سقف خود را خراب
۱۰۱۲۵ غرض چونکه بازی گرِ روزگار — چنیں لعبتے طرفه کرد آشکار
۱۰۱۲۶ گروهے دراں روز خرّم شدند — گروهے دگر زار و درهم شدند
۱۰۱۲۷ جهاں هست بازی گرِ پر فسوں — کزیں گونه بس بازی آرد بروں
۱۰۱۲۸ یکے را دهد تاج زرّیں بسر — در آرد بلغزانِ او بحر و بر
۱۰۱۲۹ سرِ دیگرے تاج کنگر کند — ز اسباب او خانها پر کند
۱۰۱۳۰ عجب پارهٔ دارد آں روزگار — بهر کس سپارد دمے مستعار
۱۰۱۳۱ باوّل سپارد بصد عزّ و ناز — هم آخر باید بسوزد و گداز
۱۰۱۳۲ پس آنگه ازاں پارهٔ دلفریب — دگر ساعدے را در آرد بزیب
۱۰۱۳۳ گه از که بانصاف گر سر نهد — ز ظالم ستاند بداور دهد
۱۰۱۳۴ بریں پارهٔ عاریت عاقلے — دریں جلوه گه کم ببندد دلے
۱۰۱۳۵ مرا گر چنیں پاره آید بدست — بخوانم حریفان ساغر پرست
۱۰۱۳۶ بصبحے کنم دست ساغر گرو — بگویم چو شد روز روزیِ نو
۱۰۱۳۷ بیا ساقیا مایهٔ جاں بیار — بدست من آں عرقِ انده بیار
۱۰۱۳۸ ز دور فلک هارهاں جانِ من — بهر جرعه کن پاک ایمانِ من

عزیمت کردن ظفرخاں بعد فتح کتگهر جانب دولت آباد و خلاص دادن اسیران قلعه و فرار نمودن جوهر

۱۰۱۳۹ ظفرخاں چو بر خصم منصور شد — چو جوش فتن جمله مقهور شد
۱۰۱۴۰ دراں روز و شب با تمامی سپاه — بجنبید ازاں فرخ آوردگاه

۱۰۱۴۱	دگر روز کز حصن نیلوفری	فشانند بر سوز زر جعفری
۱۰۱۴۲	شب خاوری گرم مرکب جهاند	سوی باختر یکسواره براند
۱۰۱۴۳	تبیره برآمد ز درگاه خان	بر اسپان نشستند گندآوران
۱۰۱۴۴	عنان جهان از کف ظلم جست	برخش سعادت ظفرخان نشست
۱۰۱۴۵	بفرمود تا اختر راهبر	برانند در جانب باختر
۱۰۱۴۶	یکی کس بگفتا بهوش و حزم	بیا رو سوی دولت آباد عزم
۱۰۱۴۷	همی رفت منزل بمنزل سپاه	خبر یافت آن جوهر دون پناه
۱۰۱۴۸	که سر تیز را گشت آن کامیاب	که آمد ظفرخان مرادرا خطاب
۱۰۱۴۹	کنون راند در دولت آباد رخش	بر آیین شاهان زرین کفش
۱۰۱۵۰	چو این قصه در گوش جوهر رسید	تو گوئی که سنگی بگوهر رسید
۱۰۱۵۱	شکست آنچنان گوهر زور او	کز آشفتگی خانه شد گور او
۱۰۱۵۲	کز آن سنگ پیوسته گوهر شکست	زبی سنگی این بین که جوهر شکست
۱۰۱۵۳	ز هر حیله کانگیخت آن نابکار	صوابش کم افتاد الا فرار
۱۰۱۵۴	چو بشنید نزدیک تر شد سپاه	شد اندر گریز آن خس دون تباه
۱۰۱۵۵	بصد رصد در ارچه گیرد مقام	گریزد سرانجام هندو غلام
۱۰۱۵۶	چو جوهر عنان داد در سمت دهار	خلاصی بجان یافت اهل حصار
۱۰۱۵۷	همان ناصرالدین روشن ضمیر	که بودست در قلعه پیشش اسیر
۱۰۱۵۸	همی آمده چون که از در برون	بسی شکر حضرت بیچگون
۱۰۱۵۹	چو پرداخت از شکر پروردگار	نهانی بدل گفت آن شهریار
۱۰۱۶۰	که من گفته بودم هم اندر نخست	سران سپه را براهی درست
۱۰۱۶۱	که کس جز من نیست شایان ملک	همو درخورست تا بپایان ملک
۱۰۱۶۲	مرا بود یکچند دیهیم و گاه	امانت هم از دست آن کینه خواه
۱۰۱۶۳	چو صاحب امانت رسد بر سرم	همان به که امانت بدو بسپرم
۱۰۱۶۴	دگر نے به کفران اکرام او	شوم عاقبت بستهٔ دام او
۱۰۱۶۵	درین وقت چون بازما را خرید	ز پندار بر سرکشان سر کشید

۶۲۹۸

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۰۱۶۶ سزد گر کنون سر بپایش نهم | بتعویض جان تاج و تختش دهم

۱۰۱۶۷ گرامی است اگر تخت و دیهیم نیز | گرامی تر از جان نشد هیچ چیز

۱۰۱۶۸ پس آنگه سران را بر خود بخواند | همین قصه در سمع ایشان رساند

۱۰۱۶۹ درین مشورت جمله راضی شدند | همه بر سر حرف ماضی شدند

۱۰۱۷۰ سیوم روز خان مظفر حشم | بشهر اندر آمد سعادت بهم

۱۰۱۷۱ به پیشش آمدش ناصرالدین براه | چو دیدش دعا گفت شد عذرخواه

۱۰۱۷۲ بیک دست چتر و بیک دست تیغ | همی گفت اوصاف خان بی دریغ

۱۰۱۷۳ بگفتا که من چتردار توام | رهاننده ذوالفقار توام

۱۰۱۷۴ چو مردانه بگذاردی حق تیغ | بجز بر سرت چتر باشد دریغ

۱۰۱۷۵ چو دیدش همان خان صاحب کرم | نکرده بتعظیم او هیچ کم

۱۰۱۷۶ کریمانه گفتش که ای نامور | به بندم بپاست من از جان کمر

۱۰۱۷۷ تو این چتر خود بر سر خود بدار | ولی تیغ بر دست مردان سپار

۱۰۱۷۸ که مردان براه وفا خوش روند | بدرماندگی دستگیرت شوند

۱۰۱۷۹ مرا نیست مطلوب این تاج و تخت | مگر یاری شاه فیروز بخت

۱۰۱۸۰ بداند جهان را شه تازه رو | که دانند مردان کم از تار مو

۱۰۱۸۱ بیک تار مو دل نه بندد کسی | بجز تنگ چشمی و بیدل خسی

۱۰۱۸۲ چو این قصه را ناصرالدین شنید | دران کار خان را بانکار دید

۱۰۱۸۳ بگفتا چو ایزد بدادت ظفر | سرت در ته چتر شایسته تر

۱۰۱۸۴ مرا گر بدی روی دیهیم و تخت | نگشتی زمن روز پیکار بخت

۱۰۱۸۵ کنون از من ای رستم دیو بند | بصد لطف این یک سخن را پسند

۱۰۱۸۶ توئی وارث ملک افراسیاب | منم تیغ زن مرد ثابت رکاب

۱۰۱۸۷ تو بر سر نه این چتر همچون کیان | بدستم بده خنجر خون فشان

۱۰۱۸۸ دگر خود درین کار ندهی رضا | بلاسی بپوشم بدرّم قبا (۲۹۹ب)

۱۰۱۸۹ ز شهر و ازین ملک بیرون روم | ز چتر و ز خنجر مبرا شوم

۱۰۱۹۰ بیا تا دو شمشیر یکدم زنیم | مگر فتنه را سر بخاک افگنیم

۱۰۱۹۱ رهانیم از ظلم آفاق را — دگر نقش بندیم اوراق را

۱۰۱۹۲ بگفت این و دست دعا برگشاد — خدا را بهر لحظه میکرد یاد

۱۰۱۹۳ پس آں چتر بر فرق شه سایه کرد — هماں تیغ از بهر خود مایه کرد

۱۰۱۹۴ به بستر شد و بوسه بر خاک داد — بصد خرمی پیش شه ایستاد

۱۰۱۹۵ بلے چوں بود دور عشرت پدید — سپارد فلک یک زماں را کلید

۱۰۱۹۶ جهاں سر بسر تازه گردد ز سر — نمایاں بد از عیش اصل بشر

۱۰۱۹۷ بیا ساقیا دور عشرت رسید — جهاں تازه شد باد رحمت وزید

۱۰۱۹۸ میم ده که کوس سعادت زنیم — غمِ دور ماضی فرامش کنیم

جلوس سلطان علاء الدین والدنیا ابو المظفر بهمن شاه السلطان اید ملکه وسلطانه

۱۰۱۹۹ ز تاریخ چوں هفصد و چل گذشت — زیادت دگر بر چهل رفت هشت

۱۰۲۰۰ گذشت از ربیع دوم بست و چار — جهاں گشته خرم ز فصلِ بهار

۱۰۲۰۱ دراں روز گشته قرانِ سعود — نهم ساعت از روز آدینه بود

۱۰۲۰۲ دراں ساعت خوب و فرخنده روز — بفرمان دادار دوراں فروز

۱۰۲۰۳ یکے تخت زرین بیاراستند — سراں را دراں بارگه خواستند

۱۰۲۰۴ چه تختے که افلاک را سایه کرد — زمیں را سراسر پر از مایه کرد

۱۰۲۰۵ برآمد براں تخت گوهر نگار — یکے شاه دیں پرور دوں شکار

۱۰۲۰۶ یکے چتر لعل اندراں گلستاں — چو سوری سر سرو را سائباں

۱۰۲۰۷ براں شاه میمون و فرخنده چهر — علادیں لقب آمده از سپهر

۱۰۲۰۸ بسیرت فریدون و بهمن بنام — شده کنیتش بوالمظفر مدام

۱۰۲۰۹ ستاده چپ و راست او خسرواں — شده عالم پیر از سر جواں

۱۰۲۱۰ سپهر و کواکب پئے افتخار — کمر بسته در حضرت شهریار

۱۰۲۱۱ محمد که فرزند شاه جهان ست — بیکتن مدار زمین و زمان ست

۱۰۲۱۲ خطاب قدیم خودش داد شاه — ظفر خانش خوانند خیل و سپاه

۱۰۲۱۳ یکی چار بالش ز خز و حریر — بیاراست اقبال پیش سریر

۱۰۲۱۴ محمد همان سرفراز گزین — که نوریست از دیدهٔ عین دین

۱۰۲۱۵ بدان چار بالش چو کار آگهان — شده ضابط خواجگی جهان

۱۰۲۱۶ همان خان اسکندر دین پناه — شده باربک اندران بارگاه

۱۰۲۱۷ برآورد بانگی بصد خرمی — خبر داده از عالم بی غمی

۱۰۲۱۸ وکیل در شاه بهرام شد — عمر نایبش تا سرانجام شد

۱۰۲۱۹ سیر خان آن صفدر چیره دست — که شهو بده نام آن شیر مست

۱۰۲۲۰ هزبران دیگر که با شهریار — بسی تیغ رانند در کارزار

۱۰۲۲۱ با دراک کامل برای صواب — تعین کرد شه هر یکی را خطاب

۱۰۲۲۲ حسام دول ایلچی دل پذیر — بفرمان شه گشت نایب وزیر

۱۰۲۲۳ ملک هندو آن ترک صاحب سپاه — عماد ممالک شد از حکم شاه

۱۰۲۲۴ شده قطب ملک آن شه پور زید — که شیران کند روز هیجا رصید F.300

۱۰۲۲۵ رضی الدین آن سید با ادب — کریم الخصال و صحیح النسب

۱۰۲۲۶ شده فتح ملک جهان افتخار — گرفت آسمان از درش افتخار

۱۰۲۲۷ شده حاجب خاص آن مردکار — که شمس رشیقیش خواند دیار

۱۰۲۲۸ ملک شادی آن شهسوار یزک — شد از حکم شه نایب باربک

۱۰۲۲۹ حسین سرافراز گرشاسپ گشت — ز هفت و نه و چار صیتش گذشت

۱۰۲۳۰ قریبک هو شد سوی میسره — کز و شد قوی قلب شاه سره

۱۰۲۳۱ همان پور بیغو یل شمس دین — سوی میمنه شد قریبک تعین

۱۰۲۳۲ شرف پارسی عمدة الملک گشت — سر کلکش از تیر گردون گذشت

۱۰۲۳۳ شد الیاس سرکش ظهیر جیوش — که شد خنجرش دستگیر جیوش

۱۰۲۳۴ دو نایب قریبک شده یکسره — یکی میمنه دان دگر میسره

۱۰۲۳۵ ملک بیرم از میسره نام یافت — علادین از میمنه کام یافت

۱۰۲۳۶ شده تاج ملک شه آن تاج دین — که ذهنش منیرست و رایش متین

۱۰۲۳۷ همان نجم دین کامد از حدّ دهار — نصیر ممالک شد آن نامدار

۱۰۲۳۸ نصیر تغلچی ز نیروی بخت — شده عمده ملک و نگهبان تخت

۱۰۲۳۹ حسین ابن توران کریم امین — شده خازن شاه روی زمین

۱۰۲۴۰ محمّد پور قدرخان بالیقین — شده اژدر ملک کز راستین

۱۰۲۴۱ همان پور خان مبارک قدم — شده شحنهٔ پیل شاه عجم

۱۰۲۴۲ بدو کرده پرویز خسرو خطاب — که طفلیست واقف تر از شیخ و شاب

۱۰۲۴۳ ابوطالب آن مرد فرخنده خو — شده سرِ دواتدار بی گفت و گو

۱۰۲۴۴ ملک شادی آن پور قیصر عطا — خریطه کش شاه شد بی خطا

۱۰۲۴۵ دو جاندار خاص شه گنج باش — گرفتند در راست و چپ دورباش

۱۰۲۴۶ یکی احمد حرب شمشیر غزین — دوم پور دهشیر یل تاج دین

۱۰۲۴۷ سرافراز بهرام صاحب سپاه — شده نایب عارض جیش شاه

۱۰۲۴۸ ملک چهجو آن شاه را نیک خواه — شده سید جمله حجّاب شاه

۱۰۲۴۹ شده حاجب قصه قاضی بها — که در سخن را شناسد بها

۱۰۲۵۰ شد آن رجب شحنهٔ بارگاه — خضر نایبش گشته از لطف شاه

۱۰۲۵۱ یل چیره قیماز فیروز جنگ — شد آخر بک میسره بیدرنگ

۱۰۲۵۲ خلاصه شد آخر بک میمنه — که صد فوج را بشکند یک تنه

۱۰۲۵۳ همان ویژه محمود مرد سلیم — شده شحنهٔ خوان شاه کریم

۱۰۲۵۴ شهاب گوهرپال مرد امین — سرآبداران همو شد تعین

۱۰۲۵۵ شد آن شیر جالور بیم حشم — که از بیم او شیر نر شد دژم

۱۰۲۵۶ علی شاه یل گشته سرپرده دار — دگر شد تعین جمله اصحاب بار

۱۰۲۵۷ گرفته باندازهٔ قدر خویش — مقام هر آزاده برصدر خویش

۱۰۲۵۸ دگر جمله خانان عهد قدیم — بمانده بالقاب خود مستقیم

۱۰۲۵۹ فشاندند هر یک برسم نثار — فراوان گهر بر سر شهریار

۱۰۲۶۰ ستادند هر یک بنیروی بخت — باندازهٔ قدر خود پیش تخت

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۰۲۶۱ همه دست بسته گشاده جبین — به نزدیک آن خسرو دوربین

۱۰۲۶۲ چو اخلاص شان دید شاه جهان — که بستند در کار خسرو میان F۳۱

۱۰۲۶۳ بهر یک یکی کشوری داد شاه — بیفزود در خیل هر یک سپاه

۱۰۲۶۴ بفرمان آن خسرو ساده کیش — برفتند هر یک در اقطاع خویش

۱۰۲۶۵ همان مرد ممتاز کار آگهان — که شد در خور خواجگی جهان

۱۰۲۶۶ بفرمان آن آفتاب عجم — بگلبرگه از مرج رانده حشم

۱۰۲۶۷ همان خان اسکندر و قیر خان — سوی کوبرو بدر گشته روان

۱۰۲۶۸ حسین دلاور بکهندار راند — بسی خون اهل تمرد فشاند

۱۰۲۶۹ همان قطب ملک شه راستین — سوی مهندری گشته مرکب نشین

۱۰۲۷۰ همان خاص صفدر بسمت سکر — سپه راند و از مرگ خود بی خبر

۱۰۲۷۱ شنیدم که در قلعه عهدی که بست — چو زان تهلکه بیرون آمد شکست

۱۰۲۷۲ ولی نعمتان را فراموش کرد — هم آخر قفای ز ایام خورد

۱۰۲۷۳ کسی کز حوادث نه شد منتبه — سر کش را ادب هم ز شمشیر به

متفکر شدن خداوند عالم از بی وفائی سران سپاه و قوی دل شدن از مژده بخواب

۱۰۲۷۴ چو لشکر همه در اقالیم راند — شهنشاه در دولت آباد ماند

۱۰۲۷۵ یکی روز شه با خود اندیشه کرد — که کم شد ز گیتی وفادار مرد

۱۰۲۷۶ وگرنی چرا اندرین روزگار — کسی مر کسی را نیاید بکار

۱۰۲۷۷ همه جان سپارند اندر حضور — نگیرند نامی چو رفتند دور

۱۰۲۷۸ من ایدر بماندم به نیروی بخت — بکردم بسی کم بجز تاج و تخت

۱۰۲۷۹ سران با حواشی و اتباع خویش — بماندند مشغول اقطاع خویش

۱۰۲۸۰ چپ و راست من دشمنان در کمین — من ایمن نشسته به نیروی دین

۱۰۲۸۱	دراں روز تا شام شاہ جہاں	ازینہا ہمی گفت با خود نہاں
۱۰۲۸۲	شبانگہ کہ ایں ساقی صبح خند	مے لعل در جام مینا فگند
۱۰۲۸۳	ملک با بتانِ طبیعت نواز	بخلوت چو خورشید شد بزم ساز
۱۰۲۸۴	پس از خرمی شد بفیروز تخت	بخواب خوش آں شاہ بیدار بخت
۱۰۲۸۵	سعادت ببالیش گرفتہ بجاں	ببالین او بخت شد پاسباں
۱۰۲۸۶	بخوابِ خوشش آں شاہ ہشیار بود	ولے بر سرش بخت بیدار بود
۱۰۲۸۷	بخواب اندروں دید خود را سوار	برخش مراد آں شہ کامگار
۱۰۲۸۸	نہ کوہ و نہ صحرا نہ سنگلاخ	ہمی گرد جولاں بایوان و کاخ
۱۰۲۸۹	ہمی تاخت آں رخش را بر مراد	ہمی راند گرم آتشے را چو باد
۱۰۲۹۰	یکے شیر گوئی کہ در پیش شاہ	پدید آمد از جانب صیدگاہ
۱۰۲۹۱	چو شہ را بدید آں سگ گرم کیں	بغرید و دم را بزد بر زمیں
۱۰۲۹۲	بسوے جہانگیر شہ زد شکار	یکے حملہ آورد گستاخ وار
۱۰۲۹۳	شہ شیر دل در کماں دست برد	کہ بنمایدش بیگماں دست برد
۱۰۲۹۴	یکے ماہ روے دراں کارزار	میان شہ و شیر شد آشکار
۱۰۲۹۵	بتعظیم شہ بر زمیں سر نہاد	بدستِ شہ اندر یکے تیغ داد
۱۰۲۹۶	شہ از وے ستد تیغ و بر شیر راند	دو کرد از میاں طرفہ شمشیر راند
۱۰۲۹۷	بفرمود پس شاہ فیروز مند	جدا کرد آں شیر را بند بند
۱۰۲۹۸ ف۳۰۲	پس آنگہ یگاں عضو ہر کشورے	فرستاد از بہر ہر مقتدرے
۱۰۲۹۹	دراں خواب از شاہ گیتی پناہ	گرفتند قوت مطیعان شاہ
۱۰۳۰۰	یکے یافت بر پنجۂ شیر دست	ازاں زور بازوے شیراں شکست
۱۰۳۰۱	یکے سینہ و آں دگر پشت یافت	ازاں سینہ و پشت شیراں شگافت
۱۰۳۰۲	یکے کام و دیگر زباں یافتہ	یکے راں دگر پہلواں یافتہ
۱۰۳۰۳	یکے را نصیب آمدہ گوشتِ شیر	بمالید ازاں گوشتِ شیراں دلیر
۱۰۳۰۴	چو بیدار شد خسرو کامیاب	کشاد از دل خویش تعبیر خواب
۱۰۳۰۵	بگفت آنکہ بودم بر اسپے سوار	مرادم رود ابلق روزگار

١٠٣٠٦ بر آنگه سوی کاخ راندم فرس | بکاخ کیانم بود دست رس
١٠٣٠٧ همان حمله کز شیر بی باک و بیم | عدو بود کز تیغ من شد دو نیم
١٠٣٠٨ وزان شیر هر عضو کان راز پیش | فرستادم از بهر خاصان خویش
١٠٣٠٩ یقین ملک دشمن بدست آورم | بخاصان خود قسمتی بسپرم
١٠٣١٠ چنین خواب خوش دید شاه جهان | وزان خوشتر کس کرد تعبیر آن
١٠٣١١ هم آخر بتائید فضل اله | چنان شد که تعبیر میکرد شاه

عزیمت عماد الملک و مبارک خان در حد دوآب تاوی و بر انداختن تهانهاے دشمن

١٠٣١٢ ازان مژده کز خواب دادش خدای | قوی دل شده شاه فرخنده رای
١٠٣١٣ بفرمود تا سرکشان سپاه | بتازند در سرحد کینه خواه
١٠٣١٤ ز تهتی ساکون چون بگذرند | سر نیکخواهان دشمن برند
١٠٣١٥ عماد ممالک بفرمان شاه | روان کرد در حد دشمن سپاه
١٠٣١٦ همی تاخت تا حد تاوی حشم | نه تنها که خان مبارک بهم
١٠٣١٧ نخستین سپه راند در دانگری | بیاسود ازان تاختن لشکری
١٠٣١٨ زده کنگر دانگری بر زمین | برید و سرا منا تهه لعین
١٠٣١٩ وزاین پس سپه راند در چنچوال | روان کرده آن حصن را پایمال
١٠٣٢٠ بسی بُرده خام زان در کشید | سر و هال مهلای مفسد برید
١٠٣٢١ دو سه بار تا آب تاوی بتاخت | عدو گشت بی آب تاوی بتاخت

عزیمت کردن ارکان دولت در اقطاعات خویشتن و فتح آن گوید

۱۰۳۲۲ چو گرشاسپ شیر افگن از دیوگیر — بفرمان شه راند در کوت گیر

۱۰۳۲۳ زره جامه و خود را کرده جام — شتابان همی رفت هر صبح و شام

۱۰۳۲۴ کمر بسته بر عزم پیکار چست — همی راند لشکر بعزمے درست

۱۰۳۲۵ دزاں بیشه کاں صف کش دوں شکار — در آید چو شیراں دراں مرغزار

۱۰۳۲۶ یکے فوج مسلم بکهندار بود — بالراج فتنه سرپار بود

۱۰۳۲۷ یکے روز کردند غوغا و شور — یکایک گرفتند آں دژ بزور

۱۰۳۲۸ خبر گشت الراج را زاں شغب — پیاده بروں شد ز دز نیم شب

۱۰۳۲۹ چو کردند ترکاں چنیں ترکتاز — نمودند قصه بگرشاسپ باز

۱۰۳۳۰ چو گرشاسپ آگه شد از حال شاں — بسے آفریں کرد بر حال شاں

۱۰۳۳۱ پس آنگاه آهنگ کهندار کرد — چو بشنید قومے که انکار کرد

۱۰۳۳۲ بپابوس آں سرکش قلعه گیر — مطیعانه گشتند خدمت پذیر ع۳۳

۱۰۳۳۳ ازاں پس بیامد سوے کوتگیر — شده شاه دونگر دراں وز اسیر

۱۰۳۳۴ گروهے ز هندو دراں باره ماند — بسے خار در مجلس خاره ماند

۱۰۳۳۵ بروں سوے گرشاسپ فیروز جنگ — درآورده بر هندواں کار تنگ

۱۰۳۳۶ یکے فوج با دبجوش و خروش — همه آهنیں چنگ و پولاد پوش

۱۰۳۳۷ ز سر تا قدم زیر آهن نهاں — گه حمله چوں کوه آهن جهاں

۱۰۳۳۸ خدنگے که از شست ایشاں گشاد — در مرگ در فتنه کیشاں گشاد

۱۰۳۳۹ چو شیراں همه پرورش یافته — ز پیکاں سر موے بشگافته

۱۰۳۴۰ چو از تیرشاں دیده هندو خطر — کس از کنگره کم بر آورده سر

۱۰۳۴۱ هم آخر شنیدم که از اهل حصار — گروهے بجاں خواسته زینهار

۱۰۳۴۲ سپه را دراں باره دادند راه — براں باره بر رفت یکسر سپاه

۱۰۳۴۳ هماں شاه دونگیر چوں آشفتگاں — بصد حیله زاں تاختن برد جاں

۱۰۳۴۴ چو در ضبط گرشاسپ شد کوتگیر — الاغے رواں کرد در دیوگیر

۱۰۳۴۵ یکے نامه بنوشت بر شاه راد — وزاں فتح مر شاه را مژده داد

۱۰۳۴۶ دل شاه ازاں مژده چوں گل شگفت — بسے شکر مر ایزد پاک گفت

۱۰۳۴۷ بشهر اندرون شادیانه زدند — همه شهریان شادمانه شدند

عزیمت قطب الملک در سید آباد عرف مهندری

۱۰۳۴۸ پس آنگاه آن قطب ارکان ملک — کزو هست اثبات بنیان ملک

۱۰۳۴۹ بفرمان شه راند آن شهسوار — یکی فوج با او ز مردان کار

۱۰۳۵۰ همی راند و از بیم آن گرد کله — بهر دشت شیران نهادند زه

۱۰۳۵۱ چو اندر رم آمد آن سرفراز — همی کرد در هر طرف ترکتاز

۱۰۳۵۲ مرم را گرفت و اکل کوت هم — براند ابلهی در مهندری حشم

۱۰۳۵۳ چو شد در مهندری اساسی نهاد — بهر مفسدی گوشمالی بداد

۱۰۳۵۴ هر آن مرزبانی که با او چخید — بعزم عدم رخت بیرون کشید

۱۰۳۵۵ کسی کو مطیعانه آمد به پیش — امان یافت با جمله اقطاع خویش

۱۰۳۵۶ یکی را به آهن یکی را بزر — همی کرد ضبط سران سر بسر

۱۰۳۵۷ ز نیروی دولت باندک سوار — بدست آمد او را حصار سه چار

۱۰۳۵۸ سپاه گزین گرچه اندک بود — مظفر به پیکار بیشک بود

عزیمت کردن قیرخان بقصد کلیان و فیروزی یافتن

۱۰۳۵۹ بیورانداز در شاه تو قیرخان — خروشان در آمد سوی کلیان

۱۰۳۶۰ یکی فوج با او ز مردان کار — همه شیر مردان دشمن شکار

۱۰۳۶۱ همه چیره دستان قلعه کشای — ته هر یکی مرکبی بادپای

۱۰۳۶۲	نخستین که در کلیان آمدند	بدشمن کشی خون فشان آمدند
۱۰۳۶۳	محصر شد آن صحن صنعا کیان	جهنم شده خانه بر خاکیان
۱۰۳۶۴	چو صید زبون در کمند آمدند	بزندان غم پای بند آمدند
۱۰۳۶۵	برون گر زدندی باهنگ جنگ	شدندی همه منهزم بید رنگ
۱۰۳۶۶	برون سو نهادند عسرادها	دگر مغز بیهای چون اژدها
۱۰۳۶۷	زهر سو بران ظالمان اسیر	شب و روز بارنده باران تیر
۱۰۳۶۸	پی مرگ هر یک شده ساخته	میان دو لشکر سر انداخته
۱۰۳۶۹	پس از پنج مه در عذابی شدید	ز سختی بلب جان هر یک رسید
۱۰۳۷۰	چو کم ماند یکجو برایشان علف	امان خواه گشتند از هر طرف
۱۰۳۷۱	وز ایشان بخواری فرود آمدند	بصد عجز و زاری فرود آمدند
۱۰۳۷۲	چو بر خلق را خان امان داده بود	کسی کم از آن در پشیزی ربود
۱۰۳۷۳	خود آمد به پیش وزو در ستاد	در لطف بر خلق مضطر کشاد
۱۰۳۷۴	سپه را ز غارتگری باز داشت	امینان بهر چار سو برگماشت
۱۰۳۷۵	برون می فرستاد خلق از حصار	ابا رخت و اشیا و خیل و تبار
۱۰۳۷۶	ز زنبیل درویش تا دبّه هم	کسی را تلف کم شده حبّه هم
۱۰۳۷۷	شنیدم بران خلق چون قیر خان	در حصن را کرد وا الامان
۱۰۳۷۸	سلامت برون آمد اهل حصار	بدار الامان کرد هر یک قرار
۱۰۳۷۹	بلی شیر مردان شرزه شکار	که خونها بنوشند در کارزار
۱۰۳۸۰	چو عاجز شود خصم رحم آورند	بلطف از سر عاجزان بگذرند
۱۰۳۸۱	بدانند کاین لاجوردی سپهر	گهی کان کین است گه کان مهر
۱۰۳۸۲	گهی روبهی را رهاند ز بند	گهی شرزه را کشد در کمند
۱۰۳۸۳	بدانند مردان فرخنده رای	که یک حال نبود کسی جز خدای
۱۰۳۸۴	غرض فتح شد چون دز کلیان	الاغ بشه رفت از قیر خان
۱۰۳۸۵	پی فتحنامه سوی شاه برد	بدست دبیران خسرو سپرد
۱۰۳۸۶	ل شاه از آن فتح مسرور شد	که فوجش در آن قلعه منصور شد

F. ۳۰۴

۱۰۳۸۷ بفرمود تا طبل شادی زنند — یکے ہفتہ در شہر شادی کنند

عزیمت کردن سکندر خان در بدرو تاختن در ملیکھیر

۱۰۳۸۸ چو خان سکندر زد درگاہ شاہ — سوے بدر زد خیمہ و بارگاہ

۱۰۳۸۹ بہ بدر آمد و جملہ اقطاع خویش — بنام حواشی و اتباع خویش

۱۰۳۹۰ بر آئین انصاف تقسیم کرد — بہر کس ز قریات تسلیم کرد

۱۰۳۹۱ بمقدار خود ہر یکے دہ گرفت — چو معہود را ہر کہ و مہ گرفت

۱۰۳۹۲ بفرمود خان پس کہ اہل وغا — بسازند نو سازہاے غزا

۱۰۳۹۳ چو شد لشکرش سر بسر ساختہ — ہمہ بہر پیکار تیغ آختہ

۱۰۳۹۴ یکے روز بیرون بزد بارگاہ — بزد خیمہ بر گرد گردش سپاہ

۱۰۳۹۵ دگر روز در تاختن کرد راے — بسمت ملیکھیر آورد راے

۱۰۳۹۶ چو اندر ملیکھیر فوجش رسید — یکے فوج ہندو بقصدش دوید

۱۰۳۹۷ چو ہندو بدیدند ترکان مست — بہ تیغ و بہ گوپال بردند دست

۱۰۳۹۸ یکایک بر آں قوم بر کوفتند — بسے ہندواں را کہ سر کوفتند

۱۰۳۹۹ سوے دز گریزاں شدہ ہندواں — ہژبراں بدنبال خنجر زناں

۱۰۴۰۰ گروہے کہ ماندند بیرون در — ز شستم ہیوناں شدہ بے سپر

۱۰۴۰۱ دگر جملہ با زخم رفتہ درون — چکاں از تن ہر یکے تازہ خون

۱۰۴۰۲ چو ہندو چناں چیرہ دستی بدید — در خویش را از خلل وا خرید

۱۰۴۰۳ رعیت شد و مال و اسپان بداد — دل خویش را در اطاعت نہاد

۱۰۴۰۴ پس آنگہ از انجا سپہ باز گشت — سوے کشور خویش دمساز گشت

۱۰۴۰۵ F. ۳۰۵ رسیدند ہر یک با وطان خویش — ہمہ دل ببستند بر جان خویش

مکتوب فرستادن سکندر خان بہ کاپایند در خور سبیل اخلاص

۱۰۴۰۶ یکے روز خاں گفت با خود نہاں — کہ دارد ہمہ چیز شاہ جہاں
۱۰۴۰۷ مگر پیل کارایش لشکر ست — بہنگام ہیجا قوی در خود ست
۱۰۴۰۸ دگر آنکہ اسپان ایں بوم و بر — ندیدند دستے چنیں جانور
۱۰۴۰۹ اگرچند پیلے بدست آوریم — شہ خویش را خدمتے بسپریم
۱۰۴۱۰ ہیونان چوں بہ پیل خوگر شوند — گریزندہ از پیل کمتر شوند
۱۰۴۱۱ پس آنگہ یکے مرد باہوش و ہنگ — بکاپا فرستاد خاں در تلنگ
۱۰۴۱۲ نوشتہ بہ و قصۂ دلفریب — ہمہ پر شکیب و تہی از عتیب
۱۰۴۱۳ پس از نام یزداں و نام رسول — قلم جعد کردہ در بیر قبول
۱۰۴۱۴ بکاپا نوشتہ زخاں پرسشے — بہ بسطے گوارا و خطے خوشے
۱۰۴۱۵ کہ اے مرد شایستہ در دوستی — خوش ست مرد را با تو ہم پوستی
۱۰۴۱۶ بہمسایگی چوں توئی بایدم — کہ ہنگام پیکار کار آیدم
۱۰۴۱۷ بیا تا زہمسایگاں نگذریم — کہ ہردو بہم خانگی در خوریم
۱۰۴۱۸ یکے عہد بندیم بایک دگر — کہ از یکدگر کم بتابیم سر
۱۰۴۱۹ تو یارم بباشی و من یار تو — تو کارم برآری و من کار تو

جواب مکتوب خان اعظم سکندر خاں
از کاپایند بر سبیل اخلاص

۱۰۴۲۰ چنیں نامہ چوں بکاپا رسید — بعنوان او نقش اخلاص دید
۱۰۴۲۱ چو پیشش بخواندند مضموں تمام — دلش گشت خرم ازاں خوش کلام
۱۰۴۲۲ بگفتا جوابے نویسند زود — کہ دیرست مرا در دل ایں راز بود
۱۰۴۲۳ شود گر مرا یار چوں تو سرے — بے بسدز ور اسکندرے
۱۰۴۲۴ بیا گر ترا در سر انیست رائے — دو صاحب کلہ خوش بود ہم قبائے
۱۰۴۲۵ بگیریم مریکدگر را کنار — نویسیم ایں قصہ بر شہریار

۱۰۴۲۶	فرستیم پس خدمتی سوی شاه	برسم مطیعان حضرت پناه
۱۰۴۲۷	بلات و منات و مه و آفتاب	بر خشنده آتش بلرزنده آب
۱۰۴۲۸	بزنار کز ریسمان تافتند	بحرفی که از موبدان یافتند
۱۰۴۲۹	بسنگ بتان و بخاک کنشت	بروز وعید و باردی بهشت
۱۰۴۳۰	که تا جان بگیتی بود در تنم	دل خویش ز اخلاص خان نشکنم
۱۰۴۳۱	تو باید که ایدر درآیی شتاب	مرا منتظر دانی ای کامیاب

عزیمت سکندر خان در حدود تلنگ و بر دست آوردن دو زنجیر پیل و بحضرت فرستادن

۱۰۴۳۲	زکاپا چو پاسخ سوی خان رسید	سبک لشکر از بدر بیرون کشید
۱۰۴۳۳	روان کرد لشکر بسوی تلنگ	دلش مانده با صلح دگره ز جنگ
۱۰۴۳۴	همی رفت خوش چون بسرحد رسید	سپه راند و نزدیک مقصد رسید
۱۰۴۳۵	خبر چون ازین حال کاپا بیافت	بتعظیم خان چند فرسنگ شتافت
۱۰۴۳۶	چو افواج کاپا نمود ار گرد	جدا شد ز فوج خود آن شیرمرد
۱۰۴۳۷	همه لشکر خویش کرده رها	بیکسر در آمد در آن فوجها
۱۰۴۳۸ F.۲۰۶	چو بشناخت آن مرد را مرد کار	بناگاه از پس گرفتش کنار
۱۰۴۳۹	همی داشت بر جا دل خویش را	پس آنگه گشاد از کمر پیش را
۱۰۴۴۰	بدو داد کاینت ره آورد یم	مکن عیب چون زان خود کرد یم
۱۰۴۴۱	چو کاپا بر خش دید حیران بماند	بسی آفرین بر جمالش بخواند
۱۰۴۴۲	بدل گفت کاین شرزهٔ خوش خرام	بیک فن کشد لشکری را مدام
۱۰۴۴۳	ندانم چه دل دارد این شیر مست	که هم زورمند است و هم چیره دست
۱۰۴۴۴	بگفت این و آوردش اندر کنار	همی بر سرش کرد خود را نثار
۱۰۴۴۵	نشستند پس یک دگر رو برو	سپه گردشان خیمه زد سو بسو

۱۰۴۴۶	شنیدند وگفتند از هر دری	حکایت ز احوال هر کشوری
۱۰۴۴۷	چو گشتند فارغ ز گفت و شنید	بسی خدمتی خان به پیشش کشید
۱۰۴۴۸	چه اسپ و چه اشتر چه خز و حریر	چه ترکش چه قربان چه تیغ و چه تیر
۱۰۴۴۹	بخان کرد کابا بسی احترام	پذیرفت ازو پیشکشها تمام
۱۰۴۵۰	پس آنگاه خان تواضع نمای	بلشکرگه خویش آورد رای
۱۰۴۵۱	همانجا دو لشکر بماندند سه روز	سیوم روز آن خان بدخواه سوز
۱۰۴۵۲	سوی مرز خود عزم را کرد راست	بر میزبان رفت اجازت بخواست
۱۰۴۵۳	بدو گفت کابای فرخنده رای	سپاهت عدو بند و کشورگشای
۱۰۴۵۴	متاعی که بر نیکخواهان بود	پی پیشکشهای شاهان بود
۱۰۴۵۵	تو خود نیکخواه شه داوری	سزد گر ز گفتار من نگذری
۱۰۴۵۶	سوی شه فرستی دو زنجیر پیل	بمالی بچشمان بدخواه نیل
۱۰۴۵۷	ترا گر ازین کار آید زیان	مرا مخلص خویش دیگر مخوان
۱۰۴۵۸	چو بشنید کاباز خان این سخن	بگفتا که ای شیر شمشیرزن
۱۰۴۵۹	تو گر حکم بر خان و مانم کنی	دریغت ندارم که جان منی
۱۰۴۶۰	مرا خدمتی بهر شاه جهان	همین بود در دل که فرمود خان
۱۰۴۶۱	ترا می سپارم دو پیلی چو کوه	ببر بر در شاه صاحب شکوه
۱۰۴۶۲	ولیکن دو سه روز بر ما بباش	ز هجرت مکن جان ما را خراش
۱۰۴۶۳	رها کن که بینیم روی تو سیر	که داری تن و دل چو پیل و چو شیر
۱۰۴۶۴	بقولش دران روز خان باز گشت	دل و جانش با عیش دمساز گشت
۱۰۴۶۵	دو سه روز آن خان باهوش و هنگ	همی بود مهمان برای تلنگ
۱۰۴۶۶	سحرگه که گنبد کز آن گوی زر	ز سر حد مشرق برآورد سر
۱۰۴۶۷	بفرمود خان تا ببندند بار	وزان پس بیکبارگی شد سوار
۱۰۴۶۸	بسوی سراپرده میزبان	بعزم وداعش سپرده عنان
۱۰۴۶۹	چو بشنید کابا که خان دلیر	در آمد ز بهر وداعش چو شیر
۱۰۴۷۰	درون سراپرده خواندش روان	بسی رفق کرده بر میهمان

۱۰۴۷۱ بس آنگه بفرمود کای شیرمرد | نشاید بهر کار تعجیل کرد

۱۰۴۷۲ گر ایدر کنی صبر روزی سه چار | کنی از حضور خودم کامگار

۱۰۴۷۳ بگردانمت باز با کام دل | کنم دوستت شاد و دشمن خجل

۱۰۴۷۴ چو بشنید خان گفت کای نامور | پریشان است بی من همه بوم و بر

۱۰۴۷۵ تو گر داری امروز ایدر مرا | بهمان خود کرده باشی جفا

۱۰۴۷۶ ف ۳۰۷ دلم هست آنجا گر اینجا منم | رها کن که بیدل نماند تنم

۱۰۴۷۷ چو کابا شد آگه که آن کامیاب | سوی کشور خویش دارد شتاب

۱۰۴۷۸ بگفتا دو زنجیر پیل آورند | بدست مطیعان خان بسپرند

۱۰۴۷۹ دگر داد خان را هدایا بسی | همی گفت خان را ثنایا بسی

۱۰۴۸۰ نشستند آنگاه هر دو بهد | دگر باره بستند پیمان و عهد

۱۰۴۸۱ چو شد عهد و پیمان شان استوار | گرفتند هر یک دگر را کنار

۱۰۴۸۲ نشست آنگهی خان بیکبارگی | سوی مرز خود راند یکبارگی

۱۰۴۸۳ چو باز آمد آن خان دشمن شکار | که باشد پسر خواندهٔ شهریار

۱۰۴۸۴ به بدر آمد و هر دو پیلی چو کوه | فرستاد بر شاه صاحب شکوه

۱۰۴۵ چو بیسی شه ملک خود دید پیل | گرفته بفیروزی خود دلیل

۱۰۴۸۶ یکی فال زد شاه فیروزمند | که بدخواه را بشکند پیل بند

۱۰۴۸۷ فرستاد پس چترے آن نامور | چو بر خواندهٔ شایسته مشفق پدر

۱۰۴۸۸ بلے گر فریدون زرینه کفش | بایرج دهد کاویانی درفش

۱۰۴۸۹ درین باب کس را سخن کم رسد | مگر آنکه اصحاب را کم رسد

عزیمت کردن ناصر الدین در اکار
و اسیر شدن بر دست نراین

۱۰۴۹۰ چو شه دید کان ناصر الدین مدام | گزارد همی شکر شه صبح و شام

۱۰۴۹۱	اکارش شه شرق انعام داد	که راند در عیش خود بر مراد
۱۰۴۹۲	بر و مال و خیلش تمامی گذاشت	مقرر برو نام شاهی نداشت
۱۰۴۹۳	سپه بر سپاهش فراوان فزود	بدرگاه و بیگه کرم می نمود
۱۰۴۹۴	چو آن ناصرالدین بفرمان شاه	باقطاع خود شد روان با سپاه
۱۰۴۹۵	درآمد بصد خرمی در اکار	بفرمان خسرو همی راند کار
۱۰۴۹۶	سعادت چو برگشت از اخترش	هوای دگر گشت اندر سرش
۱۰۴۹۷	شنیدم که از راه غولش ببرد	بدست عوانان انده سپرد
۱۰۴۹۸	فریب جهان خورد چون غافلان	برون آمد از زمرهٔ عاقلان
۱۰۴۹۹	چنان داد او را انزائن فریب	که تر زوش یکی شد فراز و نشیب
۱۰۵۰۰	چو کوران کم عقل در چه فتاد	یکایک در فتنه بر خود گشاد
۱۰۵۰۱	شنیدم که آن هندوی سست کیش	بسی خورد سوگند زنهار خویش
۱۰۵۰۲	امان داد او را بجان و بمال	هم آخر چو دستان ناخوش خصال
۱۰۵۰۳	بصد مکر و حیله بردش زراه	بصد عذر و تزویر کردش بچاه
۱۰۵۰۴	بریده سر جمله خویشان او	دژم کرده حال پریشان او
۱۰۵۰۵	نهادش یکی بند بر دست و پای	چو بر زیر دستان خود کدخدای
۱۰۵۰۶	سران را نشاید که همچون حباب	ز هر باد جنبند بر روی آب
۱۰۵۰۷	نیارند غفلت بهر کار و بار	نباشند یک لحظه جز هوشیار
۱۰۵۰۸	خرد را بسازند دستور خویش	دو صد مرد بخرد بدارند پیش
۱۰۵۰۹	بهر کار کافتد مشورت کنند	پس آنگه در آن کار دستی زنند
۱۰۵۰۱۰	وگرنه ز غفلت پریشان شوند	چه سود ارچه آخر پشیمان شوند

F ۳۰۸

عزیمت خواجه جهان بشهر گلبرگه و فیروزی یافتن

۱۰۵۱۱ همان مرد مختار کار آگهان — که دادش خدا خواجگی جهان
۱۰۵۱۲ بگلبرگه از مرج لشکر چو راند — پی ضبط آن بوم مرکب جهاند
۱۰۵۱۳ بدل گفت آن صاحب هوشیار — همان به بیاد بزم اندر چهار
۱۰۵۱۴ نخستین باقطاع تازم سپاه — بدست آورم کشور کینه خواه
۱۰۵۱۵ چو در ضبط آید دیار و دمن — ضرورت فتد خصم در دام من
۱۰۵۱۶ چنین داد رویش برای صواب — هم آخر ازین رای شد کامیاب
۱۰۵۱۷ همان قطب ملکش بقصد روهی — رسید از مهندری بیاری دهی
۱۰۵۱۸ همی بود یکچند آن سرفراز — باقطاع گلبرگه در ترکتاز
۱۰۵۱۹ چو در ضبطش آمد همه مرز و بوم — سپه راند بر قصد بوجای شوم
۱۰۵۲۰ محصّر بگرد آن کهن باره را — همی دید سر رشتهٔ چاره را
۱۰۵۲۱ که چون آید آن حصن او را بدست — سپاه عدو چون تواند شکست
۱۰۵۲۲ بیکسو ز بی منجنیقی نهاد — که سنگش بر آن روی گردون فتاد
۱۰۵۲۳ هر آن سنگ کز پلهٔ او بجست — یکی برج از آن حصن سنگش شکست
۱۰۵۲۴ ز سنگش دو فرسنگ کرده حصار — شده سر بسر پشتهٔ کوهسار
۱۰۵۲۵ ز جبل متین گشته او را طناب — کلیدش مجرب پی فتحیاب
۱۰۵۲۶ دو سه چار عراده بر گرد او — چو کرده سر آن لشکری جنگجو
۱۰۵۲۷ سر موی رای خطا می زدند — بدان حصن سنگ بلا میزدند
۱۰۵۲۸ همان قطب ملک شه بخت مند — رسانید هر کنگری را گزند
۱۰۵۲۹ ز بیم خدنگش که میکرد نون — کم آورده کس سر ز کنگر برون
۱۰۵۳۰ بهر سو که او رخش بر کوفته — عدو را بهر لحظه سر کوفته
۱۰۵۳۱ چو بر جای ریزی بدید آن دلیل — که زد حصن گلبرگه کوس رحیل
۱۰۵۳۲ که آوازه انداختی در حصار — که برگشت سلطان محمد زدهار
۱۰۵۳۳ به بستی گه کاغذی بر علم — ندا داد بی اندر حصار دژم
۱۰۵۳۴ که زاینک دهم روز فرمان رسید — مباشید غمگین که سلطان رسید
۱۰۵۳۵ بناموس دلها بباد آشتی — علمهای عشوه بباد آشتی

۱۰۵۳۶ هم آخر چو کم ماند در دژ علف — تنش گشته تیر بلا را هدف

۱۰۵۳۷ گروهے ز در ماندگان حصار — بجاں خواستند از سپه زینهار

۱۰۵۳۸ ببستند بر کنگر دژ کمند — فرود آمدند از حصار بلند

۱۰۵۳۹ بشورید لشکر چو ایں حال دید — که کار مخالف به سستی کشید

۱۰۵۴۰ ز هر چار سو خلق در دژ فتاد — طلسمات ضحاکیاں شد بباد

۱۰۵۴۱ بهر سو کمر بسته غارت گراں — دواں گشته دنبال جنگ آوراں

۱۰۵۴۲ یکے در غنیمت یکے در گریز — یکے در هزیمت یکے در ستیز

۱۰۵۴۳ یکے گشته بیجاں یکے خانه گیر — یکے گشته خنداں یکے در نفیر

۱۰۵۴۴ سپاهے بیاسود ازاں ترک تاز — حصاری زده نالۂ جاں گداز

۱۰۵۴۵ درآمد سپه جمله اندر حصار — حصاری بجاں خواسته زینهار

۱۰۵۴۶ غنیمت گرفتند اهل سپاه — همه رخت و اشیائے اهل گناه

۱۰۵۴۷ چو در غارت آید سپاهے گراں — چه ماند ز اسباب بر مجرماں

۱۰۵۴۸ برهنه شده هر نفس مجرماں — همی لابه کردند بر مکرماں ق۳۰۹

۱۰۵۴۹ کسے کو بیفگند از دست تیغ — سر خویش بر خاک زد بیدریغ

۱۰۵۵۰ بسے هندواں زور اهل حشم — گرفتند و بستند و کشتند هم

۱۰۵۵۱ چو گلبرگه شد فتح و ریزی اسیر — شده کامیاب آں خجسته وزیر

۱۰۵۵۲ پس آنگه دبیر گزیں را بگفت — که داند نکو دُرّ منشور سفت

۱۰۵۵۳ نویسد یکے نامه با احترام — فرستد سوے خسرو نیکنام

مجلس کردن اعظم همایوں خواجه جهاں بعد فتح گلبرگه

۱۰۵۵۴ دگر روز کایں آسمان کبود — شرارے برآورد ناگه ز دود

۱۰۵۵۵ بفرمود تا مجلس آراستند — نی و رود و رامشگراں خواستند

۱۰۵۵۶ ز بالین عشرت برآورد سر — وزیر نکو خلق فرخ سیر

۱۰۵۵۷ ندیمان خوش طبع و مرموزگوے — حریفان روشن دل و عیش جوے

۱۰۵۵۸ شرابے کہ روشن کند روح را — کبابے کہ داروست مجروح را

۱۰۵۵۹ ہماں ساقیان طبیعت نواز — ہماں مطربان مزامیر ساز

۱۰۵۶۰ ملازم در آں بزم آراستہ — حریفاں دمادم قدح خواستہ

۱۰۵۶۱ یکے ہفتہ دادند داد طرب — چہ صبح و چہ شام و چہ روز و چہ شب

مرمت کردن اعظم ہمایوں خواجہ جہاں دیار گلبرگہ

۱۰۵۶۲ دگر روز کایں لاجوردی سپہر — بعد گرم مہری برآورد مہر

۱۰۵۶۳ جہاں جملہ از جور دوراں برست — وزیر ممالک بہ مسند نشست

۱۰۵۶۴ مہاں را با قطاع ترغیب کرد — کہاں را پے زرع تنبیب کرد

۱۰۵۶۵ زہ عدل اندر ولایت گشاد — براعی درے از رعایت گشاد

۱۰۵۶۶ یکے را بزور و یکے را بزر — سراں را بخدمت در آورد سر

۱۰۵۶۷ مطیعش شدہ سرکش از گوشمال — عبیدش شدہ زیردستاں بمال

۱۰۵۶۸ معین بہر باجیاں کردہ باج — مقرر بہر خوط کردہ خراج

۱۰۵۶۹ سزاوار ہر مردمے کرد کار — ہمی راند کارے بقدر و قرار

۱۰۵۷۰ ہمہ کشور خصم را ضبط کرد — شد آں بوم و بر ملک آں پختہ مرد

۱۰۵۷۱ چنین ست کار جہاں تا جہانست — کہ گہ دزد عیار و گہ پاسبانست

۱۰۵۷۲ ندارد جہاں را کسے استوار — مگر بے تمیزان و نا ہوشیار

۱۰۵۷۳ بکوے یکے پاسبانی کند — بدزدی در دیگرے بشکند

۱۰۵۷۴ تہی دست دائم دریں کارواں — بود فارغ از دزد و از پاسباں

۱۰۵۷۵ خدایا مرا ہم تہی دست کن — ز صہباے عشقم چناں مست کن

۱۰۵۷۶ کہ ہر کنج بزم شرابم بود — دل خستہ جاے کبابم بود

۱۰۵۷۷ کنم دست کوتاہ از کلِ شے — بہر صبح گویم چو مخمور مے

۱۰۵۷۸ بیا ساقیا پر کن از باده جام   صلائے بده در همه خاص و عام
۱۰۵۷۹ بدست همه جام عشرت سپار   چو دورم رسد جام عبرت بیار

ذکر کشته شدن صفدر خاں از لشکر سکر

۱۰۵۸۰ چو اعظم همایوں دراں روزگار   بشد فارغ از کار شهر و دیار
۱۰۵۸۱ در اقطاع گلبرگه میر اند کام   می عیش میخورد هر صبح و شام
۱۰۵۸۲ یکے روز پیکے در آمد شتاب   چو در خرگه ماه پیک شهاب
۱۰۵۸۳ ۳۱۰ سجر بگفتا که اندر سپاه سکر   یکے فتنه زاد از نهاد بشر
۱۰۵۸۴ هماں خاں صفدر که با خیل خویش   چو پابے بهنگام سرہائے خویش
۱۰۵۸۵ ته حصن کنبا بجخسیده بود   پے فتح آں کوششے می نمود
۱۰۵۸۶ بنه ماه آں باره را بسته در   کسے کم ز کنگر بر آورد سر
۱۰۵۸۷ نهم ماه تنگ آمد اهل حصار   چو ماه نهم عورت باردار
۱۰۵۸۸ بحصن اندروں غله شد توتیا   شد از قحط هر روز در دز وبا
۱۰۵۸۹ شنیدم که از فاقه اهل حصار   بمردند افزوں تر از صد هزار
۱۰۵۹۰ کبیرش نهاده دل اندر گریز   سپه روز و شب گرد در دز ستیز
۱۰۵۹۱ محمد که از صلب عالم چکید   یکا یک ز کیں گرد غدرے پدید
۱۰۵۹۲ علی بیگ هماں نتهوے مرد کار   برو شد موافق دراں کارزار
۱۰۵۹۳ بکردند بلغاکے اندر سپاه   کشیدند تیغے بیک صبحگاه
۱۰۵۹۴ سر خان صفدر به تیغ جفا   بریدند چوں مردم بے وفا
۱۰۵۹۵ علی لاچین و فخر دیں مهردار   بحیله گرفتند راه فرار
۱۰۵۹۶ ز کنبا سپه رفت اندر سکر   یقین است ایں قصهٔ نامور
۱۰۵۹۷ چه در گوش او ایں حکایت رسید   دمے با خود آمد بگفت و شنید
۱۰۵۹۸ مثل زد که گر آهو از شیر جست   دگر شیرے آورد او را بدست
۱۰۵۹ شکارے که سر از کمندے بتافت   بتدبیر بتواں برو دست یافت

۱۰۶۰۰ هر آں میوہ کز زور ناید ببر | بحیلہ ز شاخش تواں خورد بر

۱۰۶۰۱ گر آید دنگہ از خشم خنجر کشم | بر آہنگ ایں قوم لشکر کشم

۱۰۶۰۲ مسلماں تلف گردد از ہر دو سو | شود مانع خلق را کو بکو

۱۰۶۰۳ ہماں بہ فرستم بعشوہ رسول | بریں قوم سنگیں دل بو الفضول

۱۰۶۰۴ بحیلہ مگر گنجہائے سکر | بیاید مرا دست بے شور و شر

پروانۂ خواجہ جہاں جانب لشکر سکر

۱۰۶۰۵ پس از نام پروردگار جہاں | کہ داند ہمہ رازہائے نہاں

۱۰۶۰۶ سوئے پورعالم نوشتہ دبیر | درود و سلام از زبان وزیر

۱۰۶۰۷ حدیثے رقم کردہ بعد از سلام | سراسر درد عشوہ با احترام

۱۰۶۰۸ کہ اے مرد دانا و فرخندہ رائے | ضمیرت بہر کار مشکل کشائے

۱۰۶۰۹ شنیدم سر بیوفائے بہ تیغ | بریدی چو کند آوراں بیدریغ

۱۰۶۱۰ مرا در خور افتاد ایں دست برد | کہ گنجے گرفتی و گنجور مرد

۱۰۶۱۱ کنوں بادل فارغ ایدر خرام | کہ کارت سراسر بر آمد تمام

۱۰۶۱۲ ازاں تاختن ہر جہت آید بجنگ | بیاید کہ ایدر کشتی بے درنگ

۱۰۶۱۳ گذاری دراں سوئیے مرد کار | سپاری بدستش کلید حصار

۱۰۶۱۴ دگر خود دریں کار کردی درنگ | نہ گوہر بدست تو ماند نہ سنگ

۱۰۶۱۵ چو ایں نامہ بر پورعالم رسید | احادیث آں نامہ یک یک بدید

۱۰۶۱۶ فریب جہاں خورد از زور زر | دراں نامہ کرد از تکبر نظر

۱۰۶۱۷ بزد در رفیقان بے عقل و زور | کہ گشتند یارش بغوغا و شور

۱۰۶۱۸ چہ خوش گفت آں صاحب پنج گنج | کہ ہموارہ اندر سرائے سپنج

۱۰۶۱۹ بغوغا و شور ابلہاں خوش بوند | دلے کار داناں مشوش شوند

۱۰۶۲۰ ۳۱۱ ب غرض پورعالم یکے رائے زد | کزاں رائے بد تیشہ بر پائے زد

۱۰۶۲۱ ؟ || بہ نتھو علی بیگ گفت آنگہے | کہ با خود برد لاش اسپے رہے

۱۰۶۲۲ رود سوی گلبرگ بهر فریب / صاحب نماید فراز و نشیب
۱۰۶۲۳ بگوید که آن صفدر بیوفا / بکردی شب و روز بر ما جفا
۱۰۶۲۴ جفاهای او چون که از حد گذشت / تنش لاجرم در خور گور گشت
۱۰۶۲۵ کنون بدگمان گشت دستور شاه / که بنگه گرفتیم با پایگاه
۱۰۶۲۶ یقین آنکه آن حرف صاحب خطاست / سخن راست این ست دیگر هباست
۱۰۶۲۷ اگر صاحب این کشور از ما کشد / سرانجام جام ندامت چشد
۱۰۶۲۸ اگر کشور ما گذارد بما / مطیعیم ما اوست فرمان روا
۱۰۶۲۹ باشغال دستور یاری کنیم / بفرمان شه جان سپاری کنیم
۱۰۶۳۰ یکی فوج داریم حمله گرای / همه آهنین چنگ پولادخای
۱۰۶۳۱ گر از بهره کایدر درآید بدر / برد رخت مردان بغوغا و شور
۱۰۶۳۲ چو منقول گلبرگه یکسر رسید / وزو قصهٔ حال صاحب شنید
۱۰۶۳۳ عوانان که هر یک چو آهرمنند / بفرمود تا شهربندش کنند
۱۰۶۳۴ پس آنگاه آن صاحب هوشیار / نویدی روان کرد بر شهریار
۱۰۶۳۵ حدیثی سوی شاه کشور نبشت / درو قصهٔ حال یکسر نبشت
۱۰۶۳۶ چو آگه شد آن شاه آزرمجوی / ز افعال آن قوم غدار خوی
۱۰۶۳۷ روان کرد فرمان بدستور خویش / نوشته بران صاحب ساده کیش
۱۰۶۳۸ که باید ز گلبرگه راند سپاه / یکی کوچ هم صلح دارد نگاه
۱۰۶۳۹ شتابنده از جهنوری بگذرد / بران سوی یک گام کم نسپرد
۱۰۶۴۰ بدارد سپه بر لب جویبار / همانجا بود روز و شب هوشیار
۱۰۶۴۱ فرستادهٔ شه چو آمد ز راه / رسانید فرمان بدستور شاه
۱۰۶۴۲ سپه راند دستور با کر و فر / ز اقصای گلبرگه سمت سکر
۱۰۶۴۳ بفرمان شه آب جهنوری گذشت / نهنگان ز بیمش گرفتند دشت
۱۰۶۴۴ همی بود در موضع گل کبره / فرستاد افواج را سو به سو
۱۰۶۴۵ قربات بیگانه را تاختی / در اهل سکر هیبت انداختی
۱۰۶۴۶ محمد چو زین گونه آگاه گشت / که دستور از آب جهنوری گذشت

۱۰۶۴۷ گہے جنگ جستے وگہ آشتی — گہے نرمی وگاہ ناداشتی
۱۰۶۴۸ فرستاد افواج گاہے برون — بنوشتے گہے نامۂ پر فسون
۱۰۶۴۹ برآمد برین جملہ چون یک دو ماہ — شہنشہ بجنبید از تخت گاہ

خواب خوش دیدن خداوند عالم و عزیمت رایات بسمت سکر

۱۰۶۵۰ شہے را کہ ملک سعادت دہند — نخست اندرو این سہ عادت دہند
۱۰۶۵۱ یکے آنکہ مظلوم را در بلاد — کند گوشئے تا رساند بداد
۱۰۶۵۲ دوم آنکہ ہموارہ با مفلسان — بود تا رسد دست نعمت رسان
۱۰۶۵۳ سیوم آنکہ در طاعت کردگار — رگے تا بجنبد بود ہوشیار
۱۰۶۵۴ پس آنکہ بہر سو کہ لشکر کشد — روان رایتش سر باختر کشد
۱۰۶۵۵ ہمان سبز بوستان چرخ کبود — بہ فیروزیش مژدہ آیند زود
۱۰۶۵۶ ۳۱۲ ب چنین شہ ندیدم درین روزگار — مگر فخر اولاد اسفندیار
۱۰۶۵۷ علاء الدین آن شاہ عالی نسب — کہ نامش ہمایونست و میمون لقب
۱۰۶۵۸ شنیدم کہ آن شاہ مالک رقاب — شبے بود بر تخت زرین بخواب
۱۰۶۵۹ یکے خواب خوش دید آن نامور — کزان خواب دادش بشارت ظفر
۱۰۶۶۰ ہمان پور تغلق کہ بدخواہ دین ست — شب و روز ویران کن راہ دین ست
۱۰۶۶۱ ہمان رسم حجاج را تازہ کرد — ز ہر شہر و کشور برآورد گرد
۱۰۶۶۲ بخواب اندرش شاہ دیندار دید — بدشتے کہ مردم درو کم رسید
۱۰۶۶۳ تو گوئی ز پا فتاد ست تشنہ بخاک — سر و چشم او پر ز گرد و مغاک
۱۰۶۶۴ فتادہ زبانش برون از دہن — شدہ بر تنش جامہ ہمچون کفن
۱۰۶۶۵ نہ دستارے اندر سرش نی کلاہ — بصد عجز و زاری شدہ آب خواہ
۱۰۶۶۶ بگردش گروہے ز اصحاب او — بہر سو شدہ ہر یکے آب جو

۱۰۶۶۷ پے آب ہر سو کہ بشتافتند | یکے قطرۂ آب کم یافتند
۱۰۶۶۸ چو بشناختش خسروِ پاک دیں | بدل گفت کایں ناکس گرم کیں
۱۰۶۶۹ نباید بایدر شناسد مرا | دل از شرِ او می ہراسد مرا
۱۰۶۷۰ بگفت ایں و زاں غولگہ عطف کرد | ہمی گفت لاحولے آں شیر مرد
۱۰۶۷۱ درآں ناحیہ بود دیہے خراب | چو خسرو دراں دہ درآمد شتاب
۱۰۶۷۲ فرود آمد از بور و دوراں نبرد | بہ پیشش درآمد یکے پیر مرد
۱۰۶۷۳ عجب پیر نورانی خوش لقا | رخش پر ز سیمائے صدق و صفا
۱۰۶۷۴ بدستے دو گوہر دہانش تہی | بہ رویش عیاں مایۂ روبہی
۱۰۶۷۵ چو آں پیر را گفت خسرو سلام | بشہ گفت آں پیر کاسے نیکنام
۱۰۶۷۶ چرا عطف کردی ازاں نابکار | کہ در کار تو ممد دست کردگار
۱۰۶۷۷ چو خاص خدائی چہ ترسی ز خس | شدی محرم شہ مترس از عسس
۱۰۶۷۸ بہر بوم و کشور کہ خواہی بتاز | کہ یار تو شد ایزد بے نیاز
۱۰۶۷۹ چو شہ روئے آں پیر آزادہ دید | بسے مژدہ در خواب از وی شنید
۱۰۶۸۰ ہمی گفت با خویشتن ہم بخواب | بالہام حق آں شہ کامیاب
۱۰۶۸۱ کہ گوئی اویس ست آں مرد پیر | کہ فرخندہ رویست و روشن ضمیر
۱۰۶۸۲ چو خسرو ازاں خواب بیدار شد | قوی دل ازاں خواب ابرار شد
۱۰۶۸۳ بفرمود تا کوس بیروں زنند | سران سپہ خیمہ بیروں زنند
۱۰۶۸۴ بدارند دہلیز سمت سکر | فلک را بسایہ درآرند سر
۱۰۶۸۵ پس آنگہ بفرمود در دیو گیر | بباشند شیران آفاق گیر
۱۰۶۸۶ قدرخان و گرشاسپ فیروز جنگ | دگر سرفرازاں با ہوش و ہنگ
۱۰۶۸۷ ہماں خان ہیبت زنِ با شکوہ | کہ شد گرد از رستم یکرانش کوہ
۱۰۶۸۸ عماد ممالک یل نامدار | ہماں عضد ملک شہ کامگار
۱۰۶۸۹ قوام ہمہ ملک نایب وزیر | ملک اژدر آں صفدر و شیرگیر
۱۰۶۹۰ ہماں پور بیغو یل دشمن دیں | ہماں کجک آں سرفراز گزیں
۱۰۶۹۱ چو در شہر ماندند ایں سرکشاں | ہمہ سرفرازان و لشکرکشاں

۱۰۶۹۲ دگر روز شاه جهان کوچ کرد — زنه طارم سبز بگذشت گرد
۱۰۶۹۳ همی راند خسرو بسمت سکر — ظفر همسر و نصرتش راهبر

۳۱۳ ع — رسیدن رایات اعلی در گلبرگه و استقبال کردن اعظم همایون خواجه جهان وزیر ممالک

۱۰۶۹۴ یکے روز پیکے درآمد چو باد — بصاحب ز رایات شه مژده داد
۱۰۶۹۵ که شه لشکر از دولت آباد راند — خروشان درین سمت مرکب جهاند
۱۰۶۹۶ بگلبرگه با فتح و نصرت رسید — فلک رایتش را باختر کشید
۱۰۶۹۷ همان روز دستور شاه جهان — ز لشکر طلب کرد کار آگهان
۱۰۶۹۸ بگفتا که باشند با هوش و حزم — ننوشند ساغر نسازند بزم
۱۰۶۹۹ من و شه دو دم روز اید ر رسیم — نه تنها که با پیل و لشکر رسیم
۱۰۷۰۰ جریده شد آنگاه دستور شاه — روان گشت بے خیمه و بارگاه
۱۰۷۰۱ همان روز در حضرت شه رسید — خبر چون بحجاب درگه رسید
۱۰۷۰۲ دویدند و دادند شه را خبر — که آمد شها صاحب با خبر
۱۰۷۰۳ چو بشنید شاه جهان بار داد — شگفت از طرب چون گل بامداد
۱۰۷۰۴ درآمد ز در صاحب با ادب — زمین را ببوسید با صد طرب
۱۰۷۰۵ [1] چو بوسید شاه جهان بار داد — شگفت از طرب چون گل بامداد
۱۰۷۰۶ چو بوسید پاے شه آں هوشیار — سرش را درآورد شه در کنار
۱۰۷۰۷ پس آنگه بفرمود پیش سریر — بکرسی نشیند خجسته وزیر
۱۰۷۰۸ برفقے که پرسید فرزند را — به پرسید شه آں خردمند را
۱۰۷۰۹ نوازش بسے کرد شاه جهان — بر آئین اعیان و رسم شهان
۱۰۷۱۰ پس آنگه بپرسید حال دیار — ز ضبط بلاد و ز فتح حصار
۱۰۷۱۱ همی گفت دستور یک یک بشاه — فتوحے که رو داد در هفت ماه

[1] نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۰۷۱۲ چو یکپاس ازاں روز اندر گذشت — بپرداختند از همه سر گذشت

۱۰۷۱۳ ملک آتشبک را بفرمود شاه — که دستور ما مانده آمد ز راه

۱۰۷۱۴ صلاے بده در همه خاص و عام — بسالار خواں گو که آرد طعام

۱۰۷۱۵ بفرمان شه آتشبک در دوید — اطاعت نمود آنچه از شه شنید

۱۰۷۱۶ نقیباں گرفتند بانگے بلند — بگوش فلک دهر غلغل فگند

۱۰۷۱۷ گرفته بسر دیگ خوالی گراں — رسیدند با بارهاے گراں

۱۰۷۱۸ کشیدند خوانے چو خوان بهشت — خورشها در و مشک از فر سرشت

۱۰۷۱۹ فگندند هر سو بفرشش حریر — بسے نانها از خمیر و فطیر

۱۰۷۲۰ بسے قرص بریانها ریختند — ازاں میده کش بارها ریختند

۱۰۷۲۱ بهر قرص سنبوسه انداختند — همه ربع مسکوں چو خواں ساختند

۱۰۷۲۲ ز ترتیب و تر گشته اطراف خواں — سراسر مروح تر از بوستاں

۱۰۷۲۳ پس آنگه بسے صحنهاے شفاف — که هر یک بود لشکرے را کفاف

۱۰۷۲۴ نهادند در میمنه میسره — پُر از وز و دراج و مرغ و بره

۱۰۷۲۵ چه لوزینه زیچه حلواے خشک — بپرورده هر یک بکافور و مشک

۱۰۷۲۶ بسے قلیهاے طبیعت کشاے — بسے ناں خورشهاے رغبت فزاے

۱۰۷۲۷ زانواع نعمت همه چیز بود — که بر هر یکے طبع رغبت نمود

۱۰۷۲۸ هر آں نعمتے کاں بخاطر گذشت — چو مردم نظر کرد موجود گشت

۱۰۷۲۹ ملک گر مبرّاست از آب و ناں — مگس گشته برگرد آں ساده خواں

۱۰۷۳۰ چو آراستندش ز سر تا بپاے — سراں را سر خواں بدادند جاے F۳۱۴

۱۰۷۳۱ براں خواں جهاں جمله بشتافتند — همه انس و جاں پرورش یافتند

۱۰۷۳۲ چو از مایده دست هر کس کشید — نواله خوراں را نواله رسید

۱۰۷۳۳ همی گشت هر یک بتعویض آب — فقاعے بدادند هر شیخ و شاب

۱۰۷۳۴ در آمد پس آنگاه تنبول دار — همی داد تنبول نعمت گوار

۱۰۷۳۵ ز خوان و خورش چوں بپرداختند — سراں گرد شه انجمن ساختند

۱۰۷۳۶ دو رویه بستادند در پیش شاه — چه ارکان دولت چه اهل سپاه

عزیمت کردن رایات اعلی در گلبرگه جانب سکر
و اسیر شدن محمد عالم با سران دیگر بطریق اختصار

۱۰۷۳۷ دو سه روز خسرو بگلبرگه ماند — دگر روز سوی سکر رخش راند
۱۰۷۳۸ همان روز از آب جهنوری گذشت — به پیشش چه کوه و چه دریا چه دشت
۱۰۷۳۹ سیوم روز نزدیک مقصد رسید — چو این قصه راپور عالم شنید
۱۰۷۴۰ سرش گشت از دعوی سرکشی — گرفته دلش پیشه بی‌هشی
۱۰۷۴۱ گروهی که بودند بیرامنش — گرفتند از بیم جان دامنش
۱۰۷۴۲ بگفتند کای غافل سست رای — شنیدی غریو از بانگ کوس و درای
۱۰۷۴۳ چنان غول اغوات از راه برد — که یکسر بدست بلایت سپرد
۱۰۷۴۴ ندانسته بودی که شاه دلیر — در آمد بقصد و خروشان چو شیر
۱۰۷۴۵ کنون خیز و بشتاب چون مجرمان — مگر یابی از تیغ خسرو امان
۱۰۷۴۶ سر خویش در راه شه کرد ساز — همی ریز اشکی بسوز و گداز
۱۰۷۴۷ محمد چو گفتار یاران شنید — بجز حکم شان هیچ چاره ندید
۱۰۷۴۸ به پیوست بر شاه چون خستگان — شکسته تر از دست و پا بستگان
۱۰۷۴۹ سر خویش بر پای خسرو نهاد — زبان را بعد عجز و زاری گشاد
۱۰۷۵۰ که ای شاه جان بخش کشورستان — جهان را درت گشته دار الامان
۱۰۷۵۱ گر این بار بخشی گناهان من — امان یابد از تیغ تو جان من
۱۰۷۵۲ مرا تا بود جان بقالب درون — سر از خط حکمت نیارم برون
۱۰۷۵۳ چو دیدش بصد عجز چون مجرمان — شهش جان به بخشید چون مکرمان
۱۰۷۵۴ پس آنگه بگفتا که بندش کنند — چو صید زبون در کمندش کنند
۱۰۷۵۵ ستانند از و نقد و جنسی که هست — ولیکن ز جانش بدارند دست
۱۰۷۵۶ بگفت این و سوی سکر راند رخش — بصد خرمی آن شه تاج بخش

۱۰۷۵۷ ازیں مژدہ شہری چو گلبن شگفت — ز مژگاں سر کوچہا خلق رفت

ذکر مرمت کردن شہر سکر و عزیمت مبارک خاں
در حدود ہریب و فیروزی یافتن

۱۰۷۵۸ سر حوض شہ کرد لشکر گہے — مرمت ہمی کرد در روزے دہے
۱۰۷۵۹ ہمی داد انصاف مظلوم را — عمارت ہمی کرد آں بوم را
۱۰۷۶۰ متاعے کہ ہر کس بغوغا و شور — ستد از ضعیفاں بہ تکلیف و زور
۱۰۷۶۱ ہمہ شاہ داد و رہا نید باز — سکر را ز فتنہ رہا نید باز
۱۰۷۶۲ ہمہ شہر و کشور سلامت بماند — ہمیں مدعی در غرامت بماند
۱۰۷۶۳ دراں شہر دیدم عزیزاں بسے — گرفتہ رہ معرفت ہر کسے
۱۰۷۶۴ بشہرے کہ باشند پاکاں بلے — نباشد درو فتنہ را مدخلے ۳۱۵ ب
۱۰۷۶۵ گروہے ز آں گوشہ نشیں — گروہے ز مشکل کشایان دین
۱۰۷۶۶ شدہ ساکن آں مقام غریب — سراسر دراں شہر کام غریب
۱۰۷۶۷ چو شہ برگ اصحاب آں شہر ساخت — بقدر ہنر ہر یکے را نواخت
۱۰۷۶۸ سراں را یکے روز فرمود شاہ — کہ تازند در حد ترہت سپاہ
۱۰۷۶۹ دراں فوج خان مبارک سیر — بود ہم بہ نیروے اقبال سر
۱۰۷۷۰ ہماں قطب ملک شہ کامگار — مقدم شد از حضرت شہریار
۱۰۷۷۱ ہمی راند لشکر غنیمت گرا — گہے گام و گہ پویہ گہ پاشنا
۱۰۷۷۲ حصارے بدیدند ناگہ ز دور — کہ خوانند آں را دز کرہی جور
۱۰۷۷۳ رسیدند چوں گردان دز فراز — کشیدند شمشیرہاے دراز
۱۰۷۷۴ یکے حملہ کردند مردان کار — کہ در لرزہ افتاد اہل حصار
۱۰۷۷۵ دراں روز تا شام کردند جنگ — چو شب شد گرفتند ہر یک النگ
۱۰۷۷۶ شبانگاہ دزباں پس از گفت و گو — اماں خواست و از حصن آمد فرو

۱۰۷۷۷ رعیت شد و داد اسپان و مال — سپه شد از آن حصن آسوده حال
۱۰۷۷۸ دگر روز سوی سکر گشت باز — ز اوج هوا گرد بگذشت باز
۱۰۷۷۹ ابا نصرت و فتح سرلشکران — رسیدند بر خسرو کامران
۱۰۷۸۰ بر ایوان آن شاه دریا حشم — غنایم کشیدند دربار بهم
۱۰۷۸۱ نظر کرد چون شاه گیتی پناه — سبک دستی سرکشان سپاه
۱۰۷۸۲ سران سپه را فراوان ستود — بهر یک جداگانه لطفی نمود

روان شدن خداوند عالم از سکر جانب مندهول و مال گذاری کردن کهیرس و مفسدان دیگر

۱۰۷۸۳ دگر روز کاین گنبد نیلگون — بداد از دهن مهرهٔ زر برون
۱۰۷۸۴ شهنشه ز شهر سکر کوچ کرد — ز سم کم بگردون رسانید گرد
۱۰۷۸۵ سپه را بر آهنگ کیسر براند — به فیروزی بخت مرکب جهاند
۱۰۷۸۶ چو بشنید این ماجرا را کهیرس — چو مرغی که یکبار جست از قفس
۱۰۷۸۷ بترسید کافتد دگر باره بند — دژ خویش را واخرد از گزند
۱۰۷۸۸ رسولان فرستاد با اسپ و مال — سر خود رهانید از پیل تمال
۱۰۷۸۹ یکی نامه چون زبونان نبشت — قسم راند در وی بلات و کنشت
۱۰۷۹۰ که من بنده از بندگان شه ام — ز فیروزی تیغ شه آگهم
۱۰۷۹۱ از آن می نیایم بپابوس شاه — که زین پیش کردم فراوان گناه
۱۰۷۹۲ بترسم که خشم شه دیوبند — در آتش مرا افگند چون سپند
۱۰۷۹۳ گرم شه ببخشد تمامی گناه — خراج دو ساله فرستم بشاه
۱۰۷۹۴ هراس دل از لطف شه بشکنم — پس آنگاه پابوس خسرو کنم
۱۰۷۹۵ چو شه دید از آن گونه عذر آوری — در آن نامه با لابه و چو دری
۱۰۷۹۶ بدل گفت شاهان فیروز جنگ — نیارند بر عاجزان کار تنگ

۱۰۷۹۷ هژبران که در صید پیل افگنند — کجا قصد پیکار روبه کنند

۱۰۷۹۸ گروهے که گرد دیار منند — بهر گه که خواهم شکار منند

۱۰۷۹۹ پس آنگه پذیرفت از وے خراج — طرح دادش آن صاحب تخت و تاج

F.۳۱۶ ۱۰۸۰۰ سپه را بسمت نرائن کشید — دویم روز درمال کوته رسید

۱۰۸۰۱ شد از غدر زیبا نکش عذرخواه — فرود آمد از دز بپابوس شاه

۱۰۸۰۲ بپاے شه افگند فرزند و زن — فدا کرد بر شه دیار و دمن

۱۰۸۰۳ شه از راه اکرام بنواختش — دران مرز فرمان روا ساختش

۱۰۸۰۴ بفرمود چون خلعتش شهریار — بگفتا کنندش به پیلے سوار

۱۰۸۰۵ بگرد حصارش براندند پیل — که بختش رفیق است و دولت دلیل

رسیدن قاصد قاضی سیف و عرضداشت اطاعت آوردن

۱۰۸۰۶ دگر روز راند آن شه کامران — بقصد نرائن سپاه گران

۱۰۸۰۷ بیک روز در منزلے خوش رسید — در آنجا یکے مژدهٔ خوش شنید

۱۰۸۰۸ یکے قاصد آمد ز سیف گزین — خبر داد مر شاه روے زمین

۱۰۸۰۹ دعا گفت شه را بصد خرمی — بگفتا که اے ملجاء آدمی

۱۰۸۱۰ فرستاد سیفم بدرگاه شاه — بگفتا که اے شاه گیتی پناه

۱۰۸۱۱ چو دیدم شه دهلی و اهل او — ببد عهدی و ظلم گشته فرد

۱۰۸۱۲ سر از خدمت ظالمان تافتم — سوے مامن عدل بشتافتم

۱۰۸۱۳ همی آیدم اینک بپابوس شاه — فرستادم این پیک ز اثنای راه

۱۰۸۱۴ چو بر شاه شرق این بشارت رسید — وزان پیک خوش مژدهٔ خوش شنید

۱۰۸۱۵ بدان پیک شه لطف بسیار کرد — زبان را چو طوطی شکربار کرد

۱۰۸۱۶ بگفتا کز اینجا سبک باز گرد — سوے صاحب خویش دمساز گرد

۱۰۸۱۷ بدو گوئی بعد از درود و سلام | که ای مرد دانا و ثابت کلام
۱۰۸۱۸ چو با ما شدی یار از جان و دل | دل و جان بدخواه کردی خجل
۱۰۸۱۹ دل و جان ما را چو کردی تو شاد | دل و جان تو نیز در عیش باد
۱۰۸۲۰ همه کار ما اندرین خسروی | بماندست بی ذات تو ملتوی
۱۰۸۲۱ بیا زود تا شاد و خرم شویم | ز غمخواری ملک بی غم شویم
۱۰۸۲۲ تو در ملک ما کارسازی کنی | غم از خاطر ما بدر افگنی
۱۰۸۲۳ چو همواره ای مرد صاحب وفا | نکردی تو تقصیر در کار ما
۱۰۸۲۴ درین وقت حیف است صد بار حیف | که با ملک رانیم بی رای سیف
۱۰۸۲۵ چو این قصه را قاصد از شه شنود | دعا گفت و سر بر سر خاک سود
۱۰۸۲۶ ز حضرت بصد خرمی گشت باز | همی رفت بر سیف گردن فراز
۱۰۸۲۷ چو بر صاحب خود شتابان رسید | مر او را بگفت آنچه از شه شنید

پیوستن قاضی سیف در حضرت جهان پناه

۱۰۸۲۸ همان سیف کو مقطع ارکه بود | سوی شاه دهلی مددی نمود
۱۰۸۲۹ موافق شده با نرائن مدام | بکارش بکوشیده هر صبح و شام
۱۰۸۳۰ چو بشنید کان هندوی سست کیش | ز سستی دین گشت از عهد خویش
۱۰۸۳۱ یکی عهد با ناصرالدین بست | چو رام خودش دید پیمان شکست
۱۰۸۳۲ بساطی که گسترد بر نوش جام | بیالودش از خون مهمان تمام
۱۰۸۳۳ می عیش در جام دلکش فگند | نهانی در او زهر ناخوش فگند
۱۰۸۳۴ چو بد عهدیش دید سیف گزین | بدل گفت مهرش سراسر ز کین
۱۰۸۳۵ (ف ۳۱۷) بدر کرد پیغام کای نابکار | بر آرم کنون از دیارت دمار
۱۰۸۳۶ مرا تا ز غدر تو روشن نبود | صفایت بعکس آئینه می نمود
۱۰۸۳۷ کنون غدر تو گشت آگه مرا | که کردی جفا و نمودی وفا
۱۰۸۳۸ چنین کس نشاید بهم پوستی | که زهر افگند در می دوستی

۱۰۸۳۹ بسوی نزاین چو سیف گزین ‌ فرستاد کیسر عتابی چنین

۱۰۸۴۰ وزان پس سپه راند آن مردکار ‌ بیفگند از باغ دل خار خار

۱۰۸۴۱ در اثنای ره آن یل شیرگیر ‌ بپیوست بر خسرو دیوگیر

۱۰۸۴۲ الف را بتعظیم شه کرد دال ‌ تن خود بر اخلاص دل کرد دال

۱۰۸۴۳ رخش دید چون شاه کشورکشا ‌ بگفت از طرب مرحبا مرحبا

۱۰۸۴۴ بصد آرزو در کنارش گرفت ‌ سراسر بزر از نثارش گرفت

۱۰۸۴۵ بفرمود پس خلعت خاص خویش ‌ برو مرحمت کرد ز اندازه بیش

۱۰۸۴۶ بدو گفت کای سیف صاحب صفا ‌ چنین ست آیین اهل وفا

۱۰۸۴۷ که در کار مخدوم کوشش کنند ‌ بهر سو که باشند تیغی زنند

۱۰۸۴۸ چو از داد و بیداد آگه شوند ‌ ز ظالم بیاری عادل روند

۱۰۸۴۹ تو بر ناصرالدین اگر نامدی ‌ سزد گر دلیل خطر نامدی

۱۰۸۵۰ چو توفیق اکنون شده یار تو ‌ شده رهبرت بخت بیدار تو

۱۰۸۵۱ سوی اهل اسلام کردی مدد ‌ چنین آید از مردم باخرد

۱۰۸۵۲ ازین پس یکی جان بود در دو تن ‌ که جانت یکی گشت با جان من

۱۰۸۵۳ بیا تا برآریم تیغ از نیام ‌ بگیریم اقصای عالم تمام

۱۰۸۵۴ دو دل را بهر کار یک دل کنیم ‌ بهر رزم تیغ دو دستی زنیم

۱۰۸۵۵ سر دشمن دین بخاک آوریم ‌ ز بستان داد و دهش برخوریم

۱۰۸۵۶ یکی مرد خون جهانی بریخت ‌ بترست آنکه از حد ملکش گریخت

۱۰۸۵۷ اگر خلق این ملک یکدل شوند ‌ موافق بابطال باطل شوند

۱۰۸۵۸ بگیرند کیسر زبون گیر را ‌ رهانند شیران زنجیر را

۱۰۸۵۹ ولی چون هنوز این گروه تباه ‌ سزای عذابست ز شومی گناه

۱۰۸۶۰ زبون گیری فتنه هر صبح و شام ‌ فزاید همی بر همه خاص و عام

۱۰۸۶۱ خدایا تو بگشا درے از فتوح ‌ بده خلق را توبهای نصوح

۱۰۸۶۲ که از راستی سر بطاعت نهند ‌ ز شومی گناهان خود وارهند

عبره کردن رایات اعلی از آب کرنه و رسیدن عرایض نرائن و محصور شدن حصار مندهول

۱۰۸۶۳	دگر روز کاین گنبد دیر پای	شد از روی خورشید پرده گشای
۱۰۸۶۴	برآورد شاه فلک تیغ تیز	بشد لشکر انجم اندر گریز
۱۰۸۶۵	شهنشه سپه سوی مندهول راند	پی دفع هر فتنه لاحول خواند
۱۰۸۶۶	همی راند منزل به منزل سپاه	همی کرد صیدی به هر صیدگاه
۱۰۸۶۷	ز افواج شه جمله دریا و دشت	تهی از نهنگان و شیران بگشت
۱۰۸۶۸	چو بگذشت از کرنه مانند آب	دیار عدو شد سراسر خراب
۱۰۸۶۹	همه خلق در چاردیوار خزید	چو موشان بسوراخ سر درکشید
۱۰۸۷۰	نرائن ازین حال بیحال شد	که اقطاع او جمله پامال شد
۱۰۸۷۱ (۸۱۳ھ)	پس آنگه یکی مرد باهوش و رای	فرستاد بر شاه کشورگشای
۱۰۸۷۲	نوشته بصد عاجزی عرضداشت	که میخواهم از تیغ شه بازداشت
۱۰۸۷۳	منم بندهٔ بندگان قدیم	بپابوس شه می‌نیایم ز بیم
۱۰۸۷۴	کزین پیش بسیار کردم گناه	کنون در هراسم ز شمشیر شاه
۱۰۸۷۵	یکی مرد دانا گر از لطف شاه	فرستد برین بندهٔ پرگناه
۱۰۸۷۶	نمایم برو قصهٔ حال خویش	دهم پیش او شرح احوال خویش
۱۰۸۷۷	چو خواندند این قصه بر شهریار	بفرمود آن شاه پرهیزگار
۱۰۸۷۸	که آن حاجب قصه قاضی بها	رود سوی آن هندوی بیوفا
۱۰۸۷۹	بگوید که ای هندوی پرفریب	مراهست با تو فراوان عتیب
۱۰۸۸۰	تو گر آیدت رای نیکوی بخت	سلامت بری خانه با جمله رخت
۱۰۸۸۱	بود جان تو در حصار امان	حصارت زند کوس بر آسمان
۱۰۸۸۲	وگرنه برآرم ز آزرم دست	حصارت کنم جمله بر خاک پست

۱۰۸۸۳ تنے خاکسارت بخاک افگنم — روانِ ترا گرد بادے کنم

۱۰۸۸۴ زنم آتشے در بر و بوم تو — برم آب از گوہر شوم تو

۱۰۸۸۵ بر آرم یکے تیغ چون اژدہا — سرت را کنم در دم از تن جدا

۱۰۸۸۶ نراین چو این قصہ در گوش کرد — صلیب و بتان را فراموش کرد

۱۰۸۸۷ بدل گفت خشم شہان آتش است — گنہ گار را عطف از ایشان خوش است

۱۰۸۸۸ ازین پیش کردم گناہان بسے — مرا زندہ کمتر گذارد کسے

۱۰۸۸۹ ہمان بہ کہ در دز حصاری شوم — بپاے خود اندر بلا کم روم

۱۰۸۹۰ غرض چون نراین ز خسرو رسید — بپابوسِ خسرو علاجے ندید

۱۰۸۹۱ پس آنگاہ در جام کھنڈی بماند — سپہ بہر حفظ سہ قلعہ براند

۱۰۸۹۲ بمندہول گوپال را عہدہ کرد — برو تا مدد کرد بسیار مرد

۱۰۸۹۳ پس آنگہ بترول بکرکوت ہم — دو ہندو فرستاد لشکر بہم

۱۰۸۹۴ چو شہ دید کان ہندوے فتنہ فن — نمی آید از بہر پابوس من

۱۰۸۹۵ بدل گفت چون شد بہر بوم و بر — ز مندہول نام نراین بسر

۱۰۸۹۶ نخستین ہمان دز زبن بر کنم — ز ہیبت دل ہندوان بشکنم

۱۰۸۹۷ پس آنگہ کنم قصد آن نابکار — سرش را ببرم بگیرم حصار

۱۰۸۹۸ چو شاہ جہان عزم مندہول کرد — کہ بودست دران قلعہ بسیار مرد

۱۰۸۹۹ بر آمد دگر روز چون آفتاب — چو بادے گذشت از لب جوے آب

۱۰۹۰۰ بران سوے چون کرد لشکر گہے — بر آورد دہلیزی خسرو گہے

۱۰۹۰۱ بدل گفت کاین خسرو گرم کین — کہ بگذشت صیتش ز چرخ برین

۱۰۹۰۲ برینسان کہ بر قصد من درنشست — کند اخترم را چو با خاک پست

۱۰۹۰۳ ہمان بہ کہ ازان پیش کاین پیوند — ز شمشیر کینم رساند گزند

۱۰۹۰۴ شبیخون فرستم سوے لشکرش — مگر عطفے افتد ازین کشورش

۱۰۹۰۵ دگر نے بترسم کہ این بوم و بر — بیفتد ز افواج ادبے سپر

شبخون زدن لشکر نراین در لشکر منصور

و منهزم شدن لشکر زاین

۱۰۹۰۶ سیوم روز آن هندوی کینه خواه — شبیخون فرستاد سوی سپاه
۱۰۹۰۷ زهندو واز مسلم نابکار — سواری دویست و پیاده هزار ۳۱۹ھ
۱۰۹۰۸ بلشکر شبی هوی انداختند — پی شور هر سوی انداختند
۱۰۹۰۹ حصاری چو آن شور و غوغا شنید — گروهی بجز نیز لشکر دوید
۱۰۹۱۰ شهنشه چو بشنید غوغا و شور — همان لحظه بنشست بر پشت بور
۱۰۹۱۱ بنزدیک سواره ز لشکر برون — ز اهل شبیخون همی ریخت خون
۱۰۹۱۲ سران سپه نیز بیرون زدند — یکایک بر اهل شبیخون زدند
۱۰۹۱۳ چو خان مبارک چو سیف گزین — کمربسته هر یک بر آهنگ کین
۱۰۹۱۴ ولیکن ورشاه نایب بهم — ملک احمد حرب و دیگر حشم
۱۰۹۱۵ سواران بسی زاسپ انداختند — پیاده بسی بی سپر ساختند
۱۰۹۱۶ چو اهل سپه در ستیز آمدند — شبیخونیان در گریز آمدند
۱۰۹۱۷ گروهی خزیدند اندر حصار — گروهی نهادند سر در فرار
۱۰۹۱۸ ز بارانِ تیرِ یلان سپاه — شده خارپشت این گروه تباه
۱۹۱۹ دران شب بسی هندو آمد اسیر — دگر جمله گشتند آماج تیر
۱۰۹۲۰ سلامت ز شیران رستم نبرد — همانا کهی رفت با بست مرد
۱۰۹۲۱ سپه بر پی آن گروه پلید — بدروازه جام کهندی رسید
۱۰۹۲۲ پس آنگه ز دروازه گشتند باز — سوی لشکر خویش از ترکتاز
۱۰۹۲۳ به فتراک بسته سر هندوان — بلشکر بپیوست هر پهلوان
۱۰۹۲۴ بسی زنده پهلوی اهل فساد — بسی هندی اسپان تازی نژاد
۱۰۹۲۵ به پیش شهنشاه دهر سرکشی — بخندید شه زان شبیخون خوشی
۱۰۹۲۶ سحر هم ازان خنده در خنده شد — کواکب چو هندو پراگنده شد
۱۰۹۲۷ شه شرق بر تخت زر بار داد — در عیش بر روی لشکر گشاد

۱۰۹۲۸ اسیران شب را بفرمود شاه — که آرند بسته بخونریزگاه

۱۰۹۲۹ براجام بعضے برانند پیل — برانند از خون شان رود نیل

۱۰۹۳۰ گروہے دگر را بگردِ حصار — بفرمان خسرو نہادند دار

۱۰۹۳۱ اسیر آمد آں شب ز ہندو سرے — کہ دانستند نامش بہر کشورے

۱۰۹۳۲ مراو را چو شد روز بشتافتند — بہ بستہ بہ پیش شہ انداختند

۱۰۹۳۳ بگفتا چو دیدش شہ کامگار — بدارش برآرند گرد حصار

۱۰۹۳۴ وزیں پس ز ہر سو سرانِ سپاہ — کشیدند اسپاں بدرگاہ شاہ

۱۰۹۳۵ چو شہ دید اسپانِ گیتی نورد — بہر کس کہ آورد آرام کرد

۱۰۹۳۶ چو شہ را بدیں گونہ فتحے دوید — باقصائے عالم خبر در رسید

۱۰۹۳۷ دراں روز ز در بزاں شکست — پئے لشکر خود با تم نشست

۱۰۹۳۸ چناں خورد دہشت کہ بارِ دگر — سوار شبیخونش نفتد بسر

رسیدن شاهزاده معظم ظفرخان بپای بوس شاه

۱۰۹۳۹ ظفرخاں کہ شہزادۂ راستیں است — یقیں وارث ملک روے زمیں است

۱۰۹۴۰ چو بشنید رایات شاہ جہاں — بمندہول آمد شکار افگناں

۱۰۹۴۱ سوار و پیادہ بسے جمع کرد — ہمہ نامداران روز نبرد

۱۰۹۴۲ ز مرج آں سپہکش عزیمت نمود — کہ مشتاق پابوس صفدر بود

۱۰۹۴۳ رواں شد بر آئین آزادگاں — سپہ راند بر رسم شہزادگاں

۱۰۹۴۴ رواں کرد عرادہ و منجنیق — شدہ رہبرش بخت و دولت رفیق ۳۲۰ ب

۱۰۹۴۵ چو شہزادہ نزدیک لشکر رسید — بشارت بشاہ مظفر رسید

۱۰۹۴۶ بفرمود کارکنان دولت تمام — براسپاں بہ بندند زریں ستام

۱۰۹۴۷ بہ تعظیم خان مظفر روند — دو فرسنگ از حد لشکر روند

۱۰۹۴۸ ملک آشنگ خوان مهمان نواز ‌‌ ‌ بر او سوی شهزادهٔ سرفراز

۱۰۹۴۹ بگفت این و شاه جهان بار داد ‌ ‌ چپ و راستش بخت و دولت ستاد

۱۰۹۵۰ چو شهزاده آمد بر ایوان شاه ‌ ‌ دویدند حجاب در بارگاه

۱۰۹۵۱ بدادند مژده بشاه جهان ‌ ‌ که شهزاده آمد چو کار آگهان

۱۰۹۵۲ همی خواست بیرون فتد شاه را ‌ ‌ تن از پیرهن پیرهن از قبا

۱۰۹۵۳ بصد خرمی آنچنان گفت شاه ‌ ‌ که در خرگه آرند فرخنده ماه

۱۰۹۵۴ درآمد به فرمان شاه سلیم ‌ ‌ درون سراپردهٔ خان کلیم

۱۰۹۵۵ سه جا پیش شه بر زمین سر نهاد ‌ ‌ چو پابوس شه کرد پیش ایستاد

۱۰۹۵۶ بخندید شه چونکه پیشش بدید ‌ ‌ تو گوئی بگل باد صبحی رسید

۱۰۹۵۷ عجب کرد ازان گوهر خورد سال ‌ ‌ که بگرفت آداب از اهل کمال

۱۰۹۵۸ وزاین پس بصد خرمی شهریار ‌ ‌ درآورد شهزاده را در کنار

۱۰۹۵۹ بخورشید کرده قران مشتری ‌ ‌ جهان گشته خرم بخوب اختری

۱۰۹۶۰ محلی چنین چون که شهزاده دید ‌ ‌ بسی خدمت پیش خسرو کشید

۱۰۹۶۱ شهش داد پس خلعت و خواسته ‌ ‌ سپه شد ز دو سر در آراسته

ذکر در آویختن لشکر منصور در حصار مندهول

۱۰۹۶۲ یکی روز از حکم شاه جهان ‌ ‌ همه سرفرازان و کار آگهان

۱۰۹۶۳ ز رود آب کهتب گذارا شدند ‌ ‌ بر آهنگ دز بی مدارا شدند

۱۰۹۶۴ یکی حمله کردند مردان کار ‌ ‌ کزان حمله در لرزه آمد حصار

۱۰۹۶۵ نیستان شده دز ز باران تیر ‌ ‌ برآمد ز هر کنگر دز نفیر

۱۰۹۶۶ ز بنیاد برجی دو سه کافتند ‌ ‌ چو دستی بهر کنگری یافتند

۱۰۹۶۷ هژبران لشکر بر اهل حصار ‌ ‌ شده تیغ انداز و نیزه گذار

۱۰۹۶۸ چو افتاد روز عدو در زوال — بدل گفت شه چون چنین دید حال

۱۰۹۶۹ ز جان خاسته هندوان تباه — نباید که چشمی رسد بر سپاه

۱۰۹۷۰ شود خسته ناگاه شیر افگنی — که در روز شود کشته مرد از زنی

۱۰۹۷۱ بهر موی مومن بس از کار زار — بسوزم ز هندو اگر صد هزار

۱۰۹۷۲ چه کار آیدم چار دیوار خاک — که گردد مسلمانی اندر هلاک

۱۰۹۷۳ همه ملک عالم چه کار آیدم — بقای مسلمان همی بایدم

۱۰۹۷۴ همان به بتدبیر و آهستگی — گشایم من این کار ز آهستگی

۱۰۹۷۵ پس آنگه بگفتا شه سرفراز — که لشکر همه گردد از حصن باز

۱۰۹۷۶ همه سرفرازان دشمن شکار — النگی بگیرند گرد حصار

۱۰۹۷۷ دران روز اهل وز ابتر شدند — بسی کشته باقی محصّر شدند

۱۰۹۷۸ بفرمان شه سرکشان سربسر — ببسته بقلعه کشائی کمر

۱۰۹۷۹ مهی چار لشکر دران حصن ماند — بهر صبح و هر شام خون می فشاند

۱۰۹۸۰ هم آخر نرائن بر ایوان شاه — رسولان فرستاد و شد عذر خواه

۳۲۱ ۱۰۹۸۱ بگفتا که شاها گناهی سه چار — مرا کرده شد ده بجان زینهار

۱۰۹۸۲ دلم در هراس ست از جرم خویش — تنم در خراش ست سینه پریش

۱۰۹۸۳ ازان رو بر ایوان شه نامدم — ز شرمندگی گنه نامدم

۱۰۹۸۴ چو خشم شهنشه نشیند فرو — من و آستان شه نامجو

۱۰۹۸۵ نرائن چو در حضرت شهریار — بسی معذرت کرد شرمنده وار

۱۰۹۸۶ فرستاد آنگه دو ساله خراج — پذیرفت آینده را ساد و باج

۱۰۹۸۷ بسی خدمتیها سزای شهان — فرستاد از بهر شاه جهان

۱۰۹۸۸ چو هندو شد از شاه جزیه پذیر — دگر روز آن شاه روشن ضمیر

۱۰۹۸۹ ز مندهول در جانب مرج راند — مهی یک دو در قلعهٔ مرج ماند

عزیمت رایات اعلی در سمت پتن بعزم شکار

۱۰۹۹۰ دگر روز کافواج هندی بشب ‌ ‌ ‌ شکست از یزکهای صبح طرب

۱۰۹۹۱ سپه راند از مرج شاه جهان ‌ ‌ ‌ سوی کوکن آورد رخ ناگهان

۱۰۹۹۲ شکار افگنان شاه فرخنده کیش ‌ ‌ ‌ گذشت از مضافات اقطاع خویش

۱۰۹۹۳ تهی گشت از صید صحرا و کوه ‌ ‌ ‌ فتاد آسمان و زمین در شکوه

۱۰۹۹۴ شد از جنبش خسرو کامگار ‌ ‌ ‌ چو برگ کهی هر کجا کوهسار

۱۰۹۹۵ خروشان ز کهتی پتن درگذشت ‌ ‌ ‌ یلان از سپاهش چو آگاه گشت

۱۰۹۹۶ رها کرد پتن بکوهی خزید ‌ ‌ ‌ دگر روز لشکر به پتن رسید

۱۰۹۹۷ گرفتند ترکان هامون خرام ‌ ‌ ‌ ازان شهر اسباب دشمن تمام

۱۰۹۹۸ به ده هفته لشکر دران بوم و بر ‌ ‌ ‌ همه کرد روی زمین بی سپر

۱۰۹۹۹ همه دشمن از بیم بگرفت کوه ‌ ‌ ‌ سپه از غنیمت کشتی شد ستوه

۱۱۰۰۰ دگر روز خسرو پس از ترکتاز ‌ ‌ ‌ سوی کشور خود سبک گشت باز

۱۱۰۰۱ بمرج آمد آن شاه دریا سپاه ‌ ‌ ‌ بیاسود لشکر ز سختی راه

۱۱۰۰۲ دران قلعه شه یکدو مه عیش راند ‌ ‌ ‌ دگر روز سوی سکر جیش راند

عزیمت رایات اعلی جانب سکر و گلبرگ

۱۱۰۰۳ چو شاه فلک قدر و اختر سعید ‌ ‌ ‌ به نزدیک مرز سکر در رسید

۱۱۰۰۴ بهر جا زمین دار آمد به پیش ‌ ‌ ‌ پی کارسازی اقطاع خویش

۱۱۰۰۵ باخلاص شه سرکشان تاختند ‌ ‌ ‌ همه جان خود پیشکش ساختند

۱۱۰۰۶ شهنشه باکرام شان می نواخت ‌ ‌ ‌ همی برگ هر یک باندازه ساخت

۱۱۰۰۷ دگر روز آن خسرو نیکنام ‌ ‌ ‌ که شد نام او ورد هر خاص و عام

۱۱۰۰۸ بزد بارگاهی بلکهنه سکر ‌ ‌ ‌ رسان نو بنو مژده باشش از ظفر

۱۱۰۰۹ ز سرداد نو مقطعان را مثال ‌ ‌ ‌ وز ایشان گذشته طلب کرد مال

۱۱۰۱۰ دو سه هفته از حاصل پرگنات ‌ ‌ ‌ سپه را همی کرد هر سو برات

۱۱۰۱۱ چو ترتیب اقطاع و افواج کرد ‌ ‌ ‌ شد آسوده دهقان و اهل نبرد

۱۱۰۱۲	دگر روز از آب جهنوری گذشت	در اقطاع گلبرگه دمساز گشت
۱۱۰۱۳	ستد از ملیکهیر وسیرم خراج	فرستاد سور ابرو ساد و باج
۱۱۰۱۴	وزین پس بر آن شهر زده بارگاه	شکارے همی کرد تا یک دو ماه

آمدن قیر خاں از کوبر به نیّت غدر و منهزم شدنِ او

۴۳۲۲ ۱۱۰۱۵	شنیدم هماں قیر خان نژند	که از ظلم و بیداد شد سر بلند
۱۱۰۱۶	به تزویر یک روز آں نابکار	به پیوست در حضرت شهریار
۱۱۰۱۷	شهش کرد تعظیم و خلعت بداد	سیوم روز آں پیر کانِ فساد
۱۱۰۱۸	چو شد روز چوں روزگارش سیاه	باغراد بار بے امر شاه
۱۱۰۱۹	یکا یک از آں بردگه کوچ کرد	چو بشنید آں شاه فرّخ نبرد
۱۱۰۲۰	شنیدم بیکبارگی بر نشست	بدنبال آں آهوے دام جست
۱۱۰۲۱	رواں شد شتابنده از بردگاه	ابا سرفرازان حضرت پناه
۱۱۰۲۲	همه بنگه قیر خاں شد اسیر	بر آمد ز هر جانبے گیر گیر
۱۱۰۲۳	صف قیر خاں شد فراوان تلف	بروتاخته لشکر از هر طرف
۱۱۰۲۴	فگنده یلان سپه سو بسو	گریزندگاں را کمال در گلو
۱۱۰۲۵	هماں قیر خاں مرد زنهار خوار	نتاده گریزاں بیک جویبار
۱۱۰۲۶	چو موسی عمراں شه کامراں	بدنبال فرعون آخر زماں
۱۱۰۲۷	شنیدم بفرمان دارائے دهر	که برنا خفا خاں زند بانگ قهر
۱۱۰۲۸	یکے سیلے از غیب ناگه رسید	گریزندگاں را در آفت کشید
۱۱۰۲۹	بسے لشکر قیر خاں غرق گشت	بصد حیله آں پیر از آں جو گذشت
۱۱۰۳۰	همه بنگه دخیل داده بباد	باد بر زد آشفتگی شهر نهاد
۱۱۰۳۱	وزین پس هماں شاه اختر سعید	چو بدخواه راجاں تنگ برده دید

۱۱۰۳۲ عناں را بسوے برد خود برکشید — هماں دم ببرد سعادت رسید
۱۱۰۳۳ اماں داد اسیران بنگاه را — رہا کرد یاران بدخواه را
۱۱۰۳۴ چنیں آید از خسروانِ کریم — که باشند بر پرگناہاں رحیم

جنبش رایات اعلی جانب کلیان و پیوستن سکندر خاں بحضرت شاه جہاں پناه

۱۱۰۳۵ دگر روز آں شاه فیروزمند — که نامش شد از عدل و احساں بلند
۱۱۰۳۶ رُخ آورد در جانب کلیان — سپہ راند بر رسم و ساز کیاں
۱۱۰۳۷ چو در کلیاں با سعادت رسید — یکے دایره گرد حصنش کشید
۱۱۰۳۸ ہمی بود آنجا شه کامگار — بقصد ہماں پیرکِ خامکار
۱۱۰۳۹ پس از چند روزے ہماں خان گرد — که دست از دلیران آفاق برد
۱۱۰۴۰ پسر خوانده او را شه کامیاب — شده خان اسکندر او را خطاب
۱۱۰۴۱ بیامد به پابوس شاه جہاں — بر آئین و آہنگ کار آگہاں
۱۱۰۴۲ چو پابوس شه کرد آں نامور — شہش داد یک چتر لعلی دگر
۱۱۰۴۳ بگفتش که اے فخر شہزادگاں — سپہکش بر آئینِ آزادگاں
۱۱۰۴۴ بقصد ہماں پیر بدعہد شو — که در داشش آری دراں جہد شو
۱۱۰۴۵ دگر روز آں خانِ فرخنده روے — بفرمانِ آں خسروِ نامجوے
۱۱۰۴۶ ہماں خانِ اسکندرِ دوں شکار — چو بشنید فرمانش شہریار
۱۱۰۴۷ بگفتا بخاک در پادشا — که آں پیر بدعہد بطال را
۱۱۰۴۸ به زنجیر بسته چو اہلِ گناه — اسیرانه آرم بر ایوان شاه
۱۱۰۴۹ رواں شد بقصد ہماں پیر خام — که آمد ضیا ابن فیروز نام

مصاف دادن سکندر خاں با قیر خاں

و اسیر شدن قیر خاں بر دست او

۳۲۳ع ۱۱۰۵۰ ہماں خان اسکندر سرفراز — ز درگاہ صفدار چوں گشت باز

۱۱۰۵۱ خرامید دربدر از کلیان — وزاں پس بفرمان شاہ جہاں

۱۱۰۵۲ سوئے کوبراں خان اختر سعید — برآہنگ پیکار لشکر کشید

۱۱۰۵۳ چو از بدر آں صفدر دوں شکار — بزد بارگاہے دو فرسنگ دار

۱۱۰۵۴ ہماں پیر بد عہد و ظالم سیر — ز گویندگاں چوں شنید ایں خبر

۱۱۰۵۵ ز ناغرائے وحشت قرارش نماند — سپہ را یکایک ز کو بر براند

۱۱۰۵۶ بلشکر گہ بدر زد ناگہاں — چو بودست ناساختہ پہلواں

۱۱۰۵۷ بروں آمد از خرگہ خود شتاب — برآمد بیک مرکب خوش رکاب

۱۱۰۵۸ خود شاں چو کردان شرزہ شکار — یکے حملہ کرد آں یل نامدار

۱۱۰۵۹ وزاں حملہ قلب عدو برگرفت — شد از حملۂ او جہاں در گرفت

۱۱۰۶۰ ہمی رفت دنبال اہل فرار — ہمی گشت پس ماندہ زار زار

۱۱۰۶۱ شنیدم ہماں پیر گرم کین — دراں حربگہ بود اندر کمین

۱۱۰۶۲ چو قلب خود از خصم بشکستہ دید — عناں سوئے قلب مخالف کشید

۱۱۰۶۳ بیک حملہ قلب مخالف شکست — ہمہ بنگہ بدر شش آمد بدست

۱۱۰۶۴ ہماں فخر شعباں یل نامدار — برو تاختت با چند چندہ سوار

۱۱۰۶۵ پر د حملہ آورد آں قیر خاں — کہ دنبال او بود فوجے گراں

۱۱۰۶۶ پس آں فخر شعبان ثابت رکاب — چو فوجش بیک بود ناوردتاب

۱۱۰۶۷ ز پیشش شنیدم دو ادماج دار — بہ پیستر شد آں سرکش نامدار

۱۱۰۶۸ ہم آخر برو چند سرکش نہنگ — بہ پیوست بر نیت ساز جنگ

۱۱۰۶۹ یکے جو بدنبال او بو بکر مل — کہ افگند در زور شیراں خلل

۱۱۰۷۰ دگر چند جنگ آور چیرہ دست — کہ ہر یک بسے صف ہیجا شکست

۱۱۰۷۱ شنیدم کہ گفتند با یک دگر — کز ایدر گر امروز تا بسیم سر

۱۱۰۷۲ چو رو وا نمائیم فردا بخان — بمانیم شرمنده از همان

۱۱۰۷۳ همان به که خاطر مهیا نهیم — یک امروز داد شجاعت دهیم

۱۱۰۷۴ چو این قصه گفتند با همدگر — درین کار هر یک نهادند سر

۱۱۰۷۵ ازان پس چو شیران برآشوفتند — بیکبارگی حمله بر کوفتند

۱۱۰۷۶ چو آن قیر خان دید آن خیرگی — برفت از سرش دعوی خیرگی

۱۱۰۷۷ ز پیش دلیران عنان تاب گشت — چو زانجا یک آماج داے گذشت

۱۱۰۷۸ همان فخر شعبانش از پس رسید — روان جعد بگرفت و یکسر کشید

۱۱۰۷۹ فتادند از اسپ هر دو سوار — خروشی برآمد ازان کارزار

۱۱۰۸۰ بکوشید پس لشکر قیر خان — که یابد خلاصی سپهدار شان

۱۱۰۸۱ ز بس جوی خون کاندر آنجا گذشت — ازان خاک کو بر همه سرخ گشت

۱۱۰۸۲ صف بدریان چیره دستی نمود — ز پیش حریفان خود کور بود

۱۱۰۸۳ گرفته همان قیر خان را شتاب — ببردند بر خان مالک خطاب

۱۱۰۸۴ چو آن خان سکندر ساده کیش — عدو را بکام عدو دید پیش

۱۱۰۸۵ بخندید چون غنچه در صبحدم — مثل زد به پیش سران حشم

۱۱۰۸۶ که با شاه خود هر که عهدی شکست — بگردد سرش زود در خاک پست

۱۱۰۸۷ وزین پس همان خان کشور خدیو — بفرمود تا فخر شعبان نیو

۱۱۰۸۸ F ۳۲۴ برد فتحنامه بر ایوان شاه — دهد مژده مر خسرو دین پناه

۱۱۰۸۹ خود از خرگه سوی کوبر برفت — خرامید بر قصد آن حصن تفت

۱۱۰۹۰ محصّر بگرد آن حصار بلند — بفیروزی آن خانِ فیروزمند

عزیمت رایات اعلی از کلیان و فتح کردن حصار

۱۱۰۹۱ چو رایات اعلی بکوبر رسید — همین قصه خان سکندر شنید

۱۱۰۹۲ بر آن سان که قولی بشه کرده بود — قسم هم بخاک درش کرده بود

۱۱۰۹۳ بزنجیر بسته همان پیر را — بیاورد بر شاه کشور کشا

۱۱۰۹۴ بصد خرّمی کرد پابوس شاه — شهش سر ببوسید و شد عذرخواه
۱۱۰۹۵ بگفتار شایستهٔ شهزادگان — که باشند بر رسم آزادگان
۱۱۰۹۶ چنین آید ای خان فرخنده خوی — که از گفتهٔ خود نتابند روی
۱۱۰۹۷ وزاین پس بفرمود شاه جهان — که این پیر بطّال را در زمان
۱۱۰۹۸ سزاوار آنست که گردن زنند — وزین بوم و بر شر او کم کنند
۱۱۰۹۹ همان خان لشکرکش و دیوبند — چو بشنید این قصهٔ دلپسند
۱۱۱۰۰ بگفتا که شاها جهان سرورا — چو جان بخش شاهی و کشورکشا
۱۱۱۰۱ بکن جان این مجرم انعام من — وزاین پس ته حصن او خیمه زن
۱۱۱۰۲ گر ایدونکه سر در اطاعت نهد — کند توبه از ظلم و جزیه دهد
۱۱۱۰۳ اما نش دهد شاه ور نه به تیغ — ببریم از تن سرکش بی دریغ
۱۱۱۰۴ چو بشنید این قصه شاه کریم — رضا داد بر گفت خان حلیم
۱۱۱۰۵ ته حصن گو بر زد خیمه را — بر آیین شاهان کشورکشا

ذکر در تسبیب این کتاب متضمن مدحت خان اعظم سکندر خان دام عالیاً

۱۱۱۰۶ قلم چون درین نامه آسوده گشت — نهان خامه زن را بخاطر گذشت
۱۱۱۰۷ که این نامه در حضرت شهریار — که خوشتر رساند درین روزگار
۱۱۱۰۸ که دارد چنان قربی به پیش شاه — کراست این محل اندران بارگاه
۱۱۱۰۹ ز بهر وی که شه راست فرخنده فال — کرا داد شه در مراتب کمال
۱۱۱۱۰ که بتواند این قصه را پیش برد — که بر دست خسرو تواند سپرد
۱۱۱۱۱ درین بوده ام از پس چند گاه — همان نایب حاجب خاص شاه
۱۱۱۱۲ بهاء الدین آن مرد فرزانه فر — که بد حاجب قصه زین بیشتر
۱۱۱۱۳ مرا گفت کای صاحب گنج راز — ضمیرت در معرفت کرده باز

١١١١٤ همان به چنیں پُر ز دُرّ دفترے — رساند سکندر با سکندرے
١١١١٥ بداں خان اسکندر کامگار — پسر خواندهٔ شاه والا تبار
١١١١٦ به بر زود ایں دفتر دلکشاے — که عرضش کند پیش فرماں روائے
١١١١٧ چو زاں مرد دانا و روشن ضمیر — شنیدم من ایں قصهٔ دلپذیر
١١١١٨ به تسبیب ایں نامه ره یافتم — بفرمان شهزاده بشتافتم
١١١١٩ نظر چوں گشادم بحال و برش — ندیدم کسے در جهاں همسرش
١١١٢٠ بگفتم مگر رستم دیگر ست — که یکتن تو گوئی دو صد لشکر ست
١١١٢١ یکے سرو نورسته از باغ عیش — برونق برویش گلستان جیش
١١١٢٢ ز شمشیر او لرزه در آفتاب — ز تیرش سراسیمه گشته شهاب F٣٢٥
١١١٢٣ ز چندانکه بشنیدم اوصاف او — دو صد چند دیدم در آں نامجو

صفت ملک هندوستان متضمن مدح سلطان علاء الدین خلجی نور الله مرقده و مذمت محمد شاه بن تغلق شاه

١١١٢٤ خوشا رونق ملک هندوستاں — که جنت برد رشک ایں بوستاں
١١١٢٥ سوادش شده زیب روئے زمیں — چو خالے برخسار هر نازنیں
١١١٢٦ چو کبریت احمر در و خاک گشت — بهر چار فصلش هوائے بهشت
١١١٢٧ درو پوستیں کس نپوشد به دے — که کس در تموز اندرو کرده خوے
١١١٢٨ رواں هر قدم اندرو جوئبار — بحیواں همه آب او ساز وار
١١١٢٩ شده آب او آب حیواں تمام — ولیکن ز ظلمات بیروں مدام
١١١٣٠ - بفصل خزانش در آید بهار — دمد گل درو گر بکارند خار
١١١٣١ سرشته همه خاک او با گلاب — درو شبنمے داده نفع سحاب
١١١٣٢ سموم اندریں باغ گرد و صبا — ز قوم اندریں گل شود گندنا
١١١٣٣ چه در صبح گاه و چه در شام گاه — درو آدمی را خوشش آرام گاه

۱۱۱۳۴	کشایش همه گلبن و میوه‌دار	زمین سایه در سایه از شاخسار
۱۱۱۳۵	معطر شده خاکش از بوی گل	معطر شده آبش از روی گل
۱۱۱۳۶	چو آبش خورد پیر گردد جوان	وزو مرده را زنده کردن توان
۱۱۱۳۷	ز خاکش قوی گشته اصل بشر	ز بادش شده خوش هوای سحر
۱۱۱۳۸	کسے کاندرین بوستان طرب	رسید از عراقین و سند و عرب
۱۱۱۳۹	چنان بست دل اندرین خوش بلاد	که از مولد خود کم آورد یاد
۱۱۱۴۰	چنان دیدگانے که گرد جهان	بگردند دایم سیاحت کنان
۱۱۱۴۱	نه بندند خاطر بهیچ دیار	نگیرند ماهے بشهرے قرار
۱۱۱۴۲	هم آخر چو در ملک هندوستان	درآیند ناگه سیاحت کنان
۱۱۱۴۳	سیاحت گذارند و ساکن شوند	برون زین دیار و دمن کم روند
۱۱۱۴۴	چنان دل درین کشور خوش نهند	که دل برنگیرند اگر جان دهند
۱۱۱۴۵	دو همنام رزبان درین مرغزار	بگردند کار خزان و بهار
۱۱۱۴۶	گرش کرد معمور پور شهاب	شد از پور تغلق سراسر خراب
۱۱۱۴۷	محمد اگر هر دو را گشت نام	یکے از لیام ست یکے از کرام
۱۱۱۴۸	چو او آبحیوان بد این آتش ست	همان لفظ تشتان اینجا خوش است
۱۱۱۴۹	که اندر عرب و عجم اهل کمال	بحق دو همنام ضد الخصال
۱۱۱۵۰	گر او کشت ریحان درین مرز و بوم	برآورد این جاے ریحان ز قوم
۱۱۱۵۱	گر او هند تا آب دریا گرفت	شد از دست در عهد این ناگرفت
۱۱۱۵۲	ز عدلش دیارے که معمور گشت	شد از ظلم این مار هامون و دشت
۱۱۱۵۳	دیارے کزو بود طاعت گرے	شد از وحشت این تمردنمائے
۱۱۱۵۴	حصارے که در عهد او پست بود	بدوران این سر بافلاک سود
۱۱۱۵۵	گر او کرد اسلام را آشکار	ازین کفر بگرفت یکسر دیار
۱۱۱۵۶	کند کرم را گر او داد تاب	سنان ستم را هم این داد آب
۱۱۱۵۷	گر او کرد در شرع احمد شروع	شد این منحرف از اصول و فروع

۱۱۱۵۸ ع ۳۳۲	اگر بودے از وے فراخی سال	بگشت ایں جہاں را بہ تنگی حال
۱۱۱۵۹	گر از نام او سکہ بر زر زدند	بہ مس سکۂ ایں ستمگر زدند
۱۱۱۶۰	بداں گونہ کا سود از وے جہاں	بفزاید ایزدش اجر آں
۱۱۱۶۱	بر ینساں کزیں گشت گیتی خراب	ندانم بایزد چہ گوید جواب
۱۱۱۶۲	بر انداخت از ہند احرار را	بر آورد ابنائے کفار را
۱۱۱۶۳	بسے سیداں را بگشت از ستم	خدا گشتہ زو ناخوش و خلق ہم
۱۱۱۶۴	یزیدے دگر گشتہ در ملک ہند	ہمہ گفتن و کردنش ناپسند
۱۱۱۶۵	ہمہ ہند در عہد ایں نابکار	کہ عہدش نشد با کسے پایدار
۱۱۱۶۶	گرفتند اہل تغلب بزور	بہر جانبے خاست غوغا و شور
۱۱۱۶۷	بہر سو دلیرے بر آورد سر	بہر کشورے گشت شاہ دگر
۱۱۱۶۸	بمعبر جداگانہ شد تخت گاہ	شد آں جا یکے سیدے بادشاہ
۱۱۱۶۹	تمرد گزیدہ دیار تلنگ	شد از دست ترکاں حصار تلنگ
۱۱۱۷۰	یکے مرتد اقلیم دیگر گرفت	ز کوہی و تا حد معبر گرفت
۱۱۱۷۱	ز کہرام و سامانہ تا پنج آب	شد اقصائے لاہور و ملتاں خراب
۱۱۱۷۲	تبار فقیران ثابت قدم	دراں کشور آزردہ شد از ستم
۱۱۱۷۳	بلکھنوتی اندر یکے بادشاہ	بر آورد چتر و بر آمد بگاہ
۱۱۱۷۴	ہمہ ترہت و گور گشتہ مواس	زدہ موج بغی و تمرد بناس
۱۱۱۷۵	ہمہ مالوہ شد تمرد گراے	گرفتہ ز سر کفر جز چند جاے
۱۱۱۷۶	شدہ ضبط ہندو سراسر دیار	مسلماں چو ہندو خزاں در حصار
۱۱۱۷۷	بگشتہ ہمہ ملک گجرات ہم	درو کفر افزوں و اسلام کم
۱۱۱۷۸	ہم آخر چو ظلم شہ از حد گذشت	ہمہ ملک مرہٹہ ازو نیز گشت
۱۱۱۷۹	خروجے بکردند با شاہ دوں	کہ در کفر دیدند میلش فزوں
۱۱۱۸۰	خلل گشتہ ملکش کراں تا کراں	بہ پیچیدہ زد سر سراسر سراں

۱۱۱۸۱ نماند درو قدرت کارزار | چو شیران گرگین شده غوک خوار
۱۱۱۸۲ گروهی زبونان به پیرامنش | که خونهای شان گشته در گردنش
۱۱۱۸۳ بر ایشان همی راند تیغ ستم | سپاهش شب و روز می گشت کم
۱۱۱۸۴ ز بس شدت و ظلم و قحط و قصاص | گرفتند نفرت ازو عام و خاص

ذکر برگشتن طغی شحنهٔ بارگاه و عاجز گشتن سلطان محمد بن تغلق شاه از دست طغی سه سال و زوال ملک او

۱۱۱۸۵ طغی نام ترکی ز خاصان شاه | که بد نایب شحنهٔ بارگاه
۱۱۱۸۶ بسی سال با شاه کرده وفا | بکارش همه عمر کرده هبا
۱۱۱۸۷ بسی تیغ با دشمنانش زده | همیشه دم از آستانش زده
۱۱۱۸۸ کشیده جفاهای شه بی شمار | وفا کرده با وی بسی روزگار
۱۱۱۸۹ هم آخر چو ظلمش ز حد برگذشت | ز سختی دلش مائل کفر گشت
۱۱۱۹۰ همان نایب شحنهٔ بارگاه | شد آزرده از شاه آزار خواه
۱۱۱۹۱ در اقصای گجرات بود آن دلیر | دران بیشه می بود چون نره شیر
۱۱۱۹۲ به مرهٹه چو آمد شه از گوجرات | که راند ز خون مسلمان فرات
۱۱۱۹۳ دران کشور ادرارها کرده بود | دلش بس که از شاه آزرده بود
۱۱۱۹۴ F.۳۲۷ برون داد شعله ز آنابهٔ دل | دلش شد ز سوز نهان مشتعل
۱۱۱۹۵ ز شه گشت و دل در خصومت نهاد | برو جمع شد لشکر از هر بلاد
۱۱۱۹۶ چو بشکست شه لشکر دیوگیر | روان شد بقصد طغی ناگزیر
۱۱۱۹۷ در آمد چو در کشور گوجرات | طغی فوجی از لشکر گوجرات
۱۱۱۹۸ فراهم بکرد از پی کارزار | برو جمع آمد سواری هزار

۱۱۹۹	سحرگهے روز روشن کشیدے سیاه	یکایک زدے بر صف قلب شاه
۱۱۲۰۰	بسے سرکشاں را سر انداختے	صف شه پراگنده می ساختے
۱۱۲۰۱	چو بر قتل شه دست کم یافتے	سوے بنگه خویش بشتافتے
۱۱۲۰۲	شنیدم بهر هفته آں شیر نر	زدے خیمه بر کوه و دشتے دگر
۱۱۲۰۳	بیک بر داک نماندے مقیم	نمی گرد جائے سپه مستقیم
۱۱۲۰۴	شب و روز آں مرد ثابت رکاب	دل شاه را داشتے در عذاب
۱۱۲۰۵	بر آمد چو زیں قصه کامل سه سال	ز شاه ستمگاره برگشت حال

Blank Space[1]

۱۱۲۰۶

۱۱۲۰۷

۱۱۲۰۸

۱۱۲۰۹

۱۱۲۱۰

۱۱۲۱۱

۱۱۲۱۲

۱۱۲۱۳

۱۱۲۱۴

۱۱۲۱۵

۱۱۲۱۶

۱۱۲۱۷

۱۱۲۱۸

۱؎ اصل نسخه میں یه شعر مٹے ہوئے ہیں۔

۱۱۲۱۹
۱۱۲۲۰
۱۱۲۲۱
۱۱۲۲۲ Blank Space ۱؎
۱۱۲۲۳
۱۱۲۲۴
۱۱۲۲۵

دعائے دولت خلیفۂ برحق علاء الدین والدنیا
ابو المظفر بہمن شاہ السلطان

۱۱۲۲۶ الا اے جہانگیر فیروز بخت | دعا گویدت روز و شب تاج و تخت

۱۱۲۲۷ کہ بعد از فریدون فرخ نژاد | ترا دید در کوشش عدل و داد

۱۱۲۲۸ ترا زاں علاء الدیں آمد لقب | کہ برتر شدی از شہاں در نسب

۱۱۲۲۹ شدہ خلق اقصائے ہندوستاں | بشکرت شب و روز رطب اللساں

۱۱۲۳۰ ۳۲۸ب زدی ہمچو مرداں بہ میداں قدم | رہانیدی ایں ملک را از ستم

۱۱۲۳۱ خصوصاً چو در کشور دیوگیر | برآمد زبید اد ہر سو نفیر

۱۱۲۳۲ ترا داد توفیق پروردگار | سپردت یکے تیغ چوں ذوالفقار

۱۱۲۳۳ کشیدی ہماں تیغ فتح از نیام | ملک نامزد شد بہ خیل تمام

۱۱۲۳۴ زدی تیغ بر فرق بدگوہراں | سراسر شکستی صف مدبراں

۱۱۲۳۵ شکستی عدو را ستون دول | فگندی ہمہ ملک او در خلل

۱۱۲۳۶ نشاندی فروزیں نواحی نفیر | مسلم شدت کشور دیوگیر

۱؎ اصل نسخہ میں یہ شعر مٹے ہوئے ہیں۔

۱۱۲۳۷ ربودی چو جم خاتم از دست دیو — پراگندی افواج پیران چو گیو

۱۱۲۳۸ وزاین پس کشادی در عدل و داد — ره فتنه بستی ازین خوش بلاد

۱۱۲۳۹ ز سر تازه کردی دیار و دمن — چو باد بهاری سوادِ چمن

۱۱۲۴۰ شدی ممد اصحاب اسلام را — پر و نق در آوردی اقلام را

۱۱۲۴۱ چنان دادی از داد دین رانوی — که من بنده در مدحت از مثنوی

۱۱۲۴۲ دو ساغر درین فن چو کار آگهان — ربودند گوی کمال از جهان

۱۱۲۴۳ یکی جلوهٔ داد طاؤس را — چو فردوس آراست مرحوس را

۱۱۲۴۴ دوم بلبل آورد اندر نوا — شرف داد مر گلشن گنجه را

۱۱۲۴۵ بکردم من آن هر دو را پیروی — شدم پیروِ هر دو در مثنوی

۱۱۲۴۶ چنان شاد شد روی ایشان ز من — کز اقبال این هر دو شاه سخن

۱۱۲۴۷ ز طاؤس و بلبل ز هندوستان — یکی طوطی زاد شکر فشان

۱۱۲۴۸ بسی بیت شهنامه خمسه هم — به تضمین درین نامه کردم رقم

۱۱۲۴۹ بران تا بتاثیر اقبال شان — بگیتی قبول افتد این داستان

۱۱۲۵۰ اگر پیر طوسی ز آدم گرفت — بسی گفت افسانهای شگفت

۱۱۲۵۱ رسانید ختمش به محمود راد — که حق ملک دنیا و عقبیش داد

۱۱۲۵۲ من از آدم و تا به محمود نیو — که بود ست در ملک غزنین خدیو

۱۱۲۵۳ نخستین نامه ایا زیب و فر — بدیباچه آورده ام مختصر

۱۱۲۵۴ پس از عهد محمود تا عهد شاه — نبشتم همه قصهٔ سال و ماه

۱۱۲۵۵ شها چون توئی ختم شاهان هند — بنامت کنم این نامهٔ دل پسند

۱۱۲۵۶ کنم ختم ای ختم جمله شهان — بدان تا چو نامت بگیرد جهان

۱۱۲۵۷ اگر جز تو کس شایان این گنج راز — شهی بودی ای شاه گردن فراز

۱۱۲۵۸ بسی شاه و شاعر ازین پیشتر — بر آمد فرو شد درین بوم و بر

۱۱۲۵۹ نکردی یکی مرد صاحب کلام — چنین نامه از بهر شاهی تمام

۱۱۲۶۰	ولے چون تو بودی درین خوش دیار	سزاوار این نامۂ سازوار
۱۱۲۶۱	بعہدت یکے شاعرے ہمچو من	پدید آمدے شاہ فرخندہ فن
۱۱۲۶۲	وزاین پس بہ توفیق پروردگار	شد از من چنین گوہرے آشکار
۱۱۲۶۳	ہم آخر رسید این چنین گوہرے	بتاج چو تو صاحب افسرے
۱۱۲۶۴	بحق خداوند کون و مکاں	کہ موجود ازو شد زمین و زماں
۱۱۲۶۵	زمین و زماں تا بود برقرار	بود تا سپہر و کواکب بکار
۱۱۲۶۶	بنام تو اے خسرو نامور	فروزندہ باد این خجستہ گہر
۱۱۲۶۷	چو نام تو اقصاے عالم تمام	بگیرد شود مونس خاص و عام
۳۲۹ ب / ۱۱۲۶۸	شہانے کہ در ملک ہندوستاں	براندند کام اے شہ کامراں
۱۱۲۶۹	گرفتند اقصاے این بوم و بر	ہم آخر چو آمد اوان سفر
۱۱۲۷۰	ازین کوچگہ ہر یکے ناقہ راند	وزیشاں بجز نام نیکو نماند
۱۱۲۷۱	ز شاہان مکرم بسے در دیار	ہمیں نام نیکو بود یادگار
۱۱۲۷۲	باندرز گفتند کاے آگہاں	کہ نام نکو بہ ز ملک جہاں
۱۱۲۷۳	بہ انصاف و احسان گراے مرد راہ	برآری دمے اندرین بارگاہ
۱۱۲۷۴	ازاں بہ کہ ملکے بسالے ہزار	برانی درین دہر ضحاک وار
۱۱۲۷۵	چو این ملک عالم نیرزد جوے	بجانش خرد گر چہ ہر خسروے
۱۱۲۷۶	چہ سرہا کہ برباد شد بہر تاج	چہ شاہا کہ شد خاک بہر اداج
۱۱۲۷۷	تو گر عاقلی ملک ابرار گیر	بہر صبحدم ملک اسرار گیر
۱۱۲۷۸	چو یکدم دراں ملک محرم شوی	بیک دم شہ ہر دو عالم شوی
۱۱۲۷۹	شہانے کہ ملک جہاں ہدا مہند	دراں ملک چوبک زنی می کنند
۱۱۲۸۰	گروہے کزاں ملک آگہ شوند	درین راہ چون پور ادہم زدند
۱۱۲۸۱	تو این رونق باغ فانی ببین	کہ باغے بہ پیش است خوشتر ازین
۱۱۲۸۲	ترا وعدۂ نعمت خلد ہست	بدین جیفہ ہر دم میالاے دست

۱۱۲۸۳ گرت همتی هست ای هوشمند — بخلد برین نیز همت ببند

۱۱۲۸۴ ورای دو عالم مقامی طلب — ز خمخانهٔ عشق جامی طلب

۱۱۲۸۵ رسد تا که هنگام دور وصال — دمادم همی ده به بزم خیال

۱۱۲۸۶ بیا ساقیا هم ز جام امید — بده تشنگان را به شربت نوید

۱۱۲۸۷ چنان در ده امروز ما را شراب — که فردا بخیزیم مست و خراب

ذکر در کیفیت تصنیف و مشقت مصنف

۱۱۲۸۸ به نزدیک روشن‌دلان روشن است — که غوص معانی چه مشکل فن است

۱۱۲۸۹ نهانی چه خونابه باید چشید — که سنجیده یک گوهر آید پدید

۱۱۲۹۰ ز وزن معانی و لفظ فصیح — بصد فکر یک نکته گردد صحیح

۱۱۲۹۱ وزان پس سلاست بباید درو — قوافی شایسته شاید درو

۱۱۲۹۲ چو یکجا فراهم شد این چند چیز — بباید درو صنعتی چند نیز

۱۱۲۹۳ پس آنگه یکی بیت گردد تمام — شود مایهٔ مرد صاحب کلام

۱۱۲۹۴ چو درّی به چندین خراش جگر — بدست آورد مرد صاحب هنر

۱۱۲۹۵ زبان درج دل را بسازد کلید — کشد گوهر خویش در من مزید

۱۱۲۹۶ بدان تا از آن رنج گنجی برد — ز شاخ هنر بارهای خود برخورد

۱۱۲۹۷ هم آخر گر از حق نیابد قبول — به هر لش کند هر کجا بوالفضول

۱۱۲۹۸ بگردد همه زحمتش دربدر — رود رنج او در هبا سربسر

۱۱۲۹۹ نباشد جز افسردگی حاصلش — وزان مایه نومید گردد دلش

۱۱۳۰۰ بصد عجز محتاج تحسین شود — چو آن نیز ندهند غمگین شود

۱۱۳۰۱ خصوصاً درین دور آخر زمان — که گشتند ازین فن تهی مردمان

۱۱۳۰۲ ندانند فرق از گهر تا شبه — یکی گشت شان هر دو در مرتبه

۱۱۳۰۳	نگیرند از نام شاعر جهان	ز دانا گریزند چون ابلهان
۱۱۳۰۴	ز بی همتی خازن عرش را	یکی خوانده کذاب دیگر گدا
۱۱۳۰۵ ۴۳۰	مرا در چنین روزگار خسیس	چنین دُرّ افتاد بر کف نفیس
۱۱۳۰۶	اگرچه جهان پُر شد از ابلهان	تهی هم نباشد ز کار آگهان
۱۱۳۰۷	مرا نیست با ابلهان هیچ کار	به بستم کمر تا درین کاروبار
۱۱۳۰۸	شب و روز رفتم وران جست و جو	که یابم حریفی درین گفت و گو
۱۱۳۰۹	چو پیش من آید حریفی گزین	یکی لحظه با وی شوم همنشین
۱۱۳۱۰	همین نقل خوش در میانه نهم	ز جام طرب داد عشرت دهم
۱۱۳۱۱	جز این یک نفس کی شمارم بقا	که با زنده طبعی کنم التقا

ذکر در استیضاف تصنیف و غرض مصنف

۱۱۳۱۲	الا ای خردمند گوهرشناس	که پاشیده گوهر بی قیاس
۱۱۳۱۳	بباغ معانی گذر کرده	ز شاخ تصانیف برخورده
۱۱۳۱۴	دمی گوش بر قصهٔ من بنه	اگر جای انصاف انصاف ده
۱۱۳۱۵	که در همچنین خشک سال هنر	بیفتاد سودای باغی بسر
۱۱۳۱۶	بنه روز و شش ساعت و پنج ماه	شدی نمودم به بیگاه و گاه
۱۱۳۱۷	شب و روز خون دل خویشتن	همه آب کردم پی این چمن
۱۱۳۱۸	نهادم یکی بوستانی اساس	ریاحین بکشتم درو بی قیاس
۱۱۳۱۹	نگه کن گزین گلشن دلکشا	که تازه بود هر صباح و مسا
۱۱۳۲۰	برونق شد افضای هندوستان	گلی نو شگفت اندرین بوستان
۱۱۳۲۱	پی خلق نزهت گهی ساختم	رباطی درین ره بپرداختم
۱۱۳۲۲	درو غرفه کردم ده و دو هزار	چو گلزار هر یک بوقت بهار

۱۱۳۲۳ بدان تا بهر غرفه صاحبدلے — بانس معانی کند منزلے

۱۱۳۲۴ گر مہمانے بیک غرفه در — در آمد ز مردان صاحب ہنر

۱۱۳۲۵ ز نزل معانی دریں خوش رباط — زمانے دلش آید اندر نشاط

۱۱۳۲۶ عجب نے از اقبال آں میہماں — قبول دو عالم شود میزباں

ذکر در وجہ جوہر معانی و خطاب ایں کتاب

۱۱۳۲۷ شنیدم چو فردوسی تیز ہوش — بر ایوان محمود شد در خروش

۱۱۳۲۸ بہ محمود گنجے ز گوہر سپرد — شہش نیز پیلے پر از زر سپرد

۱۱۳۲۹ دریں باب طوسی ز شه بهتر ست — که گنج گهر به ز پیل زر ست

۱۱۳۳۰ زر شاه غزنیں اگر کانی ست — زر مادحش نیز عمانی ست

۱۱۳۳۱ اگر شه بخوں ریزی آورد زر — بخون دل آورد شاعر گهر

۱۱۳۳۲ ولے ہم بامید اکرام شاه — که بدند طبع بیگاه و گاه

۱۱۳۳۳ بگیتی چناں نامه شد تمام — که شد مونس ناقلاں صبح و شام

۱۱۳۳۴ رہے نیز در دعوے بی روی — ز سر داد ملک سخن را نوی

۱۱۳۳۵ نسب نامهٔ جمله شاہان ہند — نبشت اندریں نامه شه پسند

۱۱۳۳۶ اگر پیر طوسی با فسانه ور — کند وصف بد مذہباں بیشتر

۱۱۳۳۷ نگه کن که اکثر دریں بوستاں — رود ذکر مرغان توحید خواں

۱۱۳۳۸ بدوران من گر سپهر صبح و شام — بامید ایوان خوان کرام

۱۱۳۳۹ همی پخت هر مرد دیگ نیاز — ببازار نعمت فروشان راز

۱۱۳۴۰ ہم آخر دریں چارسوے فنا — طفیل یکے مرد صاحب صفا

۱۱۳۴۱ ۳۳۱ مراد نه در به افتاد دست — که بازار لاغر فروشاں شکست

۱۱۳۴۲ فزودم برو زیره د فلسفے — که گیرد ازو ذوق صاحبدلے

۱۱۳۴۳	ولیکن چو از گنج ندادم چنان	که سیر آید از خوان من میهمان
۱۱۳۴۴	چو گنج باندازه باید مدام	که لذت دهد تشنگان را بکام
۱۱۳۴۵	وگر خود چو گنج بود بیش و کم	ز نعمت برد لذت و ذوق هم
۱۱۳۴۶	از آن رو چو این دیگ پرداختم	چو گنج باندازه انداختم
۱۱۳۴۷	چو مردان یکی دیگ پختم بدیر	که مرد معنی شود جمله سیر
۱۱۳۴۸	هر آن نکته کز راویانم رسید	ضمیرم زده جنبش گزیری ندید
۱۱۳۴۹	حدیثی که بشنیدم از باستان	کشیدم به نظمش درین داستان
۱۱۳۵۰	دگر آنچه اندر کتب یافتم	سر از درج آن نیز کم تافتم
۱۱۳۵۱	پراگنده بس دُرّ قیمت گران	کشیدم درین سلک چون ناقدان
۱۱۳۵۲	به تحقیق افسانهای کهن	ببردم بسی رنج در هر سخن
۱۱۳۵۳	حکایات شاهان هندوستان	طلب کردم از باخرد دوستان
۱۱۳۵۴	همه با تواریخ کردم رجوع	چو دیدم موافق اصول و فروع
۱۱۳۵۵	کشیدم درین سلک هر یک گهر	بجایی که دیدم سزاوارتر
۱۱۳۵۶	دگر گوهری زان گهرهای ناب	چو دیگر گهرها ندیدم خوش آب
۱۱۳۵۷	ز فیض هنر کردمش آبدار	وزین پس درین سلک دادم قرار
۱۱۳۵۸	بدان تا بهر جا که گوهرشناس	بگوید مرا آفرین بی قیاس
۱۱۳۵۹	پس از آفرینم بگوید دعا	مرا خواهد آمرزشی از خدا
۱۱۳۶۰	چو کردم ز شه گنجه را پیروی	بنامش زدم سکهٔ خسروی
۱۱۳۶۱	هم از قوت منصفان کرام	اقالیم عالم گرفتم تمام
۱۱۳۶۲	چو این نامه خوش خوش بپایان رسید	درودم ز کشورکشایان رسید
۱۱۳۶۳	سلاطین عالم صباح و مسا	مبارک گرفتند این نامه را
۱۱۳۶۴	شهان را چو دیدم ازو فتحیاب	فتوح السلاطینش کردم خطاب
۱۱۳۶۵	خدایش نگه دارد از چشم بد	که لازم بود چشم بد را حسد
۱۱۳۶۶	ز کج طبع تیرسش نگهبان خداست	که هر جا صوابی بنزدش خطاست

11367 صوابے که از جهل روشن نگرد — خطا گیردش تا خداوند مرد
11368 امید ست از حضرت کردگار — کزاں قوم ناخوشش به لیل و نهار
11369 کسے کم گمارد دریں داستاں — مگر خوش نویساں سنجیده خواں

مختتم ایں کتاب متضمن نکوهش نفس و امیدواری از حضرت کردگار

11370 عصامی عجب مرد ناداشتی — که یک کوچهٔ صلح نگذاشتی
11371 دریغا همه عمر دادی بباد — بهزل و بغیبت به فسق و فساد
11372 بسے توبه کردی نخست از گناه — بدرگاه ایزد شدی عذر خواه
11373 هم آخر شکستی همه توبها — بوحشت ره صلح کردی رها
11374 کنوں وقت صلحست بگذر ز جنگ — مکن خانه بر خویشش یکباره تنگ
11375 زباں را فرو بند از گفت و گوی — ره راز در هر دل شب بجوی
11376 دل خویش را راست گرداں نخست — زباں با دل آنگه بگرداں درست
11377 بدیں راستی دوستی ترا — دلیل ره راست گردد قضا F.332
11378 چو عمرت ز سی خیمه زد بر چهل — یکے پرده در روی عصیاں بهل
11379 بآه ندامت معاصی بسوز — که باز ست درهاے توبه هنوز
11380 دریں ره چو مرداں ره میگذر — وزیں کارواں رخت بیروں ببر
11381 ز مشکت کنوں بوے کافور خاست — ز ظلمات تو چشمهٔ نور خاست
11382 ترا داد اشیب نوری نوید — که نو دمید کم شو ز موے سفید
11383 به پیری بود آدمی را کمال — ببدر رسد ماه نو کامل هلال
11384 ز موے سپید آبرو در مرنج — که در روشنی به تواں دید گنج

۱۱۳۸۵ شب و روز دیدم که پیر و جوان — قدم می زنند اندرین کاروان

۱۱۳۸۶ هران دم که چون صبح دم می زنند — درین راه چندین قدم می زنند

۱۱۳۸۷ کسے نیست آگه ز پایان راه — که در پیش کوه ست یا ژرف چاه

۱۱۳۸۸ رہے مشکل و ره روان در سفر — شب تیره و اژدها برگذر

۱۱۳۸۹ درین ره من امشب چو دیدم براز — که هم شب دراز ست و هم ره دراز

۱۱۳۹۰ در افسانه گشتم چو کار آگهان — که آسان شود راه بر همرهان

۱۱۳۹۱ بسے گفتم افسانهائے دراز — چه اندر حقیقت چه اندر مجاز

۱۱۳۹۲ پئے ره روان توشه پرداختم — پئے همرهان مرکبے ساختم

۱۱۳۹۳ عجب مجلسے اندرین کوچگاه — مرا شد میسّر در اثنائے راه

۱۱۳۹۴ که در وے مهیا بود جمله چیز — مے و مطرب و نقل و معشوق نیز

۱۱۳۹۵ ز بے خوابی اکنون حریفان من — همه سرگرانند و مجروح تن

۱۱۳۹۶ شب آخر شد افسانه کوته کنیم — مدد در نشاط سحرگه کنیم

۱۱۳۹۷ چو یاران ملول اند و مخمور هم — همان به چو مستان صبح قدم

۱۱۳۹۸ مۓ ذکر در کام جان افگنم — خمار حریفانِ خود بشکنم

۱۱۳۹۹ خدایا! الها! جهان داورا! — جوارح نوازا! و جان پرورا!

۱۱۴۰۰ هم اول تو بودی هم آخر توئی — بدست تو درویشی و خسروی

۱۱۴۰۱ شهانے که لاف شهی می زنند — بکوئے تو چوبک زنی میکنند

۱۱۴۰۲ بهر جا که شهنامهٔ در جهانست — نسب نامهٔ بندگانت همانست

۱۱۴۰۳ به ممدوح و مادح تو کردی روان — کفے همچو دریا و طبعے چو کان

۱۱۴۰۴ چو از تست بنیاد خلقت درست — همه مدح مخلوق توحید تست

۱۱۴۰۵ هرآن وصف کاید به نقش مجاز — حقیقت کشد سر بنقّاش باز

۱۱۴۰۶ نکردے کسے وصف یکمشت خاک — نبودے گرش زینت از جان پاک

۱۱۴۰۷ چو جان نیز جز وے ز فرمان تست — سخن جز ثنایت نباشد درست

۱۱۴۰۸ ولیکن کجا خاکیان در خورند — که حق ثنایت بجا آورند

۱۱۴۰۹ درین باب اگر مردم ساده کیش — نهد سر باقرار تقصیر خویش

۱۱۴۱۰ سرانجام کارش بپایان کشد — درین بزمگه در بدامان کشد

۱۱۴۱۱ چو آغاز کردم من این نامه را — بنامی که اول زدم خامه را

۱۱۴۱۲ بدان نام به ختم این نامه هم — که آسوده گردد بنامش قلم

۱۱۴۱۳ چو اول همو هست و آخر هموست — در آغاز و انجام نامش نکوست

۱۱۴۱۴ شده نام او زیور نامها — همان نام شد تاج سر نامها

۱۱۴۱۵ ۳۳۳ کسی کاول این راز در دل نهاد — همو آخر الامر توفیق داد

۱۱۴۱۶ چو این نامهٔ خوش بپایان رسید — کنون نوبت شکر یزدان رسید

۱۱۴۱۷ ببینی نعمت از شکر افزون شود — یکی قطره از شکر جیحون شود

۱۱۴۱۸ بشکر خدای قدیم و جواد — ز هر مو هزاران زبانم گشاد

۱۱۴۱۹ چنان شکر گفتم صباح و مسا — که عالم گرفت از ضمیرم صفا

۱۱۴۲۰ بحمدالله اندر چنین روزگار — بشکر خداوند پروردگار

۱۱۴۲۱ چنین خوش کتابی بکردم تمام — کنون باد مقبول هر خاص و عام

۱۱۴۲۲ ز هفصد فزون راست پنجاه بود — که طبعم به گفتن شروعش نمود

۱۱۴۲۳ شد آغاز در بیست و هفت صیام — ربیع نخستین ششم شد تمام

۱۱۴۲۴ به فضل خدا صبح دولت دمید — بخندید گل باد رحمت وزید

۱۱۴۲۵ من افسانهٔ خویش کردم تمام — چو فارغ شدم از رموز کلام

۱۱۴۲۶ کنون نوبت بزم خاموشی است — چو آخر پس از گریه شادی ست

نوٹ:- شعر نمبر ۱۱۳۵۹ (صفحہ ۵۷۹) سے اور بعد کے اشعار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عصامی کی یہ خاص دعا تھی کہ اس کتاب کا کاتب جاہل نہ ہو۔ لیکن جہاں تک ہمیں اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوا عصامی کی یہ دعا پوری نہیں ہوئی۔ اور اسے کاتب صاحب نے کچھ سے کچھ کر دیا۔

۱۱۴۲۷ بیا ساقیا تازہ کن باغ روح — غنیمت شمر وقت عیش صبوح

۱۱۴۲۸ دو سہ جرعہ زاں مے بکامم چکاں
کہ بربست دار گفت و گویم زباں

تمت ہذا الکتاب فتوح السلاطین تصنیف مولانا عصامی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ۔ ضمیمہ مع انگریزی ترجمہ کے علیحدہ شایع ہوگا۔

(آگرہ اخبار برقی پریس آگرہ میں چھپا)

صحت‌نامه

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۴	۶۴	عاقلاں	غافلاں
۸	۱۴۹	کلاں	کاں
۱۶	۳۱۱	شجر	شعر
۱۶	۳۱۴	خوشگوار	زنند
۱۸	۳۴۹	کزم	کردم
۲۳	۴۶۹	درفش	درخش
۲۵	۵۰۴	شمشیر	بہ شمشیر
۲۸	۵۶۱	جام	زجام
۳۴	۶۸۳	ریسم	رسیم
۳۴	۶۸۵	ند	در
۴۰	۷۹۵	اند	واند
۴۱	۸۱۲	کادر	کاردر
۴۱	۸۲۱	رنگ	درنگ
۴۲	۸۲۶	نہ بینیم	بہ بینیم
۴۹	۹۷۲	برد	سرد
۵۷	۱۱۲۶	ندا سے	زدا سے
۵۷	۱۱۳۱	چو	چہ
۵۹	۱۱۶۳	خاکش	پاکش
۵۹	۱۱۶۳	پاک	خاک
۶۱	۱۲۰۲	نہ	بہ
۷۰	۱۳۸۴	ندائے	ندانی
۷۲	۱۴۲۰	اقصائے ہند	اقصائے سند
۷۴	۱۴۶۴	کہیں گردہ	جہیں گرد
۷۵	۱۴۸۲	کشید	سپرد
۷۵	۱۴۸۸	دوبست	دولیست
۸۲	۱۶۲۷	بردستان	بدو دوستان
۸۲	۱۶۲۷	نست	گشت

ضمیمہ ۱۰. اصل نسخہ سے ہمیں اختلاف ہے۔ جسمیں "کہیں گردہ" لکھا ہے۔

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۸۲	۱۶۲۹	راست	راسس
۸۴	۱۶۵۶	زر	دژہ
۹۸	۱۹۴۰	ہم	ہم آخر
۱۰۱	۲۰۰۱	زچو لگاشش	زچوگانشں
۱۰۳	۲۰۵۵	ادرا اقصائے	اوزادرا اقصائے
۱۰۴	۲۰۶۲	پیلے	پیکے
۱۰۵	۲۰۷۸	فرہنگ	فرسنگ
۱۰۷	۲۱۲۰	دیں	وریں
۱۱۳	۲۲۵۴	جاں	زاں
۱۱۵	۲۲۹۱	سردر	سرود
۱۲۵	۲۴۶۸	در	دراں
۱۲۵	۲۴۶۹	فرفشں	فرقشں
۱۲۶	۲۴۸۹	سرا	سزا
۱۲۶	۲۵۰۱	مزد	سزد
۱۲۷	۲۵۱۶	لراں	سراں
۱۲۹	۲۵۵۸	پینہ	پنبہ
۱۳۳	۲۶۲۳	مہ	سہ مہ
۱۳۷	۲۷۰۳	خود	خو
۱۳۷	۲۷۰۴	دامی	باقی
۱۴۰	۲۷۶۴	داماد ستد	داماد اوستد
۱۴۲	۲۷۹۱	پچیز	چینبر
۱۴۳	۲۸۲۳	بھاں	چناں
۱۵۱	۲۹۶۳	زار	راز
۱۵۳	۳۰۰۴	ونام	درم
۱۵۴	۳۰۲۸	جالفزا	جانگزا
۱۵۵	۳۰۳۶	*	*
۱۵۹	۳۱۱۶	جہاں راراہ	جہاں راہ

* اصل نسخہ میں بھی پہلا مصرعہ غلط لکھا گیا ہے۔ دراصل یوں درست ہوگا "بگفتا مالشاہ کہ ہر مہر درے"

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۱۶۷	۳۲۵۶	بدہند	بدا ندر
۱۷۵	۳۴۱۴	سرورہی	سروموے
۱۷۸	۳۴۷۷	سیاوُخش	سیاوُشش
۱۸۳	۳۵۷۶	نبشت	نہ نبشت
۱۸۳	۳۵۷۷	بخواست	نخواست
۱۸۴	۳۵۸۴	چہ	چہ
۲۰۱	۳۹۲۶	کوشک (اصل نسخہ میں کوشک ہے - ہماری رائے میں "کُشک" ہونا چاہیے۔)	
۲۰۶	۴۰۲۲	چوداد	چودل داد
۲۰۷	۴۰۴۸	معیر (اصل نسخہ میں "معیر" ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے۔ شاید "معری" ہو)	
۲۱۰	۴۱۱۰	زتن	خون
۲۱۵	۴۱۹۶	اربند (اصل نسخہ میں غلط معلوم ہوتا ہے "ازبند" ہونا چاہیے۔)	
۲۱۵	۴۱۹۹	بارو بر	باربر (اصل نسخہ میں غلط ہے)
۲۷۹	۵۳۷۹	شد (اصل نسخہ میں غلط ہے "شم" ہونا چاہیے)	
۲۸۶	۵۵۰۴	بہم	نہم
۲۸۶	۵۵۰۵	خوبس	خویش
۳۱۰	۵۹۶۲	بہرجا	بہرجاکہ
۳۱۰	〃	بدور	و
۳۱۳	۶۰۱۲	عز	غز
۳۳۱	۶۳۶۳	دوزدسے	دوروزسے
۳۶۵	۶۹۶۲	سکنے	کسے
۳۸۴	۷۲۷۷	بجبار (اصل نسخہ میں غلط ہے "بجار" ہونا چاہیے۔)	
۴۴۵	۸۶۰۵	قفس	قفس
۵۰۵	۹۸۴۶	(اصل نسخہ میں مصرعہ اول غلط لکھا ہے۔ یوں ہوسکتا ہے "دراں لشکر کشن بعد از صباح")	
۵۰۹	۹۹۳۶	دہ	رہ
۵۶۷	۱۱۱۹۶	قربے	قربے
۵۶۸	۱۱۲۰۹	بروق	بروف
۵۷۳	۱۱۲۹۱	(اصل نسخہ میں مصرعہ اول غلط لکھا ہے - یوں ہوسکتا ہے "بیک یہ دیک جا نماند سے مقیم")	
۵۷۵	۱۱۳۶[illegible]	مرا	را
۵۷۹	۱۱۴۵۴	حا	جا

(۲) تقریظ کتاب از قلم تقدس رقم عالیجناب خان بہادر نواب صدر یار جنگ مولنا مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شیروانی۔ سابق وزیر دینیات سرکار دکن و رئیس اعظم حبیب گنج (علیگڑھ)

حبیب گنج ضلع علیگڈھ - ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء

مکرمی۔ السلام علیکم

میں نے "محمد شاہ بن تغلق" آپکی تصنیف کو ابتداءً بادل ناخواستہ ہاتھ میں لیا تھا۔ پڑھا بھی تکلف سے تھا۔ قصور میرا نہیں ارباب زمانہ کا ہے متواتر اور مسلسل جس طرح تاریخیں لکھی جارہی ہیں وہ اسی خیر مقدم کی مستحق ہیں جسکا حوالہ مینے اوپر لکھا۔ عین اوسی زمانے میں جب آپکی تالیف پہنچی ایک اور ڈاکٹر نے اپنے مقالے کا مسودہ دیا جو ایک مہتم بالشان اسلامی دور کی تاریخ سے تعلق رکھتا تھا۔ کیا کہوں کس تکلیف سے میں نے اُسکو پڑھا معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کے اہل قلم کے پس خوردہ نوالے ہیں۔ صاف کرکے جمع کیئے ہیں اور دوسروں کی ضیافت کا سامان بہم پہنچایا ہے اُردو میں لکھتے ہیں "امام غزالی کہتا ہے"

اسی قسم کی تصانیف کو مجبوراً پڑھتے پڑھتے طبیعت بدگمانی کی عادی ہوگئی ہے۔ جس نے "محمد شاہ بن تغلق" کا خیر مقدم کیا۔

مگر حقیقت کی کشش تھی کہ کتاب بار بار ہاتھ میں آکر جاذب نگاہ ہوتی رہی۔ بالآخر اُس کی اصلی صورت نمایاں ہوئی۔ اب دلی شوق سے پڑھا اور اپنی لیاقت کے مطابق سمجھا۔ پڑھ کر حیرت ہوئی۔ مسرت ہوئی۔ حیرت اس پر کہ آپ نے کس طرح عام اور غلط پامال راستے کو چھوڑکر جادہ تحقیق اختیار کیا۔ مسرت آپ کی کامیابی پر۔

اپنے نفع پر۔ بے شایبہ تکلف۔ محمد شاہ بن تغلق میری نگاہ ذہن میں ایک کہرے کی شکل تھا۔ برسوں کے غور کے بعد بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا تھا۔ اُس کی متضاد صفات کوئی نقش خاص ذہن نشین نہ ہونے دیتی تھیں۔

آپ کی تصنیف سے تحقیق کی روشنی پڑی۔ کہرا کافور ہوا اصلی صورت جلوہ افروز ہوگئی۔

میں اس تصنیف پر آپ کو مبارک دیتا ہوں۔ اور اپنے مکرم مولوی عمادی صاحب کے ان الفاظ کی کہ "ہندوستان نے تاریخ ہند میں دو صدیوں کے اندر جو کاوشیں کی ہیں اور جو کتابیں لکھی ہیں ان سب میں شاید یہی کتاب (محمد شاہ تغلق) ہے جسے کتاب کہہ سکتے ہیں اور تاریخی تحقیق کا فاتحۃ الباب" دل سے تصدیق کرتا ہوں۔

مکرر آپ کو اس کامیابی پر مبارک دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ دوسرے آپ کی جرأت تحقیق اور تلاش حق کی کوشش کی پیروی کریں۔

حبیب الرحمٰن

I may be permitted to add that some of the above matter has been incorporated in the preface to my thesis on the *Rise and Fall of Muhammad bin Tughluq*.

It may also be mentioned that an English translation of the *Futuh-us-Salatin* is in the course of preparation and will be published under the title of the *Shahnama of Medieval India*.

Agra College,
Agra.
May, 1938.

MAHDI HUSAIN.

gusted with life that he resolved to leave India, his native country, so that he could spend the remainder of his life at Mecca. But he desired to leave a souvenir in the form of an epic, which might challenge comparison with the *Shahnama* of Firdausi. Thus originated the *Futuh-us-Salatin* which may legitimately be called the *Shahnama of Medieval India.*

'Isami began to write the *Futuh-us-Salatin* on the 10th* of December 1349 and finished it on the 14th‡ of May 1350. It took him "five months and nine days" to complete the book.

Previously, Isami had produced several works, but as they were not appreciated they fell into oblivion. They were, however, followed by the *Futuh-us-Salatin* which survived because it was written under the royal patronage of Sultan 'Ala-ud-din Hasan Bahmani.

It should be noted that although 'Isami was the contemporary of Ziya-ud-din Barani neither makes any reference to the other. Perhaps each was unaware of the other's existence ; for while Barani lived most of his life in the north (Hindustan), 'Isami resided for many years in the south (Deccan). 'Isami wrote his *Futuh-us-Salatin* some 8 years before Barani produced his *Tarikh-i-Firoz Shahi.*

Nothing is known about 'Isami after the completion of the *Futuh-us-Salatin* (May, 1350). Perhaps he then left India for good. He proceeded on a pilgrimage to Mecca and did not return.

'Isami's style is simple and unostentatious ; his expressions are lucid ; he is free from that magniloquence or rhetoric which was then considered beautiful. He is much clearer than Badr Chach and might be called the best epic writer of the age.

Here I tender my sincere thanks to Dr. H. N. Randle, the Librarian, India Office Library for his kindly lending the Ms. of the *Futuh-us-Salatin* to the Agra College for my use. My thanks are also due to my worthy colleagues, Dr. Y. Prasad, Head of the department of History and Politics, and Prof. M. T. Faruqi, Head of the department of Persian who took keen interest in the publication of this Ms. I am grateful to my sister Bua Jan who read with me the photographic copy of the Ms. of the *Futuh-us-Salatin* which I had brought with me from London. She also wrote to the Professor of Indian History at the Madras University who kindly sent her a copy of the '*Isaminama* of Mr. U'sha published by the Madras University in March 1937. While I agree with Mr. U'sha's appreciation of 'Isami's work and style I cannot concur with the views expressed in the *Isaminama* about 'Isami's portraiture of Muhammad bin Tughluq.

---

* 27, Ramazan A. H. 750.

‡ 6, Rabi-ul-Awwal A. H. 751.

object of the forced migration from Delhi to Daulatabad, as well as of the token currency. Occasionally, Isami speaks of universal destruction, but his language is not free from exaggeration. One day, he tells us, the Sultan rode up to the gardens along the banks of the Jumna, and found the streets thronged with vendors and customers. He was so annoyed to see the prosperous condition of the town and the general affluence that he resolved immediately to destroy it. With this object in view he sent out the Qarachil expedition. Another measure which he later adopted for the destruction of the people was to order the evacuation of Deogir. All its inhabitants were consequently sent off to Delhi. Finally under a heading "Applause for Sultan 'Ala-ud-din Khalji and Censures for Muhammad Shah bin Tughluq Shah," Isami vehemently denounces Sultan Muhammad for his revolt against Islam. All these points have been thoroughly discussed in my thesis.

Isami's *Futuh-us-Salatin* does not exhaust with the reign of Muhammad bin Tughluq It presents in tolerably accurate chronological order events of the political history of India for over three hundred years, and it also throws light on the beginnings of the Bahmani rule in the Deccan ; on the psychology of the 14th century India ; on the principal towns and their respective distances ; on the nature of punishments then inflicted ; on the Hindu amirs and princes ; and on the Hindi words and idioms then in Muslim usage. The *Futuh-us-Salatin* further illustrates (1) the personal history of its author, Isami, (2) the military history of the period *i. e.* the administration of the army and the armament then in use, and (3) the social history of Medieval India. Illustrations are also afforded of the fusion of the Hindu-Muslim culture and its consequent reaction on the relations between the Hindus and Muslims—a topic of outstanding importance in the political life of modern India.

It is much to be regretted that the real name of Isami is nowhere mentioned in the book. An attempt* has, however, been made to identify him with Khwaja' Abd Malik' Isami on the authority of the *Khazina-i-Ganj-i-Ilahi* (Ilahi's treasury), a biographical account of the poets of the 9th and 10th centuries Hijra including also some of those of the 8th. The *Khazina-i-Ganj i-Ilahi* is not available now as far as I know.

Isami tells us that on finishing his book—*the Futuh-us-Salatin*—he was about 40 years of age. This enables us to fix 1311 as the date of his birth. He was 16 years of age when in 1327 he was forced to leave Delhi for Daulatabad in the company of his aged grandfather, 'Aizz-ud-din' Isami. Perhaps his father had already died.

'Isami remained for some time in Daulatabad; and in the course of the next 24 years--a period in which he witnessed the "outrages" of Muhammad bin Tughluq in the Deccan--he was so much weighed with grief that he became grey. He was so dis-

* The Catalogue of Persian Mss. in the India Office Library.

Sultan 'Ala-ud-din Hasan, the first king and founder of the Bahmani dynasty. 'Ala-ud-din Hasan was a rebel against and an enemy of Muhammad bin Tughluq—a fact which throws light on the objective of the *Futuh-us-Salatin.*

When studied side by side with the *Rihla* of Ibn Battuta, the *Futuh-us-Salatin* enables us to discover in part the sources of information utilized by the Moorish traveller. It reveals the latter's bias against the emperor and informs us that the Qazis of the empire "had declared war on him and approved of his execution."

It should be recalled that Ibn Battuta was one of the most important Qazis of the Delhi empire. He was posted at the metropolis where he remained about 8 years (1334—42). What must have been his attitude to the emperor? Did he remain altogether unaffected and untouched by the spirit of revolt which was in the air? Was he indifferent to the cause of his fellow-Qazis, and the fate of the *'Ulama*, *Fuqaha* and the *Mashaikh* (Aṣḥab-i-Din) with whom the emperor was at war? These are problems which have been fully discussed in my thesis on the *Rise and Fall of Muhammad bin Tughluq.*

Here it may be noted that the discovery of the *Futuh-us-Salatin* has made easier to understand the cause and source of the charges levelled by Ibn Battuta at the Sultan—for instance, the plot Sultan Muhammad then known as Jauna Khan is said to have formed with Ahmad bin Aiyaz to murder his royal father Ghiyas-ud-din Tughluq. The *Futuh-us-Salatin* gives practically the same tale as is found in the *Rihla.* Again, the story of the inhuman treatment meted out by the Sultan to Baha-ud-din Gushtasp as related in the *Rihla* is found with minor differences in the *Futuh-us-Salatin.* Both tell us that the flesh of Baha-ud-din Gushtasp was cooked with rice and given to elephants. Both join in telling us stories about the forced exile of all the inhabitants of Delhi and about the punishments inflicted upon a blind man and a cripple for having failed to leave the city.

Isami calls Sultan Muhammad a wretch, and denounces him as insincere. He tells us that Muhammad, while pretending to mourn the loss of his father, really rejoiced at heart. Under the heading "delusion practised by Sultan Muhammad Shah bin Tughluq on the inhabitants of India," the *Futuh-us-Salatin* informs us that on his accession, Muhammad bin Tughluq made lavish promises to the people to give them sound and sympathetic administration, and captivated their hearts by profuse largesse. Before long, his character almost completely changed, and the Sultan became distrustful and oppressive. It was on account of this that Baha-ud-din Gushtasp, the governor of Sagar, subsequently revolted.

Isami makes it clear that the so-called oppressive measures adopted by the Sultan were mainly directed against the *aṣḥab-i-din* (people of religion), the Hindus being exempted. Such was the

PREFACE

THE SHAHNAMA OF MEDIEVAL INDIA, namely, the *Futuh-us-Salatin* is a poetical history of India or of the Sultans of India for about 350 years (A. D. 1000-1349). As far as I know there is only one* authentic Ms. of the *Futuh-us-Salatin* which belongs to the India Office Library, London. But for the period I carried on my research work at the School of Oriental Studies, London, this Ms. was not available. It had been loaned from the India Office Library to the University of Madras and had not been returned at the time I submitted my thesis (June 1935).

Before leaving England, however, I was fortunate enough to obtain the aforesaid manuscript. I found it so useful that I incorporated many relevant parts in my work on Muhammad bin Tughluq now in press. Then, I desired to edit and translate the Ms. ; and with this object I applied to the India Office. Dr. H. N. Randle, the librarian, kindly enabled me to obtain a photographic copy of the Ms. But the photograph being not quite successful I further applied for the Ms. being loaned to the Agra College. The librarian very kindly acceded to my request by lending the Ms. to the Agra College for my use.

Since October 1936 when I resumed my duties in India I have been working on this Ms. in my spare hours and holidays. I am of opinion that the *Futuh-us-Salatin* is the veritable *Shahnama* of *Medieval India*. It contains the versified history of the period covered by the works of Minhaj-us-Siraj and Barani—the *Tabaqat-i-Nasiri*, the *Tarikh-i-Firoz Shahi and the Fatawa-i-Jahandari*. It is decidedly more interesting though not perhaps more useful than all the prose works on Indian history including the *Tarikh-i-Firishta*. Originally the *Futuh-us-Salatin* embodied 12000 verses. But many have since been lost, and the present Ms. contains about 11524.

There are, however, two drawbacks in the *Futuh-us-Salatin*. First, its statements are not always free from exaggeration. Secondly, the author, 'Isami, does not mention his sources and authorities. That is, perhaps, why Col. Briggs† was misled. He was in no way justified in declaring the *Futuh-us-Salatin* an unimportant book of historical romances.

The *Futuh-us-Salatin* was composed by 'Isami during the life-time of the emperor Muhammad bin Tughluq and dedicated to

---

*Mr. A. S. U'sha of the Madras University who has recently published his '*Isaminama*—an appreciation of the *Futuh-us-Salatin*—draws attention to the existence of another copy of the *Futuh-us-Salatin* in the private library of Maulvi Muhammad Ghaus of Hyderabad. ('*Isaminama*; preface, Madras 1937)

†Briggs, J. History of the Rise of the Mahomedan Power I, 406.

THE FUTUH-US-SALATIN

OR

THE SHAHNAMA OF MEDIEVAL INDIA

OF

ISAMI

EDITED BY

A. MAHDI HUSAIN

M. A., PH. D. [LONDON], D. LITT. [PARIS], M. R. A. S. [LONDON].

LECTURER IN HISTORY AND POLITICS

AGRA COLLEGE, AGRA.



CAN BE HAD OF

THE EDUCATIONAL PRESS,

CITY STATION ROAD, AGRA

1938